رئیس التحریر **علامہ ارشد القادری** علیہ الرحمہ

کی

کتاب "زلزلہ" کے بعد ایک اور **تاریخی دستاویز**

یہ آئینہ اُنہی کے لیے ہے

مؤلف

مجاہد اہلِ سُنّت حضرت علامہ مولانا ابو حامد رضوی

نظر ثانی

حضرت مولانا علی معاویہ رضوی

ناشر

انجمن تحفظ عقائد اہلسنت، الھند

کتاب کا نام .... ﴿یہ آئینہ اُنہی کے لیے ہے﴾

مؤلف .... مجاہد اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو حامد رضوی

نظر ثانی .... حضرت مولانا علی معاویہ رضوی مدظلہ العالی

کمپوزنگ .... عبید رضا قادری

اشاعت اوّل .... ۲۵ رصفر المظفر ۱۴۴۰ھ/ ۵، نومبر ۲۰۱۸ء

بموقع عرسِ صد سالہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا

ناشر! انجمن تحفظ عقائد اہلسنت، الھند

☆☆........ ملنے کے پتے ......☆☆

- ادارہ حجت اسلام، مالیگاؤں 8149601953
- مدینہ کتاب گھر، مالیگاؤں 9325028586
- تاج الشریعہ کتاب گھر، چمپا چوک، اورنگ آباد 9696786925
- فیضی کتاب گھر، مہسول چوک، سیتامڑھی، بہار 9199704786
- قاصد کتاب گھر، بیجاپور 8331586707
- قادری مشن، بہرائچ شریف، یوپی 9170813892

اور دیگر مکاتیب اہلسنّت

نوٹ! ہم نے حتی الامکان تصحیح کی کوشش کی ہے، تاہم کمپوزر یا کمپوزنگ کی غلطی کا مؤلف یا ادارہ ذمہ دار نہیں۔

فہرس

فہرس

فہرس

فہرس

فہرس

فہرس

فہرس

فہرس

فہرس

تمت بالخیر

٭٭٭

شرف انتساب

میں اپنی اس کاوش کو **فرید الدھر، وحید العصر، بقیہ سلف، حجۃ الخلف، تاج المحققین، سراج المدققین ،شیخ الاسلام و المسلمین ،خاتم الفقھاء والمحدثین، اعلی حضرت، امام اھلسنت، مجدد دین و ملت، المفتی، الامام الاوحد، الولی الکامل الشاہ احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمن کے نام سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ جنہوں نے مسلمانوں کی مدد کی اور مسلمانوں کے ایمان کی اس وقت حفاظت کی جب انگریز کے اشاروں پر ناچنے والے اور اس کی غلامی کے تمغے حاصل کرنے والے مسلمانوں کے عقیدوں کو لوٹ رہے تھے

الاعتذار

قارئین کرام !بعض مقامات پر ہم نے کچھ سخت جملے استعمال کیے ہیں اس کی وجہ دیوبندیوں کا حد سے بڑھ کر بکواسات کرنا ہے آج کل کے دیوبندی اپنے بزرگوں سے خاص تربیت حاصل کر کے آئے ہیں جیسی زبان دیوبندی استعمال کرتے ہیں ہم وہ استعمال نہیں کر سکتے لیکن پھر بھی آئینہ دکھانے کے لئے کہیں کچھ جملے استعمال کئے ہیں کہ اگر دیوبندی باز نہ آئے تو ان کو ان ہی کی زبان میں جوابات دئے جائیں گے، میں دیوبندیوں کے چند جملے لکھ دیتا ہوں جو باحوالہ ہمارے پاس موجود ہیں اگر کسی کو حوالہ چاہئے ہو تو وہ ہم سے رابطہ کر سکتا ہے۔

دیوبندیوں کے شیخ الاسلام حسین احمد ٹانڈوی کی زبان

دیوبندیوں کے شیخ الاسلام حسین احمد ٹانڈوی صاحب اپنے بدنام زمانہ گالی نامہ ''الشہاب الثاقب'' میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے بارے میں لکھتے ہیں:

(۱) بے حیاء مؤلف (۲) مؤلف کذاب (۳) طوق کفر ولعنت اپنی گردن میں ڈالا (۴) رئیس الکذابین (۵) مجدد الضالین (۶) مفتری (۷) گمراہ کنندہ (۸) عقل کا دشمن (۹) لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا طوق اپنے گلے میں ڈالا (۱۰) لعنۃ اللہ فی الدارین (۱۱) طوق لعنت میں گرفتار (۱۲) عذاب الیم کا مستحق (۱۳) تجدید دجالیت (۱۴) دجال زمانہ (۱۵) خائن (۱۶) کج فہم (۱۷) سود اللہ وجھک فی الدارین (۱۸) سلب اللہ ایمانک (۱۹) بریلوی دجال (۲۰) متبعین شیطان (۲۱) مبتدعین دجاجلہ (۲۲) مجدد الدجالین (۲۳) خذلہ اللہ فی الدارین (۲۴) بریلوی چھوٹے

بڑے شیاطین الانس والجن

نوٹ! یہ سب حوالے "الشہاب الثاقب" کے مختلف مقامات سے لئے گئے ہیں یہ کتاب ایسی واہیات سے بھر ہوئی ہے۔

دیگر دیوبندیوں کی زبان

(۱) رضا خانی مذہب کا شجرہ خبیثہ (۲) ملحد وزندیق مولوی احمد رضا بریلوی (۳) دجال اعظم احمد رضا (۴) دجال نقی (۵) ابلیس کے شاگرد فاضل بریلوی (۶) مجسمۂ شیطان (۷) خبطی دوراں (۸) احمق زماں (۹) عبداللہ بن سبا یہودی کی اولاد مولوی احمد رضا (۱۰) آدم نما ابلیس (۱۱) بدنام زمانہ۔۔ (۱۲) بد بخت (۱۳)۔۔۔شیطانی چالوں کا مرکز (۱۴) اعلی حضرت ملعون (۱۵) مکفر المسلمین (۱۶) مکفر الصحابہ (۱۷) انگریز سرکار کی معنوی اولاد مولوی احمد رضا خان

ہم نے یہ چند جملے لکھے ہیں دوسروں کے بارے میں زبان زبان کی رٹ لگانے والوں کی اپنی زبان کیسی ہے سب نے دیکھ لی، ہم نے ایسی زبان استعمال نہیں کی اگر دیوبندی باز نہ آئے تو وہ دن دور نہیں کہ ان کو انہی کی زبانی جواب دیا جائے،

پیش لفظ

دیوبندیت اور عقل دو متضاد چیزوں کا نام ہے اور اہل مناطقہ پر واضح ہے کہ متضاد اشیاء جمع نہیں ہو سکتیں اسی لئے جہاں دیوبندیت ہوگی وہاں عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی اور جہاں عقل ہوگی وہاں دیوبندیت کا دور دور تک کوئی نام و نشان نہیں ہوگا اس حقیقت کا اندازہ آپ اس بات سے لگائیں کہ دیوبندی اکابرین جو بات کہتے ہیں اصاغرین اس کے برخلاف کہتے ہیں مثلاً اسمعیل قتیل بالاکوٹی نے تقویۃ الایمان لکھ کر جو شرک کی گن مشین دہلی میں نصب کی اور مسلمانوں پر تھوک کے حساب سے جو شرک کے فتوے جڑے اس کی مثال محمد بن عبدالوہاب نجدی کے علاوہ کسی کے کلام میں نہیں ملتی ان میں سے دوسرا گرو اور پہلا اس کا چیلا تھا اور چیلے نے تو اپنے گرو سے چار ہاتھ آگے بڑھنے کی کوشش کی لیکن جب اسمعیل قتیل بالاکوٹی کے ماننے والوں کی باری آئی تو انہوں نے ایک طرف تو اس کے مذہب کو اپنایا اور دوسری طرف ایسے عقیدے اپنائے جو اسمعیل قتیل بالاکوٹی کے نزدیک شرک تھے اسی بات کو واضح کرنے کے لئے علامۃ الزمان شیخ الحدیث و التفسیر **حضرت مولانا ارشد القادری** نے قصر دیوبند کے درو دیوار میں ایسا زلزلہ دیا اللہ گواہ ہے دیوبندی آج تک نہیں بھولے اور ان کو بھولنا بھی نہیں چاہیے کیونکہ یہی وہ تاریخی دستاویز ہے جس نے اپنے طرز و انداز کے اعتبار سے دیوبندیت کو کہیں کا نہ چھوڑا دیوبندیوں نے اپنی خفت مٹانے کی بہت کوشش کی لیکن جس کی قسمت میں ذلت ہی ذلت لکھی ہو وہ کیسے ٹل سکتی ہے دیوبندیوں نے **مولانا ارشد القادری** کی کتاب کے کئی ایک جواب دیئے۔

(۱) بریلوی فتنے کا نیا روپ	(۲) زلزلہ در زلزلہ	(۳) انکشاف
(۴) سیف حقانی	(۵) توحید کا خنجر	(۶) غلغلہ برزلزلہ
(۷) دھماکہ	(۸) اور اب دست و گریباں	

یہ سب کتابیں مولانا ارشد القادری کی کتاب ''زلزلہ'' کے رد میں ہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں

دیوبندیوں کا دل ابھی بھی نہیں بھرا کیونکہ علامہ صاحب علیہ الرحمہ کی ضربات قاہرہ ہی ایسی تھیں اور علامہ صاحب نے ان میں سے چند کتابوں کا جواب ''زیروزبر'' میں دیا دیوبندیوں نے ان کتابوں میں کیا کیا

مولانا ارشد القادری علیہ الرحمہ خود ہی لکھتے ہیں:

یہ تو آنے والے اوراق ہی بتائیں گے کہ انہوں نے جواب دے کر گلوخلاصی کی ہے یا اپنی گردنوں کے لئے اور نئے پھندے تیار کئے ہیں۔

(ص، زیروزبر، ص ۲۲، رومی پبلیکیشنز)

حقیقت یہی ہے کہ دیوبندیوں نے اپنی ہی قبریں کھودیں اور ہر باران کو اپنے آباءواجداد کے گلے پر کفروشرک کے زہر سے بجھے ہوئے تیر چلانے پڑے بہر حال ابھی حالیہ کتاب جسے دیوبندی مولوی گویا ''زلزلہ'' کارد کہہ رہے ہیں اس میں دیوبندی مولوی ابوایوب نے دھوکہ دہی، کذب بیانی، افتراءبازی اور اپنے اکابرین کے اصولوں سے انحراف کیا ہے مولوی ابوایوب کی اس کتاب کے رد کے لئے دیوبندیوں کے لکھے یا کہے ہوئے چند جملے ہی کافی ہیں

الیاس گھمن کی عزت پر دست وگریباں قربان

دیوبندی مولوی ساجد خان اپنی ایک ویڈیو میں الیاس گھمن کی رسوائی اور اپنوں کے ہاتھوں دھلائی کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے:

الحمد لله و کفی الصلوۃ من لا نبی بعدہ...

معززمحترم مکرم حضرات جیسا کہ آپ کے علم میں ہوگا کہ ۲،۳ دن سے شوشل میڈیا پر مولانا الیاس گھمن صاحب کے بارے میں ایک منفی قسم کا پروپیگنڈہ چلا ہے۔۔۔۔۔۔ایک مفتی رضوان نامی مجہول آدمی نے ایک مضمون لکھ لیا اس مضمون میں جس قسم کے الفاظ بیان کئے جس قسم کی افسانہ نگاری کی گئی ہے وہ الفاظ و واقعات ہی اس کے تعصب، ضد اور ہٹ دھرمی پر مبنی ہیں اور بد نیتی پر مبنی ہیں۔۔۔۔۔پھر اس میں صرف گھمن صاحب کونشانہ نہیں بنایا گیا عبدالحفیظ مکی، پیر عزیزالرحمٰن ہزاروی اور

قاری حنیف جالندھری جیسے اکابر کو موردِ الزام ٹھہرایا گیا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ دراصل گھمن صاحب پر اس قسم کے الزامات اسی حقانیت کی دلیل ہے جو چودہ سو سال سے چلی آ رہی ہے دیکھئے موسیٰ علیہ السلام پر ایک عورت نے زنا کی تہمت لگائی تھی ہوسکتا ہے آپ یہ کہیں وہ کافرہ تھی تو آپ اماں عائشہ طاہرہ مطہرہ صدیقہ عفیفہ کی سیرت اٹھایئے جب ان پر تہمت کا الزام لگا تو الزام لگانے والوں میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جیسے صحابی رسول بھی تھے آج جو لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ جی دیکھئے جو عورت یہ الزام لگا رہی ہے وہ نیک خاتون ہے اس کی بات مان لیں تو حسان بن ثابت صحابی رسول ہیں وہ الزام لگا رہے ہیں۔۔۔بہر حال یہ میں نے چند مختصر باتیں کہنیں تھی اس حوالے سے۔۔۔۔۔۔رہ گئی یہ بات بعض احباب کچھ دنوں سے وفاق المدارس کا ایک رسالہ پیش کرتے ہیں یا ابوبکر غازی پوری کے کچھ حوالے پیش کرتے ہیں یا احمد لدھیانوی صاحب کا حوالہ پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے گھمن صاحب سے اعلان برأت کیا ہے اس سلسلہ میں ایک وضاحت کردوں۔ دیکھئے یہ تمام علماء گھمن صاحب کے ہم عصر ہیں اور علماء نے یہ اصول لکھا ہے کہ ہم عصر علماء اپنے ہم عصر علماء کے بارے میں کوئی رائے دیں کوئی جرح کریں تو وہ جرح قابل قبول نہیں بعض اوقات معاصرانہ چپقلش ،بعض اوقات غلط فہمی کی بنیاد پر بھی جرح نقل کردی جاتی ہے چنانچہ علامہ ذہبی نے اس اصول کو لکھا ہے کہ جو ہم عصر علماء کی جرح ہوتی ہے ہم عصر علماء نے جو اعتراضات کئے ہوتے ہیں وہ قابل قبول نہیں۔

علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ دنیا میں کوئی بھی نبی اکرم ﷺ کے سوا ایسا شخص نہیں کہ جس پر اس کے ہم عصر علماء نے تنقید نہ کی ہو اور آگے فرماتے ہیں اگر میں ان چیزوں کو جمع کروں تو کئی کاپیاں کئی جلدیں کئی صفحات اس پر لکھ سکتا ہوں ،میں اسی کے ذیل میں چند واقعات آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں جو ہمارے سامنے مختلف علماء کے حوالاجات پیش کرتے ہیں کہ مولانا گھمن صاحب کے بارے میں ایسا کہہ دیا وہ اس بارے میں کیا کہیں گے۔

(۱) محمد بن اسحاق مغازی کے بہت بڑے امام گزرے ہیں ان کے بارے میں امام مالک علیہ

الرحمہ فرماتے ہیں ''دجال من الدجاجلۃ'' کذاب تھا دجال تھا دجالوں میں سے دجال تھا۔۔۔ میں عرض کر دوں کہ ہم عصر علماء کی جرح اپنے ہم عصر علماء کے بارے میں قابل قبول نہیں ہوتی اس بارے میں الرفع و التکمیل کے اندر علامہ عبدالحی پورا باب قائم کر چکے ہیں مزید دلائل کے لئے اس کی طرف رجوع کر سکتے ہیں

محمد بن اسحاق کو دجال اور کذاب تک کہا علامہ عبدالحی نے لکھا ہے کہ ان کی یہ جرح ہرگز محمد بن اسحاق کے بارے میں قابل قبول نہیں یہ معاصرانہ چپقلش کی بنیاد پر تھی۔۔۔۔ تو دیکھیں اتنا بڑا امام امام مالک امام محمد بن اسحاق کے بارے میں ایک رائے دے رہا ہے علماء اس رائے کو قبول نہیں کرتے کہ معاصرانہ چپقلش ہے، وفاق المدارس والے یا مولانا احمد لدھیانوی نہ تو امام مالک سے بڑے اور نہ مولانا گھسن محمد بن اسحاق سے گئے گزرے۔

(۲) علامہ سخاوی سے کون واقف نہیں علامہ سخاوی ''الضوء اللامع'' میں علامہ سیوطی کے بارے میں لکھتے ہیں یہ کند ذہن تھا عقل سے فارغ تھا اس کو کچھ آتا جاتا نہیں تھا پھر خود ہی اعتراض کیا جب کچھ آتا جاتا نہیں تھا تو اتنی کتابیں کہاں سے لکھی؟ تو خود ہی جواب دیتے ہیں علامہ سیوطی دوسروں کی کتابوں سے مواد چوری کرتا تھا یہ الضوء اللامع میں علامہ سیوطی کے بارے میں لکھا ہے، علامہ سیوطی اس کے جواب میں کہتے ہیں اس نے تو اپنی تاریخ میں کئی اکابر کے خلاف طعن و تشنیع کی ہے اگر مجھے کچھ کہہ دیا ہے تو کیا ہوا۔ اب ان اعتراضات کو ان الزامات کو بھی تمام علماء معاصرانہ چپقلش کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم علامہ سخاوی کا قول علامہ سیوطی کے بارے میں قبول نہیں کرتے۔

اسی طرح غلط فہمی کی بنیاد پر آپ دیکھ لیں۔۔۔۔

میں چند مثالیں دوں گا۔

(۱) ابن عربی رحمہ اللہ کے خلاف ملا علی قاری نے ایک کتاب لکھی ہے ''الرد علی القائلین بوحدۃ الوجود'' جو رسائل ملا علی قاری جلد ۲ میں اکوڑہ خٹک سے چھپی ہے اس میں ملا علی قاری نے ابن عربی کے بارے میں لکھا ہے کہ اگر ابن عربی مسلمان ہے تو نہ یہودی کافر ہے اور نہ عیسائی مشرک ہوسکتا ہے اور فی

الدرک الاسفل من النار میں ابن عربی ہے۔

اتنا بڑا فتوی دیا ابن عربی کے بارے میں لیکن ہمارے تمام بزرگ ابن عربی کو بھی اپنا بڑا سمجھتے ہیں

اور ملا علی قاری کو بھی بڑا مانتے ہیں۔

(۲) آ یئے میں آپ کو اس علاقہ کا حوالہ دیتا ہوں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مجدد الف ثانی علیہ

الرحمہ کے خلاف کفر کا فتوی دیا،

لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ معاصرانہ غلط فہمی تھی غلط فہمی کی وجہ سے یہ ہو گیا۔

(۳) ہمارے دارالعلوم سے مولانا عبیداللہ سندھی کو نکالا گیا۔

(۴) حال ہی میں مولانا زاہد الراشدی کے خلاف کیا کچھ نہیں لکھا گیا۔

(۵) مولانا زرولی خان مولانا طارق جمیل کے بارے میں کیا کچھ نہیں کہتے۔

(۶) اور اسی وفاق المدارس کے اندر شیخ الاسلام مولانا تقی عثمانی کے خلاف فتوی آ چکا ہے کہ یہ بینکوں

کے سود کو حلال کر رہے ہیں۔

(۷) مولانا فضل الرحمٰن کے بارے میں رائے آ چکی ہے کہ وہ وفاق المدارس میں دخل اندازی

کرتے ہیں۔

اس لئے اگر آپ ان مسائل کو کھولیں گے کہ فلاں نے یہ کہہ دیا فلاں نے وہ کہہ دیا یہ علماء کی

معاصرانہ چپقلش ہے یہ ہر دور میں ہوتا رہا ہے تو پھر مولانا گھمن کا ہی گریبان نہیں پکڑا جائے گا بلکہ ۱۴ سو

سال کے علماء و فقہا۔۔۔۔۔دیکھئے حضرت امیر معاویہ اور حضرت علی کے درمیان لڑائیاں نہیں

ہوئیں، حضرت عائشہ اور حضرت علی کے درمیان جنگ نہیں ہوئی تھی آپ اس کو کس طرف لے کر جائیں

گے۔اگر آپ۔۔۔۔تو علامہ ذہبی کا قول یاد آ جاتا ہے کہ سوائے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ کہ ان کے صحابہ

نے آپ پر اعتراض نہ کیا۔کوئی زمانہ ایسا نہ گزرا کہ ہم عصر علماء نے دوسرے ہم عصر علماء کو طعن و تشنیع کا نشانہ

نہ بنایا ہو۔لھذا اس قسم کی الزام تراشی پر یا یہ جو علماء کی آپس میں معاصرانہ چپقلش ،غلط فہمی کی بنیاد پر

الزامات ہوتے ہیں ان سے دور رہے۔۔۔

(**نوٹ!** یہ دیکھئے ان علم سے کوروں کے اپنوں کی خانہ جنگی اور دست وگریباں کے بارے میں اصول، جب یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے تو ہمارے بارے میں بکواس کیوں؟ گھمن کی جب اپنے ہی مٹی پلید کریں تو دیوبندیوں کو ۱۴ سو سال کے علماء اور فقہاء یاد آجاتے ہیں اور علامہ ذہبی کا قول بھی "**کوئی زمانہ ایسا نہ گزرا کہ ہم عصر علماء نے دوسرے ہم عصر علماء کو طعن وتشنیع کا نشانہ نہ بنایا ہو**" لیکن ان حیاء سے عاری لوگوں کو دوسروں کے اختلافات کے بارے میں یہ اقوال یا اصول کیوں یاد نہیں آتے اور دوسروں کے بارے میں زبان درازیاں کیوں کرتے ہیں از ناقل)

ابن تیمیہ کے خلاف ابن حجر مکی کا فتاوی حدیثیہ اٹھاؤ کیا کچھ لکھا ہے: جیسے ہمارے مناظرانہ انداز میں کہتے ہیں مٹی پلید کی ابن تیمیہ کی۔ دونوں ہمارے اکابر ہیں کوئی بھی نہیں کہتا ابن تیمیہ کے بارے میں یہ قول قبول ہے اگر وفاق المدارس کے رسالہ میں آگیا ہے تو اسے بھی مناظرانہ چپقلش یا غلط فہمی کی بنیاد پر محمول کریں ورنہ پھر کسی کے اکابر۔۔۔۔

بریلویوں کے خلاف تو مولانا قادری کی کتاب ۳ جلدوں میں آگئی ہے کہ ان کا کوئی مولوی بچا ہی نہیں جس نے دوسرے پر کفر کا فتوی نہ لگایا ہو۔۔۔۔ غیر مقلدین کی فیصلہ مکہ، فتنۂ ثنائیہ میرے پاس پڑی ہے ثناء اللہ کی کیسی مٹی پلید کی ہے۔۔۔ اشاعت التوحید والوں کی بھی ہے "خس کم جہاں پاک"۔۔۔۔۔ لھذا وہ بجائے ہمارے علماء پر الزام تراشی کرنے کے پہلے اپنے گھر کا گند صاف کرلیں ہمارے علماء کا اختلاف تو کفر کا اختلاف نہیں ہے تمہارے درمیان تو کفر واسلام کا اختلاف ہے۔۔۔۔۔

الیاس گھمن کو بچانے کے لئے دست وگریباں دیوبندی اصولوں میں غرق

(ا) دیوبندی مولوی ساجد نے الیاس گھمن کو بچانے کے لئے جو کچھ کیا اس سے اور کچھ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو ابوایوب کی کتاب "دست وگریباں" کا بیڑا غرق ضرور ہوا ہے جب یہ دیوبندی خود کہہ رہا ہے کہ ہم عصر علماء کی جرح قابل قبول نہیں ہوتی تو ابوایوب نے جو ہم عصر علماء کی جرحوں سے اپنی کتاب کو بھرا ہے وہ

کیا ہے منافقت یا اپنے پرائے کا فرق یا کچھ اور یا پھر یہ اصول صرف دیوبندی علماء کے لئے ہے اور کسی کے لئے دیوبندی جو بھی بکواس کریں گے تو یہ اصول نہیں ہوں گے

(۲) اس دیوبندی نے گھمن کو بچانے کے لئے کیسے کیسے انکشافات کئے ہیں وہ بھی قابل غور ہیں اگر معاصرانہ چپقلش کی وجہ سے ملا علی قاری ابن عربی کو کافر کہیں تو دونوں بزرگ، کسی پر بھی مسلمان کو کافر کہنے کا حکم نہیں آتا لیکن اگر سنی بریلوی عالم کے قول سے کچھ ثابت ہو گیا تو دیوبندی سب کچھ بھول کر بندروں کی طرح کیوں اچھل کود کرتے ہیں اسی طرح اگر علامہ سخاوی (بقول دیوبندی کے) علامہ سیوطی کی مٹی پلید کریں تو دیوبندیوں کے اصول کے مطابق معاصرانہ چپقلش اور اگر کوئی سنی بریلوی اپنے کسی ہم عصر کے بارے میں کچھ کہے تو یہی اصول بیان کرنے والے بھانڈ بن کر اس کا چرچہ کرتے ہیں اگر گھمن صاحب کو اس کے اپنے لات ماریں تو معاصرانہ چپقلش کا نام دے کر اپنے دل کو جھوٹی تسلی دی جائے اور اگر کسی سنی نے کچھ لکھ دیا تو بغض وحسد کی آگ میں جل کر یہ دیوبندی مولوی اپنے پیٹ کا دھندا چلائیں اگر عبید اللہ کو دار العلوم دیوبند سے انگریز کو خوش کرنے کے لئے اور اس سے خطاب لینے کے لئے نکالا جائے تو سب کچھ ہضم ہو سکتا ہے شبیر احمد عثمانی کو بیچ چوراہے ننگا کیا جائے تو یہ دیوبندی اصولوں سے جائز، زاہد الراشدی کو قادیانی نواز، مودودی نواز، غامدی نواز کہا جائے اور اس پر فتوؤں کی برسات کی جائے تو اپنے گھر کے افراد ہیں، سلیم اللہ خان، زرولی خان، شیخ حبیب اللہ، تقی عثمانی اور دار العلوم کراچی کے دیگر مفتیان دیوبند ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھالیں اور دست وگریباں ہوں تو پوری دیوبندیت حیاء کو بیچ کر، بے حیائی کی چادر لے کر۔۔۔کی طرح گم ہو جائے لیکن اگر کسی سنی بریلوی نے کچھ اختلاف کسی سے کر دیا تو یہی حیاء کو دریا میں غرق کرنے والے اس کو مذموم اختلاف کہہ کر بدنام کریں

(۳) اس دیوبندی کو جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آئی اور آئے بھی کیسے کہ ان کے بڑے اپنے بارے میں صریح جھوٹ کے اقراری ہیں اس نے کہا ہے کہ **"ہمارا اختلاف کفر کا نہیں"** یہ ایسا جھوٹ ہے کہ شاید ان کا بڑا گرو بھی اپنے لئے پسند نہ کرے، آپ کو اس دیوبندی کی دیانت وصداقت کا علم تو ہماری

کتاب کے صرف پہلے باب سے ہی ہو جائے گا لیکن کچھ مختصراً یہاں بھی بطور سوال عرض کرتا ہوں، میں اس دیو بندی سے پوچھتا ہوں کہ بتاؤ

(۱) عبید اللہ سندھی کو یوسف بنوری نے زندیق کہا، دارالعلوم دیو بند کے مفتی اور دیگر ذمہ دار نے عبید اللہ سندھی کو کافر، مرتد، واجب القتل، فاسد العقیدہ، وغیرہ وغیرہ کہا، یہ کون سا اختلاف ہے

(۲) عبد الماجد دریابادی قادیانی کو کافر نہیں کہتا تھا جبکہ قادیانی کے بارے میں دیو بندیوں کا فتوی ہے "من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر" بتایئے اس سے آپ کا اختلاف کس چیز میں ہوگا

(۳) زاہد الراشدی کو سرکار ﷺ پر تنقید برداشت ہے کیا سرکار ﷺ پر تنقید برداشت کرنے والے سے آپ کا اختلاف محبت کا ہو گیا۔۔۔

(۴) آپ نے خود لکھا ہے کہ وفاق والے تقی عثمانی کے بارے میں کہتے ہیں کی وہ سود کو حلال کر رہا ہے سود کو حلال کرنے والے سے کون سا اختلاف ہوگا

(۵) "زہر یلے تیر" کتاب میں دیو بندی مفتی رشید احمد کی گستاخیوں کی جو کہانی سنائی ہے یہ کون سا اختلاف ہے

(۶) الیاس گھمن کے پیر عبد الحفیظ مکی، عزیز الرحمٰن ہزاروی کے بارے میں عبد الرحیم چاریاری نے تقریباً ۹۰۰ صفحات کی کتاب لکھی ہے یہ کون سے اختلاف پر لکھی ہے

(۷) فضل الرحمٰن کے باپ مفتی محمود کے خلاف ۱۱۳ مختلف مکاتب فکر کے مفتیوں کا مصدقہ فتوی لکھنے والے دیو بندی تھے بتایئے یہ کون سا اختلاف ہے

(۸) دیو بندیوں کے نام نہاد امام اہلسنت سرفراز گکھڑوی کا پوتا عمار خان ناصر قادیانیوں کو کافر نہیں کہتا اور اس کا بیٹا زاہد الراشدی اس کا دفاع کرتا ہے یہ کون سا اختلاف ہے

اتنے ہی حوالے اس مقام کے لئے کافی ہیں مزید تفصیل کتاب کی اس جلد میں اور دوسری جلد میں موجود ہے۔

سرفراز گکھڑوی کو ذلت سے بچانے کے دیوبندی اصول اور دست وگریباں

اسی طرح دیوبندیوں کے نام نہاد امام اہل سنت سرفراز گکھڑوی کو سنی علماء، غیر مقلدین اور مماتیوں نے آئینہ دکھایا تو اس نے اپنے بیٹے عبدالقدوس قارن کے ہاتھ قلم تھما دیا اس بیچارے نے جواب کیا لکھنا تھا بس طرح طرح کی لن ترانیاں کر کے وقت گزارہ اور ایسے ایسے اصول بیان کئے جو الیاس گھمن اینڈ کمپنی کی ذلت ورسوائی کا سبب بنے

عبدالقدوس قارن صاحب لکھتے ہیں:

علمی طور پر تناقض اور تضاد اس وقت ہوتا ہے جب ثبوت اور سند کے لحاظ سے دونوں باتیں مسلم ہوں۔ موضوع ومحمول ایک ہو زمان ومکان ایک ہو مع دیگر ان شرائط کے جو تناقض کے لئے کتابوں میں مذکور ہیں محض دعوائے تعارض وتضاد قابل التفات نہیں ہوتا۔

(ارشاد الحق اثری کا مجذوبانہ واویلا ص ۳۰، مکتبہ صفدریہ)

دیوبندی ہماری نہیں مانتے نہ مانیں لیکن اپنے اباء واجداد کی تو مانیں، میں ابوایوب دیوبندی سے کہتا ہوں کہ اپنے نام نہاد امام اہل سنت کے بیٹے عبدالقدوس قارن صاحب کے اصول کے مطابق اپنی کتاب کا ہر ہر حوالہ ثابت کرو ورنہ۔۔۔

ایک اور جگہ لکھتے ہے:

ہم پہلے عرض کر چکے اثری صاحب تضاد و تناقض کا مفہوم ہی نہیں سمجھتے۔ جب قائل جدا جدا ہوں تو تضاد و تناقض کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ارشاد الحق اثری کا مجذوبانہ واویلا ص ۳۰، مکتبہ صفدریہ)

یہی عبدالقدوس قارن صاحب اپنی ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں:

مؤلف موصوف نے جو پہلی عبارت پیش کی ہے وہ حضرت انور شاہ صاحب کشمیری کی ہے اور دوسری عبارت حضرت گنگوہی کی ہے ہر ایک نے اپنی اپنی تحقیق کے مطابق لکھا ہے۔ جب دونوں عبارتوں

کے قائلین مختلف ہیں تو تعارض کیسا؟

(اظہار الغرور فی کتاب آئینہ تسکین الصدور، ص۲۴۴،)

اسی کتاب میں ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

جب دونوں عبارتیں دو مختلف حضرات کی ہیں تو تعارض کیسا؟

(اظہار الغرور فی کتاب آئینہ تسکین الصدور، ۲۵۰،)

خود دیو بندیہ کے گھر کا اصول ہے کہ جب قائل جدا جدا ہوں تو تعارض نہیں ہوتا تو اب دیو بندی ابو ایوب کی کتاب کو آگ لگا دیں یا حمام میں پھینک دیں (جیسے گنگوہی صاحب نے اپنے پیر کی کتاب کے ساتھ کیا تھا) کیونکہ یہ کتاب دیو بندی اکابرین کے اصولوں کے خلاف ہے لیکن جب انسان کی حیاء چلی جائے پھر وہ جو چاہے کرتا پھرے دیو بندیوں کا حال بھی یہی ہے۔

یہ دوسروں کو تو اپنے اصول اپنے اصول کی گردان بتاتے ہیں لیکن ان حیاء سے عاری لوگوں کو خود اپنے اصولوں کی گردان یاد نہیں ہے

ایک اور جگہ قارن صاحب لکھتا ہے:

اس کو نہ تعارض کہتے ہیں اور نہ تناقض کیونکہ اس کے ثبوت کے لئے دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ زمانہ کا ایک ہونا بھی ضروری ہے۔

(ارشاد الحق اثری کا مجذوبانہ واویلا ۲۴۲، مکتبہ صفدریہ)

دیو بندی یہ بتائیں ابو ایوب نے جتنے تعارضات بزعم خود پیش کیے ہیں کیا وہ سب اس کے اپنے امام اہل سنت کے بیٹے کے اس اصول کے مطابق ہیں؟

ایک اور مقام پر لکھتے ہے:

ہم نے پہلے ہی واضح کر دیا کہ اثری صاحب تعارض کے مفہوم کو ہی نہیں سمجھتے اس لئے کہ تعارض کے لئے دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ حیثیت کا ایک ہونا بھی ضروری ہے۔

(ارشاد الحق اثری کا مجذوبانہ واویلا ص ۲۴۳، مکتبہ صفدریہ)

ہم بھی دیوبندی اصول کے مطابق یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ دیوبندی ملاؤں کو تعارض کے مفہوم کا علم نہیں اور شرائط تو ان کے لئے ایسے ہے جیسے "عنقاء" میں دیوبندی علماء سے بالعموم اور ابو ایوب سے بالخصوص کہتا ہوں کہ ثابت کرو ہمارے جن علماء کے اقوال کو تم لوگوں نے پیش کیا ہے ان میں حیثیت بھی ایک ہی ہے۔

سرفراز گکھڑوی صاحب کے بیٹے عبدالقدوس قارن اپنے باپ کے تضادات کو ختم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تعارض ثابت کرنے کے لیے حیثیت کا ایک ہونا بھی ضروری ہے، حالانکہ نقل حکایت کی حیثیت اور ہوتی ہے اور اپنے نظریہ کے اظہار کی حیثیت اور ہوتی ہے۔

(اظہار الغرور فی کتاب آئینہ تسکین الصدور، ۲۱۱، عمر اکادمی)

عبدالقدوس قارن صاحب اپنے علماء کو جاہل بناتے ہوئے لکھتے ہیں:

جب نقل حکایت کی حیثیت اور ہے اور خود اپنی رائے کے اظہار کی حیثیت اور ہے تو تبرید النواظر اور الشہاب المبین کی عبارات میں تعارض قرار دینا تعارض کی تعریف و شرائط سے جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے

(اظہار الغرور فی کتاب آئینہ تسکین الصدور، ص ۲۱۲، عمر اکادمی)

عبدالقدوس قارن صاحب مزید لکھتے ہیں:

جب دونوں عبارتوں میں صورت کے لحاظ سے نمایاں فرق ہے تو ان کو ایک دوسرے کا معارض کیسے قرار دیا جاسکتا ہے۔

(اظہار الغرور فی کتاب آئینہ تسکین الصدور، ص ۲۰۰، عمر اکادمی)

جب دیوبندی اپنے بزرگوں کے کرتوتوں کو دھونے کے لئے محض صورت کے فرق کو بھی قبول کرتے ہوئے اس کو تعارض نہیں کہتے تو کیا ابو ایوب کی کتاب میں پیش کردہ حوالوں میں اس طرح کا فرق نہیں ہے؟

عبدالقدوس قارن صاحب اپنے علماء کو مزید تناقض و تعارض کا سبق پڑھاتے ہوئے لکھتے ہیں

جب دونوں عبارتوں میں استدلال کی حیثیت جداجدا ہے تو اس کو تعارض کا نام دینا سراسر جہالت ہے۔

(مجذوبانہ واویلا، ص۲۳۴، مکتبہ صفدریہ)

یہ وہ آخری تیر ہے جو عبدالقدوس قارن نے اپنی کمان سے نکالا لیکن اس کا یہ تیر اس کے اپنے ہی دوستوں کے گلے میں لگا اور اس تیر سے اس کے اپنے زخمی ہی نہیں بلکہ قتل ہو گئے

میں تمام دیوبندیوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ ابو ایوب کا گند اپنے نام نہاد امام اہل سنت کے بیٹے عبد القدوس قارن کے اصولوں سے دھو کر دکھاؤ

ہمارے ان تمام حوالوں سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ دیوبندی مولوی ابو ایوب کی کتاب ''دست وگریباں'' ان ہی کے اپنے علماء کے اصولوں سے جہالت کا پلندہ ہے ہم نے مزید آئینہ دکھانے کے لیے علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کی کتاب ''زلزلہ'' کے زلزلوں کے بعد ایک اور تاریخ ساز اور قصر دیوبند کو زمین بوس کرنے والی کتاب ''یہ آئینہ اُنہی کے لئے ہے'' اپنے احباب کے لئے لکھی ہے تا کہ ہمارے دوست واحباب اُس دیوبندی کو جو یہ کہے کہ فلاں اپنے اصولوں سے یہ ہے اس کو انہی کے اپنے آباء و اجداد کے اصول یاد دلائیں۔

ملتجئ دعا!

ابو حامد رضوی عفی عنہ

مقدمہ

جب انگریزوں نے ہندوستانی سیاست میں مداخلت کر کے اپنی سلطنت کا سنگِ بنیاد رکھا تو اس کے ساتھ ہی انہیں انگریزی سلطنت کو مضبوط اور مستحکم بنانے کے لیے فکر دامن گیر ہوئی چونکہ سب سے بڑا خطرہ ان کو مسلمانوں سے تھا، کیونکہ ہندوستان کی حکومت انہوں نے مسلمانوں ہی سے چھینی تھی اس لیے انہوں نے بڑے غور و خوض کے بعد یہ طے کیا کہ جب تک مسلمان قوم کا ایمان و اسلام باقی ہے اور ان کی اجتماعی قوت برقرار ہے اس وقت تک ہندوستان میں انگریزی حکومت کا قدم نہیں جم سکتا لہٰذا مسلمانوں کو ان کے ایمان و عقیدہ سے برگشتہ کرنا اور ان کی اجتماعی قوت کو پاش پاش کر دینا انتہائی ضروری ہے، پھر اس خطرناک پروپیگنڈے کے تحت انگریزوں نے کرائے کے مولویوں اور لیڈروں کو اس کام پر تیار کیا کہ وہ مسلمانوں کے درمیان اپنے من گھڑت اور خودساختہ عقیدے بیان کر کے ان کے عقائد کو متزلزل اور اسلامی خیالات کو تبدیل کریں تا کہ جب کچھ مسلمانوں کے عقائد خراب ہو جائیں گے تو پرانے عقائد والے نئے عقائد والوں سے لڑیں گے، جھگڑیں گے اور مختلف جماعتوں اور فرقوں میں بٹ کر تتر بتر ہو جائیں گے۔

اس کام کے لیے ان بدبخت انگریزوں نے سید احمد قتیل و اسمٰعیل قتیل بالاکوٹی کو تیار کیا کہ وہ مسلمانوں کے عقیدے خراب کر کے نئے خیالات نئے عقائد ان میں پھیلائیں اور پہلے کے عقائد کا انکار کریں اس کام کے لیے سید احمد قتیل اور اسمٰعیل قتیل بالاکوٹی سے بڑھ کر کوئی نہ تھا کیونکہ اسمٰعیل قتیل بالاکوٹی کا تعلق شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے ساتھ تھا اور ہندوستان کے اندر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور آپ کے خاندان کا بہت بڑا نام تھا اس لیے بدبخت و چالاک انگریز نے اسمٰعیل دہلوی قتیل بالاکوٹی کو اپنا مقصد پورا کرنے کے لیے بطور مہرہ استعمال کیا اور اسمٰعیل قتیل بالاکوٹی نے سر کی بازی لگا کر انگریز کا ساتھ دیا اور انگریز کی کمر مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لیے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے مسلک

کا انکار کیا، اس کی وجہ واضح ہے کہ اگر اس مسلک کا انکار نہ کرتا تو اختلاف و انتشار کیسے پھیلتا اور لوگ کیسے لڑتے بھڑتے لہذا اس وجہ سے اسمعیل قتیل بالاکوٹی نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے مسلک کا انکار کیا۔

اسمعیل قتیل بالاکوٹی کا مسلک شاہ ولی اللہ کا انکار کرنا:

چنانچہ اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے دیوبند میں بلند و بالا مقام رکھنے والے اور انگریز سے ماہواری حاصل کرنے والے اور اپنی حکومت میں انگریز کو آرام پہنچانے کا ارادہ کرنے والے دیوبندیوں کے حکیم الامۃ اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

مولوی اسمعیل شہید موحد تھے چونکہ محقق تھے چند مسائل میں اختلاف کیا اور مسلک پیران خود مثل شیخ ولی اللہ وغیرہ پر انکار فرمایا

(امداد المشتاق ص ۸۲، مکتبہ اسلامی کتب خانہ)

ناظرین! دیکھا آپ نے کہ سب سے پہلے اس قتیل بالاکوٹی نے شاہ ولی اللہ دہلوی کے مسلک کا انکار کیا اور پھر مسلمانوں میں وہابی عقائد پھیلانے پر کمر بستہ ہوگیا

دیوبندیوں کے امام الہند ابوالکلام آزاد کا اعتراف:

چنانچہ دیوبندیوں کے امام الہند ابوالکلام آزاد اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مولوی اسمعیل دہلوی کو (محمد بن عبدالوہاب خارجی کی، از ناقل) کتاب التوحید ملی اور اندر ہی اندر دین جدید کے اس فتنے کو مفید سمجھ کر محفوظ کرلیا۔

(آزادی کی کہانی خود آزاد کی کہانی ص ۲۷۵، مکتبہ جمال لاہور)

نوٹ: ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں جب آزاد کے ذہن میں وہابیت گھسی پھر اس کے ارادے کیا تھے، لیکن پہلے تو یہ بھی مانتا تھا۔

دیوبندیوں کے امام الہند ابوالکلام آزاد کے اس اعتراف سے بالکل واضح ہے کہ محمد بن عبدالوہاب (جس کو خلیل احمد انبیٹھوی نے خارجی لکھا ہے) کی کتاب التوحید جو تمام فتنوں کی جڑ تھی اسمعیل قتیل

بالاکوٹی کے ہاتھ لگی جس کی وجہ سے اس نے ایک نیا دین بنایا اور پھر اس کو معتبر سمجھ کر محفوظ کر کے اس کو تقویۃ الایمان کے نام سے لوگوں میں پھیلایا تقویۃ الایمان کتاب التوحید کی ترجمانی کرتی ہے محمد بن عبدالوھاب خارجی تو مر کر مٹی میں مل گیا اس کی وہابی تحریک قریب تھا کہ ختم ہو جاتی لیکن اسمٰعیل قتیل بالاکوٹی نے اس کی تحریک کو زندہ کیا اور اس کی کتاب کی ترجمانی کی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے وہابی مولویوں کے سرغنہ جس کا ترجمہ دیوبندیوں کا پسندیدہ ہے وہ وحیدالزماں صاحب جن کے حوالے سے دیوبندیوں کے ابوبکر غازیپوری صاحب لکھتے ہیں:

یہاں حاشیے پر قیمتی نوٹ موجود ہے، یہ وہ شیخ عبدالوہاب ہیں جنھوں نے ان امور کو شرک اکبر قرار دیا ہے اور تقویۃ الایمان میں اکثر امور میں مولانا اسمٰعیل شہید نے ان کی اتباع کی ہے

(آئینہ غیر مقلدیت ص، ۲۵۷، مکتبہ اتحاد اھل السنۃ والجماعۃ)

اگر چہ یہ حوالہ وحیدالزماں کا ہے اور اس کو نقل کرنے والے دیوبندی ابوبکر غازیپوری ہیں لیکن عقائد میں تو غیر مقلد اور دیوبندیوں میں کوئی فرق نہیں کیونکہ دیوبندیوں کے امام ربانی قاسم نانوتوی کے دلبر جانی اور خواب میں ان کی کرنے والے مہمانی رشید احمد گنگوہی نے تو فرمایا ہے کہ عقائد میں غیر مقلد اور دیوبندی متفق ہیں جب عقائد و تاریخ کے حوالے سے یہ دونوں متفق ہیں اور اسمٰعیل قتیل بالاکوٹی کو امام ماننے اور اس کے عقائد کو دل و جان سے قبول کرنے اور پھیلانے میں بھی متفق ہیں تو ان کا یہ قول معتبر ہوگا اور اس سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ اسمٰعیل قتیل بالاکوٹی نے محمد بن عبدالوہاب کی اتباع کی اور اس کے عقائد کو پھیلایا

تقویۃ الایمان اور کتاب التوحید کے مندرجات ایک ہونے پر دیوبندی اقرار

دیوبندیوں کی معتبر کتاب "شاہ اسمٰعیل اور ان کے ناقد" میں لکھا ہے:

محمد بن عبدالوھاب نجدی۔۔۔۔ کا شمار وہابی تحریک کے بانی کی حیثیت سے کیا جاتا ہے اگر چہ ان کی تصنیف اور حضرت شاہ اسمٰعیل۔۔۔ کی تقویۃ الایمان کے مندرجات قریبا یکساں ہیں لیکن دونوں میں

بنیادی فرق ہے۔

(شاہ اسمعیل اوران کے ناقد ،ص۲۱۰،ذوالنورین اکادمی)

اس حوالے سے بھی ثابت ہوا کہ اسمعیل قتیل بالاکوٹی کا مقصد محمد بن عبدالوهاب نجدی کے عقائد کو پھیلانا تھا۔

تقویۃ الایمان اور مسلمانوں میں انتشار کی یلغار

انگریز کی خوشنودی کے لیے اسمعیل قتیل بالاکوٹی نے تقویۃ الایمان تصنیف کر کے لوگوں میں پھیلائی اور خود دیوبندیوں کے اعتراف کے مطابق یہی وہ کتاب تھی جس کی وجہ سے ہندوستان میں تمام مسلمان بالعموم اور حنفی بالخصوص دو فرقوں میں بٹ گئے ۔

مسلمانوں کے ٹکڑے کرنے والی کتاب تقویۃ الایمان دیوبندی اقرار

دیوبندیوں کے نزدیک امام اعظم سے بڑا رتبہ پانے والے مولوی اور حنفیت میں عمر گزارنے کو ضائع کہنے والے مولوی انور شاہ کشمیری کے افادات ''انوار الباری'' میں احمد رضا بجنوری دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

افسوس ہے کہ اس کتاب (تقویۃ الایمان از ناقل) کی وجہ سے مسلمانان ہند و پاک جن کی تعداد بیس کروڑ سے زیادہ ہے اور تقریبا نوے فیصدی حنفی المسلک ہیں دو گروہ میں بٹ گئے ایسے اختلافات کی نظیر دنیائے اسلام کے کسی خطے میں بھی ایک امام اور ایک مسلک کے ماننے والوں میں موجود نہیں ہے۔

(انوار الباری ،جلد ۱۳ ص ۳۹۲، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

اس حوالے سے بالکل واضح ہو گیا کہ انگریز جس کام سے خوش تھا اور جو کام کروانا چاہتا تھا وہ مولوی اسمعیل قتیل بالاکوٹی نے خوب سے خوب تر انجام دیا اور اس انداز سے کیا کہ وہ خبیث بھی اس طرح نہ کر سکتا تھا۔

تقویۃ الایمان انگریزوں نے مسلمانوں کو لڑوانے کے لیے لکھوائی دیوبندی اقرار

دیوبندیوں کے شیخ المشائخ خواجہ خان محمد کی مصدقہ کتاب میں دیوبندی قاضی شمس الدین صاحب لکھتے ہیں:

انگریزوں نے مسلمانوں میں سر پھٹول پیدا کرنے کے لیے کسی کم علم دیہاتی مولوی سے گنواری اردو میں یہ کتاب لکھوائی، کتاب کی اردو بے حد گھسیاری قسم کی ہے جسے عام اردو دان بھی سمجھ سکتا ہے

(غلغلہ بر زلزلہ المعروف بہ جوھر تحقیق ص ۱۸، ادارہ سعدیہ مجددیہ لاہور)

اب تو روز روشن سے بھی زیادہ واضح ہو گیا کہ تقویۃ الایمان مسلمانوں کو لڑوانے کے لیے لکھی گئی تھی اور انگریزوں نے لکھوائی تھی اور کسی کم علم مولوی سے لکھوائی تھی وہ مولوی کون تھا یہ ساری دنیا جانتی ہے لیکن میں دیوبندیوں سے کہتا ہوں اس کم علم دیہاتی مولوی کا نام بتاؤ کہ وہ جاہل، کم علم، انگریز کا ایجنٹ، انگریز کے اشاروں پر ناچنے والا، انگریز کی غلامی کا تمغہ حاصل کرنے اور مسلمانوں کو لڑوانے کے لیے انگریز خبیث کا ساتھ دینے والا کون تھا اس کتاب کا انکار مت کرنا یا اس کو انفرادی رائے مت کہنا کیوں کے آپ کے شیخ المشائخ خواجہ خان محمد صاحب کہتے ہیں کہ:

فقیر نے یہ مضمون بغور پڑھا اور فقیر کو بہت پسند آیا ہے یہی مسلک فقیر کے اساتذہ و مشائخ کا ہے

(غلغلہ بر زلزلہ المعروف بہ جوھر تحقیق ص ۳، ادارہ سعدیہ مجددیہ لاہور)

جب یہ کتاب اور اس کے مضامین مشائخ دیوبند کے مصدقہ ہیں تو کسی دیوبندی میں انکار کرنے کی جرأت کیسے ہو گی لیکن بے حیاؤں۔۔۔۔۔

مزید کچھ آگے جا کر لکھتے ہیں:

انگریزوں نے اس کتاب (تقویۃ الایمان از ناقل) کو ہندوستان کے گوشے گوشے میں پہنچایا، تا کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں، وہ آپس میں لڑیں اور انگریز سکون سے حکومت کریں

(غلغلہ بر زلزلہ المعروف بہ جوھر تحقیق ص ۱۸، ادارہ سعدیہ مجددیہ لاہور)

اس سے زیادہ اور کتنا واضح حوالہ دوں، کیا اب بھی فوارۂ لعنت میں غرق فتنہ و فساد پھیلانے والے دیوبندیوں کو اپنے آباء و اجداد کے انگریز ایجنٹ و وفادار ہونے اور اس کی غلامی پر فخر کرنے میں کوئی شک

ہے؟ اگر دیوبندی گنگوہی کی طرح نہیں ہیں تو اپنے آباء کے انگریز ایجنٹ اور اس کے وفادار ہونے کا ثبوت اپنے ہی علماء اور مشائخ کے متفق علیہ کتاب سے دیکھ لیں۔

قارئین !ان بے حیاؤں سے تو حیاء کی امید نہیں آپ ہی دیکھ لیں اور فیصلہ کریں کہ دوسروں پر اعتراض کرنے والوں کے اپنے بزرگوں کی حالت کیا تھی خود ان کے اپنے علماء اور مشائخ اقرار کر رہے ہیں کہ انگریزوں نے اس کتاب (تقویۃ الایمان از ناقل) کو لکھوایا اور پھر ہندوستان کے گوشے گوشے میں پہنچایا ،تا کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں ،وہ آپس میں لڑیں اور انگریز سکون سے حکومت کریں مگر یہ سارے کام کرنے والا کون تھا وہی دیوبندیوں کا امام اول اسمٰعیل قتیل بالاکوٹی اسی نے تقویۃ الایمان لکھی اور مسلمانوں کو انگریز کے کہنے کی وجہ سے لڑوایا۔

دیوبندی قاضی شمس الدین صاحب مزید لکھتے ہیں:

پھر ۱۸۵۲ء میں انگریزوں نے رائل ایشیا ٹک سوسائٹی لندن سے ''تقویۃ الایمان'' کا انگریزی میں ترجمہ کروا کرا سے دور دراز تک پھیلایا (بحوالہ ہنٹر پر ہنٹر از سر سید علی گڑھ ،ص ۷۵) پھر مشرق وسطی کے عیسائیوں نے اس کتاب کی شہرت کو چار دانگ عالم میں پہنچانے کے لیے مشہور عربی لغت ''المنجد'' ،طبع بیروت میں اس کتاب کا تذکرہ شائع کیا اور لکھا کہ '' اثبات توحید اور تردید شرک میں مولانا اسمٰعیل بن عبد الغنی دہلوی نے بڑا کام کیا اور '' تقویۃ الایمان'' نامی کتاب بھی لکھی ملاحظہ ہو کہ خاندان ولی اللہی کے اکابر اور ان کی تصنیفات کو نظر انداز کر کے شاہ اسمٰعیل شہید اور تقویۃ الایمان کا تذکرہ عیسائیوں نے ضروری سمجھا

(غلغلہ بر زلزلہ المعروف بہ جوہر تحقیق ص ،۱۸ ،ادارہ سعدیہ مجددیہ لاہور)

دیوبندی قاضی شمس الدین صاحب کے اس جملے'' خاندان ولی اللہی کے اکابر اور ان کی تصنیفات کو نظر انداز کر کے شاہ اسمٰعیل شہید اور تقویۃ الایمان کا تذکرہ عیسائیوں نے ضروری سمجھا'' نے اظہر من الشمس کر دیا کہ انگریزوں کے کام کا آدمی صرف اور صرف اسمٰعیل قتیل بالاکوٹی ہی تھا جو انگریزوں کے اشارے پر ناچنے والا اور اس کی وفاداری میں مسلمانوں کو لڑوانے والا تھا۔

مسلمانوں کولڑوانے بھڑوانے کااسمٰعیل قتیل بالاکوٹی کااقرارواعتراف

انگریز کے اشارے پر مسلمانوں کولڑوانے بھڑوانے کااقرارواعتراف خوداسمٰعیل قتیل بالاکوٹی نے کیاہے، چنانچہ دیوبندیوں کے حکیم الامۃ اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

خان صاحب نے فرمایا۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے بعد (مولانا اسمٰعیل) نے اس کواردو میں لکھااور لکھنے کے بعد اپنے خاص خاص لوگوں کوجمع کیا جن میں سید احمد، عبدالحی، شاہ اسحاق۔۔۔۔۔۔۔۔بھی تھے اوران کے سامنے تقویۃ الایمان پیش کی اورفرمایا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہےاور میں جانتاہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں بعض جگہ تشدد بھی ہوگیا ہے مثلاان امور کوجوشرک خفی تھے جلی لکھ دیا گیا ہےان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس لیے میں نے یہ کتاب لکھ دی ہے گواس سے شورش ہوگی مگرتوقع ہے کہ لڑبھڑ کرخودٹھیک ہوجائیں گے۔

(حکایات اولیاء، ص ۶۵، مکتبہ دارالاشاعت کراچی)

یہ اسمٰعیل قتیل بالاکوٹی کااپنااعتراف ہے جس کونقل کرنے والے دیوبندیوں کے حکیم صاحب ہیں کہ ”میں نے کتاب لکھ دی ہے“ جس میں جان بوجھ کرشرک کی گن مشین چلائی ہے شرک خفی جوحقیقت میں شرک نہیں ہوتااور نہ ہی اس پرشرک کے احکام مرتب ہوتے ہیں اس کوشرک جلی لکھ کرمسلمانوں کوحقیقی مشرک بنادیاہے اس پروہ چپ نہیں رہیں گے بلکہ بولیں گے ادھر سے ہم ایسے ہی فتوے صادر کریں گے جس سے لڑائی اورشورش ہوگی لیکن لڑبھڑ کرٹھیک ہوجائیں گے لیکن افسوس اسمٰعیل قتیل بالاکوٹی نے مسلمانوں میں ”تقویۃ الایمان“ کے ذریعے جوآگ انگریزوں کوخوش کرنے اورحق نمک اداکرنے کے لیے لگائی تھی وہ ختم ہونے کے بجائے اوربڑھ گئی اورمزیداس پرمٹی کاتیل رشید احمد گنگوہی نے ڈالاکہ جس کتاب کامصنف خوداقرارکررہاہے میں نے اس میں شرک خفی کوشرک جلی لکھ دیاہے جس سے مسلمان لڑیں گے بھڑیں گے اس کتاب کے رکھنے پڑھنے کورشید احمد گنگوہی نے عین اسلام کہااوراس طرح یہ آگ مزید بڑھی اورآج تک ختم ہونے کانام نہیں لے رہی یہ علماء دیوبند کاکمال اورطرہ امتیاز ہے کہ جوکتاب ان کے

اپنے اکابر کے نزدیک ناپسند سمجھی جاتی ہے اس کے رکھنے کو عین اسلام کہتے ہیں جو کتاب عقیدوں کو خراب کرنے، انتشار پھیلانے، مسلمانوں کو تباہ کرنے اور انگریزوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے لکھی گئی تھی اور آج تک مسلمانوں میں انتشار ہی پھیلا رہی ہے، اور مسلمانوں کو لڑوا بھڑوا رہی ہے وہی کتاب دیوبندیوں کے نزدیک عین اسلام ہے۔

دیوبندیوں کے اکابرین کے حوالہ جات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ فتنہ وفساد پھیلانے والے کون تھے اور کس نے وہ کتاب لکھی جس کی وجہ سے مسلمانوں کے دوگروہ بنے جب یہ کتاب منظر عام پر آئی اور علماء اہلسنت نے اس کو پڑھا اور اسمعیل دہلوی قتیل بالاکوٹی کے عقائد کا علم ہوا تو تمام علماء اہلسنت جمع ہوئے اور اسمعیل قتیل بالاکوٹی کو مناظرے کا چیلنج دیا اور اس طرح پہلی مرتبہ اور یہ پہلا مناظرہ تھا جو اسمعیل قتیل کے ساتھ ہوا اور اس میں قتیل بالاکوٹی کے ساتھ سوائے عبدالحی کے اور کوئی بھی نہیں تھا ایک طرف تو تمام علماء اہلسنت اور دوسری طرف اسمعیل قتیل بالاکوٹی مع عبدالحی کے۔ خاندان شاہ ولی اللہ محدث دہلوی میں سے بھی کسی نے اس کا ساتھ نہ دیا، بلکہ اس کا رد کیا اس کا اقرار خود دیوبندیوں نے کیا ہے ان شاء اللہ وقت آنے پر ہم ان کے گھر سے ثابت کریں گے اس طرح یہ مناظرہ ہوا

علماء اہلسنت کے ساتھ اسمعیل قتیل بالاکوٹی کا مناظرہ

خود دیوبندیوں کے امام الہند ابوالکلام آزاد اس کی روئیداد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مولانا محمد اسماعیل شہید مولانا منور الدین کے ہم درس تھے شاہ عبدالعزیز کے انتقال کے بعد جب انہوں نے تقویۃ الایمان اور جلاء العینین لکھی اور ان کے مسلک کا ملک میں چرچا ہوا تو تمام علماء میں ہلچل پڑ گئی ان کے رد میں سب سے زیادہ سرگرمی بلکہ سربراہی مولانا منور الدین نے دکھائی متعدد کتابیں لکھیں اور ۱۲۴۰ھ والا مشہور مباحثہ جامع مسجد کیا تمام علمائے ہند سے فتویٰ مرتب کردیا پھر حرمین سے فتویٰ منگایا ان کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ابتدا میں مولانا اسماعیل اور ان کے رفیق اور شاہ صاحب کے داماد مولانا عبدالحی کو بہت فہمائش کی اور ہر طرح سمجھایا لیکن جب ناکامی ہوئی تو بحث ورد میں سرگرم ہوئے اور جامع مسجد

کا شہرہ آفاق مناظرہ ترتیب دیا جس میں ایک طرف مولانا اسماعیل اور مولانا عبدالحی تھے اور دوسری طرف مولانا منورالدین اور تمام علمائے دہلی۔ (ابوالکلام کی کہانی خود ان کی زبانی،ص ۴۴،مکتبہ جمال لاہور)

اللّٰــہ اللّٰہ ! یہ اقرار کرنے والا کوئی سنی بریلوی نہیں کہ جس کی بات کو رد کر دیا جائے بلکہ یہ اقرار کرنے والے دیوبندیوں کے امام الہند ابو الکلام آزاد صاحب ہیں (جن کے چرنوں میں حسین احمد ٹانڈوی ہوتا تھا) جنھوں نے فراخ دلی سے قبول کیا ہے کہ جب تقویۃ الایمان لکھی گئی تو مسلمانوں میں ہلچل مچی کہ یہ کیسے عقائد ہیں جن کا آج تک نام ونشان نہیں تھا جو دیوبندیوں کی عین اسلام کتاب تقویۃ الایمان لے کر آئی تمام علماء ہند سے فتویٰ مرتب کرایا گیا حرمین سے بھی فتویٰ آیا،(آج اعلیٰ حضرت امام اہلسنت پر بکواس کرنے والے دیکھ لیں ان کی قسمت میں شروع ہی سے حرمین شریفین کے فتوئے لکھے تھے اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے کوئی نیا کام نہیں کیا تھا بلکہ علماء اہلسنت پہلے جو کام کر چکے تھے اسی کام کو دھرایا) لیکن مولوی اسماعیل قتیل بالاکوٹی صاحب نے نہ ماننا تھا نہ مانا بلکہ ''میں نہ مانوں'' کی رٹ لگا کر تمام علماء وصلحاء کو مشرک وکافر کہتا رہا اور اس نے ایسا صرف اور صرف انگریزوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا۔

قارئین! یہ ساری باتیں اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے ان گستاخوں کی گستاخیاں بیان کرنے سے بہت پہلے کی ہیں اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے دورِ مبارک سے پہلے بھی اجتماعیت اہلسنت کو حاصل تھی اسماعیل قتیل بالاکوٹی مع عبدالحی اکیلے تھے اور دوسری طرف تمام علماء دہلی تھے حرمین سے بھی فتویٰ آیا یہ لانے والے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نہیں تھے بلکہ بڑے بڑے علماء اور ان کی تصدیق وتوثیق کرنے والے تمام علماء دہلی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے خاندان کے افراد تھے ،کیا دیوبندیوں میں جرأت ہے فتویٰ جڑیں کہ علماء دہلی نے بھی جھوٹ بولا ہوگا اسماعیل دہلوی قتیل بالاکوٹی کی عبارات میں تحریف وخیانت کی ہوگی وغیرہ وغیرہ ہذیانات جو آج حسام الحرمین کے لئے بکتے ہیں۔

علماء اہلسنت کل بھی حق پر تھے اور الحمدللہ آج بھی حق پر ہیں نہ کل کسی نے جرم کیا تھا نہ آج بلکہ اصل

مجرم یہی فرقہ گلابیہ وہابیہ دیوبندیہ ہے کہ نہ تو تمام علماء دہلی کو کفر وشرک نظر آیا اور نہ ہی حرمین شریفین کے علماء کو اگر کفر وشرک نظر آیا تو صرف اور صرف اسماعیل قتیل بالاکوٹی کو، واہ رے اسماعیل تیری بھینگی آنکھ جس سے تجھے شرک خفی بھی جلی لگنے لگا اور مسلمانوں پر بلاوجہ شرک کے فتوے داغتا رہا، یہ ایک حقیقت ہے کہ علماء اہلسنت بہت محتاط ہیں بلاوجہ کسی کے بارے میں نہیں بولتے بلکہ سمجھاتے ہیں جیسا کہ اسماعیل قتیل بالاکوٹی کو علماء نے سمجھایا لیکن جب نہ مانا تو مناظرہ ہوا اور علماء اہلسنت کی جیت ہوئی۔

قاسم نانوتوی دیوبندی کا فتنہ

تقویۃ الایمان اور اسمٰعیل قتیل بالاکوٹی کا فتنہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا کہ سرکار ﷺ کی ختم نبوت پر حملہ کرنے اور مسلمانوں کے اس مضبوط و مستحکم عقیدے کو خراب کرنے کے لیے دیوبندی مولوی قاسم نانوتوی کھڑا ہوا اور سرکار ﷺ کی ختم نبوت کا منکر ہو کر مرزا قادیانی کے لیے راہ ہموار کرنے کے لیے ''تحذیر الناس'' لکھ کر امت مسلمہ کے عقیدہ ختم نبوت کو پاش پاش کیا اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اسمٰعیل قتیل بالاکوٹی کی طرح دیوبندی مولوی قاسم نانوتوی بھی اکیلا تھا اور اس کے ساتھ بھی عبدالحی صاحب تھے جیسا کہ قتیل بالاکوٹی کے ساتھ بھی عبدالحی تھا چنانچہ دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

''جس وقت مولانا نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کے ساتھ موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحیٔ صاحب کے''

(ملفوظات حکیم الامت، جلد۵، ص۲۹۷، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

اپنی ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں:

''مولانا عبدالحیٔ صاحب لکھنوی کو ہمارے بزرگوں سے بہت تعلق تھا۔ اسی طرح جب مولانا قاسم صاحب نے کتاب تحذیر الناس لکھی تو سب نے مولانا محمد قاسم صاحب کی مخالفت کی مگر مولانا عبدالحیٔ صاحب نے موافقت میں رسالہ لکھا مگر دونوں میں یہ تفاوت ہے کہ مولانا قاسم صاحب کے رسالہ میں

درایت کا رنگ غالب ہے اور مولانا عبدالحی صاحب کے رسالہ میں روایت کا رنگ''۔

(قصص الاکابر، ص۱۶۴، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

نوٹ! مولانا عبدالحی لکھنوی نے رجوع کرلیا تھا اور تحذیر الناس کی عبارات پر لزوم کفر کا فتوی دیا تھا جیسا کہ خالد محمود دیوبندی نے ''ابطال اغلاط قاسمیہ'' کے حوالے سے لکھا ہے کہ اس میں لزوم کا قول ہے اور اس پر مولانا عبدالحی لکھنوی کی تقریظ موجود ہے

قاسم نانوتوی کی رسوائی بیان کرتے ہوئے دیوبندی مولوی ایوب قادری لکھتا ہے:

''تحذیر الناس کی اشاعت کے بعد اس کے رد میں کئی ایک کتب و رسائل سامنے آئے جو نام بنام انہوں نے تحریر کئے اور یہ بھی کہ مولانا محمد شاہ اور مولانا محمد قاسم نانوتوی کے درمیان تحذیر الناس کی عبارتوں پر مناظرہ بھی ہوا۔ ملتقطاً

(احسن نانوتوی، ص۹۴، مطبوعہ جاوید پریس کراچی)

قاسم نانوتوی کی دنیا میں ذلت و رسوائی

دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی صاحب اپنے نانوتوی کا واقعہ کچھ یوں بیان کرتے ہیں

نانوتوی ایک بزرگ سے ملنے کے لیے ریاست رامپور تشریف لے گئے ساتھ مولانا احمد حسن صاحب اور منشی حمیدالدین صاحب تھے، ریل نہ تھی، مرادآباد اس طرح چلے کہ خود حضرت پاپیادہ ہو لیے اور منشی صاحب کی بندوق اپنے کندھے پر رکھ لی اور بجز منشی حمیدالدین صاحب کو سواری پر بٹھا دیا، جس نے پوچھا کہ کون ہیں؟ فرمادیتے کہ منشی حمیدالدین صاحب رئیس سنبھل ہیں گویا اپنے کو ایک ملازم کی حیثیت سے ظاہر کیا تا کہ خفیہ پہنچیں، جب رامپور پہنچے تو وہاں وارد اور صادر کا نام اور پورا پتہ وغیرہ داخلہ شہر کے وقت لکھا جاتا تھا حضرت نے اپنا نام خورشید حسن (تاریخی نام) بتایا اور لکھا دیا اور ایک نہایت ہی غیر معروف سرائے میں مقیم ہوئے۔ اس میں بھی ایک کمرہ چھت پر لیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ تحذیر الناس کے خلاف اہل بدعات میں ایک شور برپا تھا، مولانا کی تکفیریں تک ہورہی تھیں۔

(حکایات اولیاء، ص۱۸۶، دارالاشاعت کراچی)

قاسم نانوتوی دیوبندی پر کفر کے فتوے

اوپر والے حوالے میں موجود ہے کہ قاسم نانوتوی کی اسی وقت علماء نے گرفت کی اور اس پر حکم شرعی عائد کیا اب ایک اور حوالہ بھی دیکھ لیجئے

دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

''تحذیر الناس پر فتوے لگے تو (قاسم نانوتوی نے ،از ناقل) جواب نہیں دیا، یہ فرمایا کہ کافر سے مسلمان ہونے کا طریقہ بڑوں سے یہ سنا ہے کہ کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہو جاتا ہے تو میں کلمہ پڑھتا ہوں۔

(ملفوظات حکیم الامت جلد ۴ ص ۳۹۵ ،ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

دیوبندیوں کے نام نہاد امام اہل سنت سرفراز گکھڑوی کی پسند فرمودہ کتاب میں قاسم نانوتوی اپنی تکفیر کا اقرار ان الفاظ میں کرتا ہے:

''دہلی کے اکثر علماء نے (مولانا نذیر حسین محدث کے علاوہ) اس ناکارہ کے کفر کا فتوی دیا ہے اور فتوی پر مہریں کرا کر علاقے میں ادھر ادھر مزید مہریں لگوانے کے لیے بھیج دیا

(حضرت نانوتوی اور خدمات ختم نبوت ،ص ۳۴۲، جامعہ الطیبات)

میں آج کل کے دیوبندیوں سے پوچھتا ہوں کہ بتائیے ان حوالوں میں تکفیر کرنے والے کون تھے؟ کیا یہ اعلی حضرت امام اہل سنت تھے (جو دیوبندی ان تکفیر کرنے والوں میں اعلی حضرت امام اہل سنت کے جتنے حوالے لے کر آئے گا اس کو ہر حوالے کے بدلے پانچ ہزار کا انعام دیا جائے گا) یا اور علماء جن کے سینے میں سرکار ﷺ کی محبت اور ختم نبوت کی محبت تھی اور جن کی نظر میں تحذیر الناس سے اٹھنے والے بھیانک نتائج تھے لیکن دیوبندی کیا جانے ان کو تو سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ختم نبوت سے زیادہ اپنے علماء سے محبت تھی اور ہے اسی وجہ سے آج تک دیوبندی ان علماء کے خلاف ہذیانات بکتے آئے ہیں اور بک رہے ہیں اور جب اعلی حضرت امام عشق و محبت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے قلم اٹھایا اور علمائے اہل سنت کے موقف کو دلائل سے مبرہن فرمایا ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ دیوبندی اپنا رشتہ آقا

کریم ﷺ سے جوڑتے اور قاسم نانوتوی کو نکال باہر کرتے لیکن بجائے یہ کرنے کے شرم وحیاء کو بیچ کر اس کی کو ابریانی کھا کر اور بے حیائی کی چادر اوڑھ کر اعلیٰ حضرت امام عشق و محبت علیہ الرحمہ کے بارے میں بکنا شروع ہو گئے اور آج تک اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کو گالیاں بک رہے ہیں۔

رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی کا فتنہ

ابھی تحذیر الناس کا معاملہ ختم نہیں ہوا تھا کہ رشید احمد گنگوہی نے اپنے شاگرد خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے ایک کتاب ''براہین قاطعہ'' لکھ کر ایک نیا فتنہ کھڑا کر دیا اس کتاب میں دیوبندی مولوی نے سرکار ﷺ کے علم مبارک کو شیطان لعین کے علم سے کم مانا اس پر اس وقت کے اکابر علماء نے گرفت کی ان میں علامہ مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ سرفہرست ہیں کہ آپ نے بروقت اس فتنے کا نوٹس لیا اور خلیل احمد انبیٹھوی سے مناظرہ کیا جو کہ ''تقدیس الوکیل'' کے نام سے چھپا، جس کی تصدیق مولانا رحمت اللہ کیرانوی علیہ الرحمہ نے کی اور فرمایا میں رشید کو رشید سمجھتا تھا مگر میرے گمان کے خلاف کچھ اور ہی نکلے۔

(تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل ص، ۴۱۵، نوری کتب خانہ لاہور)

کیا یہ حکم لگانے والے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت تھے؟ یہ حکم لگانے والے دیوبندیوں کے نزدیک بھی معتبر ہیں بالخصوص علامہ مولانا رحمت اللہ کیرانوی علیہ الرحمہ اسی طرح مولانا غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمہ کو بھی دیوبندیوں نے اپنا مانا ہے بلکہ وہ کتاب جس میں دیوبندی اکابرین پر مذکورہ بالا حکم بھی تھا اس کی تعریف میں چار چاند لگا دیئے اور اس طرح دیوبندیوں نے اپنے ہی ہاتھوں دنیا میں ہی ذلت و رسوائی خریدی اور آخرت کی ابھی باقی ہے

دیوبندیوں کے شاہین ختم نبوت مولوی اللہ وسایا صاحب لکھتے ہیں:

خواجہ غلام دستگیر قصوری! مشہور صوفی، بے مثال عالم دین، کتب کثیرہ کے مصنف، سنیوں کے مناظر بے بدل، خواجہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ سے کون واقف نہیں؟ آپ کی کتاب ''تقدیس الوکیل'' رہتی

دنیا تک یادگار رہے گی۔

(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ،ص،۲۳۰، عالمی مجلس ختم نبوت کراچی)

بالکل علامہ خواجہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب رہتی دنیا تک یادگار ہوگی بالخصوص دیوبندیوں کے لیے کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جس میں اعلیٰ حضرت امام عشق ومحبت امام اہل سنت سے پہلے دیوبندی اکابرین پر حکم شرعی لگ چکا تھا اب دیوبندیوں کا دیگر علماء کو اپنا کہنا اور ان کی کتابوں کی تعریفات کرنا لیکن اعلیٰ حضرت امام اہل سنت سے بغض وعناد رکھنا کیوں ہے؟ حالانکہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے کوئی نیا کام نہیں کیا تھا بلکہ جو کام اکابرین امت کر چکے تھے اس کو دہرایا تا کہ سرکار علیہ السلام کی بھولی بھالی امت کو ان بھیڑیوں سے بچایا جا سکے۔

اب تو دیوبندی بھی مان گئے:

علمائے اہل سنت اور اعلیٰ حضرت امام عشق ومحبت کی ضربات قاہرہ نے دیوبندیوں کو یہ بات ماننے پر مجبور کر دیا ہے کہ براہین قاطعہ کی عبارت میں بے ادبی اور گستاخی تھی اور ہے چنانچہ دیوبندیوں کے مفتی اعظم پاکستان رفیع عثمانی اپنے فتاوی دارالعلوم کراچی میں لکھتے ہیں، ہم سوال و جواب ہدیہ قارئین کرتے ہیں اور پھر براہین قاطعہ کی عبارت بھی دیں گے تا کہ آسانی سے سمجھ میں آجائے چنانچہ لکھتے ہیں:

سوال: اگر کوئی یہ کہے کہ **شیطان کی وسعت علم نصوص سے ثابت ہے اور حضور علیہ السلام کے بارے میں کوئی نص قطعی نہیں ہے**۔ کیا ایسے شخص کا عقیدہ صحیح ہے؟

الجواب: یہ بات واقع کے خلاف ہے اور سخت بے ادبی ہے اس شخص پر لازم ہے کہ توبہ واستغفار کرے۔

(فتاوی دارالعلوم کراچی، ج:۱، ص:۲۳۲، مطبوعہ ادارۃ المعارف کراچی)

قارئین! فتاوی دارالعلوم کراچی کا سوال و جواب پڑھنے کے بعد براہین قاطعہ کی عبارت ملاحظہ فرمائیں چنانچہ رشید احمد گنگوہی صاحب اپنے شاگرد کے نام سے لکھی ہوئی کتاب میں لکھتے ہیں:

''الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ **شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی اور فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے** کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔'

(براہین قاطعہ، ص ۵۵: مطبوعہ دار الاشاعت)

قارئین! خط کشیدہ عبارت کو دیکھیں اور فتاوٰی دار العلوم کراچی کی عبارت کو بھی دیکھیں تو واضح ہو جائیگا کہ رفیع عثمانی صاحب نے جس عبارت کو سخت بے ادبی کہا اور توبہ کا حکم دیا وہ کون سی ہے اس کا فیصلہ ہمارے قارئین کر چکے۔

نوٹ! گنگوہی کا کارنامہ صرف ''براہین قاطعہ'' کی تصدیق کرنا ہی نہیں بلکہ اس کی تکفیر کا ایک سبب وقوعِ کذب کا فتوی بھی ہے جس کی تفصیل ''حسام الحرمین'' میں موجود ہے۔

دیوبندی مولوی اشرفعلی تھانوی کا فتنہ

ابھی ''براہین قاطعہ'' کی نحوست ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ دیوبندیوں کے حکیم اشرفعلی تھانوی نے ''حفظ الایمان'' میں ایسی دل آزار عبارت لکھی کہ جس سے عرب و عجم کے تمام عشاق کے دل لرز گئے اور عرب و عجم کے علماء نے بیک زبان اشرفعلی تھانوی کی اس گستاخی پر کفر کا فتوی دیا وہ دل آزار عبارت لکھنے کو دل تو نہیں کرتا لیکن بامر مجبوری نقل کرتا ہوں

دیوبندی مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان، ص ۱۳، کتب خانہ مجید یہ ملتان)

اس عبارت کے دیوبندیوں نے دو معنی بیان کئے ہیں (۱) یہاں لفظ ''ایسا'' تشبیہ کے لئے ہے
اس صورت میں اس عبارت کا معنی یہ ہوگا۔۔۔۔(۲) یہاں لفظ ''ایسا'' اس قدر اور اتنا کے معنی میں ہے تو
اس صورت میں اس عبارت کا معنی یہ ہوگا۔۔۔۔۔

تھانوی کے وکلاء کا تھانوی کے گلے میں کفر کا پھندا

تھانوی صاحب جب اپنے گلے سے کفر کا پھندا نہ نکال سکے تو اپنی وکالت کے لئے مختلف وکیل کئے ان وکلاء نے تھانوی کے گلے سے کفر نکالنے کے بجائے تھانوی کے گلے میں ایسا کفر کا پھندا ڈالا کہ وہ اپنی ساری زندگی نہ نکال سکا بہر حال ابھی صرف تین وکلاء کی عبارات پیش کرتا ہوں تا کہ معلوم ہوجائے کہ تھانوی کی یہ دل آزار عبارت خود دیوبندی اصولوں کے مطابق بھی کفر و گستاخی ہے۔

تھانوی کے پہلے وکیل

تھانوی صاحب کے پہلے وکیل گالیوں والی سرکار شیخ ٹانڈہ حسین احمد صاحب لکھتے ہیں:

حضرت مولانا لفظ ''ایسا'' فرمارہے ہیں۔لفظ اتنا تو نہیں فرمارہے اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور ﷺ کے علم کو اور چیزوں کے برابر کردیا۔یہ محض جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔اس سے قطع نظر کریں تو لفظ ''ایسا'' تو کلمہ تشبیہ کا ہے۔

(الشہاب الثاقب ص،۲۴۹،ادارہ تحقیقات اہل سنت)

ایک اور جگہ لکھتا ہے:

ادھر لفظ ''اتنا'' نہیں کہا بلکہ تشبیہ فقط بعضیت میں دے رہے ہیں۔

(الشہاب الثاقب ص،۲۵۱،ادارہ تحقیقات اہل سنت)

ان عبارات سے واضح ہے کہ لفظ ''ایسا'' یہاں اتنا کے معنی میں نہیں کیونکہ یہ معنی کفر ہیں اس لئے یہاں لفظ ''ایسا'' تشبیہ کے لئے ہے۔

تھانوی کے دوسرے وکیل

مولوی اشرفعلی تھانوی کے دوسرے وکیل مرتضیٰ حسن دربھنگی صاحب ہیں یہ صاحب تھانوی کی صفائی پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

واضح ہو کے ''ایسا'' کا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی اس قدر اور اتنے کے بھی آتے ہیں جو یہاں متعین ہیں۔

(رسائل چاند پوری، جلد اول، ص،۱۱۸، دار الکتاب لاہور)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

اور اگر وجہ تکفیر کی تشبیہ علم نبوی بعلم زید و عمرو ہے تو یہ اس پر موقوف ہے کہ لفظ ''ایسا'' تشبیہ کے لئے ہو حالانکہ یہ یہاں غلط ہے اور علاوہ غلط ہونے کے محتاج ہے حذف کلام بلکہ مسخ کلام کا۔

(رسائل چاند پوری، جلد اول، ص،۱۲۳، دار الکتاب لاہور)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ ''ایسا'' بمعنی اس قدر اور اتنا ہے پھر تشبیہ کیسی۔

(رسائل چاند پوری، جلد اول، ص،۱۲۷، دار الکتاب لاہور)

ٹانڈوی و دربھنگی کی عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر تھانوی کی عبارت میں لفظ ''ایسا'' اس قدر و اتنا کے معنی میں لیتے ہیں جیسا کہ دربھنگی نے کہا ہے تو یہ ٹانڈوی کے نزدیک گستاخی ہے اور اگر لفظ ''ایسا'' تشبیہ کے لئے ہو جیسا کہ ٹانڈوی نے کہا تو یہ دربھنگی کے نزدیک گستاخی ہے۔

قارئین کرام ! جب تھانوی صاحب کے اپنے وکلاء ہی اس عبارت کو گستاخانہ کہہ رہے ہیں اگر کسی عاشق رسول ﷺ نے سرکار ﷺ کی محبت میں اس عبارت کو گستاخی اور اس کے لکھنے والے کو گستاخ کہہ دیا ہے تو دیوبندی سیخ پا کیوں ہیں؟

تھانوی صاحب کے ایک اور وکیل

دیوبندی مولوی اشرفعلی تھانوی کے ایک اور وکیل بھی ہیں جن کا نام عبدالشکور لکھنوی ہے یہ صاحب تھانوی کی صفائی پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کو مولانا اشرفعلی ہی نہیں بلکہ اہل سنت و جماعت میں سے کوئی شخص بھی عالم الغیب نہیں مانتا لہذا عالم الغیب ہونے کی کسی شق کی اگر رزائل سے تشبیہ ہو تو کوئی توہین نہیں۔ اگر وہ (تھانوی صاحب، از ناقل) حضور ﷺ کو عالم الغیب جانتے اور پھر علم غیب کی کسی صورت کو رزیل اشیاء سے تشبیہ دیتے تو بے شک توہین ہوتی۔

(عبدالشکور حیات وخدمات ص، ۴۴۵، ادارہ تحقیقات اہل سنت)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر تھانوی صاحب کے نزدیک سرکار ﷺ کے لئے علم غیب ہے تو اس عبارت میں توہین و گستاخی ہے اب میں آپ کو دیوبندیوں کے گھر سے دکھا دیتا ہوں کہ دیوبندی یہ کہتے ہیں کہ اشرفعلی تھانوی صاحب سرکار ﷺ کے لئے علم غیب کا قائل تھا چنانچہ

دیوبندی مولوی مرتضی در بھنگی صاحب لکھتے ہیں:

حفظ الایمان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب با عطائے الٰہی حاصل ہے۔

کچھ آگے جا کر لکھتے ہیں:

سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کے لیے نفس الامر میں علمِ غیب ثابت ہونا کیونکہ اس سے بحث ہی نہیں وہ تو ثابت اور محقق امر ہے۔

مزید لکھتے ہیں:

جس غیب کا علم ذات مقدسہ کے لیے نفس الامر اور واقع میں ثابت ہے، اس سے تو یہاں بحث ہی نہیں وہ تو مسلم ہے۔

مزید کچھ آگے جا کے لکھتے ہیں:

صاحب حفظ الایمان کا مدعیٰ تو یہ ہے کہ سرور عالم کو باوجود علم غیب عطائی ہونے کے عالم الغیب کہنا جائز نہیں۔

مزید آگے جا کر لکھتے ہیں:

بیان بالا سے یہ ثابت ہوگیا کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو علم غیب حاصل ہے نہ اس میں گفتگو ہے نہ یہاں ہوسکتی ہے۔

(مجموعہ رسائل چاندپوری، جلد اول ص، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۲۲، ۱۲۳، انجمن ارشاد المسلمین لاہور)

کذاب زمانہ دیوبندیوں کے بہت بڑے علامہ خالد محمود کے استاذ سید فردوس شاہ صاحب لکھتے ہیں۔

یہاں سے یہ بات واضح ہوگی کہ حضرت مولانا (تھانوی از ناقل) علم غیب عطائی کے قائل ہیں۔

(چراغ سنت ص، ۲۰۸، مکتبہ نذیریہ لاہور)

ان عبارات سے روز روشن سے زیادہ واضح ہوگیا کہ اشرفعلی تھانوی صاحب سرکار ﷺ کے علم غیب کا قائل تھا جب یہ سرکار ﷺ کے لئے علم غیب مانتا تھا تو عبدالشکور لکھنوی کے نزدیک اس کی عبارت کا مطلب کیا ہوگا؟

دیوبندی مان گئے تھانوی نے سرکار ﷺ کے علم کو مجانین و بہائم سے تشبیہ دی

اشرفعلی تھانوی کے بعض مخلصین نے انکو خط لکھا اور اس خط میں یہ کہا:

''ایسی عبارت جس میں علوم غیبیہ محمد یہ ﷺ کو علوم مجانین و بہائم سے تشبیہ دی گئی ہے جو بادی النظر میں سخت سوءِ ادبی کو مشعر ہے، کیوں ایسی عبارت سے رجوع نہ کرلیا جائے۔''

مزید لکھتے ہیں:

''جس میں مخلصین حامیین جناب والا کو حق بجانب جواب دہی میں سخت دشواری ہوتی ہے۔''

(تغییر العنوان فی بعض عبارات حفظ الایمان ص، ۱۱۹، مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین لاہور)

آپ نے اشرفعلی تھانوی کے مخلصین و حامیین کا اس عبارت کے بارے میں فیصلہ سنا کہ یہ عبارت گستاخانہ ہے اوراس میں ہمیں جواب دینے میں پریشانی ہوتی ہے لہذا اس سے رجوع کرلیا جائے لیکن ہو دیوبندی اور رجوع کرلے یہ کیسے ہوسکتا ہے

بہرحال جب یہ سب گستاخان رسول ﷺ جمع ہوگئے اور کھل کر یہ سب کچھ کرنے لگے اور سمجھانے کے باوجود بھی اپنی انا پر اڑے رہے تو مجبور ہوکر اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے ان کذابوں اور دجالوں کا رد شروع کیا اور حسام الحرمین کا وہ خنجر خونخوار تیار کیا جس کی تصدیق حرمین شریفین کے علماء، صلحاء اتقیاء و اصفیاء نے کی اور ایسی ایسی تقاریظ لکھیں کہ گلا بیہ وہابیہ دیوبندیہ کا کلیجہ منہ کو آگیا اور بے شرمی، بے حیائی، بے غیرتی سے ''المہند'' نامی کتاب گھڑی اور ڈھٹائی سے اپنے پرانے اور حقیقی عقائد چھپا کر تقیہ باز بن کر عوام کو دھوکہ دیا، اس موضوع پر ان شاء اللہ تفصیل پھر کبھی کروں گا

قارئین! علمائے حرمین شریفین کی تائیدات وتصدیقات دیکھ کر ان لوگوں کو مان جانا چاہیے تھا لیکن شیطان نے جو ان کو القاء کیا تھا اسی پر ڈٹے رہے اور ہم اہل سنت و جماعت پر طرح طرح کے ہذیانات بکتے رہے انہی ہذیانات میں سے ایک ابوایوب دیوبندی کی کتاب دست و گریبان بھی ہے جس کی وجہ سے ہمیں یہ کتاب ''**یہ آئینہ اُنہی کے لیے ہے**'' لکھنی پڑی اس کتاب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ سب کچھ دیوبندی اکابرین واصاغرین کے مسلمات میں سے ہے جن سے دیوبندیوں کے لئے کوئی جائے فرار نہیں ہمیں یہ علم ہے کہ اب دیوبندی لایعنی تاویلات کریں گے اور اپنے ہی ہاتھوں اپنی ہی کتاب کا خون کریں گے جیسا کہ اس کا پہلے بھی مشاہدہ ہو چکا ہے۔

❁❁❁

......بابِ اول......

دیوبندی آج کل قاسم نانوتوی سے سیکھا ہوا جوڑ توڑ کا کھیل کھیل کر یہ پروپیگنڈہ کرتے نظر آرہے ہیں کہ سنی بریلوی بالعموم اور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت بالخصوص اپنے یا اپنے ہم مسلک علماء کے فتاوی کی زد میں۔ آج کل یہ دیوبندیوں کا محبوب اور پسندیدہ مشغلہ ہے ہم نے دیوبندیوں کو آئینہ دکھانے کے لیے اور عوام کو بتانے کے لیے کہ ہمارے علماء کی عبارات میں جوڑ توڑ کا کھیل کھیل کر جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ سوائے دھوکہ بازی، بددیانتی اور تخریب کاری کے کچھ نہیں لیکن ہم نے دیوبندیوں کی صاف اور صریح (جن میں دیوبندی اصولوں سے تاویل کی گنجائش نہیں) عبارات پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ دیوبندی ہی ایک دوسرے پر فتوے لگانے میں ماہر ہیں اور ایک دوسرے پر کافر، اکفر، مشرک، دجال، ملعون، بدتر از شیطان، ہر مغضوب اور ملعون سے زیادہ ملعون، گستاخ وغیرہ جیسے فتوے لگا دیتے ہیں دیکھتے ہیں دیوبندی یہ آئینہ دیکھ کر کیا کرتے ہیں ہمیں ہر مرتبہ کی طرح اس بار بھی سوائے گالیوں کے کسی شیٔ کی توقع نہیں اور دیوبندیوں نے یہی کرنا ہے۔

حوالہ نمبر ۱

سرکار ﷺ کو بھائی کہنے والے سارے دیوبندی گستاخ رسول اشرفعلی تھانوی کا فتویٰ

فرقہ دیوبند وہابیہ گلابیہ غرابیہ سرکار علیہ السلام کو بھائی کہنے پر مصر ہے اور تمام کے تمام اس فرقہ دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کے لوگ سرکار علیہ السلام کو اپنا بھائی کہتے ہیں، میرے پاس اتنے حوالے ہیں کہ تمام دیوبندیت ان حوالوں کے نیچے دب کر مر جائے گی اس میں سے چند حوالے دیکھ لیجئے۔

(۱) فرقہ دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کے ٦١٦ علماء کی مصدقہ کتاب قہر آسمانی میں لکھا ہے:

افسوس صد افسوس مسلمانوں کی بدنصیبی اور جہالت پر کہ وہ حضرت کے بھائی بننا نہیں چاہتے اور اس لفظ بھائی اور اخوتِ اسلامی کی برکات سے متنفر ہوتے ہیں جب سرکار دو جہاں ﷺ نے ہم کو دینی بھائی بنایا تو یقیناً آپ بھی ہمارے دینی بھائی ہیں۔

(قہر آسمانی برفرقہ رضا خانی ص، ۷۷، مدینہ برقی پریس بجنور، بار اول)

یہ بدنصیبی اور جہالت کس کی ہے آنے والی سطور بتائیں گی۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

۔۔۔۔اس لیے بھائی کہنے میں شرعاً کوئی بے ادبی نہیں

(قہر آسمانی برفرقہ رضا خانی ص، ۷۷، مدینہ برقی پریس بجنور، بار اول)

(۲) رشید احمد گنگوہی کی مصدقہ کتاب براہین قاطعہ میں خلیل احمد وہابی دیوبندی لکھتے ہے:

پس اگر کسی نے بوجہ آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کے کہہ دیا وہ تو خود نص کے موافق ہی کہتا ہے۔۔۔۔پس اخوۃ بوجہ اولاد آدم ہونے کے کہا اور یہی وجہ قائل کی ہی موافق قرآن و حدیث کے ہے اس پر طعن کرنا قرآن وحدیث پر طعن ہے اور اس کے خلاف کہنا نص کے مخالف ہے۔

(براہین قاطعہ ص ۷، دار الاشاعت)

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ سرکار علیہ السلام کو بھائی کہنا دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کے نزدیک بالعموم اور خلیل و رشید کے نزدیک بالخصوص قرآن و حدیث کے موافق ہے، اور اس پر اعتراض کرنے والا قرآن و حدیث پر اعتراض کرنے والا ہے نیز اس کے خلاف کہنے والا قرآن و حدیث کا مخالف ہے آج ہم پیچ چورا ہے پر دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کی ناچتی ہوئی ننگی تصویر آپ کو دکھائیں گے اور بتائیں گے کہ قرآن و حدیث کی مخالفت کرنے والا اور قرآن و حدیث پر اعتراض کرنے والا دیوبندیہ وہابیہ غرابیہ کا کون سا بزرگ ہے۔

(۳) قاسم نانوتوی کے عاشق۔۔ جناب گنگوہی صاحب لکھتے ہیں:

اور بڑا بھائی کہنا بھی نفس بشریت کی وجہ سے ہے نہ یہ کہ بشریت ایسی ہے چونکہ حدیث میں آپ نے خود ارشاد فرمایا تھا کہ مجھ کو بھائی کہو۔

(فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۲۰، صدائے دیوبند)

گنگوہی صاحب قاسم نانوتوی سے عشق کو پورا کرتے کرتے قاسم نانوتوی میں ایسا کھوئے کہ حدیث گھڑ لی اور سرکار علیہ السلام پر بہتان باندھ دیا میں پوری دیوبندیت کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس عاشق۔۔ کی۔۔ کو دور کریں اور حدیث میں یہ الفاظ دکھائیں ورنہ اپنے عاشق کی آنکھ سے عشق کی پٹی اتار کر دار الافتاء کا راستہ دکھائیں، بہرحال گنگوہی صاحب بھی اپنی گھڑی ہوئی حدیث سے یہی ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ سرکار علیہ السلام کو بھائی کہنا نہ صرف جائز ہے بلکہ سرکار علیہ السلام کا حکم ہے۔

(۴) دیوبندی مولوی عبدالغنی صاحب لکھتے ہیں:

اس اشتراک کی وجہ سے تمام بنی نوع انسان آپس میں انسانی بھائی ہوئے تو پس وہ انسان جو سب سے بڑا اور اشرف و اعلیٰ ہے اور نبیوں کا نبی اور اکمل الخلق ہے وہ سب سے بڑا انسانی بھائی ہوا۔

(الجنۃ لاہل السنۃ، ص ۲۰۷، مکتبہ بنوریہ کراچی)

(۵) دیوبندی مفتی محمود صاحب لکھتے ہیں:

نبیوں کو بھائی کہنا اس معنی میں کہ وہ انسان اور بشر ہیں، آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں صحیح اور

درست ہے۔

(فتاوی مفتی محمود، جلد اول ص، ۲۱۱، جمعیۃ پبلیکیشنز)

نوٹ! یہ فتاوی درج ذیل دیوبندیوں کا مصدقہ ہے

(۱) عبدالرزاق اسکندر (۲) سرفراز گکھڑوی (۳) خواجہ خان محمد
(۴) فضل الرحمٰن دیوبندی (۵) دیوبندی مفتی جمیل خان (۶) نعیم الدین دیوبندی
(۷) عبدالرحمٰن (۸) محمد ریاض درانی

(۶) دیوبندیوں کے مولوی خالد محمود صاحب لکھتے ہیں:

آپ انسانی برادری کے بڑے بھائی تھے۔

(شاہ اسمٰعیل شہید، ص، ۹۹، دار المعارف)

(۷) ۱۴۰ اکابرین دیوبند کا پسند فرمودہ فتاوی "فتاوی حقانیہ" میں لکھا ہے۔

تو جب حضور انور ﷺ پر لفظ بھائی کا اطلاق درست ہے تو دیگر انبیاء واولیاء، ائمہ و پیر پر تو بطریق اولی بھائی ہونے کا اطلاق درست ہے۔

(فتاوی حقانیہ ص، ۲۰۷ جلد اول)

(۸) دیوبندی مولوی سرفراز گکھڑوی لکھتا ہے:

الغرض آنحضرت ﷺ کی اخوت بارشاد خود اور بفرمان الٰہی تعالی ثابت ہے اور اس کا انکار قرآن و حدیث کا انکار ہے

(عبارات اکابر ص، ۶۹، مکتبہ صفدریہ)

(۹) دیوبندی مولوی الیاس گھمن کی پسند فرمودہ کتاب میں دیوبندی مجاہد لکھتا ہے:

اگر فخر موجودات اور ہم مسلمان اور مومن ہیں تو خدا اور اس کا رسول فرماتے ہیں کہ ہر مومن اور مسلمان دوسرے مومن اور مسلمان کا بھائی ہے تو عقلی اور نقلی طور پر آنحضرت ﷺ کو مومنوں کا بھائی کہنا گستاخی نہیں ہے۔

(ہدیہ بریلویہ، ص، ۳۴۴، دار النعیم لاہور)

(۱۰) اسماعیل قتیل بالاکوٹی اپنی رسوائے زمانہ کتاب ''تقویۃ الایمان'' میں لکھتا ہے:

انسان سب آپس میں بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے۔۔۔۔۔۔اولیاء انبیاء۔۔۔ جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی۔

(تقویۃ الایمان، ص ۴۲، مطبع قیوم کانپور)

مخالف

اب ادھر بھی دیکھ لیجئے چنانچہ فرقہ دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کے بیماروں کے ناتجربہ کار حکیم جناب بڑے بھائی کے سر پر کرنے والے پیشاب اور باپ کے ساتھ چار پائی باندھ کر کرنے والے مذاق اور جوتیوں کو امام ومقتدی بنا کر پڑھوانے والے نماز اشرفعلی صاحب فرقہ دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کی کشتی دارالعلوم دیوبند کے اس گند میں جس پر وہ بناہے ڈبوتے ہوئے لکھتے ہیں:

اور یہ لوگ (یعنی دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کے لوگ کیونکہ جو استدلالات اشرفعلی نے ذکر کیے ہیں وہی دیوبندیہ کے ہیں از ناقل) کہتے ہیں کہ آپ ہمارے بڑے بھائی کی مثل ہیں، اس سے زیادہ رتبہ نہیں ہے۔ (دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ سرکار علیہ السلام کو ہم پر اس قدر فضیلت ہے جس قدر بڑے بھائی کی ہوتی ہے حوالہ آگے آ رہا ہے اب ان لوگوں کے استدلالات بھی دیکھیں اور دیوبندیہ وہابیہ غرابیہ کے دلائل بھی ذہن میں لائیں معلوم ہو جائے گا یہ لوگ کون ہیں) اور استدلال کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں انما المومنون اخوہ (اسی آیت کو بطور دلیل دیوبندیوں کے امام الحر فین سرفراز خان نے پیش کیا ہے ملاحظہ کریں عبارات اکابر) اور ایک حدیث میں آیا ہے اخرجہ مسلم کہ آپ نے حاضرین سے فرمایا تم میرے صحابہ ہو اور میرے بعد اور مسلمان آنے والے ہیں جو میرے بھائی ہیں، ان کو دیکھنے کو دل چاہتا ہے (یہی دلیل امام الحر فین سرفراز نے دی ہے دیکھے عبارات اکابر ص ۶۷) اور عنقریب اسی کتاب میں گزرا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا اخی لا تنسا الخ (یہی دلیل امام الحر فین سرفراز کذاب نے عبارات اکابر ص ۶۸ پر دی ہے) سو جاننا چاہیے کہ

احادیث میں جو وارد ہوا ہے وہ صحیح ہے لیکن اس کا موقع استعمال یہ لوگ (وہابیہ گلابیہ غرابیہ ازناقل) نہیں سمجھتے ہیں، اور قرآن شریف میں جو انما المومنون اخ وارد ہے اس کا بھی محل ان لوگوں نے نہیں سمجھا اور قرآن وحدیث کا سمجھنا محاورات عربیہ جاننے پر موقوف ہے (فرقہ دیوبندیہ وہابیہ غرابیہ کے لوگوں اپنے نیم حکیم خطرہ ایمان کی طرف بھی کان دھرو اور) سنو حدیث میں مومنین کو بھائی کہنا ایسا ہے جیسا کہ کوئی داروغہ صفائی کسی بڑے حاکم کی آمد کے وقت کناسین سے یہ کہے کہ بھائی اچھی طرح صفائی کرو، فلاں افسر تشریف لاتے ہیں، اب اگر اسکے جواب میں وہ لوگ بھی کہہ دیں کہ اچھا بھائی ابھی عمدہ صفائی کیے دیتے ہیں، تو دیکھو ان کو کیسی سزا ملتی ہے کیونکہ ان کا یہ لفظ استعمال کرنا داروغہ کی نسبت سوءادب ہے اور ان کے لیے داروغہ کا یہ لفظ استعمال کرنا شفقت ہے، پس اسی طرح حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ لفظ ہمارے لیے ارشاد فرمانا آپ کی غایت شفقت اور ہمارے لیے نہایت فخر ہے، اور ہمارا یہ لفظ عرض کرنا آپ کی جناب میں گستاخی ہے۔

(تقریر ترمذی ص، ۵۲۶، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

فرقہ دیوبندیہ کے بیماروں کے نیم حکیم اشرفعلی تھانوی صاحب نے اقرار کیا ہے کہ سرکار علیہ السلام کو بھائی کہنا گستاخی ہے تو یہ ۶۱۲، گنگوہی، انبیٹھوی اور پوری ذریت فرقہ دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ سرکار علیہ السلام کی گستاخ ہوئی اور گستاخ کا کیا حکم ہے، دیوبندیوں کے متکلم اسلام سارق اعظم الیاس گھمن صاحب کی اجتماعی کتاب ''اکفار الملحدین'' میں دیوبندی مولوی انور شاہ کاشمیری صاحب لکھتے ہیں:

اس لیے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرنے والا قطعا کافر ہے اور جو اس میں شک کرے وہ بھی کافر کا بھائی دوسرا کافر ہے (یعنی وہ بھی کافر ہے)

(ترجمہ اکفار الملحدین، ص، ۳۶۰ مکتبہ لدھیانوی)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سبّ وشتم یا آپ کی توہین وتنقیص کرنے والا کافر ہے، جو اس کے

کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

(ترجمہ، اکفار الملحدین ص،۲۱۰، مکتبہ لدھیانوی)

اب تو ان دجالوں کذابوں کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ان کے اپنے اکابر اپنے ہی فتوؤں سے گستاخ ہیں اور گستاخ کو جو مسلمان کہے وہ بھی انہی کے فتوؤں سے کافر ہے فرقہ دیوبند یہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کے جناب ذلت مآب گستاخ ابوایوب سے میں کہتا ہوں اب اپنے گستاخ باپوں پر گستاخی کا فتویٰ لگاؤ اور ان کو ان کے اصول یاد دلاؤ، اب کہاں چلا گیا گھمن ان کذابوں اور دجالوں کی پشت پناہی کرنے والا اب ان کو سمجھاؤ اور مذموم اختلاف کی گردان یاد کراؤ دیوبندی بے لگام، بدزبان ہم اہلسنت کے بارے میں تو چار ہاتھ لمبی زبان نکال کر کھڑے ہو جاتے ہیں، اب میں ان سے کہتا ہوں کہ صرف ایک ہاتھ زبان باہر نکالو اور فتویٰ بازی میں شروع ہو جاؤ، بے حیائی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے لیکن فرقہ دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کے یہ کذاب تو تمام حدوں کو پار کر چکے ہیں ......

اشرفعلی دیوبندیوں کے فتاوی کی زد میں

اشرفعلی تھانوی کے حوالے میں آپ پڑھ چکے اشرفعلی ان سب دیوبندیوں کو گستاخ کہتا ہے جو سرکار ﷺ کو بھائی کہتے ہیں اب اشرفعلی تھانوی پر ان ہی کے ہم مسلک علماء کے فتاوی بھی دیکھ لیں

(۱) قرآن کا منکر (۲) حدیث کا منکر (۳) قرآن کے مخالف (۴) حدیث کے مخالف (۵) اس کی بد نصیبی (۶) اور جہالت کہ یہ سرکار ﷺ کا بھائی نہیں بننا چاہتا۔

...... حوالہ نمبر ۲ ......

اکابرین دیوبند کافر، مرتد، بے دین و گستاخ

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے غوث پاک علیہ الرحمہ کی شان میں یہ شعر لکھا

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں

وہ تری وعظ کی مجلس ہے یا غوث

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کا یہ شعر بالکل درست اور بزرگوں سے ثابت اقوال کے مطابق ہے لیکن دیوبندیوں کی شریعت میں اور گنگوہی و نانوتوی کے قائم کردہ دین میں سب بزرگ غلط، سب نے معاذ اللہ کفر کیا، سب نے معاذ اللہ غوث پاک کو سرکار علیہ السلام پر فضیلت دی، سب نے معاذ اللہ سرکار علیہ السلام کی گستاخی کی، اس کی تفصیل عنقریب آ رہی ہے ابھی ہم دیوبندیوں کے گھر کے حوالے پیش کرتے ہیں تا کہ ہمارے قارئین کو علم ہو جائے کہ دیوبندی بغض اہلسنت میں کس قدر حد سے بڑھ چکے ہیں کہ اپنوں کو بھی معاف نہیں کرتے۔

(۱) عاشق الٰہی میرٹھی حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مجلس میں سرکار علیہ السلام کے آنے کے بارے میں لکھتے ہیں:

آپ کی مجلس شریفہ مورد انوار ربانی و مطرح رحمت و الطاف یزدانی تھی جس میں صلحاء و جنات و ملائکہ کے علاوہ انبیاء علیہم السلام کی ارواح طیبات کی روحانی شرکت ہوتی اور کبھی کبھی روح پرفتوح سید ولد آدم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا نزول اجلال بھی تربیت و تائید کی غرض سے ہوا کرتا تھا۔

(فیوض یزدانی ترجمہ الفتح الربانی ص ۱۳، مکتبہ ربانی بک ڈپو دہلی)

(۲) دیوبندی "۴۰" اکابرین کے پسند فرمودہ فتاویٰ حقانیہ میں دیوبندیوں کے شیخ الحدیث عبدالحق اولیاء کی محفل میں سرکار ﷺ کی تشریف آوری کے حوالے سے لکھتے ہیں:

فرمایا کہ کبھی کبھی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اس مجلس میں شرکت فرماتے ہیں۔

(فتاویٰ حقانیہ، جلد ۲، ص ۲۵۶، ناشر جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

(۳) اشرفعلی تھانوی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

حضرت خضر علیہ السلام بار بار آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے اور آپ کی داہنی جانب بیٹھتے تھے آپ کھڑے ہوتے تو کھڑے ہو جاتے اور حجرہ میں جاتے تو حجرہ کے دروازے تک پہنچاتے تھے۔

(جمال الاولیاء، ص ۱۸۰، ادارہ الاسلامیات)

ان تمام حوالہ جات کو دیکھیں! دیوبندی علماء بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ انبیا علیہم السلام اور خود سرکار علیہ السلام غوث پاک اور اولیاء کی مجلس میں تشریف لاتے تھے۔

مخالف ....!:

(۱) دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب "رضا خانی مذہب" میں لکھا ہے:

رضا خانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں اس قدر غلو سے کام لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی نبی اور کوئی ولی ایسا نہیں ہے جو میری اس مجلس میں حاضر نہ ہوا ہو، زندہ اپنے جسموں سمیت اور فوت شدہ اپنی روحوں کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔ (تفریح الخاطر صفحہ ۱۰۷)،

عبارت مذکور میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شدید توہین ہے، اہلسنت و جماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ جو کوئی انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں گستاخی کرے وہ کافر ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ انبیائے کرام اولیائے کرام وغیرہ تمام کے تمام حضرات پیرانِ پیر کی مجلس وعظ میں تشریف لاتے ہیں وہ مرتد و بے دین گمراہ ہے، اس غلیظ عقیدے کو ذکر کرنے سے رضا خانیوں کا مقصد صرف اتنا ہے کہ لوگ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے شیخ عبدالقادر جیلانی کا مقام و مرتبہ بلند سمجھیں۔ اس عبارت میں ایک لطیف اشارہ یہ بھی ہے کہ لوگ قرآن وسنت کی تعلیمات کو چھوڑ کر ان کے حضرت مجدد بدعات رضی اللہ عنہ کے مذہب پر چلنے لگ جائیں۔

(رضا خانی مذہب، حصہ سوم، ص ۲۲۳، راشدیہ اکیڈمی)

(۲) ایک اور مقام پر انہی اکابرین دیوبند کی پسند فرمودہ کتاب میں لکھا ہے:

رضا خانی اہل بدعت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ پیرانِ پیر کا مرتبہ و مقام اس قدر بلند و بالا ہے کہ جب وہ مجلس وعظ قائم کرتے ہیں تو خطیب الانبیاء امام الانبیاء سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی بنفس نفیس ان کی مجلس وعظ میں تشریف لاتے ہیں، اس واقعہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شدید توہین ہے مگر کیا کریں کہ رضا خانی اہل بدعت جب ہی منہ کھولتے ہیں، غلاظت ہی منہ سے نکلتی ہے۔

(رضا خانی مذہب، حصہ سوم، ص ۱۶۰، راشد یہ اکیڈمی)

(۳) ایک اور مقام پر انہی اکابرین دیوبند کی پسند فرمودہ کتاب میں لکھا ہے:

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس وعظ سننے کے لیے آتے تھے اور شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دینا بہت بڑی حماقت ہے انبیاء کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ ایک ولی کی مجلس وعظ میں حاضری دیں؟ اور رضا خانی عقائد گستاخی کی تعلیم دیتے ہیں۔

(رضا خانی مذہب، حصہ دوم، ص ۲۲۰، راشد یہ اکیڈمی)

(۴) دیوبندیوں کی دس سے زائد اکابرین کی معتبر کتاب "رضا خانی مذہب" میں یہ شعر لکھنے کے بعد لکھتے ہیں:

ولی کا کیا مقام ہے یہاں تو پیغمبر بھی بلکہ خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی آئے غوث پاک کی وعظ کی مجلس میں حاضری دیتے ہیں اس شعر میں تو احمد رضا بریلوی نے حد کر دی تمام دنیا کا مرکز حضرت عبد القادر جیلانی کو قرار دے رہے ہیں۔ احمد رضا خان بریلوی دراصل نبی علیہ السلام کی ختم نبوت کے قائل نہ تھے، اس شعر میں اسی اجرائے نبوت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں بندہ خدا کو ذرا بھی شرم و حیا نہ آئی اتنی بڑی دلیری بغیر دلیل کے کیسے کی جا سکتی ہے، مسئلہ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات کا ہے کسی اور

کے بارے میں کہتے تو ہم گرفت نہ کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کی محفل وعظ کو عظمت دینے کے لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمتِ شان کا ذرہ برابر خیال نہ کیا۔

(رضا خانی مذہب، حصہ اول، ص ۶۲، مکتبہ راشدیہ اکیڈمی کراچی)

اس کتاب پر دس سے زائد علمائے دیوبند کی تقریظیں ہیں اور دیوبندیوں کے ریڈی میڈ مفتی مجاہد کہتا ہے تصدیق وتقریظ کرنے والے بھی متفق ہوتے ہیں، تو اب یہ تمام دیوبندی آگے آنے والے الزمات لگانے میں متفق ہیں۔

(۵) دیوبندیوں کے نام نہاد متکلم اسلام مولوی الیاس گھمن صاحب یہی شعر لکھنے کے بعد اپنی رسوائے زمانہ کتاب ''فرقہ بریلویت'' میں لکھتے ہیں:

ولی کا کیا مقام ہے یہاں تو پیغمبر بھی حاضری دیتے ہیں بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی آپ کی نصیحت سننے کے لیے آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں حضور غوث پاک کی تعریف بیان کرنے کا ایسا انداز جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے ادبی اور توہین ہو جائے ہرگز لائق قبول نہیں ولی بڑے سے بڑا ہو کسی نبی کے درجے تک نہیں پہنچتا۔

(فرقہ بریلویت، ص ۳۶۰، مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ)

(٦) دیوبندی مولوی مطیع الحق صاحب غوث پاک کی مجلس میں انبیاء کی تشریف آوری پر لن ترانی کرتے ہوئے ''پانچویں گستاخی'' کی ہیڈنگ دے کر لکھتے ہیں:

اب ذرا ان کے اور بزرگوں کی زبان سے بے ادبیاں اور گستاخیاں سنیے.......... حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف میں لکھتے ہیں۔

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں۔۔۔۔۔۔۔۔مطلب یہ ہے کہ یا غوث اعظم آپ کا وعظ

ایسا جامع اور ضروری مفید اور اعلیٰ درجہ کا ہے کہ ولی تو ولی سارے رسول بھی سننے آتے ہیں اور خود حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی سننے آتے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہاں تو تمام انبیاء علیہم السلام کا درجہ غوث اعظم سے کم کر دیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو خود تمام دنیائے انسانیت کے حتی کہ انبیاء علیہم السلام کے معلم ہیں، واعظ اور استاذ ہیں اور یہ غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو معاذ اللہ تمام نبیوں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استاذ کہتا ہے استغفر اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ سننے آتے ہیں اس شعر میں تو سخت بے ادبی کی ہے اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل جانتے ہیں۔

(اہل سنت اور اھل بدعت میں ایک عجیب مکالمہ ص، ۸۵، ادارہ دعوتِ اسلام)

(۷) دیوبندیوں کے ریڈی میڈ مفتی مجاہد، "احمد رضا بریلوی کے کفریات و غلط فتوے کی" ہیڈنگ دینے کے بعد ۱۵ نمبر پر لکھتا ہے:

پیر کے پاس حضور کی حاضری

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں　　　　وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

(ہدیۂ بریلویت ص، ۲۷۱ ادارہ تحقیقات اہل سنت لاہور)

...... نتیجہ ......

دیوبندی عاشق الٰہی میرٹھی، اشرفعلی تھانوی، اور فتاوی حقانیہ کے مصنفین ومصدقین جو اس بات کے قائل ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اولیاء اللہ کی مجلس میں آتے ہیں وہ درج ذیل دیوبندی فتاوی کی نوازشات میں ہیں۔

(۱) کافر (۲) مرتد (۳) بے دین (۴) گمراہ (۵) انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی شدید توہین کرنے والے (۶) غلیظ عقیدہ رکھنے والے (۳) یہ لوگ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے شیخ عبدالقادر جیلانی کا مقام ومرتبہ بلند سمجھیں (۴) ان عبارات میں دنیا کا مرکز غوث پاک کو بنایا گیا (۵) ان عبارات کا قائل ختم نبوت کا قائل نہیں (۶) اجرائے نبوت کے قائل (۷) غوث پاک کی عظمت کی وجہ سے سرکار علیہ السلام کی عظمت کا خیال نہ کیا (۸) بہت بڑی حماقت (۹) عقائد گستاخی کی تعلیم دیتے ہیں (۱۰) بے ادبی اور توہین (۱۱) سخت بے ادبی (۱۲) کفر وغیرہ وغیرہ

حوالہ نمبر ۲

دیوبندی اکابرین کافر، گستاخ و بے ادب

(۱) دیوبندیوں کے امام اول اسمٰعیل قتیل بالاکوٹی صاحب لکھتے ہیں:

حضرت پیغمبر صلعم کو بار ہا ایسا اتفاق ہو۔

(تقویۃ الایمان، ص ۱۴، در مطبع قیوم واقع کانپور)

(۲) دیوبندیوں کے امام ثانی گنگوہی کے دلبر جانی قاسم وہابی غرابی کو اکھانی صاحب لکھتے ہیں:

سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم۔۔۔

(تحذیر الناس، ص ۴، مکتبہ تھانوی دیوبند)

(۳) دیوبندیوں کے امام ثالث رشید احمد گنگوہی صاحب لکھتے ہیں:

حدیث شریف سے ثابت ہے کہ حضرت صلعم قیامت کے دن اپنی امت کو۔۔۔۔۔

(فتاوی رشیدیہ، ص ۹۹، سعید اینڈ سنز)

فتاوی "فتاوی حقانیہ" میں گنگوہی صاحب کی عبارت نقل کرتے ہوئے لکھا ہے:

اور اس کا نام حب رسول صلعم رکھتے ہیں۔۔۔۔

(فتاوی رشیدیہ بحوالہ فتاوی حقانیہ جلد ا، ص ۲۰۵)

(۴) دیوبندیوں کے امام رابع خلیل احمد انبیٹھوی صاحب اپنی رسوائے زمانہ کتاب میں لکھتے ہیں:

اگر کسی نے بوجہ آدم ہونے کے آپؐ کو بھائی کہا۔

(براہین قاطعہ، ص ۷، دارالاشاعت)

(۵) دیوبندیوں کے امام خامس اشرفعلی تھانوی صاحب اپنی رسوائے زمانہ کتاب میں لکھتے ہیں:

حضورؐ کو سجدہ کرنے کی اجازت مانگ رہے ہیں جب آپؐ نے ان سے۔

(حفظ الایمان مع بسط البنان ص ۵، کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

(۶) دیوبندیوں کے امام المغلظات شیخ ٹانڈہ حسین احمد کانگریسی لکھتے ہیں:

پھر آنحضرت صلعم مدینہ تشریف لائے۔۔۔

(مکتوبات شیخ الاسلام، جلد ۴، ص ۱۶۸، مجلس یادگار شیخ الاسلام)

(۷) نجم الدین اصلاحی صاحب لکھتے ہیں:

حضرت سید احمد تو خنۃ تمثال رسول صلعم۔۔۔

(مکتوبات شیخ الاسلام، جلد ۳، ص ۱۴۶، مجلس یادگار شیخ الاسلام)

(۸) دیوبندیوں کے نام نہاد امام اہلسنت سرفراز گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں:

آپؐ صرف عندالقبر صلوۃ وسلام۔۔۔۔۔

(تسکین الصدور، ص ۳۴۷، مکتبہ صفدریہ)

یہ کتاب درج ذیل اکابرین دیوبند کی مصدقہ ہے۔

(۱) فخر الدین احمد (۲) سید مہدی حسن (۳) قاری طیب (۴) حبیب الرحمان (۵) خیر محمد (۶) شمس الحق (۷) یوسف بنوری (۸) جمیل احمد تھانوی (۹) عبد اللہ درخواستی (۱۰) ظفر احمد عثمانی (۱۱) عبد الحق اکوڑہ (۱۲) عبد الخالق (۱۳) خان محمد (۱۴) شفیع دیوبندی (۱۵) سید گل بادشاہ (۱۶) دوست محمد (۱۷) احمد سعید (۱۸) نذیر اللہ (۱۹) مفتی محمود۔

(۹) دیوبندیوں کے ۱۲۰ اکابرین کا پسند فرمودہ فتاوی "فتاوی حقانیہ میں لکھا ہے:

ثم مشی رسول اللہ صلعم معہ

(فتاوی حقانیہ جلد ۱، ص ۱۷۶)

(۱۰) دیوبندیوں کے ۱۹۱۶ اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

حضرتؐ کو دینی بھائی کہنے سے نہ حضرتؐ کی کوئی توہین ہوتی ہے نہ۔۔۔۔۔

(قہر آسمانی بر فرقہ رضا خانی، ص ۸۷، مدینہ برقی پریس بجنور، بار اول)

(۱۱) دیوبندیوں کے کئی اکابرین کی مصدقہ کتاب رضا خانی مذہب میں لکھا ہے:

فرمان نبویؐ سے تصادم

(رضا خانی مذہب، حصہ اول، ص ۹۰، راشدیہ اکیڈمی)

یہ کتاب درج ذیل دیوبندیوں کی مصدقہ ہے۔

(۱) محمد شریف کشمیری (۲) قاضی شمس الدین (۳) محمد مالک کاندھلوی (۴) عبید اللہ انور (۵) محمد موسی خان (۶) محمد عیسی خان (۷) محمد دین صاحب (۸) نور الحسن خان (۹) محمد اجمل خان (۱۰) محمد ضیاء القاسمی۔

(۱۲) دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتا ہے:

آنحضرتؐ ساری مخلوق سے افضل ہیں۔

(المہند ،ص،۵۹،ادارہ اسلامیات)

عبدالشکور ترمذی دیوبندی لکھتا ہے:

اعمال امت آپؐ پر پیش ہوتے ہیں

(المہند مع خلاصہ عقائد علمائے دیوبند،تصدیقات جدیدہ ،ص،۱۶۶،ادارہ اسلامیات)

یہ المہند مع خلاصہ عقائد علمائے دیوبند،تصدیقات جدیدہ تقریبا ۶۵ قدیم و جدید دیوبندی علماء کی مصدقہ ہے۔

(۱۴) دیوبندیوں کے ۴۰ سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں محمد اسمٰعیل صاحب لکھتے ہیں:

لیکن حضور صلعم نے ثواب رسانی۔۔۔۔۔

(فاتحہ کا صحیح طریقہ ،ص،۸۶،مکتبہ خلیل لاہور)

اس کتاب میں ۴۰ کے علاوہ حسین احمد ٹانڈوی، کفایت اللہ دہلوی، محمد شفیع دیوبندی اور قاری طیب کی بھی تصدیق ہے۔

نوٹ: اتنا ہی کافی ہے ورنہ حوالے تو بہت ہیں

......مخالف......

دیوبندی مولوی روح اللہ نقشبندی لکھتا ہے:

کسی نبی پاک (علیہ الصلوۃ والسلام) کے نام کے ساتھ درود وسلام کا ایسا اختصار لکھنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

(التحقیق الحسین فضیلت علیﷺ و کراہیت صلعم ،صللم ،ص،۶۹ مکتبہ عمر فاروق کراچی)

نوٹ: یہ کتاب دیوبندی مفتی نظام الدین شامزی کی مصدقہ اور الیاس گھمن کے پیر عبدالحفیظ مکی

کی پسند فرمودہ ہے۔

قاضی محمد زاہد الحسینی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

حضور انور ﷺ کے نام کے ساتھ صرف "ع" یا "عم" یا "ص" یا "صلعم" لکھنا گستاخی اور گناہ ہے۔

(با محمد ﷺ باوقار، ص ۱۴۱، دارالارشاد مدنیہ مسجد اٹک شہر)

دیوبندیوں کے فقیہ العصر رشید احمد صاحب لکھتے ہیں:

اسی طرح حضور ﷺ کے مبارک نام کے ساتھ صرف "ؐ" یا "صلعم" لکھ دیتے ہیں۔۔۔ یہ بڑی بے ادبی کی بات ہے

(جواہر الرشید، حصہ اول، ص ۸۴، ناشر الرشید)

دیوبندی مولوی روح اللہ نقشبندی لکھتا ہے:

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اسم گرامی کے بعد پورا درود شریف لکھنے کی بجائے "صلعم، صللم، وغیرہ لکھ دیتے ہیں جو سخت ناجائز ہے۔

(التحقیق الحسین فضیلت ﷺ وکراہیت صلعم، صللم، ص ۱۳)

دیوبندی مولوی روح اللہ نقشبندی لکھتا ہے:

حیرانگی تو اہل علم حضرات (ان سب دیوبندیوں از ناقل) پر ہو رہی ہے کہ مسئلہ جانتے ہوئے سستی اور غفلت کر کے برکات وسعادت سے محروم ہی نہیں ہوتے بلکہ بہت بڑی وعیدوں کے مستحق بنتے ہیں

(التحقیق الحسین فضیلت ﷺ وکراہیت صلعم، صللم، ص ۱۳)

دیوبندی مولوی روح اللہ نقشبندی لکھتا ہے:

حضور اقدس ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ بجائے ﷺ لکھنے کے صلعم، صللم وغیرہ لکھنا جہالت کی آویزاں نشانی ہے بلکہ ایسا کرنا یہ سب بیہودہ اور مکروہ سخت ناپسندیدہ وموجب محرومی شدید ہے۔

(التحقیق الحسین فضیلت ﷺ وکراہیت صلعم، صللم، ص ۱۳)

دیوبندی مولوی روح اللہ نقشبندی لکھتا ہے:

علمائے اہل سنت والجماعۃ نے بھی اس موضوع پر سخت ممانعت کے ارشادات لکھے ہیں یہاں تک کہ بعض کتابوں میں تو سخت حکم صادر فرمایا ہے،

(التحقیق الحسین فضیلت ﷺ وکراہیت صلعم، صللم، ص،۱۳)

دیوبندی مولوی روح اللہ نقشبندی لکھتا ہے:

نبی کریم آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ ﷺ کے بجائے حرف صلعمؐ وغیرہ لکھ دینا ذہنی تساہل ہے اور یہ ذہنی تساہل بدعت ہے اس بدعت کا شکار نہ صرف عوام الناس بلکہ اہل علم اس مسئلے کو جانتے پہچانتے ہوئے بھی اس غلطی عظیم کا ارتکاب کر کے رحمت و برکت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

(التحقیق الحسین فضیلت ﷺ وکراہیت صلعم، صللم، ص،۱۴)

دیوبندی مولوی روح اللہ نقشبندی لکھتا ہے:

نام اقدس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ مکمل طور پر ﷺ کہنا چاہئے اور اس کے برخلاف چلنے والے کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے ورنہ سخت وعیدوں کا مرتکب ہوگا۔

(التحقیق الحسین فضیلت ﷺ وکراہیت صلعم، صللم، ص،۱۴)

دیوبندی مولوی روح اللہ نقشبندی لکھتا ہے:

جناب آقائے نامدار محبوب کبریا محمد ﷺ کے نام پر تمام درود شریف لکھنا چاہیے، صلعم، صللم وصل و میم کا صرف اشارہ لکھ دینا سخت حرام و ناجائز ہے۔

(التحقیق الحسین فضیلت ﷺ وکراہیت صلعم، صللم، ص،۱۴)

دیوبندی مولوی روح اللہ نقشبندی لکھتا ہے:

کوئی صلعم ،صللم وغیرہ لکھتا ہے وہ کتنا بڑا بدنصیب ہے کہ ایک انگلی کا کاغذ یا ایک دو سیکنڈ کا وقت بچانے کے لیے کیسی کیسی عظیم برکات سے دور پڑنے اور محرومی و بدنصیبی کی سرحد پر پہنچ جاتے ہیں۔

(التحقیق الحسین فضیلت علیﷺ و کراہیت صلعم ،صللم ص،۱۵)

دیوبندی مولوی روح اللہ نقشبندی لکھتا ہے:

پہلا شخص جس نے درود شریف اختصار کے ساتھ لکھا اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا فائدہ! ایسا صرف اس لیے ہوا کہ اس نے حضور نبی علیﷺ کے معاملہ کو معمولی تصور کیا اور اسی لیے اسے یہ سزا ملی ورنہ اتنا سخت سزاوار کیوں ٹھہرایا گیا حالانکہ اس نے مال نہیں چرایا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس کے دل میں عشق مصطفیٰ علیﷺ و عظمت مصطفیٰ علیﷺ ہے وہ جانتا ہے کہ مال کی چوری سے حضرت محمد مصطفیٰ علیﷺ کے شان کی چوری میں مذکور سزا پھر بھی کم ہے۔

(التحقیق الحسین فضیلت علیﷺ و کراہیت صلعم ،صللم ص،۷۰)

دیوبندی مولوی روح اللہ نقشبندی لکھتا ہے:

یعنی درود شریف اور رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ رمز (ؓ ؒ) لکھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(التحقیق الحسین فضیلت علیﷺ و کراہیت صلعم ،صللم ص،۷۱)

دیوبندی مولوی زکریا تبلیغی لکھتا ہے:

''اگر تحریر میں بار بار نبی کریم علیﷺ کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھے اور پورا درود لکھے اور کاہلوں اور جاہلوں کی طرح صلعم وغیرہ الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے''

(تبلیغی نصاب ،ص،۷۶۸،مکتبہ امدادیہ ملتان)

دیوبندی مولوی روح اللہ نقشبندی لکھتا ہے:

میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ آپ کے لیے صلعم ،صللم ، ؐ وغیرہ جو لکھتے ہیں یہ بدبختوں سے ہی سرزد ہوتا

ہے جنہیں عظمت مصطفیٰ علیہ السلام سے واسطہ نہیں

(التحقیق الحسین فضیلت علیہ السلام وکراہیت صلعم، صللم، ص،۱۷)

دیوبندی مولوی سید حسن لکھتا ہے:

ہر اسم مبارک کے ساتھ علیہ السلام پورا لکھے ایسا نہ کرے کہ صرف یا محض صلعم لکھ دے یا فقط کی علامت نام مبارک کے ساتھ بنائے کیونکہ یہ خلاف ادب ہے۔

(التحقیق الحسین فضیلت علیہ السلام وکراہیت صلعم، صللم، ص،۱۰۵)

نتیجہ

یہ تمام دیوبندی بالخصوص (۱)اسمعیل قتیل بالاکوٹی (۲) قاسم نانوتوی (۳)رشید احمد گنگوہی (۴)خلیل احمد انبیٹھوی (۵)اشرفعلی تھانوی (۶)حسین احمد ٹانڈوی (۷)سرفراز گکھڑوی (۸)فخر الدین احمد (۹)سید مہدی حسن (۱۰) قاری طیب (۱۱) حبیب الرحمٰن (۱۲)خیر محمد (۱۳)شمس الحق (۱۴)یوسف بنوری (۱۵) جمیل احمد تھانوی (۱۶)عبداللہ درخواستی (۱۷)ظفر احمد عثمانی (۱۸) عبدالحق اکوڑہ (۱۹)عبد الخالق (۲۰)خان محمد (۲۱)شفیع دیوبندی (۲۲)سید گل بادشاہ (۲۳) دوست محمد (۲۴)احمد سعید (۲۵) نذیر اللہ (۲۶)مفتی محمود (۲۷) کفایت اللہ دہلوی

(باقی ناموں کی ذمہ داری الیاس گھمن، ابوایوب، مفتی مجاہد، اوران جیسے دیگر دیوبندیوں کی ہے کہ وہ ہمیں مکمل تعداد بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ کوئی بھی دیوبندی تمہارے اصولوں سے مسلمان بچا ہے؟)

درج ذیل فتاوی کی زد میں

(۱) کافر (۲) گستاخ و بڑے بے ادب (۳)بہت بڑی وعیدوں کے مستحق (۴)سخت ناجائز کے مرتکب (۵)جہالت کی آویزاں نشانی (۶) یہ سب بیہودہ اور مکروہ سخت ناپسندیدہ وموجب شدید محرومی کے کام کے مرتکب ہیں (۷)ان سب کے لیے بعض کتابوں میں تو سخت حکم ہے (۸) یہ اسی ذہنی تساہل کا شکار

ہو کر بدعتی ہوئے (۹) سخت وعیدوں کے مستحق (۱۰) سخت حرام و ناجائز کے مرتکب (۱۱) بد نصیب اور محرومی و بدنصیبی کی سرحد پر پہنچے ہوئے (۱۲) ان دیوبندیوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ و عظمت مصطفیٰ ﷺ نہیں ہے اور یہ شان رسالت ﷺ کے چور ہیں (۱۳) یہ سب مکروہ تحریمی کے مرتکب (۱۴) یہ سارے جاہل اور کاہل (۱۵) یہ سب سرکار ﷺ کی ہجو کر رہے ہیں (۱۶) یہ سارے بدبخت ہیں (۱۷) ان ساروں کا عظمت مصطفیٰ ﷺ سے واسطہ نہیں ہے (۱۸) یہ سارے بے ادب ہیں۔

جب ان تمام دیوبندیوں کا گستاخ و بے ادب ہونا ان کے اپنے ہی مستند علماء سے ثابت ہو گیا تو یہ بھی دیکھ لیجئے گستاخ کون ہوتا ہے چنانچہ

دیوبندیوں کے مستند و معتبر عالم سعید احمد جلالپوری کی مصدقہ کتاب میں دیوبندی مولوی مطیع الحق صاحب لکھتے ہیں:

یقیناً حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم کا گستاخ اور بے ادب بالقطع الیقین کافر، اکفر، بے ایمان، دجال، مردود، ملعون، ملحد، جہنمی، ضال مضل، اخبث الخلائق، بدتر از شیطان ہے، اس زبان و قلم پر ہزار لعنت جس پر حضور ﷺ کی گستاخی کا ایک لفظ بھی آئے، خدا اس دل پر کروڑوں غضب اور بے شمار لعنت کرے جس دل میں حضور سید عالم فخر بنی آدم، سید الکائنات صفوۃ الموجودات ﷺ کی گستاخی و بے ادبی کا خیال تک بھی گزرے، ایسا مردود خنزیر اور مخلوق کی ہر ناپاک اور نجس سے نجس چیز سے زیادہ مردود ہے، اور ایسا کم نصیب خدا کے ہر مغضوب اور ملعون سے زیادہ ملعون ہے، معاذ اللہ معاذ اللہ معاذ اللہ۔ وہ حبیب جس کی صفت خدا فرمائے جس کی تعریف زمین و آسمان میں ہو اس کے گستاخ سے زیادہ لعنتی کون ہو سکتا ہے۔۔۔؟ واقعی ہر ایک مسلمان کا یہ ایمان ہے اور جو اس میں شک بھی لائے وہ بھی پکا بے ایمان ہے۔

(اہل سنت اور اہل بدعت میں ایک عجیب مکالمہ، ص ۱۲، ادارہ دعوت اسلام)

اب مزید درج ذیل فتاوی ان تمام دیوبندی اکابرین کے گلے میں آئے۔

(۱) کافر (۲) اکفر (۳) بے ایمان (۴) دجال (۵) مردود (۶) ملعون (۷) ملحد (۸) جہنمی (۹) ضال مضل (۱۰) اخبث الخلائق (۱۱) بدتر از شیطان (۱۲) ہزار لعنت (۱۳) کروڑوں غضب (۱۴) بے شمار لعنت (۱۵) مردود (۱۶) خنزیر (۱۷) ہر ناپاک اور نجس سے نجس چیز سے زیادہ مردود ہے (۱۸) کم نصیب خدا کے ہر مغضوب اور ملعون سے زیادہ ملعون (۱۹) اس کے گستاخ سے زیادہ لعنتی کون ہوسکتا ہے

(۲۰) جو اس میں شک بھی لائے وہ بھی پکا بے ایمان ہے۔

نوٹ! ۲۰ نمبر کا فتویٰ بھی بہت کمال کا ہے کہ جو دیوبندی بھی اپنے اکابرین پر ان تمام فتاوی میں سے کسی ایک میں بھی شک کرے وہ بھی پکا بے ایمان ہے دیوبندیوں کے اپنے اصولوں سے ان میں کوئی ایک بھی مسلمان ہو تو سامنے آئے۔

دیوبندی شاطر اپنے منہ گستاخ و کافر

دیوبندی مولوی ابوایوب جگہ جگہ یہ لکھتا ہے اپنا فتوی اپنے ہی گلے میں فٹ یا اپنے ہی فتوے سے کافر ہوگیا وغیرہ وغیرہ میں اس کو اس ہی کے گھر سے ایک جھلک دیکھا دیتا ہوں چنانچہ ماقبل میں آپ پڑھ چکے کہ روح اللہ نقشبندی، قاضی زاہد دیوبندی اور دیوبندی مفتی رشید احمد نے "صللم"، "صلعم"، "ص"، لکھنے والے کو کافر، گستاخ و بڑا بے ادب اور کیا کیا کہا ہے اب ان کے اپنے فتاوی ان ہی کے گلے میں فٹ ہوتے دیکھیں۔

دیوبندی مولوی روح اللہ نقشبندی صاحب لکھتے ہیں:

حضرت رسالت مآب صلعم کا انکار ہے

(کشف و کرامات اولیاء، ص، ۳۹ نقشبند مکتبہ غفوریہ کراچی)

دیوبندی قاضی زاہد الحسینی صاحب لکھتے ہیں:

امت محمدیہ ؐ میں بہت سے سعادت ـــــ جبکہ آپ کو ابتداء اعطاء رسالت میں ہی یہ خوشخبری

۔۔۔۔آپؑ کے لیے اس پہلی زندگی سے۔

(ص،۱۰۷،رحمت کائنات،دارالارشاد اٹک)

یہ کتاب بقول دیوبندیوں کے سرکار ﷺ کی بارگاہ میں مقبول ہے اوران اکابرین دیوبند کی مصدقہ ہے(۱) دیوبندی احمد علی لاہوری (۲) شاہ عبدالقادر رائے پوری (۳) مولوی زکریا تبلیغی (۴) شمس الحق افغانی (۵) محمد شفیع دیوبندی (۶) خیر محمد دیوبندی (۷) محمد انوری ۔

اب ماقبل والے فتوؤں میں سے صرف دو ذکر کردیتا ہوں اوران بےحیاؤں سے پوچھتا ہوں کہ بتاؤتمہارے فتوے کی مار کہاں تک گئی

دیوبندی مولوی روح اللہ نقشبندی لکھتا ہے:

کسی نبی پاک (علیہ الصلوۃ و السلام) کے نام کے ساتھ درود وسلام کا ایسا اختصار لکھنے والا کافر ہوجاتا ہے۔

(التحقیق الحسین فضیلت ﷺ وکراہیت صلعم،صللم ص،۶۹)

نوٹ : یہ کتاب دیوبندی مفتی نظام الدین شامزی کی مصدقہ اورالیاس گھمن کے پیر عبدالحفیظ مکی کی پسند فرمودہ ہے۔

قاضی محمد زاہد الحسینی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''حضور انور ﷺ کے نام کے ساتھ صرف ''ع'' یا ''عم'' یا ''ص'' یا ''صلعم'' لکھنا گستاخی اور گناہ ہے۔

(با محمد ﷺ با وقار،ص،۱۴۱،دارالارشاد مدنیہ مسجد اٹک شہر)

یہ ہماری طرف سے آئینہ ہے ابوایوب اوردست وگریباں پرناز کرنے والوں کے لیے۔

ابوایوب اپنوں کے کرتوت دیکھ لو

یہاں دیوبندی مولوی ابوایوب کی کتاب سے ایک اقتباس آئینہ دکھانے کے لیے نقل کرنا ضروری

سمجھتا ہوں چنانچہ دیوبندی لکھتا ہے:

اب مکرارت حذف کر دیئے جائیں تو ۳۰۰ علماء بچ جائیں گے جن پر بریلوی تکفیر کا نشتر چلا ہے اب ۳۰۰ علماء کوئی تھوڑے نہیں اور وہ بھی گدی نشین شیخ الحدیث اکابر و اساطین بریلویہ ہیں۔۔۔۔۔۔اب دیکھئے یہ ۳۰۰ بریلوی علماء و اکابر کافر ہیں بریلوی فتوی کی رو سے تو باقی سب بریلوی کسی نہ کسی بزرگ اور عالم سے محبت رکھنے کی وجہ سے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے اب بریلویوں کے پاس بچا ہی کیا ہے ایک سوال بریلوی اگر ہمیں کافر کہنے میں سچے ہیں تو ان سب کو بھی تو بریلوی اکابرین نے کافر کہا ہے وہاں کیوں جھوٹے ہیں کیا دنیا میں کوئی بریلوی مسلمان رہتا ہے؟ ان فتاوی کی روشنی میں کوئی بریلوی مسلمان باقی نہیں رہتا۔

(دست و گریباں، ص ۳۴۶، دار النعیم لاہور)

اگر دیوبندی فتوی بازی کے سلسلے کی صرف اسی کڑی کو دیکھ لیا جائے تو ۶۱۶ + ۶۵ + ۴۰ + ۲۰ + ۱۹ + ۱۰ = ۷۷۰ اس کے علاوہ جن کے ہم نے نام ذکر کیے ہیں وہ الگ ہیں اب ہم دیوبندیوں کو ان ہی کی زبان میں جواب دیتے ہیں۔

یہ تقریبا ۷۷۰ دیوبندی علماء و اساطین دیوبند یہ ہیں جن پر دیوبندی اکابرین کا محبوب مشغلہ گستاخی، تکفیر بازی و کفر سازی کا نشتر چلا ہے اب ۷۷۰ علماء کوئی تھوڑے نہیں اور وہ بھی گدی نشین شیخ الحدیث اکابر و اساطین دیوبندیہ ہیں۔

اذا کان الغراب دلیل قوم ، سیھدیھم الی طریق ھالک

اب دیکھئے یہ ۷۷۰ دیوبندی علماء و اکابر کافر و گستاخ ہیں دیوبندی فتوی کی رو سے تو باقی سب دیوبندی کسی نہ کسی بزرگ اور عالم سے محبت رکھنے کی وجہ سے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے اب دیوبندیوں کے پاس بچا ہی کیا ہے "ایک سوال" دیوبندی اگر ہمیں گستاخ کہنے میں سچے ہیں تو ان سب کو بھی تو دیوبندی اکابرین نے کافر کہا ہے وہاں کیوں جھوٹے ہیں کیا دنیا میں کوئی دیوبندی مسلمان رہتا ہے؟

ان فتاوی کی روشنی میں کوئی دیوبندی مسلمان باقی نہیں رہتا

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

حوالہ نمبر ٤

دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی دس دیوبندیوں کے فتاوی کی زد میں

دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی صاحب اپنی کتاب جمال الاولیاء میں علامہ عبدالوہاب شعرانی سے ایک واقعہ نقل کرتے ہیں:

امام شعرانی کہتے ہیں کہ جب ان (محمد الشربنی) کے بیٹے احمد بہت کمزور ہو گئے اور موت کے قریب پہنچ گئے اور حضرت عزرائیل روح قبض کرنے کے لیے آگئے تو آپ نے حضرت عزرائیل سے فرمایا اپنے رب کی طرف لوٹ جاؤں اور ان سے رجوع کرو کیونکہ اب یہ معاملہ منسوخ ہوگیا ہے حضرت عزرائیل واپس ہوگئے اور میاں احمد تندرست ہو گئے اور اس کے بعد تیس سال تک زندہ رہے۔

(جمال الاولیاء، ص، ۲۱۷، ادارہ اسلامیات)

یہ تو امام شعرانی کا کلام تھا اب تھانوی صاحب اس واقعہ کے حق و سچ ہونے کی تصدیق ان الفاظ میں کرتے ہیں:

اس میں کوئی استبعاد نہیں ہوسکتا ہے کہ ان کے واسطے پہلے سے یہ مقدر ہو جس کا نہ ان کو علم ہونا ضروری ہے نہ حضرت عزرائیل کو صرف حق تعالیٰ کے علم میں ہو کہ فلاں وقت قبض روح کے لیے ہے فرشتہ بھیجا جائے گا یہ دعا کریں گے اور فلاں وقت تک جو مقرر موت ہے مؤخر کردی جائے گی اب نہ مسئلہ موت پر اشکال رہا نہ حضرت عزرائیل کے معاملے پر۔

(جمال الاولیاء، ۲۱۷، ادارہ اسلامیات)

مخالف

(۱) دس سے زائد اکابرین دیوبند کی مصدقہ کتاب رضا خانی مذہب میں اس پر تبصرہ کرتے ہوئے

لکھا ہے:

........(دیوبندی ملاؤں از ناقل) کا عقیدہ ہے کہ حضرت سیدی شیخ محمد شربینی رحمۃ اللہ علیہ نے موت کے وقت کو منسوخ کر دیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرّ ہٗ الربانی کتاب مستطاب لواقع الانوار میں حالات حضرت سیدی شیخ محمد شربینی قدس سرّ ہٗ میں لکھتے ہیں۔

"لما ضعف ولده احمد و اشرف علی الموت و حضر عزرائیل لقبض روحه قال له الشیخ ارجع الی ربی فراجعه فان الامر نسخ فرجع عزرائیل و شفی احمد من تلک الضعفة وعاش بعد ها ثلثین عاما"۔

"یعنی جب ان کے صاحبزادے احمد نا تواں ہو کر قریب مرگ ہوئے اور حضرت عزرائیل علیہ السّلام ان کی روح قبض کرنے آئے۔ حضرت شیخ نے ان سے گذارش کی کہ اپنے رب کی طرف واپس جایئے۔ اس سے پوچھ لیجئے کہ موت کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ عزرائیل علیہ السّلام پلٹ گئے، صاحبزادے نے شفا پائی اور اس کے بعد تیس سال زندہ رہے۔"۔۔۔

حضرات!........(دیوبندیوں از ناقل) چمگادڑوں کے گمراہ کن عقیدہ کے مقابلے میں قرآن کریم کا ارشاد بھی ملاحظ ہو۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ۝

ترجمہ: "ہر جاندار موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے۔ پھر ہمارے ہی پاس پھر کر آؤ گے"۔

(پ ۲۱، سورہ عنکبوت، آیت ۵۷)

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا

ترجمہ: اور کوئی جان بے حکم خدا مر نہیں سکتی سب کا وقت لکھا رکھا ہے اور جو دنیا کا انعام چاہے

(سورہ آل عمران آیت ۱۴۵)

ضروری نوٹ!! آیات کے آگے ترجمہ کنزالایمان ہے جو کمپوزر سے کاپی پیسٹ ہوگیا ہے

الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا O وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اٰلِھَۃً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِکُوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِکُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوْرًا O

ترجمہ: ''وہ جس کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اس نے نہ اختیار فرمایا بچہ (ف) اور اس کی سلطنت میں کوئی ساجھی نہیں (ف) اس نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازہ پر رکھی۔ اور لوگوں نے اس کے سوا اور خدا ٹھہرا لئے (ف) کہ وہ کچھ نہیں بناتے اور خود پیدا کئے گئے ہیں اور خود اپنی جانوں کے بھلے برے کے مالک نہیں اور نہ مرنے کا اختیار نہ جینے کا نہ اٹھنے کا

(سورہ فرقان آیت ۳۔۴)

لیس لک من الامر شیء

ترجمہ: ''تیرا کوئی اختیار نہیں ہے''۔

(پ۴، سورہ آل عمران آیت ۱۲۸)

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَیْنَکُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ

ترجمہ: ہم نے تم میں مرنا ٹھہرایا اور ہم اس سے ہارے نہیں (سورہ واقعہ، آیت ۶۰)

نصوص قطعیہ شرعیہ سے ثابت ہوا کہ مخلوق میں سے کوئی بھی کسی کی موت کے وقت کو منسوخ کرنا تو کجا رہا موت کے وقت کو ایک آن، ایک ساعت، ایک سانس تک کے لئے آگے پیچھے نہیں کر سکتا۔ جب یہ اختیار کسی نبی کو حاصل نہیں تو پھر اولیائے کرام کو یہ اختیار کہاں سے مل گیا کہ وہ خدائی نظام کو درہم برہم کر سکیں۔

۔۔۔۔ (دیوبندیوں از ناقل)! ذرا عقل کے ناخن لو کہ جو خود موت کا شکار ہو، فنا ہونے والا ہو، حادث ہو وہ اپنے اختیار سے موت کے وقت کو کیسے منسوخ کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں کر سکتا اور جس کا یہ عقیدہ

ہو کہ اولیائے کرام کو اختیار حاصل ہیں تو وہ بہت بڑا مشرک ہے اور مشرک کے بارے میں حق تعالیٰ کا ارشاد ملاحظہ ہو:۔

اِنَّه مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○

ترجمہ: ''بے شک جس نے اللہ کا شریک ٹھرایا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا''۔

(سورہ معائدہ آیت 72)

سب بادشاہت رب ذوالجلال کی ہے۔ وہ زندگی اور موت کا پیدا کرنے والا مالک ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرُ ○ الَّذِىْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

ترجمہ: ''وہ ذات بابرکت ہے جس کے ہاتھ میں سب حکومت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کس کے کام اچھے ہیں''۔ (پ۲۹، آیت ۱۔۲)

معلوم ہو کہ جو موت و حیات کا پیدا کرنے والا ہے وہی مختار کل ذات ہے مخلوق میں سے کسی کو قدرت نہیں کہ خدائی فیصلوں میں دخل اندازی کر سکے۔ خالق کائنات نے جس کسی کے لئے موت جس وقت مقرر کی ہے اسی وقت آئے گی اور یقیناً آ کر رہے گی۔

(رضا خانی مذہب، حصہ سوم، ص، ۱۹۹، راشدیہ اکیڈمی)

نتیجہ

(۱) دیوبندی ملاؤں کا عقیدہ...... ولی نے موت منسوخ کردی۔ (۲) دیوبندی جھگاڑوں کا گمراہ کن عقیدہ۔ (۳) دیوبندی اشرفعلی تھانوی کا عقیدہ قرآن کے مقابلے میں (۴) پانچ آیات کی خلاف

ورزی کرنے والا دیوبندی مولوی اشرفعلی تھانوی (۵) اشرفعلی تھانوی خدائی نظام کو درہم برہم کرنے والے (۶) دیوبندیوں ذرا عقل کے ناخن لو دیوبندی مفتیوں کی فریاد۔ (۷) اس عبارت سے ثابت ہوا کہ اولیاء کو اختیارات مل گئے۔ (۸) جو اولیاء کے لیے اختیارات مانے وہ مشرک ہے دیوبندی مفتیوں کا فتوی۔

(۲) دیوبندی مفتیوں کا ان فتوؤں سے دل نہیں بھرا بلکہ مزید اشرفعلی تھانوی کو گھسیٹتے ہوئے لکھتے ہیں:

......(دیوبندیوں) کا عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام موت کو منسوخ کرنے پر قدرت کاملہ رکھتے ہیں....

قارئین اکرام! واقعہ مذکور سے.....(دیوبندیوں) اہل بدعت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اولیاء کرام مختار کل ہیں۔ حتیٰ کہ اس قدر وسیع اختیارات کے مالک ہیں کہ شیخ محمد شربینی کا لڑکا احمد جب بستر علالت پر تھا تو حضرت عزرائیل علیہ السلام حکم خداوندی کے مطابق حضرت شیخ کے بیٹے احمد کی روح قبض کرنے آئے تو حضرت شیخ محمد شربینی نے ڈانٹ ڈپٹ کی اور حضرت عزرائیل علیہ السلام کو کہا کہ واپس جاؤ۔ اور اپنے رب سے پوچھ لو کہ موت کا وقت منسوخ ہو چکا ہے۔ حضرت عزرائیل شیخ محمد شربینی سے سخت وسست الفاظ سن کر واپس اپنے رب کی پاس پلٹ گئے اور صاحبزادے مزید تیس سال زندہ رہے۔ اب اس بے بنیاد واقعہ سے چند باتیں زیر طلب ہیں۔

(۱) جب حضرت عزرائیل علیہ السلام حق تعالیٰ کے حکم سے روح قبض کرنے آرہا ہے تو شیخ محمد شربینی کہتے ہیں کہ اے عزرائیل علیہ السلام واپس جاؤ اور اپنے رب سے پوچھ لو کہ موت کا حکم منسوخ ہو چکا ہے تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا علم اس قدر ناقص ہے کہ جس کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ (العیاذ باللہ) شیخ کے لڑکے احمد کی موت کا وقت منسوخ ہو چکا ہے اور میں عزرائیل علیہ السلام کو حکم دے رہا ہوں کہ جاؤ شیخ محمد شربینی کے لڑکے احمد کی روح قبض کرو۔

(۲)......اہل بدعت (دیوبندیوں) کے اس عقیدے سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ شیخ محمد شربینی کا علم کامل اور حق تعالیٰ کا ناقص۔ العیاذ باللہ.

(۳) اس عقیدے سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ بندے کا حکم خدا تعالیٰ پر چلتا ہے۔ العیاذ باللہ.

(۴) اس عقیدے سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے روح قبض کرنے کے لئے ایک بزدل فرشتہ مقرر کیا ہے جو شیخ کے سخت وسست الفاظ سن کر واپس آ گیا۔ وغیرہ وغیرہ......

حضرات گرامی! اہل بدعت (دیوبندیوں) کا ولی کامل پر خالص افتراء ہے اولیائے کرام سے اس قسم کی کوئی بات جو خلاف شریعت ہو قطعاً صادر نہیں ہو سکتی اور یہ واقعہ کسی معتبر کتاب سے ہرگز ثابت نہیں۔

علاوہ ازیں اگر مخلوق میں سے کسی کو کچھ اختیارات حاصل ہوتے تو انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور خصوصاً امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ضرور حاصل ہوتے کہ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا پیارا بیٹا حضرت ابراہیم نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے سینہ مبارک پر کھیل رہا تھا تو حضرت عزرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے نبی کے لخت جگر کی روح قبض کی۔ اگر مخلوق میں کسی کو کچھ اختیار ہوتا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام اپنے اختیار سے اپنے پیارے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی موت کو منسوخ کر دیتے لیکن جب انبیاء کرام علیہ الصلوۃ والسلام خصوصا امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کو موت کے منسوخ کا اختیار نہیں تو پھر امتی کو اختیار کا ڈپو کہاں سے مل گیا کہ اس نے حضرت عزرائیل علیہ السلام کو واپس لوٹا دیا۔ صاف بات یہ ہے کہ جو اپنی موت و حیات کو منسوخ کرنے کا اختیار نہیں رکھتا تو وہ دوسروں کی موت کو کیسے منسوخ کر سکتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

لاتسئل الخلق شیئا فا نهم عجزوه فقراء لا یملکون لا نفسهم ولا لغیرهم ضرا و لا نفعا۔ (الفتح الربانی ص ۳۵۱) اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ

خدا کی پیدا کی ہوئی کسی مخلوق سے کوئی سوال نہ کر۔ کیونکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجز اور فقیر ہیں۔ ان سے کوئی چیز نہ مانگ انہیں اپنے لئے نہ کسی نفع اور نقصان حاصل کرنے کا اختیار ہے نہ کسی دوسرے کو نفع ونقصان پہنچانے کا اختیار ہے۔

انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ تو اللہ تعالیٰ کے احکام لوگوں تک عملی نمونہ بن کر

پہنچانے کے لئے آتے ہیں اپنی بادشاہی قائم کرنے کے لئے نہیں آتے بلکہ خدا تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرتے ہیں۔

(رضا خانی مذہب، حصہ سوم ص ۳۵۹، راشدیہ اکیڈمی)

نتیجہ

ان دیوبندی مفتیوں نے اشرفعلی تھانوی پر مزید درج ذیل فتوے لگائے۔

(۱) اشرفعلی کے نزدیک خدا کا علم ناقص (۲) محمد شیخ شربینی کا علم کامل اور خدا کا ناقص (۳) بندے کا حکم خدا پر چلتا ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ نے روح قبض کرنے کے لیے ایک بزدل فرشتہ مقرر کیا ہے (۵) اشرفعلی تھانوی بدعتی (۶) اشرفعلی تھانوی کا ولی کامل پر افتراء۔ (۷) اشرفعلی تھانوی کا عقیدہ کہ اولیاء کو تمام اختیارات مل گئے۔ (۸) اولیا مختار کل ہیں (۹) اولیاء وسیع اختیارات کے مالک

ان دس سے زائد دیوبندی مفتیوں پر ۶۱۶ دیوبندیوں کا فتویٰ

دیوبندی یقیناً اشرفعلی تھانوی کو مسلمان سمجھتے ہیں، اور دیوبندیوں کے ان سب مفتیوں نے اشرفعلی تھانوی کو کافر کہا اب آیئے ایک اور فتویٰ بھی ملاحظہ کیجئے ان کے گھر کی معتبر کتاب جس کی اشاعت پر تمام دیوبندیوں کو بالعموم اور مفتی حماد دیوبندی کو بالخصوص بہت ناز تھا اس کتاب میں (ان کے ان مفتیوں کے بارے میں موجود ہے جنہوں نے بزعم خود اپنے اشرفعلی تھانوی کو کافر کہا ہے) لکھا ہے:

ایک عامی مسلمان کو کافر کہنے سے خود کافر ہو جاتا ہے چہ جائیکہ ایسے بزرگان دین و فضلائے شرع متین کے حق میں ایسی نسبتیں کفر کی علی الاعلان کرے وہ مسلمان رہتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

(قہر آسمانی بر فرقہ رضانی ص ۳۴۲، مدینہ برقی پریس بجنور، بار اول)

عجب کچھ پھیر میں ہے سینہ والا جیب و داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا، جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

نوٹ: ہم نے امام شعرانی جو کہ اس قول کے اصل قائل ہیں ان کا نام ذکر نہیں کیا کیونکہ ہمیں معلوم ہے

ان کا نام ذکر کر دیتے تو یہ دیوبندی اپنی نام نہاد توحید بچانے کے لئے ان کی بھی تکفیر کر دیتے

حوالہ نمبر ۵

سرفراز گکھڑوی اپنے ہی فتوے سے مسلمان نہیں

دیوبندیوں کے نام نہاد امام اہل سنت سرفراز گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے لیے بعض علوم غیبیہ کا عطا ہونا مسلّم حقیقت ہے اور کوئی بھی مسلمان اس کا منکر نہیں۔ (تنقید متین ص ۱۶۲، مکتبہ صفدریہ)

سرفراز گکھڑوی صاحب خود ہی ایک اور مقام پر کہتے ہیں:

اور ایک ہے علم غیب علم غیب تو ایک ذرہ بھی کسی کے پاس نہیں ہے علم غیب خاصہ خداوندی ہے۔

(ملفوظات امام اہلسنت ص ۱۹۳، اسلامی کتب خانہ کراچی)

اوپر والے حوالے سے معلوم ہوا کہ بعض علمِ غیب سرکار علیہ السلام کو حاصل ہے اور کوئی بھی مسلمان اس کا انکار نہیں کرتا اور نیچے والے حوالے میں خود ہی منکر بن گیا جب سرکار علیہ السلام کے لیے بعض علمِ غیب کا منکر ہوا تو اپنے ہی فتوے سے مسلمان کہاں رہا۔

حوالہ نمبر ٦

گنگوہی وانبیٹھوی بے ادب دیوبندی فتوی

گنگوہی کی مصدقہ کتاب "براہین قاطعہ" میں خلیل احمد دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

"الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی اور فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔" (براہین قاطعہ ص ۵۵، دارالاشاعت)

﴾......مخالف......﴿

چنانچہ دیوبندیوں کے مفتی اعظم پاکستان رفیع عثمانی اپنے فتاوی دارالعلوم کراچی میں لکھتے ہیں:

سوال: اگر کوئی یہ کہے کہ شیطان کی وسعت علم نصوص سے ثابت ہے اور حضور ﷺ کے بارے میں کوئی نص قطعی نہیں ہے۔ کیا ایسے شخص کا عقیدہ صحیح ہے؟

الجواب: یہ بات واقع کے خلاف ہے اور سخت بے ادبی ہے اس شخص پر لازم ہے کہ توبہ واستغفار کرے۔

(فتاوی دارالعلوم کراچی، ج:ا ص ۲۳۲، مطبوعہ ادارۃ المعارف کراچی)

﴾......نتیجہ......﴿

رفیع عثمانی کے فتوے سے رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی سرکار ﷺ کے سخت بے ادب ہوئے اور ان پر توبہ استغفار لازم تھا لیکن یہ دونوں بغیر توبہ کیے مر گئے ان کا ٹھکانا کہاں ہو گا دیوبندی اچھی طرح جانتے ہیں۔

سرکار ﷺ کا بے ادب دیوبندی علماء کی نظر میں

دیوبندیوں کے مستند و معتبر عالم سعید احمد جلالپوری کی مصدقہ کتاب میں مولوی مطیع الحق صاحب لکھتے ہیں:

یقیناً حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا گستاخ اور بے ادب بالقطع الیقین کافر، اکفر، بے ایمان، دجال، مردود، ملعون، ملحد، جہنمی، ضال مضل، اخبث الخلائق، بدتر از شیطان ہے، اس زبان و قلم پر ہزار لعنت جس پر حضور ﷺ کی گستاخی کا ایک لفظ بھی آئے، خدا اس دل پر کروڑوں غضب اور بے شمار لعنت کرے جس دل میں حضور سید عالم فخر بنی آدم، سید الکائنات صفوۃ الموجودات ﷺ کی گستاخی و بے ادبی کا خیال تک بھی گزرے، ایسا مردود خنزیر اور مخلوق کی ہر ناپاک اور نجس سے نجس چیز سے زیادہ مردود ہے، اور

ایسا کم نصیب خدا کے ہر مغضوب اور ملعون سے زیادہ ملعون ہے، معاذ اللہ معاذ اللہ معاذ اللہ۔ وہ حبیب جس کی صفت خدا فرمائے جس کی تعریف زمین و آسمان میں ہو اس کے گستاخ سے زیادہ لعنتی کون ہوسکتا ہے۔۔۔؟ واقعی ہر ایک مسلمان کا یہ ایمان ہے اور جو اس میں شک بھی لائے وہ بھی پکا بے ایمان ہے

(اہل سنت اور اہل بدعت میں ایک عجیب مکالمہ، ص ۱۲، ادارہ دعوت اسلام)

اب مزید درج ذیل فتاوی ان تمام دیوبندی اکابرین کے گلے میں آئے۔

(۱) کافر (۲) اکفر (۳) بے ایمان (۴) دجال (۵) مردود (۶) ملعون (۷) ملحد (۸) جہنمی (۹) ضال مضل (۱۰) اخبث الخلائق (۱۱) بدتر از شیطان (۱۲) ہزار لعنت (۱۳) کروڑوں غضب (۱۴) بے شمار لعنت (۱۵) مردود (۱۶) خنزیر (۱۷) ہر ناپاک اور نجس سے نجس چیز سے زیادہ مردود ہے (۱۸) کم نصیب خدا کے ہر مغضوب اور ملعون سے زیادہ ملعون (۱۹) اس کے گستاخ سے زیادہ لعنتی کون ہوسکتا ہے (۲۰) جو اس میں شک بھی لائے وہ بھی پکا بے ایمان ہے۔

...... حوالہ نمبر ۷ ......

پوری دیوبندیت کفر کے ایسے گھاٹ میں جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر

اس مسئلے کا تعلق کیونکہ عبدالماجد دریابادی سے ہے اور اس کا مقام دیوبندیوں میں کیا ہے یہ تو دیوبندی خوب جانتے ہیں، قارئین کی معلومات کے لیے چند حوالے عرض کر دیتا ہوں۔

عبدالماجد دریابادی تقی عثمانی کی نظر میں

چنانچہ تقی عثمانی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

مولانا دریابادی رحمۃ اللہ علیہ اس لحاظ سے بھی ایک مثالی شخصیت تھے کہ انہوں نے بیعت تو حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر فرمائی لیکن حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہی کی اجازت بلکہ ایماء پر تربیت کا تعلق آخر تک حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے قائم رکھا۔

کچھ آگے جا کر لکھتے ہیں:

آپ کا شمار حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں تو نہیں لیکن ممتاز متوسلین میں ضرور تھا وہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے عاشق تھے۔

(کاروان تھانوی،ص،۲۷۹،ادارۃ المعارف کراچی)

عبدالماجد دریابادی یوسف بنوری کی نظر میں

دیوبندی مولوی یوسف بنوری صاحب لکھتے ہیں:

مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم ایک مفکر صاحبِ بصیرت فلسفی مزاج حقیقت آ گاہ شخصیت تھے آخری ساٹھ سالہ زندگی کا شاید ایک لمحہ بھی مولانا مرحوم نے ضائع نہیں کیا۔

مزید آگے جا کر لکھتے ہیں:

متحدہ ہندوستان میں جو ممتاز ارباب قلم گزرے ہیں ان میں سے ایک ممتاز فرد تھے، احادیث اور قرآنی آیات سے اصلاحی نکات کے استنباط کا اچھا سلیقہ اللہ نے ان کو عطاء فرمایا تھا، مولانا رسمی عالم نہ تھے لیکن باوجود اس کے اپنی علمی صلاحیت سے بڑا کام لیا قرآن کریم کی تفسیر تین جلدوں میں لکھی، اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت ورحمت سے نوازے

(کاروان تھانوی،ص،۲۸۰،ادارہ المعارف کراچی)

ہمارے پاس عبدالماجد دریابادی کے دیوبندیوں کے بزرگ ہونے پر اور بھی حوالے ہیں لیکن ہم نے تقی عثمانی اور یوسف بنوری کے حوالوں پر اکتفاء کیا ہے کہ یہ دونوں ایسے دیوبندی بزرگ ہیں کہ ان کی بات تمام دیوبندیوں کے نزدیک مسلم ہے ان حوالوں سے یہ بات ثابت ہوگی کہ دیوبندی عبدالماجد دریا بادی کو اپنا بزرگ تھانوی کے ممتاز متوسلین میں سے اور بعض تو تھانوی کا خلیفہ بھی مانتے ہیں اب آیئے اور عبدالماجد دریابادی کی قادیانیت نوازی وان حیاء سے عاری لوگوں کے کرتوت اور اپنے پرائے کا فرق دیکھئے کہ اگر اس طرح کی باتیں کوئی اور کرتا تو دیوبندی فیکٹری سے کفر کے فتوے کے سوائے کچھ اور نہ نکلتا

لیکن عبدالماجد دریابادی تو تھانوی کا متوسل اور ٹانڈوی کا مرید ہے لہذا سب قلمیں خاموش اور سب کی حیاء دریا میں غرق سب نے بے شرمی کا پیالہ منہ سے لگا کر پھر بھی اس کو اپنا بزرگ ہی مانا ہے، اور اب بھی مانتے ہیں۔

عبدالماجد دریابادی کی قادیانیت نوازی

(۱) چنانچہ دیوبندی مفتی تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

قادیانیت کے مسئلے میں ان کا نرم گوشہ پوری امت کے خلاف تھا اور بلا شبہ یہ ان کی سنگین ترین غلطی تھی جس پر اللہ ان کی مغفرت فرمائے لیکن وہ پوری امت کی مخالفت کے باوجود اپنے اس موقف پر قائم رہے۔ عفااللّٰہ تعالیٰ عنہ و غفرلہ

(نقوش رفتگان، ص ۸۰، مکتبہ معارف القرآن کراچی)

اس طرح کا عقیدہ اگر کسی اور کا ہوتا تو پوری دیوبندیت کفر کفر اور بس کفر کا فتویٰ صادر کرتی لیکن یہاں سب خاموش سب کی زبانوں پر سکتہ طاری سب بولنے والے اور قادیانیوں کے بارے میں مــــن شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر کا نعرہ لگانے والے یہاں گونگے بن گئے کیونکہ عبدالماجد دریا بادی تھانوی صاحب کے خلیفہ یا تھانوی صاحب کے متوسلین میں سے ہیں ان کے بارے میں کفر کا فتویٰ کیسے جاری ہوسکتا ہے لیکن ان پر کفر کا فتویٰ نہ دے کر پوری دیوبندیت کیسے کفر کے گھاٹ اتری ان شاء اللہ آنے والی سطور میں آپ جان جائیں گے۔

(۲) چنانچہ دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں:

مولوی عبدالماجد دریا آبادی پاک و ہند کی ایک ممتاز شخصیت ہیں اور اپنے گونا گوں اوصاف کی وجہ سے مشہور ہیں لیکن طائفہ ملعونہ قادیانیہ اور اس کے سربراہ مرزا آنجہانی کے حق میں مدت سے ان کی رائے بے جا حمایت کی حد تک نرم ہے۔

(تحفہ قادیانیت، جلد چہارم، ص ۱۰۳، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

کچھ آگے جاکر لکھتے ہیں:

پھر اپنے تمام اکابر کے علی الرغم مرزائیت کی مفت وکالت اور بے جا حمایت میں وقتاً فوقتاً ان کے قلم سے صدق جدید کے صفحات پر جونکات جلوہ گر ہوتے رہتے ہیں انکو پڑھ کر مشکل ہی سے آدمی اپنی ہنسی ضبط کر رسکتا ہے، موصوف کو اس طائفہ کی حمایت اور نصرت میں قریب قریب وہی شرح صدر ہے جو اس ملعون جماعت کے رد اور تعاقب میں السید الامام مولانا محمد انور شاہ صاحب کاشمیری کو تھا۔

(تحفہ قادیانیت، جلد چہارم، ص،۱۰۴، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

دیوبندی مولوی کا مرزالعین کی تعریف کرنا

مولوی یوسف لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں:

مرزا صاحب آنجہانی معمولی عقل وعلم کا شخص نہیں بلکہ مولانا باور کرانا چاہتے ہیں کہ وہ فہم و ہوش کے غیر معمولی درجہ پر فائز تھا۔

(تحفہ قادیانیت، جلد چہارم، ص،۱۰۵، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

ان دیوبندی ملاؤں کے کارنامے دیکھئے جو بدبخت بدزبان گستاخ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شرابی کہے وہ ان کے نزدیک عقل والا ہے، جو بدزبان گستاخ، حضرت عیسیٰ کو یوسف نجار کا بیٹا کہے اور انکے معجزات کو مکروہ عمل کہے وہ ان دیوبندی ملاؤں کے نزدیک ہوش مند ہے جو بدبخت بدزبان قسمیں کھا کھا کر اعلان کرے کہ میں حضرت عیسیٰ سے افضل ہوں وہ ان کے نزدیک ذی فہم ہے، جو بدبخت، بےحیاء، بےشرم محبوب علیہ السلام کی امت کو گمراہ، جہنمی، کافر، منافق، بےایمان، حرام زادہ، خنزیر، کنجریوں کی اولاد وغیرہ وغیرہ کہے وہ اس دیوبندی مولوی خلیفہ تھانوی کے نزدیک علم والا ہے۔ تف ہے ایسی بےحیائی پر حیف ہے ایسی بےشرمی پر اور افسوس ہے ایسی دیوبندیت پر کہ اتنے بڑے گمراہ کو بھی یہ دیوبندی عقل والا علم والا ہوش والا کہیں اور کسی دیوبندی کے منہ میں زبان نہ ہو اور کوئی بھی دیوبندی اس کو کچھ کہنے کو تیار نہ ہو، میں آج کے دجال، مفتری، کذاب دیوبندی مولویوں سے پوچھتا ہوں بتاؤ تم نے عبدالماجد دریابادی کے

بارے میں کیا لکھا ہے، اس کے بارے میں کیا کہا ہے، دن رات اعلیٰ حضرت امام اہلسنت پر بکواس کر کے اپنے گھر کا خرچہ چلانے والو اپنے اصولوں کو دیکھو اور بتاؤ عبد الماجد دریابادی کا ٹھکانا کہاں ہے اور تم اس کو صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ بزرگ مان کر...... کے کس کونے میں گئے؟

ایک اور مقام پر یوسف لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں:

اس مرزا کی صدق جدید کے صفحات میں دریابادی صاحب کی قلم سے مدح سرائی کی جاتی ہے جس کے قلم نے انبیاء کی عصمت میں شگاف ڈالا امہات المومنین کی عفت پر سیاہی پھینکی صحابہ کے مقام پر حملہ کیا علماء و صلحاء کی دستار کو چھیڑا پوری ملت اسلامیہ پر سنگ باری کی۔

(تحفہ قادیانیت، جلد چہارم، ص،۱۱۱، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

دیوبندیو بتاؤ! بولو!! وہ شخص جو انبیاء کی عصمت میں شگاف ڈالے اور امہات المومنین کی عفت پر سیاہی پھینکے صحابی کے مقام پر حملہ کرے ملت اسلامیہ پر سنگ باری کرے وہ تمہارے نزدیک علم والا ہے ہوش والا ہے ذی فہم ہے، بولو کچھ تو بولو اب وہ بے لگام قلم کہاں گیا اب وہ اصولوں، اصولوں کی رٹ لگانے والے بے حیاء و بے شرم کہاں مر گئے، اب وہ دیوبندی ملاں کہاں گئے جو اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے بارے میں بولتے رہتے ہیں ہمیں اس طرح کی زبان استعمال کرنے پر مجبور کیا گیا ورنہ ہم اس کے قائل نہیں ہیں آج کل کے دیوبندیوں کی تحریریں دیکھ کر خون کھولتا ہے قلم میں جوش آتا ہے اور اس طرح کے الفاظ نکلتے ہیں۔

مرزا قادیانی دائرہ اسلام سے خارج نہیں! تھانوی کے خلیفہ کا اقرار

دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں:

اس لیے دریابادی صاحب کے نزدیک صریح دعویٰ نبوت کے باوجود نہ مرزا دائرہ اسلام سے خارج ہیں نہ ان کی جماعت کو سوء خاتمہ کا اندیشہ نہ نجات سے محرومی کا سوال اور نہ ان سے تعرض کرنا جائز ہے۔

(تحفہ قادیانیت، جلد چہارم، ص،۱۲۹، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

ایمان کے ٹھیکدارو بولو! کہ مرزا قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہے یا نہیں اور اس کی جماعت اور ماننے والوں کا برا خاتمہ ہوا یا نہیں اور ان کی نجات ہوگی یا نہیں ان تمام سوالات کے جوابات دینے سے پہلے دیوبندیوں کو اپنے بزرگ خلیفہ تھانوی کی عبارات کو مدنظر رکھنا چاہیے اور پھر جواب دینا چاہیے۔

مرزا کا دفاع خدمت دین دیوبندی اقرار

دیوبندیوں کے مولوی یوسف لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں:

صد حیف کہ دریابادی صاحب اب تک مرزا صاحب کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور مرزا صاحب کی طرف سے مدافعت کر کے بزعم خود خدمتِ دین کا فرض بجالا رہے ہیں۔

(تحفہ قادیانیت، جلد چہارم، ص ۱۳۴، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

میں تمام دیوبندیوں سے کہتا ہوں کہ تم بھی مرزا قادیانی کا دفاع کر کے خدمتِ دین کا فرض ادا کرو، اور فرض کے تارک نہ بنو۔

مرزا کو نبی وقت ماننا ثواب کا کام ہے دیوبندی اقرار

(۳) تنویر احمد شریفی دیوبندی صاحب سید ازہر شاہ قیصر کے حوالے سے لکھتے ہیں:

مدیر صدق (عبدالماجد دریابادی از ناقل) جنہوں نے بڑی محنت کے بعد مثنوی کا ایک شعر ڈھونڈا اور اس سے غلط معنی نکال کر مرزائے قادیانی کو نبی وقت ثابت کرنے کا ثواب کمایا تھا...... مدیر صدق سے مراد مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم ہیں۔

(سال نامہ یادگار اکابر، ص ۲۴۱، جون ۲۰۱۶ مکتبہ رشیدیہ)

ان تمام حوالوں سے ثابت ہو گیا کہ دیوبندی خلیفہ تھانوی عبدالماجد دریابادی مرزا قادیانی کی تکفیر نہیں کرتا تھا بلکہ بقول یوسف لدھیانوی اس کو مسلمان اور اس کی جماعت کے حسنِ خاتمہ اور نجات کا قائل تھا بلکہ سید ازہر شاہ کے بقول عبدالماجد دریابادی نے مرزا قادیانی کو نبی وقت ثابت کر کے ثواب کمایا ہے

میں آج کل کے دیوبندیوں سے بالعموم اور الیاس گھمن اور ابو ایوب جیسے گھمنی چیلوں سے بالخصوص کہتا ہوں تم بھی مرزا کو نبی وقت مان کر ثواب کماؤ اور اس ثواب سے محروم نہ رہو، ہوسکتا ہے کہ یہی ثواب قیامت کے دن تمہارے جہنم میں جانے کا ذریعہ بن جائے۔

......مخالف......

جو مرزا کو مسلمان کہے وہ کافر ہے دیوبندی مفتی کا اقرار

نائب مفتی دار العلوم کراچی محمد صابر صاحب لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کا کافر ہونا اور مرتد ہونا اور ان کے اقوال وکلمات غیر محصورہ کا غیر محتمل للتاویل ہونا اظہر من الشمس ہو چکا ہے اس لیے جمہور علمائے امت کے نزدیک وہ کافر و مرتد ہے اور اسی طرح وہ لوگ جو اس کو باوجود ان اقوال وعقائد کے معلوم ہونے کے مسلمان سمجھیں خواہ نبی کہیں یا مسیح یا جو کچھ بھی کہیں کافر و مرتد ہیں۔

(فتاویٰ ختم نبوت جلد دوم، ص،۴۳۳، ناشر عالمی مجلس ختم نبوت کراچی)

قادیانی کو مسلمان کہنے والا کافر اس کا نکاح ٹوٹ گیا سرفراز گکھڑوی کا فتوی

دیوبندیوں کے نام نہاد امام اہلسنت سرفراز گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں:

الحاصل کہاں تک ان خرافات کو نقل کیا جائے مرزا آنجہانی کی پیشتر کتابیں ایسی خرافات سے بھری پڑی ہیں اندریں حالات ان کو یا ان کے اتباع کو مسلمان سمجھنا قرآن وحدیث اور امتِ مسلمہ کے اجماع کا قطعاً انکار ہے......اور ان کو مسلمان سمجھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور ایسے شخص کو جو قادیانیوں کو مسلمان سمجھے تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنا شرعاً ضروری ہے۔

(فتاویٰ ختم نبوت، جلد دوم، ص،۴۱۹، ناشر عالمی مجلس ختم نبوت کراچی)

قادیانی کے کفر میں تاویل کرنے والا قطعی کافر سمیع الحق دیوبندی کا فتویٰ

سمیع الحق دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

جواباً عرض ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعاویٰ باطلہ کے قرآن وسنت کی نصوص قطعیہ اور اجماع کے بموجب قطعی کافر ہے اور مرتد ہے اور انہی وجوہات کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کے ایسے معتقدات کو اپنانے والے یا اس کی اتباع کرنے والے یا اس کی تصدیق وتائید یا تاویل کرنے والے بھی قطعی کافر مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔

(فتاویٰ ختم نبوت، جلد دوم، ص، ۴۴۶، ناشر عالمی مجلس ختمِ نبوت کراچی)

قادیانی کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر:

کئی دیوبندی علماء کے مصدقہ فتوے میں لکھا ہے:

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ جانے وہ خود کافر مرتد ہے، بلکہ جو شخص اس کے کافر ہونے میں شک وتردد کرے وہ بھی کافر مستحق عذاب عظیم ہے شفا شریف میں ہے۔ نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمین من الملل او وقف فیھم او شک یعنی ہم اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے اس کی تکفیر میں توقف یا شک وتردد رکھے۔ غررو مجمع الانھار اور درمختار و فتاویٰ خیریہ وبزازیہ میں ہے۔

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر.

یعنی جو شخص اس کے کفر وعذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔

(فتاویٰ ختم نبوت، جلد دوم، ص، ۳۱۳، ناشر عالمی مجلس ختم نبوت کراچی)

دیوبندی مولوی عبدالقیوم صاحب لکھتے ہیں:

بلاشبہ مرزا قادیانی بوجہ کثیرہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اس کے اقوال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے خود کافر مرتد ہے۔

(تاریخی دستاویز، ص، ۲۲۲، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

کچھ آگے جا کر لکھتے ہیں:

من شک فی کفرہ و عذابه فقد کفر

(تاریخی دستاویز، ص ۲۳۰، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

نتیجہ

عبدالماجد دریابادی درج ذیل فتاوی کی زد میں

(۱) کافر (۲) مرتد (۳) قرآن کا منکر (۴) حدیث کا منکر (۵) اجماع کا منکر (۶) دائرہ اسلام سے خارج (۷) اس کا نکاح ٹوٹ گیا (ساری زندگی کیا کرتا رہا از ناقل) (۸) تجدید ایمان وتجدید نکاح لازم تھا (جو کہ اس نے نہیں کیا از ناقل) (۹) قطعی کافر، مرتد، دائرہ اسلام سے خارج (انورشاہ دیوبندی کے نزدیک قطعی کافر کے کفر میں تاویل کرنے والا بھی کافر اب جو بھی دیوبندی عبدالماجد کے کفر میں تاویل کرے گا وہ بھی اپنے علماء کے اصولوں سے کافر ہو جائے گا از ناقل) (۱۰) اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر

عبدالماجد دریابادی کی وجہ سے پوری دیوبندیت کفر کے گھاٹ

عبدالماجد دریابادی دیوبندیوں کے اصول وفتاوی سے قطعی اور ایسا کافر تھا کہ جو دیوبندی اس کے کفر میں شک بھی کرے وہ کافر، اب دیوبندی اس کو اپنا بزرگ یا کم از کم مسلمان مان کر کافر ہو گئے یہ سب کچھ دیوبندیوں کے اپنے اصولوں کے مطابق ہے

حوالہ نمبر ۸

عبدالماجد دریابادی کافر

عبدالماجد دریابادی صاحب خود لکھتے ہیں:

میرا دل تو قادیانیوں کی طرف سے بھی ہمیشہ تاویل ہی تلاش کرتا رہتا ہے۔

(حکیم الامت ص ۲۳۴، مکتبہ مدینہ لاہور)

مخالف

سمیع الحق دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

جواباً عرض ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعاویٰ باطلہ کے قرآن وسنت کی نصوص قطعیہ اور اجماع کے بموجب قطعی کافر ہے اور مرتد ہے اور انہی وجوہات کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کے ایسے معتقدات کو اپنانے والے یا اس کی اتباع کرنے والے یا اس کی تصدیق وتائید یا تاویل کرنے والے بھی قطعی کافر مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔

(فتاویٰ ختم نبوت، جلد دوم، ص، ۴۴۶، ناشر عالمی مجلس ختمِ نبوت کراچی)

انور شاہ کشمیری کہتے ہیں:

''جو شخص یقینی کافر کے کفر میں تاویل کرے اور اسے کافر قرار نہ دے وہ خود بھی کافر ہے۔''

(تحفۃ المناظر، ص، ٦٨، مکتبہ السعید کراچی)

دیوبندی مولوی مرتضی حسن در بھنگی خلیفہ تھانوی تمام دیوبندیوں کو کافر قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

کافر کو کافر نہ کہنا کفر ہے

(تفہیم ختم نبوت، ص، ٥٦، عالمی مجلس ختم نبوت ملتان)

نتیجہ

(۱) سمیع الحق دیوبندی کے حوالے سے معلوم ہوا کہ قادیانی قطعی کافر تھا اور سمیع الحق و انور شاہ کے حوالوں سے معلوم ہوا جو قطعی کافر کے کفر میں تاویل کرے وہ بھی قطعی کافر، مرتد، اور خارجِ اسلام ہے تو دیوبندی اصول کے مطابق دریابادی قطعی کافر، مرتد اور خارجِ اسلام ہوا (۲) مرتضی حسن دیوبندی کے اصول کے مطابق جو دیوبندی دریابادی کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر اب دیوبندی ہی بتائیں کہ ان میں کوئی مسلمان ہے؟ یقیناً دیوبندی علماء کے اصولوں سے کوئی بھی دیوبندی مسلمان نہیں

حوالہ نمبر ۹

دیوبندی علماء ایسے کافر کہ ان کے کفر میں تاویل بھی نہیں ہو سکتی

علم غیب کے حوالے سے دیوبندی مولویوں کا کیا موقف ہے پہلے اس کو بیان کرتا ہوں اور پھر ان ہی

کے گھر سے ایسے حوالے بیان کروں گا کہ یہ تمام دیوبندی ایسے کافر ثابت ہو جائیں گے کہ ان کے کفر میں کسی قسم کی تاویل بھی نہیں ہوگی۔

اشرفعلی تھانوی اور علم غیب

اشرف علی تھانوی صاحب اپنی رسوائے زمانہ کتاب "حفظ الایمان" میں مخلوق کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ایسا علمِ غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنوں بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔"

(حفظ الایمان، ص،۸، کتب خانہ اعزازیہ دیوبند)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اشرفعلی سب کے لیے علم غیب مانتا تھا اب وہ جتنا بھی ہو ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے لیکن یہ ثابت ہوگیا کہ اشرفعلی تھانوی علم غیب مانتا تھا اور پوری دیوبندیت کا اس عبارت پر ایمان ہے تو پوری دیوبندیت بھی سب مخلوق کے لیے علم غیب مانتی ہے وہ کتنا ہے ہمیں غرض نہیں ہے۔

فردوس شاہ دیوبندی اور علم غیب

دیوبندیوں کے بہت بڑے کذاب زمانہ خالد محمود کے استاذ سید فردوس شاہ صاحب لکھتے ہیں۔

"یہاں سے یہ بات واضح ہوگی کہ حضرت مولانا (تھانوی از ناقل) علم غیب عطائی کے قائل ہیں۔"

(چراغ سنت، ص،۲۰۸، مکتبہ نذیریہ لاہور)

مرتضی حسن دربھنگی اور علم غیب

دیوبندیوں کے مولوی مرتضی حسن دربھنگی صاحب لکھتے ہیں:

حفظ الایمان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علم غیب با عطائے الہی حاصل ہے۔

کچھ آگے جا کر لکھتے ہیں:

سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کے لیے نفس الامر میں علم غیب ثابت ہونا کیونکہ اس

سے بحث ہی نہیں وہ تو ثابت اور محقق امر ہے۔

مزید لکھتے ہیں:

جس غیب کا علم ذات مقدسہ کے لیے نفس الامر اور واقع میں ثابت ہے، اس سے تو یہاں بحث ہی نہیں وہ تو مسلم ہے۔

مزید کچھ آگے جا کے لکھتے ہیں:

صاحب حفظ الایمان کا مدعیٰ تو یہ ہے کہ سرور عالم کو باوجود علم غیب عطائی ہونے کے عالم الغیب کہنا جائز نہیں۔

مزید آگے جا کر لکھتے ہیں:

بیان بالا سے یہ ثابت ہو گیا کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو علم غیب حاصل ہے نہ اس میں گفتگو ہے نہ یہاں ہو سکتی ہے۔

(مجموعہ رسائل چاندپوری، جلد اول ص، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۲۲، ۱۲۳، انجمن ارشاد المسلمین لاہور)

قاری طیب کی پسند فرمودہ کتاب اور علم غیب

ابوالاوصاف رومی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

تیسری بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا جس کو بھی جو کچھ علم غیب حاصل ہے وہ ذاتی نہیں بلکہ عطائی ہے۔

(دیوبند سے بریلی تک ص، ۹۲، ادارہ اسلامیات لاہور)

سرفراز گکھڑوی اور علم غیب

سرفراز گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے لیے بعض علوم غیبیہ کا عطا ہونا مسلم حقیقت ہے اور کوئی مسلمان اس کا منکر نہیں ہے۔

(تنقید متین ص، ۱۶۲، مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

۶۱۶ دیوبندی علماء کی مصدقہ کتاب اور علم غیب

دیوبندیوں کی بہت ہی معتبر کتاب قہرآسمانی میں لکھا ہے:

غرض کہ لفظ عالم الغیب کے معنی میں دو شقیں فرمائی اور ایک شق کو سب میں موجود مانتے ہیں یہ نہیں کہہ رہے کہ جو علم غیب رسول علیہ السلام کو حاصل تھا۔

(قہرآسمانی بر فرقہ رضاخانی ص،۶۵،مدینہ برقی پریس بجنور،بار اول)

مخالف

مخالف نمبر ۱

دیوبندی اکابرین کے کفر میں تاویل بھی نہیں ہوسکتی

ان تمام حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ یہ تمام دیوبندی سرکار علیہ السلام کے لیے علم غیب مانتے ہیں ،اب اس کو بھی دیکھئے۔

دجل وفریب میں کمال حاصل کرنے والے دجال اعظم عبدالاحد قاسمی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو علمِ غیب نہ تھا نہ کبھی اس کا دعویٰ کیا اور کلام اللہ شریف اور بہت سی احادیث میں موجود ہے کہ آپ عالم الغیب نہ تھے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔

(داستان فرار،ص،۴۴،مکتبہ مدینہ دیوبند)

یہ کتاب ابوالقاسم نعمانی مہتمم دارالعلوم دیوبند، مفتی ارشد اعظمی ،محمد سلمان ناظم اعلیٰ مظاہرہ علوم سہارنپور،محمد اسرائیل گھوسی ،الیاس گھمن،ابوایوب،ساجد خان،عمیر قاسمی،نجیب اللہ اور طاہر حسین گیاوی کی مصدقہ ہے۔

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ ان تمام دیوبندیوں کے نزدیک سرکار علیہ السلام کے لیے علم غیب ماننا صریح شرک ہے،اور صریح میں کوئی تاویل نہیں ہوتی۔

دیوبندیوں کے انور شاہ کشمیری صاحب لکھتے ہیں:

ان التاویل فی الصریح لا یقبل

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل

انور شاہ کشمیری کے حوالوں سے معلوم ہوا کہ صریح میں تاویل نہیں ہوتی مذکورہ بالا تمام دیوبندی کہتے ہیں کہ علمِ غیب سرکار علیہ السلام کے لیے ماننا صریح شرک ہے اب اشرفعلی تھانوی، فردوس شاہ دیوبندی، ابوالاوصاف رومی، مرتضی دربھنگی، سرفراز گکھڑوی سرکار علیہ السلام کے لیے علم غیب مانتے ہیں تو نتیجہ کیا نکلا؟ یہی نہ کہ اشرفعلی تھانوی، فردوس شاہ، ابوالاوصاف، مرتضی دربھنگی اور سرفراز گکھڑوی ایسے مشرک ہیں کہ ان کے کفر وشرک میں تاویل کی بھی گنجائش نہیں ہے، یہ سب کچھ دیوبندیوں کے اصول کے مطابق ہے پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جب یہ سب ایسے کافر کہ ان کے کفر میں تاویل بھی نہیں ہوسکتی اور یہ ''داستان فرار'' والے سب دجال و کذاب ان دیوبندیوں کو کافر نہیں کہتے اور مرتضی حسن دربھنگی کے نزدیک ''کافر کو کافر نہ کہنا بھی کفر ہے'' تو یہ سارے ابوالقاسم نعمانی مہتم دارالعلوم دیوبند، مفتی ارشد اعظمی محمد سلمان ناظم اعلیٰ مظاہرعلوم سہارنپور، محمد اسرائیل گھوسی، الیاس گھمن، ابوایوب، اور طاہر حسین گیاوی اخبث جو اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے بارے میں بکواس کررہے تھے اپنے ہی اصولوں سے کافر ہوئے، میں ان تمام دیوبندیوں سے کہتا ہوں کہ اپنا اور اپنے ان ملاؤں کا اپنے اصولوں کی روشنی میں ایمان ثابت کرو۔

ہوئے جو آپ کافر میرا قصور کیا جو کچھ کیا آپ ہی نے کیا بے خطا ہوں میں

مخالف نمبر ۲

جوان دیوبندیوں کے کفر میں شک بھی کرے وہ بھی کافر دیوبندی فتویٰ

مذکورہ بالا حوالوں سے معلوم ہوا کہ اشرفعلی تھانوی، مرتضی حسن دربھنگی، مولوی فردوس شاہ، ابوالاو

صاف رومی دیوبندی اور سرفراز گکھڑوی صاحب سرکار علیہ السلام کے لیے علم غیب مانتے ہیں اب آیئے دیوبندی الیاس گھمن صاحب کی بھی دیکھیے، لکھتے ہیں:

قرآن کریم نے جب صاف صاف علم غیب کے عنوان ہی کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے نہیں رکھا اور صاف صاف اس کی نفی کر دی تو پھر اس عنوان (علم غیب از ناقل) کو آپ کے لیے ثابت کرنا انتہائی درجے کی گستاخی ہے۔

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، ص،۲۲۹، مکتبہ اہل سنت والجماعت)

گھمن صاحب کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ سرکار علیہ السلام کے لیے علم غیب کو ثابت کرنا کوئی چھوٹی سی گستاخی نہیں بلکہ انتہائی درجے کی گستاخی ہے جب سرکار علیہ السلام کے لیے علمِ غیب ثابت کرنا گستاخی اور انتہائی درجے کی گستاخی تو یہ تمام اکابر دیوبند اشرف علی تھانوی، مرتضی حسن در بھنگی، فردوس شاہ، ابوالاوصاف اور سرفراز گکھڑوی اور ٦١٦ دیوبندی انتہائی درجے کے گستاخ ہوئے اور گستاخ کون ہوتا ہے ،الیاس گھمن صاحب سے ہی پوچھ لیتے ہیں۔ چنانچہ مولوی الیاس گھمن صاحب لکھتے ہیں:

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ادنی سے ادنی درجے کی اہانت یا معمولی سے معمولی درجے کی اہانت و گستاخی باعث کفر ہی نہیں بلکہ اشد ترین کفر ہے۔

(فرقہ بریلویت، پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، ص،۲۱۱، مکتبہ اہل سنت والجماعت)

جب سرکار علیہ السلام کی ادنی سے ادنی اور معمولی سے معمولی گستاخی کفر ہی نہیں بلکہ اشد ترین کفر ہے تو انتہائی درجے کی گستاخی کرنے والوں کے بارے میں دیوبندی فتویٰ کیا ہوگا، ان سے بڑا کافر تو اور کوئی نہیں ہوگا، اب نتیجہ بالکل واضح ہے کہ یہ تمام دیوبندی اکابر سرکار علیہ السلام کے لیے علمِ غیب کے عنوان کو ثابت کر کے سب سے بڑے کافر ہوئے۔

ان دیوبندیوں کے کفر میں جو شک کرے وہ بھی کافر:

مذکورہ بالا حوالوں سے معلوم ہوا کہ یہ تمام دیوبندی اکابر گستاخ رسول اور چھوٹے موٹے نہیں بلکہ انتہائی درجے کے گستاخ رسول، گستاخ رسول کا حکم کیا ہے الیاس گھمن کی کتاب سے آپ پڑھ چکے، اب

ایک اور حوالہ بھی دے دیتا ہوں جو کہ بقول الیاس گھمن کے دیوبندیوں کی اجماعی کتاب ہے، چنانچہ دیوبندی مولوی انور شاہ کاشمیری صاحب لکھتے ہیں:

اس لیے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرنے والا قطعا کافر ہے اور جو اس میں شک کرے وہ بھی کافر کا بھائی دوسرا کافر ہے (یعنی وہ بھی کافر ہے)

(ترجمہ، اکفار الملحدین ص، ۳۶۰، مکتبہ لدھیانوی)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سبّ وشتم یا آپ کی توہین وتنقیص کرنے والا کافر ہے، جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

(ترجمہ، اکفار الملحدین ص، ۲۱۰، مکتبہ لدھیانوی)

جو ان کو کافر نہ کہے یا تاویل کرے کافر ہے:

پہلے حوالے سے معلوم ہوا کہ یہ سارے دیوبندی جو سرکار ﷺ کے لیے علم غیب مانتے ہیں قطعاً کافر ہیں تو اب انور شاہ کشمیری کا ہی ایک حوالہ دیکھ لیں چنانچہ انور شاہ کاشمیری صاحب کہتے ہیں:

جو شخص یقینی کافر کے کفر میں تاویل کرے اور اسے کافر قرار نہ دے وہ خود بھی کافر ہے۔

(تحفۃ المناظر ص، ۶۸، مکتبۃ السعید، کراچی)

ان تمام حوالوں سے معلوم ہوا کہ یہ تمام اکابرین دیوبند اپنے ہی اصولوں سے ایسے گستاخ اور کافر ہیں کہ جو ان کے کفر میں شک بھی کرے وہ بھی کافر اور ان کے کفر میں تاویل بھی نہیں ہو سکتی بلکہ تاویل کرنے والا بھی کافر یہ ہوتا ہے

دیوبندیوں کے نام نہاد امام اہلسنت سرفراز گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں:

علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب وشتم کرنے والا اور آپ کی توہین کرنے والا کافر ہے اور جو شخص اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

(عبارات اکابر ص، ۳۲، مکتبہ صفدریہ، گوجرانوالہ)

اس حوالے سے بھی معلوم ہوا کہ سرکار علیہ السلام کی توہین کرنے والا کافر اور جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر اور ماقبل حوالوں سے معلوم ہو گیا کہ یہ اکابرین دیوبند اشرفعلی، مرتضی حسن دربھنگی، سرفراز وغیرہم دیوبندی تحریروں کی روشنی میں گستاخ ہیں سرکار علیہ السلام کی توہین کرنے والے اور انتہائی درجے کے گستاخ ہیں، تو اب جو بھی دیوبندی ان کے کفر میں شک کرے گا یا عذاب میں شک کرے گا وہ بھی کافر، دیوبندیوں میں کون مسلمان رہا؟

مخالف نمبر ۳

یہ تمام اکابرین دیوبند کافروزانی اور جوان کو کافروزانی نہ کہے وہ بھی کافروزانی

(۱) دیوبندیوں کے نام نہاد امام اہل سنت سرفراز گکھڑوی کے پیر حسین علی کی معتبر ترین کتاب ''بلغۃ الحیران'' جس کو اس نے نظر ثانی کے بعد طبع کرایا اس کے شروع میں یہ **''فتویٰ حضرت پیر صاحب بغداد والہ دربارہ علم غیب معہ تشریح''** ہیڈنگ دینے کے بعد آخر میں بطور نتیجہ لکھا ہے:

ان عقائد باطلہ (علم غیب وغیرہ از ناقل) پر مطلع ہو کر انہیں کافر مرتد ملعون جہنمی نہ کہنے والا بھی ویسا ہی مرتد و کافر ہے پھر اس کو جو ایسا نہ سمجھے وہ بھی ویسا ہی ہے کوکب الیمانی علی اولاد الزوانی، کوکب الیمانین علی الجعلان والخراطین، توضیح المراد لمن تخبط فی الاستمداد، کالا کافر، ان کتابوں میں ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے عقائد والے کالے کافر ہیں ان کا کوئی نکاح نہیں، سب زانی ہیں

(بلغۃ الحیران ص ۴، حمایت اسلام پریس)

سرفراز گکھڑوی کے پیر بھائی اور دیوبندیوں کے شیخ القرآن غلام اللہ خان لکھتا ہے:

نوٹ! ایسے عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر جو انہیں کافر مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے کوکب الیمانی علی اولاد الزوانی، کوکب الیمانین علی الجعلان والخراطین، توضیح المراد لمن تخبط فی الاستمداد، کالا کافر، ان سب کتابوں میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے عقائد والے لوگ بالکل پکے کافر ہیں اور ان کا کوئی نکاح نہیں۔

(تفسیر جواہر القرآن، جلد اول، ص ۴۲، کتب خانہ رشیدیہ راولپنڈی)

یہ کسی دیوبندی کا تفرد نہیں بلکہ یہ ان کے گھر کا اجماعی مسئلہ ہے کیونکہ یہ تفسیر درج ذیل اکابرین دیوبند کی مصدقہ ہے (۱) سید سلیمان ندوی (۲) نصیر الدین غور غشتی (۳) محمد ولی اللہ (۴) ظفر احمد عثمانی (۵) مولانا رسول خان (۶) شیخ الحدیث عبدالرحمٰن دیوبندی (۷) عنایت اللہ شاہ بخاری (۸) قاضی شمس الدین (۹) غلام مصطفیٰ دیوبندی (۱۰) سیاح الدین دیوبندی

نتیجہ

میں یہاں نتیجہ بیان کرنا ضروری ہی نہیں بلکہ بہت ضروری سمجھتا ہوں مذکورہ بالا وہ تمام دیوبندی جن کے حوالے ہم نے بیان کئے ہیں کہ وہ سرکار ﷺ کے لئے علم غیب مانتے ہیں وہ تمام دیوبندی اکابرین

(۱) پکے کافر (۲) مرتد (۳) ملعون (۴) جہنمی (۵) ان کو ایسا نہ سمجھنے والا بھی کافر (۶) پھر اس کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر (۷) اِن کا کوئی نکاح نہیں تھا (۸) زانی تھے (۹) جو اِن کو مسلمان کہے اس کا بھی کوئی نکاح نہیں (۱۰) وہ بھی زانی ہے

نوٹ! اپنے اصول و فتاوی کی رٹ لگانے والوں کو یہاں مرگی کا دورہ پڑے گا جس کا علاج تمام اکابرین دیوبند کی مٹی پلید کرنے سے ہوگا اور دیوبندی آج کل یہی کام کر رہے ہیں

مخالف نمبر ۴

دیوبندی مولوی کا آخری فیصلہ علم غیب کا اطلاق کرنے والا بھی کافر و مشرک

دیوبندی مماتی مولوی میاں محمد الیاس صاحب سرفراز گکھڑوی کے پیر حسین علی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے:

علم غیب خاصہ خداوندی ہے اور کسی دوسرے پر اس کا اطلاق نص قرآنی کی مخالفت کے باعث کفر و شرک ہے

(مولانا حسین علی ص ۱۱۴، اشاعت اکیڈمی پشاور)

نوٹ! جب علم غیب کا اطلاق کفر و شرک ہے تو مذکورہ بالا وہ تمام دیوبندی جو سرکار ﷺ پر علم غیب کا اطلاق

کرتے ہیں وہ کافرومشرک ہوئے

﴿...... حوالہ نمبر ۱۰ ......﴾

جوان اکابرین دیوبند کے کفر میں شک بھی کرے کافر اور اس کا نکاح نہیں

(۱) دیوبندیوں کے ۶۱۶ علماء کی مصدقہ کتاب ''قہر آسمانی برفرقہ رضا خانی'' میں ایک مقام پر دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

مولوی احمد رضا خان صاحب مرحوم جو اس فرقہ کے قائد اعظم گزرے ہیں خاکسار سے بہت ملاقات تھی اور وہ بیشک عالمانہ شان رکھتے تھے۔

(قہر آسمانی برفرقہ رضا خانی، ص،۹۹، مدینہ برقی پریس بجنور، باراول)

ایک اور مقام پر دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

احمد رضا خان صاحب مرحوم

(قہر آسمانی برفرقہ رضا خانی، ص،۳۷۹، مدینہ برقی پریس بجنور، باراول)

(۲) چالیس سے زیادہ دیوبندی علماء کی مصدقہ کتاب فاتحہ کا صحیح طریقہ میں دیوبندی صاحب لکھتے ہیں۔

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلویؒ

(فاتحہ کا صحیح طریقہ، ص،۱۴۱، مکتبہ خلیل لاہور)

(۳) کذاب زمانہ دیوبندیوں کے بہت بڑے علامہ خالد محمود صاحب لکھتے ہیں:

مولوی احمد رضا خان صاحبؒ

(مقام حیات، ص،۹۶، مکتبہ پیام اسلام لاہور)

نوٹ: دیوبندیوں نے اپنے آبائی پیشہ کی وجہ سے (ؒ ۔۔۔یعنی رحمۃ اللہ علیہ) کی علامت جدید ایڈیشن میں ختم کردی ہے۔

(۴) قاضی مظہر حسین صاحب لکھتے ہیں:

ان سب استدلالات کا بریلوی علماء کے پیشوا و امام مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی مرحوم نے......

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

مولانا بریلوی مرحوم کے ان فتاوی پر آپ ضرور ماتم کریں گے۔۔۔

(بشارت الدارین،ص،۵۳۸،۵۲۴،ادارہ مظہر التحقیق لاہور)

(۵) دیوبندی مولوی ابن الحسن عباسی صاحب لکھتے ہیں:

احمد رضا خان مرحوم

(کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ،ص،۴۸،مکتبہ فاروقیہ کراچی)

(۶) دیوبندی مولوی محمد اسلم شیخوپوری صاحب لکھتے ہیں:

حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب فرماتے ہیں میں نے مولانا تھانوی کو دیکھا کہ مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم سے بہت چیزوں میں اختلافات رکھتے تھے۔

(ندائے منبر و محراب،جلد اول،ص،۱۷۸،ناشر صدف پبلشرز کراچی)

(۷) مولوی عبدالباری دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

مولوی احمد رضا صاحب مرحوم جنہوں نے خود حضرت کی تکفیر و مخالفت کا کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا ان کی شدومد سے حمایت فرماتے کہ ممکن ہے ان کی مخالفت کا سبب واقعی حب رسول ہو اور ہم لوگوں کو غلط فہمی سے حضور کی شان میں گستاخ جانتے ہوں۔

(جامع المجددین،ص،۸۴،ادارہ اسلامیات لاہور)

(۸) دیوبندیوں کے مفتی عبدالمجید دین پوری کی پسند فرمودہ کتاب میں نثار احمد خان دیوبندی صاحب لکھتے ہیں۔

یہ چند عبارتیں مولوی احمد رضا خان کی ہیں۔(اللہ ان پر رحم فرمائے)

(تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند،ص،۱۲،مکتبہ الشیخ کراچی)

(۹) مولوی نثار احمد دیوبندی اشرفعلی تھانوی کے حوالے سے لکھتے ہے:

مولانا اشرفعلی تھانوی صاحب کو جب مولانا احمد رضا خان کے انتقال کی خبر ملی تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر فرمایا فاضل بریلوی نے ہمارے بعض بزرگوں اور اس ناچیز کے بارے میں جو فتوے دیئے ہیں وہ سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کے جذبے سے مغلوب ہو کر دیئے ہیں اس لیے ان شاء اللہ تعالیٰ عنداللہ معذور اور مرحوم و مغفور ہوں گے۔

(تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند، ص ۱۸، مکتبہ الشیخ کراچی)

(۱۰) دیوبندی شیخ الحدیث ادریس کاندھلوی صاحب کہتے ہیں:

کہ جن علماء نے ہمارے بعض بزرگوں کے متعلق کفر کے فتوے دیئے ہیں ہم ان حضرات کے بارے میں نیک گمان رکھتے ہیں اور یہ نیک گمان حسنِ ظن کے طور پر نہیں ہے ہماری تحقیق یہی ہے کہ یہ حضرات سچے مومن اور مسلمان ہیں۔

(تہمت وہابیت اور علماء دیوبند، ص ۱۸، مکتبہ الشیخ کراچی)

(۱۱) دیوبندیوں کے رسالہ ''حق نوائے احتشام'' میں ایک دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

مولانا بریلویؒ کا فتویٰ ۔۔۔۔۔

(حق نوائے احتشام، ص ۵۹، اکتوبر ۲۰۰۹)

(۱۲) مولوی اخلاق حسین قاسمی دیوبندی صاحب ''مولانا احمد رضا خان صاحب بریلویؒ'' کی ہیڈنگ دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مولانا مرحوم مسلمان کے بڑے طبقہ (بریلوی مسلک) کے بلند پایہ عالم اور مقتداء ہیں۔

(علماء دیوبند کی تفسیری خدمات، ص ۴۷، مکتبہ تنظیم ابنائے قدیم دار العلوم دیوبند)

کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں:

اس لیے آپ کے ترجمہ میں یہ خصوصیت پیدا ہو گئی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے متعلق آیات کا تاویلی ترجمہ کرتے ہیں، اور ان آیات کے لفظی ترجمہ سے عوام کو جو اشکالات

ہوتے ہیں انہیں مولانا اپنے تاویلی ترجمہ سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(علماء دیوبند کی تفسیری خدمات، ص،۴۷، مکتبہ تنظیم ابنائے قدیم دارالعلوم دیوبند)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

مولانا بریلوی کے بارے میں ان کے ہم عصر مقابل مولانا اشرفعلی تھانوی کا یہ قول مشہور ہے کہ مولانا (اعلیٰ حضرت امام اہلسنت از ناقل) پر عشقِ رسول کا غلبہ تھا۔

(علماء دیوبند کی تفسیری خدمات، ص،۴۷، مکتبہ تنظیم ابنائے قدیم دارالعلوم دیوبند)

کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں:

مولانا احمد رضا خان کے انداز تحریر میں جو تختی پیدا ہوئی ہے وہ دراصل حضرت مولانا محمد اسمعیل شہید علیہ الرحمہ کی مشہور اصلاحی کتاب (تقویۃ الایمان) کے لب ولہجہ کا شدید ردعمل معلوم ہوتی ہے لیکن مولانا مرحوم نے......

(علماء دیوبند کی تفسیری خدمات، ص،۴۷، مکتبہ تنظیم ابنائے قدیم دارالعلوم دیوبند)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

مولانا مرحوم ایک جید عالم دین تھے:

(علماء دیوبند کی تفسیری خدمات، ص،۴۶، مکتبہ تنظیم ابنائے قدیم دارالعلوم دیوبند)

(۱۳) دیوبندی مولوی ارسلان اختر صاحب لکھتے ہیں:

وہ (اشرفعلی تھانوی از ناقل) اس چیز (دیوبندیوں کو برا بھلا کہنا) کو ان (اعلیٰ حضرت امام اہلسنت از ناقل) کے لیے ذریعہ نجات تجویز کرتے ہیں اور یہ بڑی سے بڑی عبادتوں کو بھی ذریعہ نجات تجویز کرنے کے لیے تیار نہیں۔

(اکابر دیوبند اور عشقِ رسول، ص،۱۰۲، مکتبہ ارسلان)

(۱۴) دیوبندی مولوی قاری طیب صاحب لکھتے ہیں:

مولانا احمد رضا خانؒ دیوبند کے فیض یافتہ

کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں:

ہم تو یہ کہتے ہیں کہ نہ ہم مولانا احمد رضا خانؒ کو کوئی برا بھلا کہنا جائز سمجھتے ہیں نہ کبھی کہا۔

(خطباتِ حکیم الاسلام، جلد ۷، ص ۴۴۸، کتب خانہ مجید یہ ملتان)

(۱۵) دیوبندیوں کے مورخِ اسلام ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب لکھتے ہیں:

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اہم فتویٰ

مزید لکھتے ہیں:

اعلیٰ حضرتؒ کی تصانیف ردِ شیعت میں۔

(تاریخی دستاویز، ص ۱۱۴)

(۱۶) دیوبندی محقق محمد طاہر رزاق صاحب لکھتے ہیں:

مولانا احمد رضا خان بریلویؒ

(فتنہ قادیانیت کو پہچانیے، ص ۵، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان)

(۱۷) دیوبندی محقق محمد متین خالد صاحب لکھتے ہیں:

مولانا احمد رضا خان بریلویؒ

(قادیانیت میری نظر میں، ص ۸۰، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان)

(۱۸) دیوبندیوں کے معتبر فتاویٰ کا مجموعہ میں عبدالحق دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

لما قال المولوی احمد رضا خانؒ

(فتاویٰ حقانیہ جلد ۲، ص ۸۳)

(۱۹) دیوبندی مولوی سلمان منصور پوری صاحب لکھتے ہیں:

علماء دیوبند احمد رضا خان صاحب کو اہل بدعت (دیوبندیوں کی الٹی گنگا کہ اہل سنت کو اہل بدعت کہتے ہیں از ناقل) کا مقتدی سمجھتے ہیں لیکن ان کی تکفیر نہیں کرتے اس لیے علماء محققین کا مسلک یہ ہے کہ جو اھل بدعت اپنی بدعت میں تاویل کرتے ہیں ان کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔

(کتاب النوازل، جلد ۱، ص ۴۴۳، المرکز العلمی مراد آباد)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

یہ دونوں شخصیتیں (ان میں سے ایک اعلیٰ حضرت امام اہلسنت ہیں از ناقل) مسلمان ہیں۔

(کتاب النوازل، جلد،۔۔، ص۴۴۲، المرکز العلمی مراد آباد)

(۲۰) دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں:

''اصلاح مفاہیم'' دراصل بریلوی مکتب فکر کے ایک فاضل اور جناب مولانا احمد رضا خان بریلوی مرحوم۔۔۔۔۔

(تحفظ عقائد اہل سنت، ص۴۹۴، ناشر جامعہ حنفیہ)

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

محمد علوی مالکی دراصل بریلوی عقیدہ کے حامل اور فاضل بریلوی جناب مولانا احمد رضا خان مرحوم کے بیک واسطہ خلیفہ ہیں۔

(تحفظ عقائد اہل سنت، ۴۹۳، ناشر جامعہ حنفیہ)

نوٹ: یہ کتاب دیوبندی مفتی انور اوکاڑوی، حبیب الرحمٰن سومرو، عبد القدوس ترمذی، جمیل الرحمٰن اور اسماعیل بدات اور مفتی محمد اعظم کی مصدقہ ہے۔

ان تمام دیوبندیوں کا حکم شرعی دیوبندیوں کے گھر سے

وہ تمام دیوبندی جو اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کو رحمۃ اللہ علیہ لکھتے یا مانتے ہیں ان کے بارے میں دس سے بھی زائد دیوبندی اکابر کی مصدقہ کتاب رضا خانی مذہب میں لکھا ہے:

مولوی احمد رضا بریلوی نے اپنی تصانیف خبیثہ عرفان شریف احکام شریعت فتاویٰ رضویہ فتاویٰ افریقہ وغیرہ میں اہل سنت و جماعت (نقلی اہل سنت و جماعت حقیقت میں اہل بدعت و بدمذہب از ناقل) اولیائے کرام محدثین دیوبند کو کافر لکھا ہے تو اولیائے کرام محدثین دیوبند کو کافر کہنے والا مولوی احمد

رضا خان بریلوی خود مشرک اور کافر ہے جو اس کے مشرک اور کافر ہونے میں شک کرے یا توقف کرے وہ بلا شبہ مشرک اور کافر ہے۔

(رضا خانی مذہب، حصہ سوم، ص ۷۶، راشدیہ اکیڈمی کراچی)

ان دس سے زائد کذابوں، دجالوں اور لعنت کے ماروں نے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے بارے میں جو بکواس کی ہے اس کا رد تو دیوبندیوں ہی کے گھر میں موجود ہے، لیکن میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان تمام دیوبندیوں کا حکم (جنھوں نے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کو مسلمان لکھا ہے یا عاشق رسول لکھا ہے یا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھا ہے یا آپ کے معاذ اللہ کافر ہونے میں شک کیا ہے یا توقف ہی کیا ہے) کیا ہوگا لازماً یہی کہ یہ تمام دیوبندی ان دس سے بھی زیادہ دیوبندی علماء کے نزدیک مشرک اور کافر اور جو ان کو کافر اور مشرک نہ مانے وہ بھی کافر تو یہ دس سے زائد دیوبندی مولوی بھی ہوئے کافر و مشرک کہ یہ ان تمام دیوبندیوں کو جن کا حوالہ ہم نے دیا ہے، ان کو کم از کم مسلمان تو سمجھتے ہیں اگر ان کو مسلمان نہیں سمجھتے تو حوالہ پیش کریں اور اگر مسلمان مانتے ہیں اور واقعی مانتے ہیں تو پھر یہ دس بھی پکے کافر اور ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر، اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے بارے میں بکواس کرنے والے اپنے بزرگوں کے ایمان کی فکر کریں اور ان کو اپنے اصولوں سے مسلمان ثابت کریں اور اگر نہ کر سکیں اور یقیناً مسلمان ثابت نہیں کر سکیں گے تو اپنی قسمت پر روئیں کہ ان کے اکابرین ان ہی کے اصولوں سے کافر و مشرک اور یہ خود بھی اپنے ہی اصولوں سے ایسے کافر کہ بعد والوں میں سے کوئی بھی ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر۔

یہ "۲۰" سے زائد دیوبندی اکابرین جنھوں نے اعلیٰ حضرت کو مسلمان کہا وہ دیوبندی فتوے سے مرتد، ملعون و زانی اور جو ان کو ایسا نہ کہے وہ بھی مرتد، ملعون و زانی

دیوبندیوں کے نام نہاد امام اہل سنت سرفراز گکھڑوی کے پیر حسین علی کی معتبر ترین کتاب "بلغۃ الحیران" جس کو اس نے نظر ثانی کے بعد طبع کرایا کے شروع میں یہ **"فتویٰ حضرت پیر صاحب بغداد والہ در بارہ علم غیب معہ تشریح"** ہیڈنگ دینے کے بعد آخر میں بطور نتیجہ لکھا ہے:

ان عقائد باطلہ (علم غیب وغیرہ از ناقل) پر مطلع ہو کر انہیں کافر مرتد ملعون جہنمی نہ کہنے والا بھی ویسا ہی مرتد و کافر ہے پھر اس کو جو ایسا نہ سمجھے وہ بھی ویسا ہی ہے کوکب الیمانی علی اولاد الزوانی، کوکب الیمانین علی الجعلان و الخراطین، توضیح المراد لمن تخبط فی الاستمداد، کالا کافر، ان کتابوں میں ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے عقائد والے کالے کافر ہیں ان کا کوئی نکاح نہیں، سب زانی ہیں

(بلغۃ الحیران ص ۴، حمایت اسلام پریس)

سرفراز گکھڑوی کے پیر بھائی اور دیوبندیوں کے شیخ القرآن غلام اللہ خان لکھتا ہے:

نوٹ! ایسے عقائد باطلہ (علم غیب وغیرہ) پر مطلع ہو کر جو انہیں کافر مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے کوکب الیمانی علی اولاد الزوانی، کوکب الیمانین علی الجعلان و الخراطین، توضیح المراد لمن تخبط فی الاستمداد، کالا کافر، ان سب کتابوں میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے عقائد والے لوگ بالکل پکے کافر ہیں اور ان کا کوئی نکاح نہیں۔

(تفسیر جواہر القرآن، جلد اول ص ۴۲، کتب خانہ رشیدیہ راولپنڈی)

یہ کسی دیوبندی کا تفرد نہیں بلکہ یہ ان کے گھر کا اجماعی مسئلہ ہے کیونکہ یہ تفسیر درج ذیل اکابرین دیوبند کی مصدقہ ہے (۱) سید سلیمان ندوی (۲) نصیر الدین غورغشتی (۳) محمد ولی اللہ (۴) ظفر احمد عثمانی (۵) مولانا رسول خان (۶) شیخ الحدیث عبد الرحمٰن دیوبندی (۷) عنایت اللہ شاہ بخاری (۸) قاضی شمس الدین (۹) غلام مصطفیٰ دیوبندی (۱۰) سیاح الدین دیوبندی

مذکورہ بالا تمام دیوبندی جانتے تھے کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت سرکار علیہ السلام کے لئے علم غیب مانتے ہیں اس کے باوجود بھی انہوں نے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کو مسلمان تسلیم کیا (دیوبندی پر یہ مثال صادق آتی ہے من حفر لأخيه واقع فيه دیوبندیوں نے جو کچھ ہمارے بارے میں یا پھر اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے بارے میں بکواسات کیں تھیں آج وہ ان کے اپنے ہی گلے کا ایسا پھندا بنی جو تا قیامت دیوبندی نکال نہیں سکتے)

دیوبندیوں رونا نہیں یہ تمہارے اپنے اصول ہیں:

یہ دیوبندی بد بخت انگریز کے ایجنٹ ہمارے بارے میں توڑ جوڑ کا کھیل کھیل کر یہی بکواس کرتے آئے ہیں اوران میں سب سے بڑے بد بخت مرتضی حسن لعنتی خبیث نے تو حیاء کا گلا گھونٹ کر بے حیائی میں سرتاپا غرق ہوکراور قاسم نانوتوی سے جوڑتور کے کھیل کی کامل تربیت لے کر پورے پورے رسالے اس موضوع پر لکھے ہیں آج ان کے اپنے بزرگ ان ہی کے اصولوں سے کافر، مرتد، ملعون وزانی اوران کی اولا دولدالحرام کی ثابت ہوگئی کسی بھی دیوبندی کو بھونکنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ سب کچھ ان کے اپنے اصولوں کے مطابق ہے یہ سب دیوبندی جنہوں نے اعلی حضرت امام اہل سنت کو مرحوم وغیرہ لکھا ہے سب جانتے تھے کہ اعلی حضرت امام اہل سنت کا عقیدہ سرکار علیہ ﷺ کے لئے علم غیب کا ہے اس کے باوجود اعلی حضرت امام اہل سنت کو مسلمان لکھا اور مانا ہے تو اب اس دیوبندی فتوے کے مطابق سب کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اوران کا کوئی نکاح نہیں تھا ساری زندگی زنا کرتے رہے اوران کی اولاد بھی حرامی ہے دیوبندی اکابرین نے جو ہمارے بارے میں لکھا تھا وہ ان کے اپنے ہی گلے کی ایسی ہڈی بنا نہ اگل سکتے ہیں نہ نگل سکتے ہیں۔ میں پھر بھی آج کل کے تمام دیوبندیوں سے کہتا ہوں کہ اپنے اصولوں سے اپنے ان اکابر کو مسلمان ثابت کرو، اوران کی اولاد کا حلالی ہونا ثابت کرو، تم اپنے اصولوں سے نہ اپنے ان اکابر کو مسلمان ثابت کر سکتے ہو اور نہ ان کی اولاد کو حلالی ثابت کر سکتے ہو نیز میں بتا تا ہوں کہ دیوبندیوں کے کتنے اکابر حرامی ہیں

(۱) حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی اصولوں سے کافر، مرتد، ملعون وزانی اس کی اولاد حرامی

(۲) کفایت اللہ دہلوی کافر اوراس کی اولاد حرامی۔

(۳) شفیع دیوبندی کافر اوراس کی اولاد۔۔۔۔حرامی۔

(۴) قاری طیب دیوبندی کافر اوراس کی اولاد حرامی۔

(۵) ان کے علاوہ وہ تمام جن کے ہم نے حوالے دیئے ہیں سب کافر اوران کی اولاد بھی حرامی

،دیوبندیوں میں کون حلالی ہے یہ ابوایوب، گھمن اور دارالعلوم دیوبند کے جدید مفتی جانتے ہیں اگر کوئی ایک بھی ہے تو ہمیں بتایئے گا ہم تمہارے ہی اصولوں سے ان کا حرامی ہونا ثابت کریں گے ان بدبختوں اور بے غیرتوں کو ہمارے بارے میں بکواس کرنے کی ضرورت نہیں یہ سب کے سب اپنے ہی دیوبندی علماء کے اصولوں سے کافر اور ان کی اولاد حرامی ثابت ہوتی ہے اگر کسی بے غیرت کو زیادہ ہی غیرت آئے تو وہ اپنے ابا مرتضی حسن کے رسالے پڑھ کر اپنی اس غیرت کو کسی گندی نالی میں دفن کر دے، دیوبندیو! تم نے بہت بکواس کر لی اب تمہاری ہر بکواس کا جواب تمہارے ہی اصولوں سے دیا جائے گا۔

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

''۲۰'' سے زائد دیوبندی اکابر ایسے مرتد، کافر کہ ان کا نکاح کسی حیوان سے بھی جائز نہیں

دیوبندیوں کے مناظر امین صفدر اکاڑوی صاحب لکھتے ہیں:

ہماری طرف سے ترتیب یہ ہوگی کہ احمد رضا خان اپنی کتابوں کی روشنی میں گستاخ، گستاخِ رسول تھا گستاخ اھل بیت تھا، گستاخ صحابہ کرام تھا، فقہاء کا منکر اور اولیاء کا گستاخ تھا وہ اپنے فتوی حسام الحرمین کے مطابق ایسا کافر اور مرتد تھا کہ جو اس کو پرلے درجہ کا فاسق فاجر مسلمان سمجھے وہ بھی کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کا نکاح کسی حیوان سے جائز نہیں اس کی ساری اولاد ولد الحرام ہے۔

(تریاق اکبر بزبان صفدر، ص ۴۵۹، مکتبہ الامین بہاولپور پاکستان)

اب تو دیوبندیوں کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ان کے اکابر ساری زندگی کیا کرتے رہے اور ان کی اولاد کیا تھی میں اس پر مزید کوئی تبصرہ نہیں کرتا اگر کسی دیوبندی نے ہمت دکھائی تو اس پر تبصرے کے ساتھ ساتھ اور بھی حوالہ جات دوں گا

...... حوالہ نمبر ۱۱ ......

ان دیوبندیوں کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر

دیوبندی کے دس سے زائد اکابر کی مصدقہ کتاب رضاخانی مذہب میں لکھا ہے:

اگر چہ علمائے حق کو سر سید احمد خان ...... لیکن اس کے باوجود ان کو (سر سید کو) نہ صرف مسلمان ہی بلکہ مسلمانوں کے ہمدرد و خیر خواہ سمجھتے ہیں۔

(رضا خانی مذہب، حصہ سوم، ص ۳۹۸، راشدیہ اکیڈمی کراچی)

مخالف

یہی وہ دس سے زائد بد بخت ہیں جنہوں نے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ کافر و مشرک کہا تھا (حوالہ نمبر ۱۰ میں موجود ہے از ناقل) اب قدرت کا کرشمہ دیکھئے اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت ولی کامل سے دشمنی کا انجام دیکھئے اللہ عزوجل کے پیارے اور ولی کامل سے بغض و عداوت رکھنے والوں کے خلاف اللہ رب العزت کا اعلان جنگ دیکھئے کہ یہ دس سے بھی زیادہ علماء دیوبند کو ان کے اپنے گھر سے یہ تحفہ ملا کہ ''جو ان کے کفر میں شک بھی کرے وہ بھی کافر ہے'' چنانچہ دیوبندیوں کے مفتی نعیم صاحب سر سید کے بارے میں حکم شرعی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جو شخص پیر نیچر (سر سید) کے کفریات قطعیہ یقینیہ میں کسی ایک پر مطلع ہونے کے بعد اس کے کافر مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر و مرتد کہنے میں توقف کرے۔ تو وہ بھی بحکم شریعت مطہرہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے اور اگر بے توبہ مرا تو مستحق عذاب ابدی ہے۔

(ادیان باطلہ اور صراط مستقیم ص ۲۲۹، مکتبہ بیت الاشاعت)

قارئین! دیکھا آپ نے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے ایمان پر کلام کرنے والوں کا اپنا ہی ایمان ثابت نہیں ہے، مزے کی بات یہ ہے کہ ان کو مسلمان سمجھنا تو دور کی بات اگر کافر نہ سمجھے یا ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، ان جہلاء کو ایک ولی کامل کے بارے میں بکواس کرنے کا کیسا پیارا انعام ملا۔ آپ نے اوپر دیکھ لیا کہ جو سر سید کو کافر کہنے میں شک و توقف کرے، وہ بھی کافر اب ہم صرف ایسے حوالے بیان کر دیتے ہیں نتیجہ آپ خود نکال لیجئے گا۔

الیاس گھمن، ابوایوب، مفتی حماد کے کفر میں شک یا توقف کرنے والا بھی کافر

الیاس گھمن، ابوایوب اور مفتی حماد نے ابوعکاشہ کی کتاب کی بھرپور تائید کی ہے اور دیوبندیوں کا ریڈی میڈ مفتی مجاہد کہتا ہے کہ تقریظ و تائید کرنے والے پر بھی ذمہ داری آتی ہے تو اب اس کتاب کی ذمہ داری الیاس گھمن، ابوایوب، مفتی حماد پر بھی ہوگی اس کتاب میں کیا ہے اسے بھی دیکھئے!

دیوبندی مولوی ابوعکاشہ صاحب سرسید کے بارے میں لکھتے ہیں۔

اگرچہ علمائے حق کو سرسید احمد خان......لیکن اس کے باوجود ان کو نہ صرف مسلمان ہی بلکہ مسلمانوں کے ہمدرد و خیر خواہ سمجھتے ہیں۔

(اپنے عقائد کا جائزہ لیجئے، ص ۱۷۲، مجلس تحفظ صحابہ و اہل بیت)

نوٹ! سرسید کے مسلمانوں کے خیر خواہ ہونے کی تردید فتاویٰ حقانیہ میں دیکھیں۔

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ الیاس گھمن، ابوایوب، مفتی حماد وغیرہم سرسید کو صرف مسلمان نہیں بلکہ بہت بڑا مسلمان سمجھتے ہیں اب مفتی نعیم کا وہ فتویٰ جو ہم نے نقل کیا ہے اس کو بھی دیکھیں نتیجہ بالکل واضح ہے کہ سرسید کو مسلمان سمجھ کر یہ سب ایسے کافر ہوئے کہ جو ان کے کفر میں شک یا توقف کرے وہ بھی کافر، دیکھ لیجئے! ان لوگوں کے ایمان کی حالت جو بدبخت، بےشرم، بےحیاء اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے ایمان کے بارے میں بکواس کرتے ہیں میں ان تمام باؤلوں کو کہتا ہوں کہ پہلے اپنا ایمان تو ثابت کرو۔ باقی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کا ایمان تو تمہارے ہی گھر کے فتاویٰ اور تمہارے ہی گھر کے بزرگوں سے ثابت ہے بدبختوں ہماری نہیں اپنے بزرگوں کی تو مان لو۔ ایک اور حوالہ بھی دیکھ لیجئے۔

دیوبندی مولوی نور محمد مظاہری صاحب لکھتے ہیں:

اگرچہ علمائے حق کو سرسید......لیکن اس کے باوجود ان کو نہ صرف مسلمان ہی بلکہ مسلمانوں کے ہمدرد و خیر خواہ سمجھتے ہیں۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

سرسید مرحوم۔۔۔سرسید مرحوم۔۔۔۔سرسید مرحوم۔۔

(کفر سازیاں ،ص ۱۶۶،تحفظ نظریات دیوبند اکادمی کراچی)

نور محمد مظاہری اور اس کتاب کی تصدیق و تائید کرنے والے مفتی نعیم کا فتویٰ ایک بار پھر پڑھ لیں اور جہنم کے جس طبقہ میں جانا پسند کریں چلے جائیں۔

اشرفعلی تھانوی کو کون بچائے گا؟

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے اسمٰعیل قتیل کی تکفیر میں لزوم والتزام کا فرق ہونے کی وجہ سے کف لسان کیا، جب کہ دیوبندی یہ کہتے ہیں کہ جی جب اسمٰعیل قتیل کا کفر صریح تھا اور صریح میں تاویل نہیں ہوسکتی تو پھر کف لسان کیسے کیا،اب یہاں یہ لوگ جوڑتوڑ کا کھیل کھیل کر حسام الحرمین کی عبارات لے کر آتے ہیں جو کہ ان کو مفید نہیں،اس کی وضاحت ہم اپنی کتاب ”اعلیٰ حضرت امام اہل سنت پر چالیس اعتراضات کے دندان شکن جوابات“ میں کر چکے بہرحال میں دیوبندیوں کو ان ہی کے حکیم الامۃ کا سب سے بڑا کفر دکھاتا ہوں اور ان سے کہتا ہوں جب تمہارے نزدیک یہ اصول ہے کہ صریح میں تاویل نہیں ہوتی تو پھر سرسید کے اتنے کفریات صریحہ ثابت کرنے کے باوجود اس کو کافر نہ کہنا،تمہارے اپنے اصولوں کے مطابق اشرفعلی تھانوی کو کفر کے گھاٹ اتارنا ہے،چنانچہ اشرفعلی تھانوی صاحب سرسید اور اس کے پیرو کاروں کے کفریات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(۱)انکار حقیقت ملائکہ و شیطان و شجر الجنۃ (۲)انکار مسئلہ تقدیر (۳)سب موحد ناجی ہیں خواہ کسی مذہب کا ہو اور منکر توحید بھی موحد ہے (۴)لاوجود للسماوات (۵)حلت خمر وخنزیر (۶)انکار وجود جن (۷)انکار آفرینش حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے پدر (یہ دیوبندیوں کے نزدیک صریح کفر ہے)(۸)قانون قدرت پر غور کرنے سے انسان نبی کے برابر ہوسکتا ہے(۹)سب انبیاء سابقین تبلیغ میں ناقص تھے اور توحید بھی پوری نہ تھی (۱۰)اس کے علاوہ بہت کفریات جو کہ امداد الفتاوی کی جلد ۶ ص ۱۷۰ تا ۱۸۴ پر موجود ہیں اور اس کے علاوہ ادیان باطلہ میں موجود ہے۔

اتنے کفریات کے باوجود بھی اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

چونکہ امر کفر اشد اور اغلظ ہے ۔ اگر چہ مجھ کو ان روایات و مکاشفات پر اطمینان وافی ہے۔ مگر میں بسبب ادعائے ظاہری اسلام کے اس لفظ (کافر از ناقل) سے احتیاط کرتا ہوں البتہ اعلیٰ درجہ کا گمراہ اور مبتدع کہتا ہوں۔

(امدادالفتاوی، جلد ۶، ص ۱۸۰ تا ۱۸۴، مکتبہ دارالعلوم کراچی)

ایک اور کتاب میں کچھ یوں لب کشائی کرتے ہیں:

سر سید احمد خان مرحوم۔۔۔۔۔۔سر سید کو مسلمانوں کے دنیوی فلاح کی بہت دھن تھی اور اس معاملہ میں بڑی دلسوزی تھی کیا عجب ہے کہ اللہ اسی صفت پر فضل فرما دیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور فرمایا کرتے ہیں کہ سر سید کا عقیدہ توحید اور رسالت کے متعلق جس درجہ کا بھی تھا وہ نہایت پختہ اور بلا وسوسہ تھا۔

(اشرف السوانح جلد اول ص ۱۸۸، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

اتنے کفریات کے باوجود اور ان میں سے کئی صریح کفر جن میں بقول دیوبندیوں کے تاویل ہو ہی نہیں سکتی پھر بھی "سر سید کو مسلمان کہنا اور یہ کہنا کہ اس پر فضل ہو جائے" خود انہی اصولوں کے مطابق (جو دیوبندی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے لیے کہتے ہیں) اشرفعلی تھانوی ایسا کافر جو ان کے کفر میں شک بھی کرے وہ بھی کافر اگر دیوبندی ان اصولوں میں ہیر پھیر کر لیں تو بھی اشرفعلی تھانوی مفتی نعیم کے فتوے کی وجہ سے ایسا کافر کہ جو اس کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر۔

حوالہ نمبر ۱۲

الیاس گھمن کا پیر ایسا کافر کے جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر

الیاس گھمن کے پیر عبدالحفیظ مکی خلیفہ زکریا دیوبندی تبلیغی کے عقائد کے بارے میں ایک عرصہ ہوا دیوبندیوں میں جنگ چل رہی ہے صرف عبدالحفیظ مکی ہی نہیں بلکہ صوفی اقبال خلیفہ زکریا دیوبندی، عزیز الرحمٰن ہزاروی دیوبندی اس کے علاوہ اور بھی کچھ دیوبندی ہیں ہم ابھی صرف الیاس گھمن جو کہ آج کل

کے دیوبندی چیلے چانٹوں کی پشت پناہی میں لگے ہوئے ہیں ان کے پیر عبدالحفیظ مکی کے بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں کوئی دیوبندی انکار نہ کردے کہ یہ الیاس گھمن کے پیر نہیں اس پر پہلے سے ہی ثبوت دے دیتا ہوں چنانچہ:

حمزہ احسانی صاحب لکھتے ہیں:

اس کے علاوہ ۲۰۰۹ میں جب مولانا محمد الیاس گھمن صاحب (خلیفہ مجاز عبدالحفیظ مکی صاحب وعزیز الرحمٰن ہزاروی...... (مجلّہ صفدر، شمارہ نمبر ۳۷، مارچ ۲۰۱۷ ص ۴)

دیوبندی مولوی سلیم اللہ خان اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

مولانا عبدالحفیظ مکی وہی ہیں...... دوسرے ان لوگوں نے اجازت وخلافت کو اتنا ارزان کردیا کہ ایسا لگتا ہے کہ اس کے لیے کسی علمی استعداد اور علمی اہلیت کی ضرورت ہی نہیں اگر ایک طرف مولوی الیاس گھمن ان کا خلیفہ ہے تو......

(مجلّہ صفدر، شمارہ نمبر ۳۷، مارچ ۲۰۱۷ ص ۴۷)

ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ الیاس گھمن صاحب عبدالحفیظ مکی خلیفہ زکریا دیوبندی کا خلیفہ ہے اور عبدالحفیظ مکی صاحب علامہ محمد بن علوی مالکی کے عقائد کی تائید وتصدیق کرنے والے ہیں اور آخری دم تک اس کی تائید کرتے رہے کوئی دیوبندی رجوع کی کہانی لے کر نہ آجائے (کیونکہ ان جاہلوں کو رجوع گھڑنا بھی بہت جلدی آتا ہے جیسے آج تک بعض دیوبندی عبدالماجد دریابادی کو قادیانیت نواز کہتے رہے اور کسی کو اس کے رجوع کا علم نہ تھا لیکن آج کا ایک سرپھرا دیوبندی ابوایوب اس کا بھی رجوع گھڑ کر لے آیا ان شاءاللہ اس کا ایسا جواب ہے کہ آنے والی دیوبندی نسل یاد کرے گی وقت آنے پر دوں گا) پہلے ہی سے اس کا منہ بند کردیتا ہوں چنانچہ عبدالرحیم چاریاری دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب تو آخر دم تک محمد بن علوی کی جملہ تحریرات ونظریات کو درست مانتے وکہتے رہے۔

(مجلّہ صفدر، شمارہ نمبر ۳۷، مارچ ۲۰۱۷ ص ۱۲)

جناب گھمن صاحب کے پیر عبدالحفیظ مکی صاحب شیخ محمد بن علوی مالکی کے عقائد ونظریات کی تائید اوراس کا دفاع کرتے تھے مزید ایک مقام پر دیوبندی مولوی عبدالرحیم چاریاری صاحب لکھتے ہیں:

مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب کی گزارش اوران کے اعتماد پر بعض اکابر دیوبند نے بھی اس کتاب (محمد بن علوی مالکی کی کتاب از ناقل) پر تائیدی دستخط کر دیئے اور تقاریظ لکھ دیں مگر حقیقت حال کا علم ہونے پرانہوں نے اپنی تقاریظ اور تائیدات واپس لے لیں لیکن صوفی اقبال صاحب اور مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب نے بجائے اس کتاب اور مولف سے برأت کرنے کے ان کا دفاع شروع کر دیا اور کتاب کا اردو ترجمہ اصلاح مفاہیم کے نام سے پاکستان سے شائع کروایا۔

(مجلّہ صفدر، شمارہ نمبر ۳۷، مارچ ۲۰۱۷ ص ۱۲)

علامہ محمد بن علوی مالکی کے عقائد

علامہ محمد بن علوی مالکی کے عقائد کیا ہیں، وہ ایک دیوبندی کے قلم سے دیکھیے چنانچہ عبدالرحیم چار یاری دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

محمد بن علوی مالکی کے افکار ونظریات ایک نظر میں

(۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہر چیز کا علم دیا گیا یہاں تک کہ روح کا بھی اور مغیبات خمسہ کا بھی۔

(۲) نبی کریم کو علم غیب دیا گیا۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک حاضر وناظر ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کے تمام خزانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیئے اب آپ ان کو مخلوق میں تقسیم کرتے ہیں۔

(۵) اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لوگوں کی ہر قسم کی حاجتیں پوری کرنے کی قدرت دی ہے۔

(٦) زندہ اور وفات یافتہ انبیاء اور اولیاء سے غیر مقدور العبد چیزوں کا سوال جائز ہے۔

(٧) احمد رضا خان بریلوی سے محبت سنی ہونے کی علامات اور ان سے بغض بدعتی ہونے کی نشانی ہے۔

(تحفظ عقائد اہل سنت، ص ۲، جامعہ حنفیہ شیخوپورہ روڈ فیصل آباد)

حمزہ احسانی دیوبندی صاحب علامہ محمد بن علوی مالکی کے عقائد کے بارے میں لکھتے ہیں:

شیخ محمد بن علوی مالکی کے اصولی نظریات حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب، حاضر و ناظر اور مختار کل مانتے ہیں۔

(مجلّہ صفدر، شمارہ نمبر ٣٧، مارچ ٢٠١٧ ص ٥)

مخالف

ان حوالہ جات سے معلوم ہو گیا کہ علامہ محمد بن علوی مالکی کے عقائد دیوبندیوں کے نزدیک کیا تھے۔ اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ عبدالحفیظ مکی گھمن کے پیر صاحب کے نظریات میں سے یہ بھی تھا کہ وہ سرکار علیہ السلام کو عالم الغیب، حاضر ناظر اور مختار کل ماننے والوں کی تائید کرتے تھے اب اس پر دیوبندیوں کے دس سے بھی زائد اکابر کی مصدقہ کتاب رضا خانی مذہب کا فتویٰ بھی سن لیں چنانچہ لکھا ہے:

یاد رکھیں جس رضا خانی بدعتی بریلوی کا یہ عقیدہ ہو کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ عالم الغیب و حاضر و ناظر، مختار کل و نور مجسم یعنی نور من نور اللہ ہیں تو ایسا رضا خانی بریلوی قرآن و حدیث کی رو سے مشرک و کافر ہے اور مشرک و کافر کے بارے میں فیصلہ خداوندی ہے کی وہ ابدی جہنمی ہے اور جو ایسے رضا خانی بریلوی کو ان باطل عقائد کی بنا پر مشرک و کافر نہ کہے یا مشرک و کافر کہنے میں توقف کرے یا شک کرے وہ بھی بلا ریب مشرک و کافر ہے۔

(رضا خانی مذہب، حصہ سوم، ص ٧٦، راشدیہ اکیڈمی کراچی)

جب دیوبندیوں کے بقول علامہ محمد بن علوی مالکی صاحب کے عقائد یہ تھے کہ سرکار علیہ السلام عالم الغیب ہیں حاضر و ناظر ہیں مختار کل ہیں تو یہ مشرک و کافر ہوئے اور جو ان کو مشرک و کافر نہ کہے وہ بھی مشرک و کافر تو

الیاس گھمن کا پیر کافر و مشرک ہوا کیونکہ یہ تو ان عقائد کی تائید و دفاع کرتا تھا اور مرتے دم تک ایسا ہی رہا تو جب گھمن صاحب کا پیر دیوبندی اصول کے مطابق ایسا مشرک و کافر تھا کہ جو دیوبندی اس کو مشرک و کافر نہ کہے یا مشرک و کافر کہنے میں توقف کرے یا شک کرے وہ بھی بلا ریب مشرک و کافر ہے۔ تو الیاس گھمن صاحب ان کو نہ صرف مسلمان بلکہ بزرگ جان کر کیا ہوئے سیدھی سی بات ہے کہ دیوبندی اصول کے مطابق مشرک و کافر اور ابوایوب ان کو استاد جی مان کر جہنم کے کونسے گڑھے میں گیا یہ دیوبندی ہی جانتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۱۳

فرقہ دیوبندیہ کے اسمٰعیل قتیل، عبدالغنی اور کفایت اللہ کافر

فرقہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ اپنے گستاخانہ عقائد کو چھپا کر ہم اہلسنت پر تبرا شروع کر دیتا ہے، اور طرح طرح کی بکواس کرنے والے بکواسی ہمارے خلاف بھونکنے کے لیے تیار کر رہا ہے ہمیں بحمداللہ اینٹ کا جواب پتھر سے دینا آتا ہے لیکن ہم خاموش تھے کہ شاید یہ باز آ جائیں لیکن یہ بدبخت ٹولہ کب باز آنے والا ہے، آئے دن کوئی نہ کوئی۔۔ کرتا ہی رہتا ہے، کبھی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے بارے میں بکواس کریں گے تو کبھی علماء اہلسنت کے بارے میں، بہت مجبور ہو کر ہم نے قلم اٹھایا ہے اور اب بھی فرقہ دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کے علماء ان بدبختوں کو نہیں روکیں گے تو ہم اینٹ کا جواب چٹان سے دیں گے بہرحال ماقبل ہم نے ثابت کیا کہ دیوبندیہ وہابیہ غرابیہ سرکار علیہ السلام کو بھائی کہتے ہیں اور اشرفعلی تھانوی اس کو گستاخی کہتا ہے اب اس طرف بھی دیکھ لیں کہ فرقہ دیوبندیہ سرکار علیہ السلام کو اسی قدر مرتبہ دیتا ہے جس قدر بڑے بھائی کا ہے چنانچہ فرقہ دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کے دیوبندی عبدالغنی صاحب اسماعیل قتیل بالاکوٹی کی عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بلکہ علامہ شہید۔۔۔ نے ایک حدیث اکرموا اخاکم کا ترجمہ اور مطلب اور اس میں ایک نکتہ بیان فرمایا ہے، یعنی حضور علیہ السلام نے چونکہ اکرمونی نہیں فرمایا بلکہ جب ایک صحابی نے سجدہ کرنے کی

اجازت چاہی تو حضور نے منع فرما کر اکرموا اخاکم فرمایا تو اس کی وجہ بلاغت کی رو سے یہ ہے کہ تمام بنی نوع انسان بنص قطعی انسانیت اور بشریت میں مشترک ہیں اس اشتراک کی وجہ سے تمام بنی نوع انسان آپس میں انسانی بھائی ہوئے تو پس وہ انسان جو سب سے بڑا اور اشرف واعلٰی ہے اور نبیوں کا نبی اور اکمل الخلق ہے، وہ سب سے بڑا انسانی بھائی ہوا تو **اس کے یہ معنی ہوئے کہ میری انسانوں کی سی تعظیم کرنی چاہیے اور اسی قدر ہونی چاہیے جو بنی نوع انسان کے سب سے بڑے کے لیے ہونی چاہیے۔**

(الجنۃ لاہل السنۃ ص ۴۷۳، مکتبہ بنوریہ کراچی)

خط کشیدہ الفاظ کو ایک بار نہیں بلکہ بار بار پڑھیئے اور ان بدبختوں، بے حیاؤں اور بے شرموں کی عقل کا اندازہ کیجئے یہ بدبخت اسماعیل قتیل بالاکوٹی کی عبارت کی وضاحت میں کہتا ہے سرکار علیہ السلام کی تعظیم اسی قدر (بس اتنی) ہونی چاہیے، جو بنی نوع انسان کے سب سے بڑے کی ہوتی ہے اور بنی نوع انسان کے سب سے بڑے سے مراد بڑا بھائی ہے اس کا معنی سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہوسکتا ہے کہ دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ سرکار علیہ السلام کے لیے صرف اتنی ہی تعظیم کے قائل ہیں جتنی بڑے بھائی کی ہوتی ہے، دیوبندی عبدالغنی کے الفاظ "اسی قدر" کو بھی توجہ سے دیکھیں اور ان کی بے حیائی کا اندازہ کریں۔

مخالف

اوپر والے حوالے سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ فرقہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کے علماء سرکار علیہ السلام کے لیے اتنی ہی تعظیم کے قائل ہیں جتنی بڑے بھائی کی ہوتی ہے، اب اس پر ۲۰ سے زائد دیوبندی علماء کا فتویٰ بھی دیکھ لیجئے چنانچہ خلیل احمد دیوبندی صاحب اپنی کتاب تلبیسات المعروف المہند میں لکھتے ہیں:

جو اس کا قائل ہو کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہم پر بس اتنی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔

(المہند ص ۱۰۳، مکتبہ محمودیہ صفدریہ)

مزید چالیس علماء دیوبند اس عقیدہ کو کفریہ کہتے ،اور قائل کو ایمان سے خارج کرتے ہیں چنانچہ عبدالشکور صاحب لکھتے ہیں:

جو اس کا قائل ہو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم پر بس اتنی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔

(المہند ،ص،١٦٦،ادارہ اسلامیات)

دیوبندیوں کے ٦١٦ علماء کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

ہم اور ہمارے اساتذہ ایسے شخص کو ملعون و کافر جانتے ہیں جو محبوب رب العالمین کو اپنے جیسا بشر یا بھائی کے برابر سمجھے۔

(قہر آسمانی بر فرقہ رضا خانی ،ص،٧٥،مدینہ برقی پریس بجنور، بار اول)

یہ ٦٧ سے زائد فرقہ دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کے اکابرین ہیں جو دیوبندی عبدالغنی اور اس کی کتاب کی تصدیق کرنے والے کفایت اللہ دہلوی اور اس عقیدے کو بیان کرکے دیوبندیوں کو اس پر ایمان لانے کو کہنے والے اسمٰعیل قتیل بالاکوٹی کے عقیدے کو کفر اور ان کو ملعون و ایمان سے خارج قرار دے رہے ہیں، دیوبندیوں اپنے اصولوں سے اپنا اور اپنے اکابرین کا ایمان ثابت کرو۔

حوالہ نمبر ١٤

دیوبندی شورش کشمیری کافر

فرقہ دیوبندو ہابیہ گلابیہ کے معتبر عالم شورش کاشمیری صاحب سرکار علیہ السلام کو گواہ بناتے ہوئے لکھتے ہیں:

میں اللہ اور اللہ کے رسول کو گواہ بنا کر کہتا ہوں۔

(خطبات ختم نبوت،جلد اول،ص،٢٨٩،عالمی مجلس ختم نبوت)

اس سے معلوم ہوا کہ فرقہ دیوبندیہ کا سرغنہ شورش کاشمیری رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ مانتا ہے۔

مخالف

دیوبندی بزرگ شورش کے اس عقیدے کے بارے میں فرقہ دیوبندیہ کے امام المحرفین سرفراز صاحب لکھتے ہیں:

جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ بنا کر نکاح کیا تو نکاح نہ ہوگا مگر وہ شخص کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے یہ اعتقاد کرلیا ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں۔

(آنکھوں کی ٹھنڈک، ص ۷۱، مکتبہ صفدریہ)

اگر کوئی سرکار علیہ السلام کو گواہ بناتا ہے تو گکھڑوی صاحب اس گواہی کو عقیدہ حاضر و ناظر اور علمِ غیب سے تعبیر کرتے ہیں جیسا کہ ان کے حوالے سے واضح ہے جب سرکار علیہ السلام کو گواہ ماننے والا عقیدہ حاضر و ناظر و علم غیب کا حامل ہوتا ہے تو شورش کاشمیری کا بھی یہی عقیدہ ہوگا اسی وجہ سے تو اس نے سرکار علیہ السلام کو گواہ کہا ہے اور یہ دونوں عقیدے بھی دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کے نزدیک کفر بلکہ سرکار علیہ السلام کی گستاخی تو اب شورش کاشمیری صاحب ہوئے گستاخ پہلے کافر ہوئے اب گستاخ بھی ہوئے

ایک اور حوالہ بھی دیکھ لیجئے چنانچہ دیوبندیوں کے کئی اکابر کی مصدقہ کتاب ''تحفظ عقائد اہل سنت'' میں عبدالرحیم چاریاری صاحب لکھتے ہیں:

اگر کوئی کہے کہ خدا اور رسول ﷺ اس بات پر گواہ ہیں وہ کافر ہوجاتا ہے

(تحفظ عقائد اہل سنت، ص ۴۶۵)

اس حوالے سے شورش کے کفر پر رجسٹری ہوہی گئی ساتھ ساتھ دیوبندیوں کا اس کو مسلمان سمجھنا ان کو بھی لے ڈوبا۔

حوالہ نمبر ۱۵

اس سے بڑی گستاخی اور کیا ہوگی؟

فرقہ دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کے امام الحرفین جناب ذلت مآب سرفراز صاحب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے لکھتے ہیں۔

جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

(آنکھوں کی ٹھنڈک، ص، ۷۱، مکتبہ صفدریہ)

دیوبندیوں کی ۱۲۱۶ اکابرین کی مصدقہ کتاب میں جگن پوری دیوبندی لکھتا ہے:

جناب خاتم الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں توہین کرنے والا اور عیب لگانے والا ملحد کافر ہے۔

(قہر آسمانی ص، ۸۵، مدینہ برقی پریس بجنور، باراول)

دیوبندیوں کے قدیم وجدید ۶۰ سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب "تلبیسات المعروف المہند" میں لکھا ہے:

کیا تم اس کے قائل ہو جناب رسول اللہ ﷺ کو ہم پر ایسی۔۔۔۔

(المہند، ص، ۵۱، ادارہ اسلامیات)

اس حوالوں میں ان تمام دیوبندیوں نے سرکار علیہ السلام کو جناب کہا ہے جناب کے کیا معنی ہوتے ہیں یہ دیوبندیوں کے فقیہ الامت بتارہے ہیں۔

مخالف

فرقہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کے محمود حسن گنگوہی صاحب لکھتے ہیں:

جناب مخفف ہے جاہل نادان احمق بے وقوف کا، چاروں لفظوں کا پہلا حرف لے لیا جاہل کا "ج" نادان کا "ن" احمق کا "الف" اور بے وقوف کی "ب" اس طرح کسی کو جناب کہہ دینا گویا اس کو جاہل، نادان احمق اور بے وقوف کہہ دینا ہے۔

(ملفوظات فقیہ الامت، ص، ۵۵۵، دارالنعیم)

اس پر تبصرہ کرنے کی ہمت ہمارے اندر نہیں ہے میں اس فرقہ کے بدزبانوں زبان درازوں بے

حیائی میں سرتا پا غرق شرم کو بیچ کر کوا بریانی کھانے کے بعد بھونکنے والوں الیاس گھمن، ابوایوب، مجاہد، حماد، اور اسی طرح کے بکواسی لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ اب اپنے اصولوں سے بتاؤ تمہارے امام المحر فین، ۶۱۶، اور ۶۰ سے زائد علماء نے سرکار علیہ السلام کے لیے ایسا لفظ کیوں استعمال کیا، کیا محمود حسن دیوبندی نے جناب کے جو معنی بیان کئے ہیں اس کا اطلاق...... ہوگا۔

فوارۂ لعنت میں غرق دیوبندیوں کو بے جا الزامات لگانے سے باز آ جانا چاہئے ورنہ...... ہمارے پاس بہت ایسے حوالے ہیں جس میں ایک دیوبندی نے دوسرے کو جناب کہا ہے تو ایسے تمام دیوبندی جاہل نادان احمق اور بےوقوف ہیں اگر دیوبندیوں کو ایسے جاہل نادان احمق اور بےوقوف نہ ملیں تو مجھے بتائیے گا میں بتاؤں گا کہ دیوبند میں سارے جناب ہیں اور اس فتوے کی وجہ سے جاہل، احمق، نادان اور بےوقوف ہیں، اگر کسی وہابیہ گلابیہ غرابیہ کو یقین نہ آئے تو سوال کر کے دیکھ لے۔

☆☆☆

حوالہ نمبر ۱۶

دیوبندی اکابرین گستاخ وکافر

کیونکہ دیوبندیوں میں عقل نہیں ہوتی اس وجہ سے اپنے اکابرین کو چھوڑ کر دوسروں پر اعتراض کرتے ہیں ابوایوب، گھمن، مجاہد، یہ سارے بھانڈ اگر اپنی کتابوں کو پڑھ لیتے تو کبھی بھی دست وگریبان لکھنے کی جرات نہ کرتے لیکن جب انسان میں حیاء نہ رہے تو اس طرح کا کام کرنا کوئی مشکل نہیں ہے بہر حال دیوبندی اکابرین تو خود دست وگریباں ہیں، لیکن ان جہلاء کو نظر نہیں آتا ان احمقوں کی عقل میں نہیں آتا ان بےوقوفوں کی کھوپڑی میں نہیں سماتا اکابرین دیوبند کی لڑائی دیکھئے

(۱) دیوبندی مولوی زکریا تبلیغی علماء ومحدثین کو ساقی کوثر بناتے ہوئے لکھتا ہے۔

تیسرے حوضِ کوثر سے جس کو دل چاہے پانی پائے

(شریعت وطریقت کا تلازم ص، ۴۵، مکتبۃ الشیخ)

(۲) خلیفہ تھانوی عنایت علی شاہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساقی کوثر بناتے ہوئے لکھتا ہے:

تین دن سے ساقی کوثر ہے پیاسا بے قرار
جو کہ ہے میرے پیغمبر کا نواسہ ذی وقار

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

یہ چمک ہے دھوپ کی اور پک رہا ہے کربلا
ساقی کوثر پیاسا ہے تمہیں کھوئے خدا

(باغ جنت ص، ۴۵۵، ۴۵۷، مکتبہ الفیصل لاہور)

(۳) دیوبندی علماء کی مصدقہ کتاب "قہر خداوندی بر گستاخان اصحاب نبیؐ" میں چاروں خلفاء کا ساقی کوثر ہونا خود حدیث سے ثابت کیا ہے چنانچہ دیوبندی اسمٰعیل صاحب لکھتے ہیں:

حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے چار کنارے ہیں، ایک کنارہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد ہوگا دوسرا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوگا اور تیسرا حضرت عثمان غنی کے سپرد ہوگا اور چوتھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد ہوگا لہٰذا جو محبّ ابوبکر ہے اور مبغض عمر ہے تو علی اسے پانی نہیں پلائیں گے اس روایت کو حضرت ابوسعید نے شرف النبوۃ میں اور الغیلانی نے روایت کی ہے، مدارج النبوۃ۔

(قہر خداوندی بر گستاخان اصحابِ نبی ص، ۱۵۷، مکتبہ الہادی)

(۴) دیوبندیوں کے نزدیک جن کا فیصلہ آخری ہوتا ہے اور بقول سرفراز گکھڑوی کے جس سے کوئی بھی دیوبندی پھرتا نہیں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

کوئی جماعت حوض کوثر پر موجود ہوگی آپ کے نائبین مثل حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دوسرے صحابہ خدمت سقایہ کو انجام دیتے ہوں گے۔

(بستان المحدثین ص، ۲۳۶، ایچ ایم سعید کمپنی)

ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ دیوبندی سرکار علیہ السلام کے علاوہ بزرگوں کو بھی ساقی کوثر مانتے ہیں

اور خود دیوبندی اکابرین کی مصدقہ کتاب میں تو حدیث سے ثابت کیا کہ خلفاء راشدین بھی ساقی کوثر ہیں،
اب اس پر دیوبندی فتاویٰ بھی دیکھ لیجئے جو صرف اور صرف بغض اعلیٰ حضرت امام اہلسنت میں دیوبندی قلم
سے نکلے ہیں اور پھر دیکھئے کہ ان دیوبندی فتاویٰ کی زد میں کون کون آتا ہے۔

......مخالف......

(۱) دیوبندی مولوی سمیع الحق ''تیرہویں گستاخی'' کی ہیڈنگ دیتے ہوئے لکھتا ہے:

اچھا بتایئے تو مسلمان ساقی کوثر کسے کہتے ہیں

پیران دتہ! حضور سید الکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

عبداللہ! واقعی مسلمانوں کے ساقی کوثر تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں اب بریلویوں کے ''ساقی کوثر'' کو دیکھئے۔ مدائح اعلیٰ حضرت صفحہ ۴۸

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے — جام کوثر کا پلا احمد رضا۔۔۔

یہاں اپنے پیر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر کر دیا اور یہ سخت بے ادبی ہے۔

(اہل سنت اور اہل بدعت، ص ۱۰۲، دوسرا نام تحفہ بریلویت)

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

جناب احمد رضا خان کو ساقی کوثر کہا یہ خاص خطاب ہے اور اسم صفاتی ہے جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی کے لیے یہ لفظ استعمال کرنا حرام و کفر ہے حضور ﷺ کے علاوہ کسی اور کے لیے یہ لفظ استعمال کرنا سخت بے ادبی ہے۔

(اہل سنت اور اہل بدعت، ص ۱۱۵، دوسرا نام تحفہ بریلویت)

نوٹ: اس کتاب پر سعید احمد جلالپوری دیوبندی کی تصدیق بھی ہے۔

(۲) دیوبندیوں کے مولوی فاضل لکھتا ہے:

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ میدانِ محشر میں نبی علیہ السلام اپنی امت کو کوثر تقسیم فرمائیں گے مگر اس

کے مقابلہ میں امت رضائیہ احمد رضا کو ساقی کوثر مانتی ہے۔

(ملت بریلویہ کی اچھوتی تعبیر ،ص ۲۰،مکتبہ القاسم لاہور)

(۳) فرقہ دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کے دس سے زائد علماء کی مصدقہ کتاب رضا خانی مذہب میں لکھا ہے:

تمام مسلمانوں کا مشترکہ عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حوضِ کوثر پر کھڑے ہوں گے ،اور اپنی امت کے پیاسوں کو پانی پلائیں گے اور قرآن مجید سے بھی یہی عقیدہ ملتا ہے ہے کہ حق تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حوضِ کوثر کا مالک بنایا ہے ،(انا اعطینک الکوثر) لیکن رضا خانی امت کی یہ کتنی بڑی ناپاک جسارت ہے دلیری اور گستاخی ہے کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساقی کوثر سمجھنے کی بجائے بریلی کے بڑے حضرت خان صاحب کو ساقی کوثر ٹھہرا رہے ہیں جو خود بھی اپنے کفریہ شرکیہ اور کفری عقائد کی وجہ سے ان شاء اللہ کوثر کے پانی اور ہر قسم کے سائے سے محروم ہوں گے۔

(رضا خانی مذہب ،حصہ اول ،ص ۹۲،مکتبہ راشدیہ اکیڈمی کراچی)

دیوبندی مولوی محمد قریشی صاحب لکھتے ہیں:

مسلمانان عالم قرن اول سے تا ایں دم ساقی کوثر صرف اور صرف رسول عربی جناب محمد رسول اللہ کو مانتے اور خصائص محمدیہ میں سے یقین کرتے چلے آئے ہیں لیکن گستاخان نبوت اور منکرین مقام محمد کی شوخ چشمی اور جسارت دیکھئے کہ اسی خصوصیت محمدیہ پر حملہ آور ہو کر ایک ہی دھکے سے احمد رضا خان صاحب کو اسی مقام تک پہنچا دیا۔

(سیف حقانی ص ۵۲،رشید اینڈ سنز ناظم آباد کراچی)

...... نتیجہ ......

مولوی زکریا تبلیغی ،خلیفہ تھانوی عنایت علی شاہ ،دیوبندی اسمعیل اور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی درج ذیل دیوبندی فتاوی کی زد میں۔

(۱) گستاخ (۲) حرام کام کے مرتکب (۳) سخت بے ادب (۴) یہ سرکار علیہ کے مقابلہ میں کسی اور کو ساقی کوثر مانتے ہیں (۵) کفر کے مرتکب (۶) ناپاک جسارت (۷) دلیری (۸) گستاخی (۹) یہ سب گستاخان نبوت (۱۰) منکرین مقام محمد علیہ (۱۱) خصوصیت محمد یہ علیہ پر حملہ آور (۱۲) ایک دھکے میں مقام محمد علیہ دوسروں کو دینے والے۔

مزید فتوے

جب مذکورہ بالا تمام افراد دیوبندی فتوؤں کی وجہ سے گستاخان نبوت ہیں تو گستاخ نبوت کا حکم بھی دیوبندیوں کی معتبر کتاب سے دیکھ لیں چنانچہ دیوبندیوں کے مستند و معتبر عالم سعید احمد جلالپوری کی مصدقہ کتاب میں مولوی مطیع الحق صاحب لکھتے ہیں:

یقیناً حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم کا گستاخ اور بے ادب بالقطع الیقین کافر، اکفر، بے ایمان، دجال، مردود، ملعون، ملحد، جہنمی، ضال مضل، اخبث الخلائق، بدتر از شیطان ہے، اس زبان و قلم پر ہزار لعنت جس پر حضور علیہ کی گستاخی کا ایک لفظ بھی آئے، خدا اس دل پر کروڑوں غضب اور بے شمار لعنت کرے جس دل میں حضور سید عالم فخر بنی آدم، سید الکائنات صفوۃ الموجودات علیہ کی گستاخی و بے ادبی کا خیال تک بھی گزرے، ایسا مردود خنزیر اور مخلوق کی ہر ناپاک اور نجس سے نجس چیز سے زیادہ مردود ہے، اور ایسا کم نصیب خدا کے ہر مغضوب اور ملعون سے زیادہ ملعون ہے، معاذ اللہ معاذ اللہ معاذ اللہ۔ وہ حبیب جس کی صفت خدا فرمائے جس کی تعریف زمین و آسمان میں ہو اس کے گستاخ سے زیادہ لعنتی کون ہوسکتا ہے۔۔۔؟ واقعی ہر ایک مسلمان کا یہ ایمان ہے اور جو اس میں شک بھی لائے وہ بھی پکا بے ایمان ہے۔

(اہل سنت اور اہل بدعت میں ایک عجیب مکالمہ ص ۱۲، ادارہ دعوت اسلام)

اب مزید درج ذیل فتاوی ان تمام دیوبندی اکابرین کے گلے میں آئے۔

(۱) کافر (۲) اکفر (۳) بے ایمان (۴) دجال (۵) مردود (۶) ملعون (۷) ملحد (۸) جہنمی

(۹) ضال مضل (۱۰) اخبث الخلائق (۱۱) بدتر از شیطان (۱۲) ہزار لعنت (۱۳) کروڑوں غضب (۱۴) بے شمار لعنت (۱۵) مردود (۱۶) خنزیر (۱۷) ہر ناپاک اور نجس سے نجس چیز سے زیادہ مردود ہے (۱۸) کم نصیب خدا کے ہر مغضوب اور ملعون سے زیادہ ملعون (۱۹) اس کے گستاخ سے زیادہ لعنتی کون ہو سکتا ہے (۲۰) جو اس میں شک بھی لائے وہ بھی پکا بے ایمان ہے۔

﴿مزید فتوے﴾

دیوبندی مولوی عمر قریشی نے کہا ہے کہ ساقی کوثر ہونا سرکار ﷺ کی خصوصیت ہے اور آپ ﷺ کا خاصہ ہے جبکہ ہم نے ماقبل میں حوالے دیئے ہیں کہ دیوبندی اکابرین دوسروں کو بھی سرکار ﷺ کی اس صفت میں شریک مانتے ہیں اب اس پر دیوبندیوں کا فتوی بھی ملاحظہ کرلیں دیوبندی پروفیسر صبغت اللہ نقشبندی ایسے لوگوں پر گستاخی اور کفر کا فتوی لگاتے ہوئے لکھتا ہے:

جس طرح کسی کو اللہ تعالی کا شریک ٹھہرانا شرک ہے اسی طرح کسی کو معاذ اللہ نبی کریم کا شریک ٹھہرانا بھی بدترین گستاخی و کفر ہے۔

(سوط الحق، ص ۴۳، ادارہ تحفظ ناموس اکابر)

اس حوالے سے بھی معلوم ہوا کہ یہ سارے دیوبندی اکابر بدترین گستاخ اور کافر تھے

﴿...... حوالہ نمبر ۱۷ ......﴾

اکابرین دیوبند گستاخ اور ان کا عقیدہ نص قطعی کے خلاف

دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب اور ذریت دیوبند یہ کا عقیدہ ہے کہ رحمۃ للعالمین سرکار علیہ السلام کا خاصہ نہیں چنانچہ دیوبندیوں کے مولوی منظور سنبھلی صاحب لکھتے ہیں:

لفظ رحمۃ للعالمین خاصہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نہیں بلکہ دیگر اولیاء انبیاء بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔

(سیف یمانی، ص ۳۳، مدنی کتب خانہ)

یہ وہ کتاب ہے جس کے بارے دیوبندی نجیب اللہ صاحب لکھتے ہیں:

اس کتاب پر مندرجہ ذیل علماء کی تقاریظ ہیں (۱) اشرفعلی (۲) شبیر احمد عثمانی (۳) عبدالشکور لکھنوی (۴) مرتضی حسن (۵) ظفر احمد عثمانی (۶) نعمت اللہ (۷) اسعد اللہ (۸) حبیب الرحمان اعظمی (۹) عبدالشکور مرزاپوری

(دو ماہی مجلہ نور سنت کا ترجمہ کنز الایمان نمبر، ص ۵۶)

نجیب اللہ کے حوالے سے معلوم ہوا کہ یہ تمام دیوبندی دجال اسی عقیدے کے حامل تھے۔

ادھر بھی دیکھئیے!

اب ذرا یہ حوالہ بھی دیکھ لیں چنانچہ دس سے زائد اکابرین دیوبند کی مصدقہ کتاب رضا خانی مذہب میں لکھا ہے:

(دیوبندی از ناقل) ملاں کا یہ دعوی (پیر کو رحمۃ للعالمین کہنے کا از ناقل) نص قطعی کے خلاف ہے کیونکہ رب ذوالجلال نے اپنے محبوب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین فرمایا ہے جیسا کہ حق تعالی کا ارشاد ہے۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ **ترجمہ** : ''اور (اے محمد) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے۔''

(پ، ۱۷، انبیاء ۱۰۷)

اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہی رحمۃ للعالمین ہیں، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سوا کوئی بھی رحمۃ للعالمین نہیں بن سکتا، رضا خانی پیر کا عقیدہ قرآن کے خلاف ہے۔

(رضا خانی مذہب، حصہ دوم، ص ۲۴۳، راشد یہ اکیڈمی)

ایک اور دیوبندی قاری عبدالرشید خاتم النبین صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی توہین کی ہیڈنگ دے کر

لکھتا ہے:

بریلویوں کے مشہور پیر خواجہ محمد یار صاحب اپنے آپ کو نیز اپنے پیر کو رحمۃ للعالمین کہتے ہیں۔

(فاضل بریلوی اور ان کا حافظہ، ص ۱۶۲)

...... نتیجه ......

(۱) ان تمام اکابرین دیوبند (جن کے نام ہم پہلے لکھ چکے ہیں) کا عقیدہ نص قطعی کے خلاف۔

(۲) ان تمام اکابرین کا عقیدہ قرآن کے خلاف ہے (ایسے لوگوں کا ٹھکانا کہاں ہوتا ہے)۔

(۳) یہ تمام اکابرین دیوبند سرکار علیہ السلام کی توہین کرنے والے ہیں اور سرکار علیہ السلام کی توہین کرنے والے کون ہوتے ہیں یہ بھی آپ دیکھ چکے۔

(۴) یہ تمام اکابرین دیوبند اہل سنت سے تو خارج ہیں ہی ساتھ ساتھ دیوبندیت سے بھی خارج ہیں کیونکہ بقول ان دس سے زائد دیوبندیوں کے اہل سنت و جماعت اور علماء دیوبند کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور ہی رحمۃ للعالمین ہیں حضور کے سوا کوئی بھی رحمۃ للعالمین نہیں ہے

ہم اہلسنت کے خلاف بھونکنے والے اور بار بار اصولوں کی رٹ لگانے والے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ یہ تمام اکابرین دیوبند جنہوں نے دیوبندیت کو قائم کیا اور بھولی بھالی عوام کو دیوبندی بنایا آج ان کی ذریت کے کسی ایک فرد نے نہیں بلکہ دس سے بھی زائد افراد نے مل کر ان کو دیوبندیت سے خارج کر دیا یہ ہوتا ہے انجام اہل حق کے خلاف بھونکنے والے کتوں کا (یہی لفظ دیوبندیوں نے استعمال کیے ہیں، ہم وقت آنے پر ثابت کریں گے)

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار — اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

...... حوالہ نمبر ۱۸ ......

شیخ ٹانڈہ، اشرفعلی اور کئی اکابرین دیوبند گستاخ رسول دیوبندی فتویٰ

انگریز کو آرام پہنچانے کی خواہش کرنے والے اور انگریز سے ماہواری لینے والے اشرفعلی تھانوی جن کو بقول دیابنہ عذاب قبر ہو رہا ہے وہ اپنے ایک بزرگ کے بارے میں لکھتے ہیں:

یہاں سے ان لوگوں کی فضیلت نکلتی ہے جنہوں نے حضرت شیخ کو دیکھا گویا انہوں نے خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔

(قصص الاکابر ص ۱۰۰، تالیفات اشرفیہ)

اسی طرح گالیوں میں PHD کی ڈگری حاصل کرنے والے اور پاکستان کی بڑھ چڑھ کر مخالفت کرنے والے دیوبندیوں کے شیخ ٹانڈہ حسین احمد صاحب ایک بزرگ کے بارے میں لکھتے ہیں:

اور تمثال رسول کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے ہم عصر کسی بزرگ نے واقعہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس زمانہ میں حضور ﷺ کی اولاد میں کوئی حضور ﷺ کی شبیہ موجود ہے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سید احمد تو ختہ کی زیارت کرو وہ میرا شبیہ ہے اس کو دیکھا تو گویا مجھ کو دیکھا۔

(نقش حیات، جلد ۱ ص ۲۲، دار الاشاعت / مکتوبات شیخ الاسلام، جلد ۳ ص ۱۴۷، مجلس یادگار شیخ الاسلام)

کئی دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب میں مولوی امداد اللہ لکھتا ہے:

ان رسول اللہ ﷺ قال من زار عالمافقد زارنی ومن زارنی وجبت له شفاعتی

کتاب لباب الحدیث وقال من زارنی فکانمازارنی ومن صافح عالما فکانماصافحنی

یہ حدیث لکھنے کے بعد "فائدہ" کی ہیڈنگ دے کر لکھتا ہے:

فائدہ! ارشاد فرمایا کہ عالم کے ساتھ ملاقات میرے ساتھ ملاقات ہے اور عالم کے ساتھ مصافحہ میرے ساتھ مصافحہ کرنا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو عالم کے ساتھ بیٹھ جائے یہ ایسا ہے کہ میرے ساتھ بیٹھا ہوا ہے اور جو عالم کا اکرام کرے تو یہ ایسا ہے کہ اس نے میرا اکرام کیا۔

(علماء کا کام اور مقام ص ۲۲، ۲۳، مکتبۃ المعارف پشاور)

یہ کتاب درج ذیل دیوبندی علماء کی مصدقہ ہے۔

(۱) شیخ الحدیث مفتی غلام الرحمٰن (۲) مفتی خالد مصاحر احسانی (۳) شیخ الحدیث محمد اسحاق (۴)

مولوی صدیق احمد

ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ اشرفعلی تھانوی، شیخ ٹانڈہ حسین احمد اور کئی اکابرین دیوبند کا عقیدہ یہ ہے کہ کسی کا دیدار سرکار علیہ السلام کا دیدار ہوسکتا ہے، یعنی یہ کہنا درست ہے کہ جس نے فلاں عالم کو دیکھا اس نے سرکار علیہ السلام کو دیکھا یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ حسین احمد ٹانڈوی نے تو گویا سرکار کا قول نقل کیا اور سرکار علیہ السلام نے فرمایا فلاں کو دیکھا تو گویا اس نے مجھے دیکھا اور امداد اللہ نے حدیث سے ثابت کیا ہے

ادھر بھی دیکھئے ......!

(۱) **کذابوں اور دجالوں کے استاذ الیاس گھمن اور اس کا چیلہ کذاب، مفتری، خائن ابوایوب اور مفتری حماد کی تصدیقات وتائیدات سے چھپنے والی کتاب ''اپنے عقائد کا جائزہ لیجئے'' میں لکھا ہے۔**

پروفیسر صاحب اعلیٰ حضرت کی تعریف میں ایسے الفاظ لکھ بیٹھا جن سے نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی توہین ہوتی ہے، اصل الفاظ ملاحظہ فرمائیں تو عاشق مصطفیٰ ہے تو دیدار مجتبیٰ ہے (وصایا شریف میں ۵۷) (نوٹ اس جاہل کو اعتراض ''تو دیدار مجتبیٰ ہے'' پر ہے جس کے معنی یہی ہیں کہ جس نے آپ کو دیکھا گویا اس نے سرکار علیہ السلام کو دیکھا اور یہی وہ عقیدہ ہے جو تھانوی، ٹانڈوی اور کئی اکابرین دیوبند کا بھی ہے از ناقل) میرے سنی حنفی بھائیو ان الفاظ سے واضح طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کا ثبوت ملتا ہے کیونکہ مذہب اسلام کا اصول ہے کہ جو شخص ایمان کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت کرے تو وہ صحابی کہلاتا ہے تو جب احمد رضا کا دیدار نعوذ باللہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا دیدار ہے تو معاذ اللہ جن لوگوں نے احمد رضا کو دیکھا اور وہ مسلمان بھی تھے گویا وہ صحابی ہوئے؟ افسوس ہے ایسے بدعقل پروفیسر پر جس کو اپنے قلم سے ایسے الفاظ لکھتے ہوئے کچھ بھی خیال نہ آیا کہ کیا لکھ رہا ہوں کوئی صاحب عقل انسان ایسی ناپاک جسارت نہیں کرسکتا، حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور ہر ایرے غیرے کو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے برابر سمجھنا یہ بریلویوں کا ہی طرہ امتیاز ہے تمام مسلمانوں کا

تو یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی آخرالزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا جیسا کہ ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے انا خاتم النبیین لا نبی بعدی اگر کوئی شخص کسی کے بارے میں یہ کہے کہ "تو دیدار مجتبی ہے یعنی تیرا دیدار مجتبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار ہے" کیا یہ صریح گستاخی نہیں دین اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو دور کی بات ہے کسی غیر صحابی کو صحابی سمجھنا یا صحابی کے برابر سمجھنا یا کہنا بھی صریح گستاخی اور بے ادبی ہے لیکن اس موقعہ پر ہم ان دعویداران عشق رسالت سے سوال کریں گے کہ وہ ایسے شخص کے متعلق کیا کہتے ہیں جس نے احمد رضا کے بارے میں یہ عبارت لکھی ہے دنیا بھر کے علماء وصلحاء محدثین ومفسرین اور مجاہدین وارباب حق پر گستاخی رسول کا طعن دھرنے والے اس سوال کا جواب دیں ورنہ صبح قیامت ذلت وخواری کے سوا پلے کچھ نہ پڑے گا۔

(اپنے عقائد کا جائزہ لیجئے، ص ۱۴۵)

اس عبارت میں گھمن صاحب، ابوایوب اور حماد نے اشرف علی، ٹانڈوی اور اپنے کئی اکابرین کی جو مٹی پلید کی ہے شاید کسی اور دیوبندی نے نہ کی ہو اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے بارے میں لکھے جانے والے ایک جملے کی آڑ میں (جب کہ وہ جملہ حدیث سے ثابت ہے ہم وہ حدیث دیوبندی علماء ہی کے حوالے سے ماقبل نقل کرآئے ہیں اور یہ حدیث بالکل درست ہے جیسا کہ ان دیوبندی علماء نے کہا) اس دیوبندی مع گھمن پارٹی نے جو بکواس کی ہے وہ سب کی سب تھانوی، ٹانڈوی اور ان کے اپنے اتنے اکابرین کے حصے میں آئی، اس جہلاء کے ٹولے نے تھانوی، ٹانڈوی واپنے دیگر علماء کو کیا دیا دیکھ لیں۔

(۱) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے (۲) اس میں سرکار علیہ السلام کی واضح گستاخی ہے تو یہ تمام اکابرین دیوبند گستاخ (۳) ان کا قول مذہب اسلام کے اصول کے خلاف (۴) تھانوی وٹانڈوی بے عقل (۵) ان کی ناپاک جسارت، (۶) حضور کی شان میں گستاخی، (۷) صریح گستاخی (۸) صبح قیامت ان کی قسمت میں ذلت وخواری ہوگی، (۹) شانِ رسالت کو بازیچۂ اطفال بنانے والوں (ان کابرین دیوبند) کا یومِ حساب قریب ہے۔ (۱۰) ان کی بولھبی اور یہ آگ بھڑکانے

والے ولگانے والے۔

(۲) گھمن صاحب کی پسند فرمودہ کتاب ہدیۃ بریلویت میں ''انبیاء کی شان میں گستاخیاں'' کی ہیڈنگ دے کر ۷ انمبر پر پھر ''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین'' کی ہیڈنگ دے کر لکھا ہے:

تو (احمد رضا) دیدار مجتبیٰ ہے۔

(ہدیہ بریلویت ص ۲۰۵، ادارہ تحقیقات اہل سنت)

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ کسی کو یہ کہنا کہ تیرا دیدار سرکار کا دیدار ہے یہ گستاخی اور توہین ہے تو یہ تمام اکابرین دیوبند گستاخ بھی ہوئے اور توہین کرنے والے بھی۔

...... حوالہ نمبر ۱۹ ......

گنگوہی، تھانوی، ابوایوب وساجد کذاب مسلمان نہیں

انگریز کے وفادار اور انگریزی حکومت کو رحم دل کہنے والے رشید احمد گنگوہی صاحب لکھتے ہیں

سوال ہوا: انعقاد مجلس میلاد بدوں قیام بروایت صحیح درست ہے یا نہیں۔

جواب :انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۵۰، مکتبہ صدائے دیوبند)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

سوال: محفل میلاد میں جس میں روایت صحیح پڑھی جاویں اور لاف وگزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔

جواب :ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے۔

(فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۵۱، مکتبہ صدائے دیوبند)

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

سوال :جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جاوے اور تقسیم شیرنی ہو شریک ہونا جائز ہے یا

نہیں۔

جواب :: کسی عرس اور مولود (محفل میلاد از ناقل) میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں۔

(فتاوی رشیدیہ، ص ۲۵۴، مکتبہ صدائے دیوبند)

گنگوہی جی کے دل میں جتنا بھی گند تھا سب نکال دیا آخری سوال قابل توجہ ہے گنگوہی صاحب سے صرف عرس کا سوال ہوا تھا لیکن اپنے اندر کی غلاظت نکالتے ہوئے محفل میلاد کو بھی ذکر کر دیا بہر حال ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک کوئی بھی محفل میلاد درست نہیں ہے چاہے اس میں روایات صحیحہ ہی کیوں نہ پڑھی جائیں۔

تھانوی صاحب کے بارے میں اس دور کے بڑے دجالوں کا چیلا ساجد خان لکھتا ہے:

جب حضرت قادری (ابوایوب) صاحب نے امداد المشاق اور حضرت تھانوی کی دیگر عبارات کے متعلق یہ جواب دیا کہ حضرت (تھانوی) پہلے نفس میلاد کے قائل تھے، (جو مروجہ قیودات سے پاک ہو) مگر بعد میں اس سے بھی رجوع کر لیا،

(روئیداد مناظر کوہاٹ، ص ۱۰۰، انجمن دعوت اہل السنۃ والجماعۃ)

اس حوالے سے بھی معلوم ہوا کہ تھانوی پہلے نفس میلاد کا قائل تھا پھر اس سے رجوع کر کے میلاد کا پکا منکر بن گیا اور اس کے نزدیک بھی کسی طرح بھی میلاد جائز نہ تھا۔

ادھر بھی دیکھئے

دیوبندیوں کا نام نہاد امام اہلسنت عبد الشکور لکھتا ہے:

بعض جہلاء نے یہ غلط مشہور کر رکھا ہے کہ مسلمانوں کا کوئی گروہ حضور پرنور کے ذکر مولود شریف کو بدعت کہتا ہے، میرے خیال میں وہ مسلمان مسلمان ہی نہیں جو حضور پاک کے ذکر کو منع کرے یا برا کہے مولود شریف کا بیان طبعا اور شرعاً ہر طرح سے عبادت ہے بلکہ ہم خستہ جانوں کے لیے یہی تذکرہ باعث بالیدگی حیات اور غذائے روح ہے، جو شخص آپ کے ذکر شریف کو منع کرے یا بدعت قرار دے ہمیں اس

کے خارج از اسلام ہونے میں ذرہ برابر کلام نہیں۔

(عبدالشکور حیات وخدمات ص،۶۰۰، ارادہ تحقیقات اہل سنت)

کچھ آگے جا کر لکھتا ہے:

لیکن اگر سچے اور صحیح واقعات حضور کی احادیث صحیحہ وکلام الٰہی سے مستنبط کرکے ذکر کیے جائیں اور مجلس میں خلاف شرع کسی امر کا ارتکاب نہ کیا جائے اور اس طرح نہایت ادب کا پاس ولحاظ کرتے ہوئے اگر کوئی عالم دین تذکرہ ولادت بیان کرے تو اس میں کسی مسلمان کا نہ اختلاف اور نہ ہی اس کو کوئی بدعت کہتا ہے، نفس ذکر (ولادت) ہر مسلمان کے لیے تازگی بخش قلب وجگر ہے۔

(عبدالشکور حیات وخدمات ص،۶۰۱ ارادہ تحقیقات اہل سنت)

...... نتیجہ ......

عبدالشکور دیوبندی کے نزدیک اس کے اپنے بزرگ گنگوہی وتھانوی اور ابوایوب وساجد ان فتوؤں کے مصداق ہیں۔

(۱) وہ مسلمان ہی نہیں (۲) ان کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں ذرہ برابر بھی شک نہیں (۳) صحیح روایات سے محفل میلاد (اس کے نزدیک درست اور کسی بھی مسلمان کو اختلاف نہیں (جبکہ تھانوی وگنگوہی مسلمان ہی نہیں جبھی تو ان کو اختلاف ہے) (۴) نفس ذکر (ولادت) (یہ بریکٹ والے الفاظ دیوبندی کے اپنے ہیں جن کے بارے میں ساجد خان لکھتا ہے کہ تھانوی نے نفس میلاد سے بھی رجوع کرلیا تھا) ہر مسلمان کے لیے تازگی بخش ہے لیکن جو مسلمان ہی نہ ہو تو............

...... حوالہ نمبر ۲۰ ......

گنگوہی صاحب بے دین

قاسم نانوتوی کے دلبر جانی رشید احمد گنگوہی صاحب لکھتے ہیں:

پس اگر عقیدہ زید کا اس سبب سے ہے کہ آپ کو حق تعالیٰ نے علم دیا تھا تو ایسا سمجھنا خطا صریح ہے

اور کفر نہیں اور جو یہ عقیدہ ہے کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدون اطلاع حق تعالیٰ کے تو اندیشہ کفر کا ہے لہذا پہلی شق میں امامت درست ہے دوسری شق میں امام نہ بنانا چاہیے اگر چہ کفر کہنے سے بھی زبان کو رو کے اور تاویل کرے۔

(فتاوٰی رشیدیہ، ص ۲۲۰، مکتبہ صدائے دیوبند)

اس حوالے میں گنگوہی جی اس شخص کے بارے میں جو سرکار علیہ السلام کے لیے علم ذاتی ثابت کرے اس کو کافر کہنے سے روک رہے ہیں اور تاویل کا حکم دے رہے ہیں۔

مخالف

دیوبندیوں کے گالیوں میں PHD کا ایوارڈ حاصل کرنے والے شیخ ٹانڈہ حسین احمد کانگریسی لکھتا ہے:

اور علم غیب مطلق و بذات کا اعتقاد رکھنا مفضی الی الکفر ہے، اور نص قطعی کے خلاف ہے اس میں تاویل اور ہیر پھیر کرنا بے دین کا کام ہے۔

(الشہاب الثاقب، ص ۲۴۶، ادارہ تحقیقات اہل سنت)

نتیجہ

ٹانڈوی کے حوالے سے معلوم ہوا کہ علم بذات میں تاویل کرنے والا بے دین ہے تو گنگوہی صاحب بے دین ہوئے۔

حوالہ نمبر ۲۱

گنگوہی، انبیٹھوی اور نجم الدین ۶۱۶ دیوبندیوں کے نزدیک قطعی کافر

رشید احمد گنگوہی صاحب کی مصدقہ کتاب ''براہین قاطعہ'' میں خلیل احمد لکھتا ہے:

یہ ہر روز اعادہ ولادت کا مثل ہنود کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔

(براہین قاطعہ، ص ۱۵۲، دار الاشاعت کراچی)

اسی طرح دیوبندیوں کے شیخ ٹانڈہ حسین احمد ٹانڈوی کے مکتوبات کے حاشیہ میں نجم الدین اصلاحی اپنی خباثت کا اظہار اس طرح کرتا ہے۔

موجودہ میلاد کی تقریبات کرسمس ڈے اور ہندوؤں کے جنم دن یعنی ولادت کنہیا جی وغیرہ سے مشابہت رکھتی ہے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام، جلد۳ ص،۱۷۸ مجلس یادگار شیخ الاسلام)

دیوبندی مولوی عامر عثمانی صاحب رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتے ہیں:

خدا مولانا رشید احمد گنگوہی کی قبر نور سے بھر دے کیا خوب کہا تھا انہوں نے کہ یہ محفلیں تو کرشن کہنیا کے سوانگ اور جنم دن جیسی ہیں

(ماہنامہ تجلی دیوبند اپریل ۷۵ء)

ان حوالوں سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ دیوبندیوں کے یہ گروسر کار علیہ السلام کی ولادت کو معاذ اللہ کرسمس ڈے اور اپنے کہنیا جی کی ولادت کے مشابہہ مانتے ہیں۔

...... مخالف ......

اس پر دیوبندیوں کی معتبر ترین کتاب تلبیسات المعروف المہند کا متفق فتویٰ بھی دیکھ لیں چنانچہ خلیل احمد انبیٹھوی خود اپنی ہی تکفیر اور ان تمام دیوبندیوں کو کافر بناتے ہوئے لکھتا ہے:

پھر کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہو سکتا ہے معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ فعل کفار کے مشابہہ ہے۔

(المہند ص،٦٧، ادارہ اسلامیات)

جی ہاں کسی مسلمان سے یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ اس طرح کی بات کرے لیکن جو ازلی بد بخت ہوں اور جن کی قسمت میں ازل سے ہی ذلت لکھی ہو اور چماروں سے زیادہ ذلیل لوگ یہ کرتے ہیں جیسا کہ ماقبل کی عبارات سے واضح ہے المہند کے اس فتوے پر ۲۴ دیوبندیوں کی تصدیق ہے تو ان چوبیس کے نزدیک گنگوہی وانبیٹھوی ونجم الدین مسلمان نہیں آگے بھی دیکھئے!

فرقہ وہابیہ دیوبندیہ گلابیہ غرابیہ کی ساری زندگی کی کمائی جس پر ۲۱۶ دیوبندی علماء کی تقاریظ بھی ہیں، ان دیوبندی علماء کے نزدیک گنگوہی وانبیٹھوی ونجم الدین کا مقام کیا ہے دیکھئے چنانچہ جگن پوری دیوبندی اپنی جھک جاتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہم اور ہمارے حضرات اساتذہ ایسے شخص کو جو ذکرولادت شریفہ کو کہنیا کے جنم سے تشبیہ دے قطعی کافر کہتے ہیں جناب خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں توہین کرنے والا اور عیب لگانے والا ملحد کافر ہے۔

(قہر آسمانی برفرقہ رضا خانی ص،۸۵، مدینہ برقی پریس بجنور، باراول)

جگن پوری دیوبندی نے دیوبندی اکابرین کے نمک کا صحیح حق ادا کیا ہے کہ ان بے چاروں کو قطعی کافر کہہ دیا ہے بہر حال نتیجہ کلام یہ ہے کہ گنگوہی وانبیٹھوی ونجم الدین

(۱) مسلمان نہیں (۲) قطعی کافر (۳) سرکار علیہ السلام کی توہین کرنے والے (۴) عیب لگانے والے (۵) ملحد (۶) کافر

جب یہ قطعی کافر ہوئے تو ان کے کلام میں تاویل کرنے والا بھی کافر ہوگا، چنانچہ دیوبندیوں کے انور شاہ کاشمیری لکھتا ہے:

جو شخص یقینی کافر کے کفر میں تاویل کرے اور اسے کافر قرار نہ دے وہ خود بھی کافر ہے۔

(تحفۃ المناظر، ص،۶۸، مکتبہ السعید)

جب گنگوہی، انبیٹھوی ونجم الدین قطعی ویقینی کافر ہیں تو جو بھی دیوبندی ان کے کفر میں تاویل کرے گا اور ان کو کافر نہیں کہے گا وہ بھی کافر، ارے گھمن، ابوایوب، ریڈی میڈ مفتی مجاہد دیکھ لیا انجام اپنے اکابرین کا اور ابھی سے اپنا ٹھکانا بھی دیکھ لیا جاہلو! ہم خاموش تھے تم نے یہ سمجھا کہ میدان صاف ہے جس طرح کی مرضی بکواس کرلو۔ نہیں! بلکہ تم سب کا گن گن کے حساب لیا جائے گا، اور تم حساب دینے کے لیے تیار ہو جاؤ۔

...... حوالہ نمبر ۲۲ ......

ساجد خان اور کئی دیوبندی بڑے گستاخ دیوبندی اکابرین کا فتوی

(۱) دیوبندی مولوی ساجد خان آیۃ "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ" کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر اللہ کے رسول اور ختم کرنے والے نبیوں کے

(پ ۲۲، سورہ احزاب آیت ۴۰)

(تذکیر شرح نحو میر، ص ۴۰، ناشر انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ)

نوٹ! یہ کتاب درج ذیل دیوبندیوں کی مصدقہ ہے

(۱) فداء الرحمٰن درخواستی (۲) فرمان علی (۳) مفتی صاحب الدین (۴) مولوی عدنان (۵) نجیب اللہ عمر (۶) عبدالواحد قریشی دیوبندی

(۲) دیوبندیوں کے امام ثالث رشید احمد گنگوہی صاحب لکھتے ہیں:

جو یہ کہتے ہیں کہ علم غیب بجمیع اشیاء آنحضرت ۔۔۔۔

(فتاوی رشیدیہ، ص ۷۳، سعید اینڈ سنز)

نوٹ! یہ فتوی کئی اکابرین دیوبند کا مصدقہ ہے

(۳) دیوبندی مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب قرآنی آیۃ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

محمد اللہ کے رسول ہیں (پ ۲۶، سورہ فتح آیت ۲۹)

(قرآن کریم، ص ۶۶۵، تاج کمپنی، سورہ حم، آیۃ نمبر ۲۹)

(۴) دیوبندی مولوی محمود الحسن اور شبیر احمد عثمانی و آمنوا بما نزل علی محمد کا ترجمہ کرتے ہیں:

اور مانا اس کو جو اترا محمد پر

(۵) دیوبندیوں کے کئی اکابرین کی مصدقہ تفسیر ''جواہر القرآن'' میں وما محمد الا رسول کا ترجمہ کرتے ہوئے دیوبندی شیخ القرآن غلام اللہ خان صاحب لکھتے ہیں:

اور محمد تو ایک رسول۔۔۔۔

(تفسیر جواہر القرآن، ص،۱۸۲، جلد اول، کتب خانہ رشیدیہ راولپنڈی)

(۶) دیوبندیوں کے ۱۶۱۶ اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

مولوی اشرفعلی صاحب لکھتے ہیں رسول اللہ کا علم۔۔۔۔

(قہر آسمانی بر فرقہ رضا خانی، ص،۲، مدینہ برقی پریس بجنور، بار اول)

(۷) دیوبندی مولوی علی شیر حیدری صاحب کہتے ہیں:

''محمد'' کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں

(خطبات حیدری، جلد اول، ص،۲۷، البرہان)

ان تمام حوالوں میں سرکار ﷺ کا اسم مبارک لکھا ہے لیکن درود نہیں لکھا اس پر دیوبندی اکابرین کا فتوی بھی دیکھ لیں

...... مخالف ......

دیوبندیوں کے مفتی نظام الدین شامزی کی مصدقہ کتاب میں روح اللہ دیوبندی لکھتا ہے:

محض اسم مبارک تحریر کرنا اور صلوۃ وسلام نہ لکھنا بڑی گستاخی اور بڑی محرومی ہے۔

مزید لکھتا ہے:

یہ سارے حوالے "ہب النسیم" کے ہیں اس کا نام "ہب النسیم"۔۔۔اشرفعلی تھانوی۔۔۔نے ہی رکھا تھا اور مزید براں اس پر۔۔۔محمد اعزاز علی صاحب۔۔۔اور۔۔۔محمد شفیع صاحب۔۔۔کی تقریظیں موجود ہے

(التحقیق الحسین فضیلت علیہ وکراہیت صلعم، صللم، ص، ۱۰۶)

نوٹ: اس حوالے سے دیوبندی اشرفعلی، اعزاز علی، محمد شفیع، روح اللہ، نظام الدین شامزی، الیاس گھمن کے پیر عبدالحفیظ مکی متفق ہیں۔

نتیجہ

یہ ۶۱۶ دیوبندی علماء اور گنگوہی وغیرہ چھوٹے موٹے گستاخ نہیں بلکہ بڑے گستاخ ہیں، گستاخ کون ہوتا ہے آپ اوپر والے حوالے میں پڑھ چکے۔

حوالہ نمبر ۲۲

دیوبندی اکابرین کافر اور کفری عقیدے کی تائید کرنے والے

قادیانیوں کو احمدی کہنے کے حوالے سے اکابرین دیوبند دست و گریبان ہیں اور ایک دوسرے پر جانے انجانے میں مختلف قسم کے فتوے لگاتے ہیں آپ بھی دیکھ لیں، چنانچہ

دشمن پاکستان اور اکھنڈ بھارت کا حامی مفتی محمود لکھتا ہے:

مرزائی (احمدی) کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(فتاوی مفتی محمود، جلد اول، ص، ۲۴۰)

فرقہ دیوبند یہ وہابیہ گلابیہ کو اکھانیہ کے محدث مفتی فرید لکھتے ہیں:

اگر اس شخص نے توبہ نہ کی ہو تو اس کو احمدی اور مرزائی کہا جائے گا۔

(فتاوی فریدیہ، جلد اول، ص، ۱۲۹)

فرقہ دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ کواکھانیہ کے مفتی عبدالرحیم لاجپوری لکھتے ہیں:

لہذا مرزائی احمدی کو یہ حق حاصل نہیں ہے......

(فتاویٰ رحیمیہ، جلد اول، ص، ۱۷۶، دارالاشاعت)

دیوبندیوں کے معتبر و مستند متین خالد لکھتے ہیں:

احمدی دوستو تمہیں اسلام بلاتا ہے

نوٹ: یہ کتاب کا نام ہے، اور اس میں احمدی احمدی کی گردان ہے

فرقہ دیوبندیہ وہابیہ کذابیہ غرابیہ کواکھانیہ کے کذاب زمانہ خالد محمود دیوبندی اپنی بدنام زمانہ کتاب ''دھماکہ'' میں لکھتے ہیں:

احمدیوں کی مسجد......

(دھماکہ، ص، ۱۵۴، انجمن خدام التوحید والسنۃ برمنگھم)

فرقہ دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ کذابیہ غرابیہ کواکھانیہ کے مفتی اعظم عزیزالرحمٰن لکھتے ہیں:

جو شخص احمدی جماعت میں شامل ہوتا ہے، یعنی قادیانی ہوجاتا ہے......

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، جلد ۶، ص، ۳۷۸، محمد کتب خانہ)

دیوبندیوں کا قاضی زاہدالحسینی لکھتا ہے:

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کچھ حالات انکے احکام کے درج کردوں جو مرزائیوں، احمدیوں کی طرف سے ------

(فتاویٰ ختم نبوت، جلد ۲، ص، ۲۸۰، عالمی مجلس ختم نبوت)

فرقہ دیوبندیہ وہابیہ گلابیہ کواکھانیہ کا مولوی عبدالقیوم لکھتا ہے:

قادیانیت یا احمدیہ یہ ایک ایسا تخریبی گروہ ہے

(تاریخی دستاویز، ص، ۳۳۶، ادارہ تالیفات اشرفیہ)

کچھ آگے جا کر لکھتا ہے:

احمدیت اقبال کی نظر میں۔۔۔

(تاریخی دستاویز، ص۴۰۴، ادارہ تالیفات اشرفیہ)

نوٹ! اس پر حوالے تو بہت ہیں لیکن آئینہ دکھانے کے لیے اتنا کافی ہے۔

......مخالف......

ان تمام دیوبندی علماء پر لگنے والے فتوے بھی دیکھ لیں چنانچہ

(۱) دیوبندیوں کے بدلگام و بدزبان عبدالشکور لکھنوی لکھتے ہیں:

ان کو (قادیانیوں کو ازناقل) احمدی کہنے میں تین گناہ ہیں جو کہ نہایت سخت ہیں **اول** یہ ہے کہ اس فرقے کو احمدی کہنا گویا اس افتراء کی تصدیق کرنا ہے جو مرزا اپنی کتاب میں لکھ گیا ہے کہ آیتِ کریمہ ''و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد'' (سورہ الصّف،۶)۔۔۔۔۔

دوم یہ کہ احمدی کہنے میں اس امر کا شبہ ہے کہ شاید یہ نسبت سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک احمد کی طرف ہے جبکہ ایسا بالکل نہیں ہے سوم یہ کہ آج سے بہت پہلے لفظ احمدی امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی کے متوسلین کا مخصوص لقب رہ چکا ہے، چنانچہ اس سلسلے کے اکابرین بطور اشعار یہ لفظ اپنے نام کے ساتھ استعمال کیا کرتے تھے جیسے شاہ غلام علی احمدی اور شاہ احمد سعیدی احمدی وغیرہ ان حضرات کی مہروں میں یہ نسبت اسی طرح کندہ تھی اس لیے قادیانیوں کو احمدی کہنا گویا اکابر امت کے ایک امتیازی لقب کا غصب کرنا ہے۔

(حیات وخدمات عبدالشکور، ص۲۰۸، ادارہ تحقیقات اہل سنت)

(۲) دیوبندی شیخ الحدیث سلیم اللہ خان کی مصدقہ کتاب میں دیوبندی مولوی زرمحمد لکھتا ہے:

واضح رہے کہ قادیانیوں کو احمدی کہنا حرام ہے کیونکہ احمد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے۔

(فتنہ قادیانیت، ص۱۷، مکتبہ فاروقیہ کراچی)

(۳) ایک شخص نے دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی سے سوال کیا:

بجائے قادیانی کے لفظ احمدی کا استعمال قادیانی حضرات کے موقف اور ان کے پروپیگنڈہ کو تقویت دینے کے مترادف ہے

اس کے جواب میں یوسف لدھیانوی کہتا ہے کہ:

آپ کی رائے صحیح ہے۔

(فتاویٰ ختمِ نبوت، جلد اول، ص ۲۹۳، عالمی مجلس ختم نبوت)

اپنی ایک اور کتاب میں لکھتا ہے:

تو قادیانیوں کا اپنے آپ کو ''احمدی'' کہنا قرآن کریم کی اس آیت کی تحریف پر مبنی ہے۔ اب جو لوگ قادیانیوں کو ''احمدی'' کہتے ہیں وہ حقیقت میں قادیانیوں کے اس مکروہ اور کافرانہ نظریہ کی تائید کرتے ہیں کہ اس آیت میں احمد سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے، نعوذ باللّٰہ

(تحفہ قادیانیت، جلد اول قدیم ص ۳۴۳، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

(۴) دیوبندی مولوی عبداللطیف لکھتا ہے:

لہذا یہ بندہ ناچیز وحقیر علی الاعلان اور ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کرتا ہے کہ مرزائیوں کو احمدی کہنا صرف کفر نہیں بلکہ شدید ترین اور زبردست کفر ہے کیونکہ دریں صورت تمام حقائق کا انکار کرکے آیت ''اسمہ احمد'' کا مصداق مرزا دجال کو قرار دینا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب اور انکار ہے' جس سے بڑھ کر کائنات میں کوئی کفر نہیں ہوسکتا اس لیے ان کو قادیانی یا مرزائی کہیں، احمدی بھول کر بھی نہ کہیں۔

(احتساب قادیانیت، جلد ۲۴ ص ۳۴۴، عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت)

کچھ آگے جا کر لکھتا ہے:

لہذا اگر ہم ان کو احمدی کہنے لگیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے یہ بات تسلیم کرلی کہ واقعی یہ آیت (اسمہ احمد) خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں نہیں بلکہ مرزائے قادیانی کے متعلق ہے۔ (العیاذ باللہ) نیز مرزا قادیانی کے تمام الہامات اللہ کی طرف سے نازل شدہ اور قرآن مجید کی طرح

برحق اور سچے ہیں اور وہ اپنے تمام دعاویٔ مثیل مسیحت اور نبوت میں بھی سچا ہے،(العیاذ باللہ) حالانکہ یہ امور تسلیم کر کے کوئی بھی انسان ہرگز مسلمان نہیں رہ سکتا، محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا کوئی تعلق باقی نہیں رہ سکتا لہٰذا اس میں کسی بھی صورت میں مرزائیوں کو احمدی نہ کہنا چاہیے۔

(احتساب قادیانیت جلد ۲۴ ص، ۳۵۰،عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت)

...... نتیجہ ......

(۱) مذکورہ بالا تمام دیوبندی جو مرزا قادیانی کو احمدی کہتے ہیں وہ مرزا لعین کی تصدیق کرنے والے کہ اسمہ احمد سے مراد یہی قادیانی ہے (۲) حرام کے مرتکب (۳) قادیانی حضرات کے موقف کو تقویت دینے والے (۴) یہ سب کافر ہی نہیں بلکہ شدید ترین اور زبردست کافر ہیں (۵) ان تمام دیوبندیوں نے تسلیم کرلیا کہ اسمہ احمد والی آیت قادیانی کے بارے میں ہے (۶) ان تمام دیوبندیوں نے تسلیم کرلیا کہ مرزا قادیانی کے الہامات اللہ کے نازل شدہ (۷) مرزا کے الہامات قرآن مجید کی طرح سچے اور برحق (۸) مرزا اپنے دعاویٔ مثل مسیحت اور نبوت میں سچا ہے (۹) ایسا شخص جو قادیانی کو احمدی کہے ہرگز مسلمان نہیں (۱۰)......اس کا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں (۱۱) سرکار ﷺ کی تکذیب وانکار کرنے والے (۱۲) دنیا میں ان کے کفر سے بڑھ کر کسی کا کفر نہیں۔

اپنے اصول وفتاوی کی رٹ لگانے والے دیوبندیوں کو مزا آجائے گا اپنے اکابرین کو کفر کے دلدل میں دھنسا دیکھ کر اب سارے بکواسی جمع ہو کر اپنے آباء واجداد کو اس کفری دلدل سے نہیں نکال سکتے ،دیوبندی زمین میں زندہ دھنسنا پسند کرے گا مگر اپنے آباء کو الحاد وزندقہ کی دلدل سے نکالنا پسند نہیں کرے گا کیونکہ اس کو "دست وگریباں" اپنے ہی ہاتھوں سمندر کی تہہ میں غرق کرنا پڑے گا

...... حوالہ نمبر ۲۴ ......

الیاس گھمن اور مہر محمد دیوبندی گستاخ رسول

الیاس گھمن کی مصدقہ کتاب میں مہر محمد دیوبندی لکھتا ہے:

واقعہ یہ ہے کہ آپ تو قرآن سے توحید بیان کرر ہے تھے مگر اونگھنے کی کیفیت سے آواز میں نرمی تھی شیطان نے آپ جیسی آواز اونچی بنا کر بتوں کی تعریف میں اشعار پڑھ دیئے۔

کچھ آگے جا کر لکھتا ہے:

شیطان نے شرارت سے اپنے لہجے اور زبان سے یہ الفاظ حضور کی قراءت میں گڈمڈ کر دیئے۔

کچھ آگے جا کر لکھتا ہے:

شیطان نے آپ کی تلاوت کے دوران اپنے یہ الفاظ ڈال دیئے۔

کچھ آگے جا کر لکھتا ہے:

آپ کی بات میں شیطان نے اپنی بات ڈالی یعنی سکتہ، سانس کی خاموشی کے دوران نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سُر جیسی آواز میں وہ الفاظ نکالے جو مشرکوں کی رائے کے موافق تھے۔

کچھ آگے جا کر لکھتا ہے:

قارئین کرام! ہم نے معترض کی پیش کردہ تفسیروں سے پھر خود شیعہ کی تفسیروں سے یہ حقیقت واضح کردی ہے کہ یہ شیطان کی آواز اور مشرکوں کا پروپگینڈہ تھا اپنے اختیار اور زبان سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فعل ہرگز نہ تھا۔

(ایمانی دستاویز، ص ۲۹۸، تا ۳۰۱، مرحبا اکیڈمی)

ان تمام حوالوں سے معلوم ہوا کہ دیوبندی مہر محمد اور الیاس گھمن کے نزدیک شیطان سرکار علیہ السلام جیسی آواز اور سر بنا سکتا ہے اور سرکار علیہ السلام کی قراءت میں دخل اندازی کر سکتا ہے۔

(۴) الیاس گھمن صاحب اپنی رسوائے زمانہ کتاب ''فرقہ بریلویت میں'' انبیاء کرام کے متعلق فرقہ بریلویہ کے گستاخانہ عقائد'' کی ہیڈنگ دینے کے بعد عقیدہ نمبر ۱۵ میں لکھتے ہیں

حضور کی آواز سے مشابہت، مگر بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ شیطان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سی

آواز نکال سکتا ہے اور لوگوں کو مغالطہ دے سکتا ہے کہ گویا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بول رہے ہیں۔(معاذ اللہ)۔۔۔۔۔

(فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ، ص،۳۶۸، مکتبہ اہل السنۃ والجماعت)

یہ کس کا عقیدہ ہے آپ اوپر الیاس گھمن کی مصدقہ کتاب سے پڑھ چکے ہیں، فوارۂ لعنت میں غرق ابوایوب صاحب اب آپ کو یہ اصول بھول گیا ہوگا کہ اپنا فتوی اپنے ہی گلے میں فٹ کیونکہ آپ کے استاذ جی کے گلے میں کفر کا پھندا لگ چکا ہے۔

(۲) دیوبندیوں کا ریڈی میڈ مفتی مجاہد "حضور کی توہین" کی ہیڈنگ دینے کے بعد مفتی احمد یار نعیمی علیہ الرحمہ کے حوالے سے لکھتا ہے۔

شیطان اپنی آواز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آواز سے مشابہ کر سکتا ہے۔

(ہدیہ بریلویت ،ص،۲۱۲، مکتبہ دار النعیم لاہور)

ایک اور مقام پر "مفتی احمد یار نعیمی کی انبیاء کی شان میں گستاخیاں" کی ہیڈنگ ڈال کر لکھتا ہے:

شیطان اپنی آواز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آواز سے مشابہ کر سکتا ہے۔

(ہدیہ بریلویت ،ص،۲۱۰، مکتبہ دار النعیم لاہور)

نوٹ! یہ کتاب الیاس گھمن کی پسند فرمودہ ہے

(۴) ایک اور دیوبندی ابو محمد یہ "حضور کی آواز سے مشابہت" ہیڈنگ دینے کے بعد لکھتا ہے:

حضور کی آواز سے مشابہت، مگر بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ شیطان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سی آواز نکال سکتا ہے اور لوگوں کو مغالطہ دے سکتا ہے کہ گویا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بول رہے ہیں۔(معاذ اللہ)

(رضا خانیت پر چار حرف، ص،۳۳)

(۵) دیوبندیوں کی معتبر کتاب "اہل سنت واہل بدعت کی پہچان" میں لکھا ہے:

بریلویت امت کا عقیدہ ہے، کہ شیطان حضور علیہ السلام جیسی آواز بنا سکتا ہے۔

(اہل سنت واہل بدعت کی پہچان، ص،۱۴۱)

(۶) دیوبندیوں کی دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب "رضاخانی مذہب" میں "باب دوم انبیاء علیہم السلام کی توہین" کی ہیڈنگ دینے کے بعد کچھ آگے جا کر لکھا ہے:

ابلیس حضور کی سی آواز نکال سکتا ہے

(رضاخانی مذہب، حصہ دوم، ص،۲۲۳، راشدیہ اکیڈمی)

(۷) دیوبندیوں کے پروفیسر ابوالحقائق اپنے مضمون "گستاخ کا چہرہ" میں یہ "گستاخی پندرہ کیا شیطان نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز بنا سکتا ہے" ہیڈنگ دینے کے بعد لکھتا ہے:

مفتی احمد یار گجراتی بریلوی لکھتا ہے کہ ابلیس پیغمبر کی شکل تو نہیں بنا سکتا مگر آواز ان کی آواز سے مشابہ کر دیتا ہے۔

(نور سنت شمارہ نمبر۴، ص،۳۹، انجمن دعوت اہل السنۃ والجماعت)

(۸) دیوبندی مولوی نجیب اللہ لکھتا ہے:

بریلوی جماعت کا کیسا ایمان شکن عقیدہ ہے کہ پیغمبر کی خوبصورت آواز کے مشابہ ابلیس لعین کی آواز ہو سکتی ہے، اور وہ مردود اپنی آواز نبی کی آواز کے مشابہ کر سکتا ہے۔

(بریلویوں کی شیطان سے محبت ص،۶۱، انجمن دعوت اہل السنۃ والجماعت)

نتیجہ

ان تمام حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ الیاس گھمن اور مہر محمد دیوبندی (۱) ان کا عقیدہ گستاخانہ (۲) انہوں نے انبیاء کی توہین کی (۳) نبی علیہ السلام کی گستاخی کی (۴) ان کا چہرہ گستاخ کا چہرہ ہے اور انہوں نے گستاخی کی (۵) ایمان شکن عقیدہ

بہر حال یہ سب ان دیوبندیوں کے اپنے اصولوں کے مطابق ہے کہ یہ گستاخ اور انبیاء کی توہین کرنے والے ہیں اور گستاخ کا کیا حکم ہے یہ بھی آپ ماقبل میں دیوبندی اکابرین کی تحریروں سے پڑھ چکے ہیں۔

حوالہ نمبر ۲۵

دیوبندی اکابرین کفر کے گھاٹ

(۱) دیوبندیوں کا مولوی ابوالحسن ندوی لکھتا ہے:

ایک صاحب ادراک بزرگ نے دیکھا کہ مولانا اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے جلدی رخصت کردو میں بہت شرمندہ ہوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ میرے انتظار میں ہیں۔

(دینی دعوت، ص ۹۴، مجلس نشریات اسلام)

(۲) دیوبندیوں کا معتبر عالم نورالحسن راشد کاندھلوی لکھتا ہے:

ایک صاحب ادراک بزرگ نے دیکھا کہ مولانا اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے جلدی رخصت کردو میں بہت شرمندہ ہوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ میرے انتظار میں ہیں۔

(ماہنامہ الفرقان خصوصی اشاعت بیاد محمد زکریا ص ۸۹، مکتبہ رحمانیہ)

(۳) دیوبندیوں کا مولوی خبیب لکھتا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتظار میں (یعنی قاسم نانوتوی کے انتظار میں)

(عشق رسول اور علماء حق ص ۱۳۳، بیت السلام)

یہی دیوبندی ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

میں نے کہا یہ پہلا گروہ تو انبیاء کرام کا تھا دوسرا اصحابہ کرام کا مگر یہ شخص کون ہے جس کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتظار فرما رہے تھے۔

(عشق رسول اور علماء حق، ص ۲۶۴)

ان تمام حوالوں سے معلوم ہوا کہ یہ تمام دیوبندی اس بات کے قائل ہیں کہ سرکار علیہ السلام کسی کا انتظار کر سکتے ہیں۔

مخالف

دیوبندیوں کا ریڈی میڈ مفتی مجاہد "احمد رضا خان بریلوی کے کفریات و غلط فتوے" ہیڈنگ دینے کے بعد ۳۶ نمبر پر لکھتا ہے:

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احمد رضا کا انتظار، بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کس کا انتظار ہے؟ فرمایا احمد رضا کا انتظار ہے۔

(ہدیہ بریلویت، ص، ۱۷۷، دار النعیم، لاہور)

نوٹ: یہ کتاب الیاس گھمن کی پسند فرمودہ ہے۔

دیوبندیوں کے دس سے زائد علماء کی مصدقہ کتاب رضا خانی مذہب میں لکھا ہے:

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسی کمینے اور بدطینت کے انتظار کا کیا معنیٰ؟ جب کہ تمام عشاق صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور کا انتظار فرمایا کرتے۔

(رضا خانی مذہب حصہ اول ص، ۹۷، راشدیہ اکیڈمی)

نتیجہ

ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ ابو الحسن ندوی، نور الحسن راشد اور مفتی خبیب

(۱) کافر (۲) ان کا غلط فتویٰ (۳) اور ساتھ ہی ساتھ وہ اپنے دس سے زائد اکابرین کے نزدیک کمینے اور بدطینت ہیں۔

حوالہ نمبر ۲۶

دیوبندی مولوی زکریا تبلیغی کا کفریہ اور گستاخانہ عقیدہ

دیوبندی مولوی تقی الدین مولوی زکریا تبلیغی کے حوالے سے یعقوب نانوتوی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے:

ان بزرگ سے بارش کی دعا کے لیے جب لوگوں نے بہت اصرار کیا تو انہوں نے کہا کہ میری اللہ میاں سے لڑائی ہو رہی ہے۔

(صحبتے با اولیا، ص ۱۴۲، ایچ ایم سعید کمپنی)

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کا اپنے بزرگوں کے بارے میں ایمان ہے کہ ان کی اللہ سے لڑائی ہوئی۔

...... مخالف ......

دیوبندیوں کے کذاب زمانہ خالد محمود صاحب لکھتے ہیں:

خدا سے لڑائی لینے کا کفری عقیدہ......

(مطالعہ بریلویت، جلد ۲، ص ۲۵۸، دار المعارف)

دیوبندیوں کے نام نہاد متکلم اسلام الیاس گھمن "فرقہ بریلویہ کے گستاخانہ عقائد" کی ہیڈنگ دینے کے بعد عقیدہ نمبر ۲۹ میں لکھتا ہے:

خدا سے لڑائی لینے کا عقیدہ

(فرقہ بریلویت، ص ۳۵۵)

...... نتیجہ ......

(۱) دیوبندی خالد محمود کے نزدیک زکریا تبلیغی اور یعقوب نانوتوی کا یہ عقیدہ کفریہ ہے تو کفر کے گھاٹ کون اترا؟ (۲) اسی طرح گھمن نے تو اپنے بزرگوں کو اللہ کا گستاخ کہہ دیا جب ان کے بزرگ گستاخ خدا ہیں تو یہ دیوبندی اپنے اصولوں کے مطابق خود کیا ہوں گے؟

...... حوالہ نمبر ۲۷ ......

دیوبندیوں کے مولوی زکریا تبلیغی ضال، مضل، مخبوط الحواس

دیوبندیوں کا مولوی زکریا تبلیغی لکھتا ہے:

شیخ ابو یعقوب کہتے ہیں میرے پاس ایک مرید آیا اور کہنے لگا کہ میں کل کو ظہر کے وقت مر جاؤں گا چنانچہ دوسرے دن ظہر کے وقت مسجد حرام میں آیا طواف کیا اور تھوڑی دور جا کر مر گیا میں نے اس کو غسل دیا اور دفن کیا جب میں نے اس کو قبر میں رکھا تو اس نے آنکھیں کھول دیں میں نے کہا کہ مرنے کے بعد بھی زندگی ہے کہنے لگا میں زندہ ہوں اور اللہ کا ہر عاشق زندہ ہی رہتا ہے۔

(فضائل صدقات، حصہ دوم ص، ٦٦٠، کتب خانہ فیضی لاہور)

...... مخالف ......

دیوبندیوں کا معتبر عالم محمد عبدالرحمٰن لکھتا ہے:

اگر یہ باتیں خواب وخیال کی ہوتیں تو خیر نقل کرنے میں کوئی مضائقہ نہ تھا کیونکہ خواب وخیال میں ہر صورت ممکن ہے عالم خواب ایک ایسا وسیع عالم ہے جس میں ممکن ناممکن محال وممتنع کی کوئی قید نہیں ہوتی خواب میں کسی کا ہوا میں اڑنا پانی پر چلنا زمین میں دھنسا سر کے بل چلنا سب کچھ ممکن ہے اور اس سے بھی عجیب تر صورتیں خواب میں دیکھی جاتی ہیں اب کوئی شخص ایسے خواب وخیال کو حقیقت واقعہ سمجھے اور پھر اس کو اپنا اسلامی عقیدہ قرار دے لے تو یقیناً وہ ایک فریب خوردہ، دیوانہ، پاگل، ہولہ انسان نہیں تو اور کیا ہے ایسے بے عقل مخبوط الحواس کی اس سے زیادہ اور کیا حیثیت ہوگی۔ خان بابا نے ایسے ہی فرضی من گھڑت واقعات وروایات کو علم ویقین کا درجہ دے دیا ہے ضل فاضل۔

(اعلیٰ حضرت حیات وکارنامے، ص، ٦٠، دارالمعارف لاہور)

...... نتیجہ ......

اب دیکھئے اس دیوبندی مولوی نے زکریا تبلیغی کی کیسی مٹی پلید کی ہے اور کیسے کیسے فتوے بغض اعلیٰ حضرت امام اہلسنت میں اس کے قلم سے نکلے ہیں (١) فریب خوردہ (٢) دیوانہ (٣) پاگل (٤) ہولہ انسان (٥) بے عقل (٦) مخبوط الحواس (٦) فرضی ومن گھڑت واقعات کو علم ویقین کا درجہ دینے والا (٨) ضال گمراہ ہے (٩) مضل گمراہ کرنے والا ہے۔

حوالہ نمبر ۲۸

دنیا کا سب سے بڑا مشرک اشرفعلی تھانوی

دیوبندی بیاروں کے ناتجربہ کار حکیم اشرفعلی تھانوی لکھتا ہے:

فرمایا کہ خدا جانے لوگ مجھے کیا سمجھتے ہیں اور میں کیا ہوں محبوب علی نقاش نے آکر بیان کیا کہ ہمارا آگبوٹ تباہی میں تھا میں مراقب ہوکر آپ سے ملتجی ہوا آپ نے مجھے تسکین دی اور آگبوٹ کو تباہی سے نکال دیا۔

(امداد المشتاق ص، ۱۳۰، کتب خانہ اسلامی)

اسی طرح یہی دیوبندیوں کا حکیم اشرفعلی تھانوی لکھتا ہے:

معتبر شخص ولایتی بیان کرتے تھے کہ میرے ایک دوست جو جناب...... حاجی امداد اللہ علیہ الرحمہ .... سے بیعت تھے حج خانہ کعبہ کو تشریف لئے جارہے تھے بمبئی سے آگبوٹ میں سوار ہوئے آگبوٹ نے چلتے چلتے ٹکر کھائی اور قریب تھا کہ چکر کھا کر غرق ہوجائے یا دوبارہ ٹکرا کر پاش پاش ہوجائے انہوں نے جب دیکھا کہ اب مرنے کے سوا چارہ نہیں اسی مایوسانہ حالت میں گھبرا کر اپنے پیر روشن ضمیر کی طرف خیال کیا اور عرض کیا کہ اس وقت سے زیادہ اور کون سا وقت امداد کا ہوگا اللہ تعالیٰ سمیع وبصیر ہے کارساز مطلق ہے اسی وقت ان کا آگبوٹ غرق سے نکل گیا۔

(کرامات امدادیہ ص، ۳۵، مدنی کتب خانہ لاہور)

اشرفعلی کے ان نقل کردہ واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دیوبندی عین اس حالت میں جب کہ جہاز غرق ہورہا ہو ڈوب رہا ہو اس وقت اپنے پیروں کو پکارتے تھے ان سے التجاء اور درخواست کرتے تھے۔

مخالف

دیوبندیوں کے مؤرخ ضیاء الرحمٰن فاروقی کی بھی سن لیجئے لکھتا ہے:

مشرکین مکہ اور آج کے مشرک میں فرق قرآن کہتا ہے کہ

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کہ جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں اللہ کو پکارتے ہیں ایک اسی پر عقیدہ لا کر پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے۔

(پ ۲۱، عنکبوت آیت ٦٥)

مکے کے مشرکین (شرک) کرتے تھے لیکن جب وہ کشتی میں سوار ہوتے تھے اور کشتی دریا کے درمیان جا کر ڈوبنے لگتی تھی تو وہ کہتے تھے، اے اللہ اس کشتی کو تیرے سوا کوئی بچا نہیں سکتا، حالانکہ قرآن کہتا ہے۔

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کہ جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں اللہ کو پکارتے ہیں ایک اسی پر عقیدہ لا کر پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے۔

(پ ۲۱، عنکبوت آیت ٦٥)

---------------------لیکن آج کے مشرک کو دیکھو یہ شرک میں اتنا سخت ہے کہ جو کشتی ڈوبتی پر بیٹھ کر بھی کہتا ہے، معین الدین چشتی لگادے پار کشتی، پیر دستگیر کو کہتا ہے کشتی پار لگادے مکے کا مشرک ڈوبتی ہوئی کشتی کے موقع پر تو خدا کو یاد کرتا ہے لیکن آج کا مشرک ڈوبتے وقت بھی خدا کو یاد نہیں کرتا اس سے بڑا مشرک کائنات میں پیدا نہیں ہوسکتا۔

(تقاریر فاروقی، جلد دوم، ص، ۱۸۱، تحقیق اکیڈمی)

نتیجہ

لیجئے دیوبندیوں کے ناتجربہ کار حکیم اپنے ہی مریض کے ہاتھوں صرف مشرک ہی نہیں بلکہ ایسا مشرک کہ ان سے بڑا کوئی بھی مشرک پیدا نہیں ہوسکتا۔ اللہ قادر مطلق کی شان دیکھئے کل تک جو دوسروں کے لیے شرک شرک اور مشرک مشرک کی گردان پڑھ رہے تھے آج ان ہی کے اصولوں سے ان ہی کا حکیم دنیا کا سب سے بڑا مشرک ہوگیا۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

...... حوالہ نمبر ۲۹ ......

اکابرین دیوبند اللہ کے گستاخ

(۱) دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی کے خلیفہ عنایت علی شاہ لکھتے ہیں:

پھر کہا حق نے جلوہ میرا دیکھ لے
جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے

(باغ جنت ص، ۳۰۸، الفیصل لاہور)

(۲) دیوبندیوں کے عارف باللہ حکیم محمد اختر صاحب لکھتے ہیں:

پیغمبر کو دیکھنا ایسے ہی ہے کہ گویا اس نے اللہ کو دیکھا۔

(مجاہدہ اور تسہیل الطریق ص، ۲۳، ادارہ تالیفات اختریہ)

(۳) دیوبندیوں کے شیخ الحدیث زکریا تبلیغی صاحب لکھتے ہیں:

جس کو ہوئے شوق دیدار خدا ان کی مرقد کی زیارۃ کو وہ جا

(تاریخ مشائخ چشت ص، ۲۳۵، مجلس نشریات اسلام)

(۴) اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

من رآنی فقد را اللہ تعالیٰ

(امداد المشتاق ص، ۵۷، اسلامی کتب خانہ)

ان تمام حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک "فلاں کا دیدار اللہ کا دیدار" ہوسکتا ہے۔

...... مخالف ......

دیوبندیوں کے ریڈی میڈ مفتی مجاہد "بریلوی حضرات کی اللہ کی شان میں گستاخیاں" کی ہیڈنگ

دینے کے بعد ۱۵ نمبر پر لکھتے ہیں:

نبی کریم کا دیدار خدا کا دیدار ہے

اسی طرح ۲۹ نمبر پر لکھتے ہیں:

لاثانی پیر کا دیدار خدا کا دیدار ہے

(ہدیہ بریلویت، ص، ۱۹۵ اور ۱۹۹، دار النعیم)

نوٹ: یہ کتاب گھمن کی پسند فرمودہ ہے۔

نتیجہ

درج ذیل دیوبندی اکابرین

(۱) اشرفعلی تھانوی کا خلیفہ عنایت علی شاہ (۲) حکیم محمد اختر (۳) زکریا تبلیغی (۴) اشرفعلی تھانوی۔

مجاہد اور گھمن کے نزدیک اللہ کے گستاخ ہیں۔

حوالہ نمبر ۳۰

اکابرین دیوبند مشرک

(۱) دیوبندی اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ عنایت علی صاحب لکھتے ہیں:

شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چلے جا رہے تھے۔

(باغ جنت، ص، ۳۰۰، الفیصل لاہور)

(۲) دیوبندیوں کے حسین احمد ٹانڈوی صاحب لکھتے ہیں:

شہنشاہ عالم کے دربار میں حاضری خیال کی جائے۔

(فتاوی شیخ الاسلام، ص، ۶۵، نفیس پبلشرز)

(۳) دیوبندی منظور احمد صاحب لکھتے ہیں:

آہ عالم قدس کے جس شہنشاہ نے شب معراج۔۔۔۔۔

(سیف یمانی، ص، ۱۲۱، مدنی کتب خانہ گوجرانوالہ)

دیوبندی مفتی نجیب اللہ کہتا ہے کہ یہ کتاب درج ذیل اکابرین دیوبند کی مصدقہ ہے۔

(۱) اشرفعلی تھانوی (۲) شبیر احمد عثمانی (۳) عبدالشکور لکھنوی (۴) مرتضی حسن دربھنگی (۵) ظفر احمد عثمانی (۶) نعمت اللہ (۷) اسعد اللہ (۸) حبیب الرحمٰن اعظمی (۹) عبدالشکور مرزا پوری،

(دوماہی رسالہ نورسنت کا ترجمہ کنزالایمان نمبر ص ۵۶، جمیعت اہل السنۃ والجماعۃ)

(۴) دیوبندیوں کے سرفراز گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں:

شہنشاہ عالم کے دربار کی حاضری۔۔۔۔

(تسکین الصدور، ص ۳۰۰، مکتبہ صفدریہ)

یہ کتاب درجِ ذیل اکابرین دیوبند کی مصدقہ ہے، (۱) فخر الدین (۲) مہدی حسن (۳) قاری طیب (۴) حبیب الرحمٰن (۵) خیر محمد (۶) شمس الحق (۷) محمد یوسف بنوری (۸) مفتی جمیل (۹) عبداللہ درخواستی (۱۰) ظفر احمد عثمانی (۱۱) عبدالحق (۱۲) عبدالخالق (۱۳) خان محمد (۱۴) شفیع (۱۵) گل بادشاہ (۱۶) دوست محمد (۱۷) سعید احمد (۱۸) نذیر اللہ (۱۹) مفتی محمود وغیرہ۔

...... مخالف ......

دیوبندیوں کے امام اول اسمعیل قتیل بالاکوٹی سب کو کفر کے گھاٹ اتارتے ہوئے لکھتے ہیں:

معبود، داتا، بے پرواہ، خداوند، خدائگاں، مالک الملک، شہنشاہ بولے یا جب حاجت قسم کھانے کی پڑے تو پیغمبر کی یا علی کی یا امام کی یا پیر کی یا انکی قبروں کی قسم کھاوے سوان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان، ص ۲۴، میر محمد کتب خانہ کراچی)

اسی طرح رفیع عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

سوال : حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہنشاہ کا لقب دینا کیسا ہے؟

جواب : درست نہیں اللہ کے سوا کسی کو شہنشاہ کہنا درست نہیں

اور ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

البتہ اگر عرف عام میں شہنشاہ سے صرف بادشاہ مراد لیا جاتا ہو، اس کے اصلی معنی مراد نہ ہوتے ہوں تو یہ لفظ استعمال کرنے کی برائی کم ہوجاتی ہے ختم نہیں ہوتی، اس لیے بہرحال اجتناب کرنا چاہیے۔

(فتاویٰ دارالعلوم کراچی، جلد اول، ص،۳۰۵ ادارۃ المعارف کراچی)

ان فتاوی کی روشنی میں مذکورہ بالا تمام دیوبندیوں نے

(۱) شرک کیا اور مشرک ہوئے (۲) غلط کام کیا (۳) برائی والا کام کیا۔

حوالہ نمبر ۳۱

دیوبندی اکابرین حضرت آدم علیہ السلام کے گستاخ

(۱) دیوبندی قاری طیب صاحب لکھتے ہیں:

حضرت آدم علیہ السلام کے ذہن میں شیطان نے اول وسوسہ ڈالا۔

(خطبات حکیم الاسلام، جلد ۷، ص،۶۴)

(۲) تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

قرآنِ کریم میں صراحت ہے کہ شیطان نے وسوسہ ڈالا

(فتاویٰ عثمانی، جلد اول، ص،۷۱، مکتبہ معارف القرآن)

(۳) دیوبندی مفتی شفیع عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

شیطان نے بذریعہ وسوسہ حضرت آدم اور حوا کو لغزش دی۔

(معارف القرآن جلد ۱، ص،۱۳۳)

(۴) دیوبندی عبدالقیوم صاحب لکھتے ہیں:

اب ابلیس کو ایک موقعہ ہاتھ آیا اور اس نے حضرت آدم وحوا کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ شجر شجر خلد ہے

(گلدستہ تفاسیر جلد ا،ص ۱۱۶،ادارہ تالیفات اشرفیہ)

نوٹ! یہ تفسیر قاری محمد عثمان، کذاب زمانہ خالد محمود اور مفتی عبدالستار کی پسند فرمودہ ہے۔

(۵) دیوبندی مولوی ادریس کاندھلوی صاحب لکھتے ہیں:

شاید آدم نے اکل شجرہ کو نہی شفقت سمجھا اسی لیے شیطان کی وسوسہ اندازی کے بعد اس کی خلاف ورزی کرنے کو زیادہ بھاری خیال نہ کیا۔

(معارف القرآن،جلد،۔۔۔ص،۶۱۳)

......مخالف......

(۱) دیوبندیوں کے ریڈی میڈ مفتی مجاہد "بریلوی حضرات کی انبیاء کی شان میں گستاخیاں" کی ہیڈنگ دینے کے بعد ۴۷ نمبر پر لکھتے ہیں:

پیغمبر شیطان کی زد میں معاذ اللہ، احمد یار گجراتی لکھتے ہیں کوئی شخص کسی جگہ شیطان کے وسوسہ سے محفوظ نہیں آدم مقبول بارگاہ تھے،...... یہ بھی معلوم ہوا کہ وسوسہ انبیاء کرام کو بھی ہوسکتا ہے،

(ہدیۃ بریلویت ص ۲۱۹،دارالنعیم)

...... نتیجہ......

درج ذیل سب دیوبندی حضرات آدم علیہ السلام کے گستاخ تھے

(۱) قاری طیب (۲) تقی عثمانی (۳) شفیع عثمانی (۴) عبدالقیوم (۵) ادریس کاندھلوی

قارئین! آپ نبی کی گستاخی کرنے والے کا حکم دیوبندی علماء کے حوالے سے ماقبل میں پڑھ چکے ہیں۔

حوالہ نمبر ۳۲

اسماعیل قتیل بالاکوٹی ملحد وزندیق

دیوبندیوں کے امام اول اسماعیل قتیل بالاکوٹی صاحب لکھتے ہیں:

آئمہ میں سے کسی کی تقلید واجب سمجھنا...... بدعات حقیقیہ میں ہے۔

(الحق الصریح،ص،۸۱،قدیمی کتب خانہ)

مخالف

(۱) اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

ان تقلید احد من الائمة الاربعة واجب علی کل واحد من المسلمین فی ھذا الزمان و تارکه فاسق لاعب فی الدین

(امداد الفتاوی،جلد ۶،ص،۳۱۴،مکتبہ دارالعلوم کراچی)

نوٹ! یہ فتوی دس اکابرین دیوبند کا مصدقہ ہے۔

(۲) خلیل احمد امبیٹھوی صاحب لکھتے ہیں:

اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جاوے بلکہ واجب ہے کیونکہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ آئمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس و ہوا کے اتباع کرنے کا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے میں جاگرنا ہے۔

(عقائد علماء دیوبند،ص،۴۳،ادارہ اسلامیات)

یہ کتاب ۲۴ علماء دیوبند کی مصدقہ ہے

مزید یہ کہ سرفراز گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں:

''اس کتاب کے معتقدات اجماعی ہیں۔''

(تسکین الصدور،ص،۲۵۷،مکتبہ صفدریہ)

(۳) دیوبندی مولوی محمود عالم صفدر صاحب لکھتے ہیں:

"اس لیے تقلید شخصی واجب بالغیر ہے اس کا ترک حرام کبیرہ گناہ ہے مطلق تقلید کا انکار انسان کو کفر تک پہنچا دیتا ہے۔"

(عقائد علماء دیوبند، ص ۵۵، مکتبہ محمودیہ صفدریہ کراچی)

...... نتیجه ......

دیوبندیوں کے اجماعی فتوے کے مطابق اسمعیل قتیل بالاکوٹی

(۱) فاسق (۲) لاعب فی الدین (۳) ملحد (۴) زندیق (۵) حرام اور کبیرہ گناہ کا مرتکب۔

...... حوالہ نمبر ۳۲ ......

دیوبندی شفیع اور مولوی ذکریا تبلیغی دیوبندی فتوے کی زد میں

(۱) دیوبندیوں کے مفتی شفیع عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

"آفتابِ نبوت غروب ہو گیا"

(علامات قیامت، ص ۱۲، مکتبہ دار العلوم کراچی)

(۲) دیوبندیوں کے مولوی زکریا تبلیغی صاحب لکھتے ہیں:

"آفتابِ نبوت غروب ہوئے ابھی زیادہ مدت نہیں گزری"

(اکابر کا سلوک و احسان، ص ۶۷، ادارہ اسلامیات)

...... مخالف ......

دیوبندی مولوی خالد محمود صاحب لکھتے ہیں:

"سنی عقیدہ میں پہلوں کے آفتاب تو بیشک غروب ہوئے لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آفتاب کبھی غروب نہ ہوگا۔"

(مطالعہ بریلویت، جلد ۲، ص ۳۰۳، دار المعارف لاہور)

نتیجہ

معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک بھی زکریا دیوبندی اور شفیع کا عقیدہ سنیوں والا نہیں تھا۔

حوالہ نمبر ۳٤

دیوبندی اکابرین مدینہ منورہ کے گستاخ

(۱) دیوبندی مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب کہتے ہیں:

دیار یثرب میں گھومتا ہوں
نبی کی دہلیز چومتا ہوں

(صدائے فاروقی ص، ۲۱۶ اور ۳۰۴، مکتبہ عمر فاروق کراچی)

(۲) دیوبندی اللہ وسایا صاحب لکھتے ہیں:

"نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر"

(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، ص، ۴۸، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی)

(۳) دیوبندی مولوی خبیب نقشبندی صاحب لکھتے ہیں:

"نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر"

(عشقِ رسول اور علماءِ حق ص، ۳۴۵، ۳۹۲، بیت السلام کراچی)

خلیفہ تھانوی عنایت علی صاحب لکھتے ہیں:

سرکار ﷺ ـــــ یثربی (باغ جنت ص، ۲۸۴، الفیصل لاہور)

مخالف

دیوبندی محمد صابر صفدر صاحب لکھتے ہیں:

"اب مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا منافقین کا کام ہے مسلمان یہ گستاخی اور بے ادبی نہ کریں"۔

مزید لکھتے ہیں:

''جو بے ادب مدینہ منورہ کو یثرب کہے۔۔۔۔''

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''مدینہ منورہ کو جو کوئی یثرب کہے تو اس کے لیے ایک خطاء لکھی جاتی ہے۔''

مزید لکھتے ہیں:

شاہِ مدینہ یثرب کے والی نعت پڑھنا گناہ اور پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس شہر کی سخت بے ادبی ہے۔ یہ نعت پڑھنا بلکہ اس کو نعت شریف کہنا ہی گناہ ہے۔

(بے ادب بے نصیب، ص،۱۰۰ تا ۱۰۴، مکتبۃ الحسن لاہور)

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ کو یثرب کہنا مدینہ منورہ کی بے ادبی ہے، مدینہ منورہ کی بے ادبی کرنے والوں کے بارے میں دیوبندی صابر صاحب لکھتے ہیں:

''مدینہ منورہ کی بے ادبی کرنے والا لعنتی اور اس کی کوئی عبادت قبول نہیں۔''

مزید آگے لکھتے ہیں:

''جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر مدینہ منورہ کی بے ادبی کرنے والوں کی عبادت مقبول نہیں ہے۔''

(بے ادب بے نصیب، ص،۱۰۳، ۱۰۴، مکتبۃ الحسن لاہور)

نوٹ: یہ کتاب دیوبندی مفتی محمد حسن، عبد القدوس ترمذی، محمد اکرم طوفانی، الیاس گھمن اور اسماعیل کی مصدقہ ہے۔

دیوبندی قاضی زاہد الحسینی صاحب لکھتے ہیں:

''بعض منافق مدینہ منورہ کو یثرب کہا کرتے تھے۔''

(رحمتِ کائنات، ص،۴۴۳، دار الارشاد)

نتیجہ

ان تمام اکابرین دیوبند کے نزدیک ضیاء الرحمٰن فاروقی، اللہ وسایا، دیوبندی خطیب اور خلیفہ تھانوی

(۱) منافق (۲) بے ادب (۳) خطا کار (۴) مدینہ کی بے ادبی و گستاخی کرنے والے (۵) گنہگار (۶) لعنتی اور انکی کوئی عبادت مقبول نہیں، جیسے فتاوی کی زد میں ہیں۔

حوالہ نمبر ۳۵

تقی عثمانی دیوبندی بنص قرآن وحدیث دوزخی وکافر

کئی اکابرین دیوبند کی مصدقہ کتاب میں دیوبندی مفتی حبیب اللہ صاحب لکھتے ہیں:

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا اجماع امت کی مخالفت کرنا۔

(تکملہ الرد الفقہی علی جسٹس مفتی تقی عثمانی، ص، ۸۵، مکتبہ حبیبیہ)

یہ کتاب درج ذیل اکابرین دیوبند کی مصدقہ ہے۔

(۱) دیوبندی مفتی زرولی (۲) ڈاکٹر محمد زیب (۳) مفتی ممتاز دیوبندی (۴) مفتی نعیم (۵) غلام حبیب ہزاروی (۶) دیوبندیوں کے بقیۃ السلف فاضل دار العلوم کراچی عبد الرحمٰن (۷) محمد صادق (۸) محمد موسی کرمادی لندن۔

مخالف

(۱) دیوبندی مفتی حبیب اللہ صاحب لکھتے ہیں:

اجماع امت کے مقابلے میں اپنی ذاتی و انفرادی رائے کو ترجیح دینا اور اسی کو قابل اتباع سمجھنا بے شمار گمراہیوں کا سبب اور دین و دنیا کے اعتبار سے اللہ کی ناراضگی کا بھی سبب ہے۔

(تکملہ الرد الفقہی علی جسٹس مفتی تقی عثمانی، ص، ۸۴، مکتبہ حبیبیہ)

(۲) دیوبندیوں کے ماسٹر امین صفدر اکاڑوی صاحب لکھتے ہیں:

''تمام اہل سنت اجماع امت کو دلیل شرعی مانتے آئے ہیں، اجماع امت کا مخالف بنص کتاب و سنت دوزخی ہے۔''

(تجلیات صفدر، جلد اول، ص، ۴۸۷، مکتبہ امدادیہ ملتان)

(۳) دیوبندی مولوی سلیم اللہ خان کی مصدقہ کتاب میں دیوبندی زرمحمد صاحب لکھتے ہیں:

''جاننا چاہیے کہ اجماع امت کا مخالف کافر اور دین سے خارج ہے۔''

(فتنہ قادیانیت، ص ۶۷، مکتبہ فاروقیہ)

(۴) ماسٹر امین صفدر اکاڑوی صاحب لکھتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجماعی فیصلوں سے انحراف کرنے والے کو شیطان اور دوزخی قرار دیا۔''

(تجلیات صفدر، جلد ۶، ص ۱۸۹، مکتبہ امدادیہ ملتان)

نتیجہ

ان تمام دیوبندیوں کے نزدیک مولوی تقی عثمانی کا یہ مقام ہے:

(۱) بے شمار گمراہیوں میں (۲) اللہ کی ناراضگی میں (۳) بنص کتاب اللہ وسنت دوزخی ہے (۴) کافر ہے۔ (۵) دین سے خارج ہے، (۶) شیطان ہے۔ (۷) دوزخی ہے۔

حوالہ نمبر ۳۶

تقی عثمانی اور جید دیوبندی علماء ضروریات دین کے منکر و کافر

(۱) کئی اکابرین دیوبند بالخصوص زرولی صاحب کی مصدقہ کتاب میں دیوبندی مفتی حبیب اللہ صاحب لکھتے ہیں:

مولانا تقی صاحب اور جید علماء نے بھاری تنخواہ کی لالچ میں خالص سود اور حرام ذرائع کو اسلام کا لبادہ پہنا کر ان دینداروں کو بھی سود خوری میں مبتلا کر دیا ہے، جواب تک اپنی دین داری کی وجہ سے سود سے بچے ہوئے ہیں۔

(تکملۃ الرد الفقہی علی جسٹس مفتی تقی عثمانی ص ۱۴، مکتبہ حبیبیہ)

مخالف

دیوبندیوں کی اجماعی کتاب اکفار الملحدین میں لکھا ہے:

''اس تحقیق کے مطابق جولوگ تجارتی سود کو حلال اور سودی کاروبار کو جائز کہہ رہے ہیں، وہ ضروریاتِ دین کے منکر اور کافر ہیں۔''

(اکفار الملحدین، مترجم ص،۱۲۰، مکتبہ لدھیانوی)

دیوبندی رعایت اللہ صاحب لکھتے ہیں:

سوال یہ ہے کہ سود تو نص قطعی سے حرام ثابت ہے اور کوئی مسلمان اسے قولی یا عملی طور پر حلال قرار دینے کے بعد مسلمان ہی نہیں رہ سکتا، ایسی کوئی بھی کوشش صریح کفر کا درجہ رکھتی ہے۔

(اسلامی بینک کاری اور علماء، ص،۱۰۱، مکتبۃ الافنان)

مزید لکھتے ہیں:

میرے خیال میں مولانا تقی عثمانی اور ان کا مکتبہ فکر اتنا شعور تو رکھتا ہی ہوگا کہ اگر وہ محض ''ظاہری فوائد'' کے لیے سود جیسے حرام کو حلال قرار دیں گے تو دائرہ اسلام سے ہی خارج ہو جائیں گے۔''

(اسلامی بینک کاری اور علماء، ص،۱۰۱، مکتبۃ الافنان)

''تقی عثمانی اور جدید دیوبندی علماء (۱) ضروریات دین کے منکر (۲) کافر (۳) ان کا صریح کفر (۴) دائرہ اسلام سے خارج۔

حوالہ نمبر ۳۷

خلیفہ تھانوی انبیاء کا گستاخ

دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ عنایت علی صاحب لکھتے ہیں:

''آج دولہا بنے ہیں ہمارے نبی''

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

بنے انبیاء اولیاء سب براتی جب دولہا حبیب خدا بن کے آیا۔

(باغ جنت،ص،۲۹۹،۲۹۴،مکتبہ الفیصل لاہور)

مخالف

دیوبندیوں کے الیاس گھمن کی پسند فرمودہ کتاب میں دیوبندی ریڈی میٹ مفتی مجاہد صاحب ''بریلوی حضرات کی انبیاء کی شان میں گستاخیاں'' کی ہیڈنگ دینے کے بعد ۶۹ نمبر پر لکھتے ہیں:

''اولیاء دلہنیں اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دولہا''

نتیجہ

دیوبندی فتوے کے مطابق تھانوی کا خلیفہ عنایت علی گستاخ رسول ہے۔

حوالہ نمبر ۳۸

حاجی امداداللہ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی دیوبندی فتاویٰ کی زد میں

حاجی امداداللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت مثالیہ کا تصور کر کے درود شریف پڑھے اور داہنی طرف یا احمد اور بائیں طرف یا محمد اور یا رسول اللہ ایک ہزار بار پڑھے''

(کلیات امدادیہ،ص،۴۵،دارالاشاعت)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

''یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے یا حبیب کبریا فریاد ہے۔''

(کلیات امدادیہ،ص،۹۰،۹۱،دارالاشاعت)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

کشف الارواح کے لیے یا احمد و یا محمد پڑھنے کے دو طریقے ہیں،ایک یہ کہ یا احمد کو داہنی طرف اور یا محمد کو الٹی جانب پڑھتے ہوئے دل میں یا مصطفیٰ کا خیال کرے،دوسرا طریقہ یہ ہے کہ یا احمد یا محمد یا علی یا

حسن یا حسین یا فاطمہ کا چھ طرفہ ذکر کرے تو تمام ارواح کا کشف ہو جاتا ہے۔

(اخبار الاخیار، مترجم دیوبندی، ص ۱۷۸، ۱۷۹، دار الاشاعت)

ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ حاجی صاحب و شیخ عبد الحق محدث دہلوی یا محمد کہنے کے قائل تھے۔

﴿......مخالف......﴾

(۱) دیوبندیوں کے مفتی تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے یا محمد کے الفاظ لکھنا بے ادبی ہے اس نام سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے بھی سوائے بعض کفار و مشرکین کے کوئی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ پکارتا تھا اور کفار بھی اکثر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اس بے ادبی کو گوارا نہ کرتے تھے بلکہ کنیت سے پکارتے......اگر کسی شخص نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کے خیال سے اس کے ساتھ لفظ یا مٹا دیا تو اس کو مسجد کی بے ادبی گستاخی نہیں کہا جا سکتا بلکہ یہ تعظیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و محبت رسول کا تقاضہ تھا جو اس نے کیا۔

(فتاویٰ عثمانی، جلد اول، ص ۵۳، مکتبہ معارف القرآن کراچی)

(۲) دیوبندی عبد الحق عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے یا محمد کے الفاظ استعمال کرنا بے ادبی ہے۔''

(فتاویٰ انوار العلوم، ص ۱۹۶، دار الناشر)

﴿......نتیجہ......﴾

(۱) ان دیوبندیوں کے نزدیک حاجی امداد اللہ اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی بے ادب ہیں۔ (۲) انہوں نے سرکار علیہ السلام کی ایسی بے ادبی کی کہ کفار و مشرکین بھی گوارا نہ کرتے تھے (۳) ان کی کتابوں سے ''یا'' کو مٹانا سرکار علیہ السلام کی تعظیم اور محبت کا تقاضہ ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ دیوبندی ''یا'' کو ان کتابوں سے مٹا کر محبتِ رسول اور تعظیم رسول کا تقاضہ پورا کرتے ہیں یا اس کو نہ مٹا کر اپنے اصولوں سے بے ادب بنتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۳۹

دیوبندی اکابرین سرکار علیہ السلام کے گستاخ

(۱) دیوبندی مفتی عبدالحق صاحب لکھتے ہیں:

''حالتِ جنابت میں مسجد میں داخل ہونے کا جواز رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے۔''

(فتاویٰ انوار العلوم ،ص۴۳۲،۲، دار الناشر)

(۲) دیوبندیوں کے شیخ ٹانڈہ حسین احمد کانگریسی صاحب لکھتے ہیں:

مگر چونکہ حسبِ قاعدہ الضرورات تبیح المحظورات جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیے ایسی ضرورتیں تھیں جن کی بنا پر اس کی اجازت دی جاسکتی ہے (یعنی حالت جنابت میں مسجد میں رہنے کی اجازت از ناقل)

(مکتوبات شیخ الاسلام ،جلد اول ،ص۲۶۳، مجلس یادگار شیخ الاسلام)

(۳) دیوبندی مولوی نجم الدین اصلاحی صاحب لکھتے ہیں:

عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لعلی یا علی لا یحل یجنب فی ھذا المسجد وغیری و غیرک ......قال لا یحل لا حد یستطرقہ جنباً غیری و غیرک

(مکتوبات شیخ الاسلام ،جلد اول ،ص۲۶۳، مجلس یادگار شیخ الاسلام)

(۴) دیوبندی مفتی سلمان منصور پوری اس کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی سے مخاطب ہوکر فرمایا اے علی میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے اس مسجد میں جنابت کی حالت میں رہنا جائز نہیں ہے ۔۔۔۔جنبی ہونے کی حالت میں مسجد سے گزرنا میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے روا

نہیں......

(فتاویٰ شیخ الاسلام،ص،۱۹،نفیس پبلیشرز)

نوٹ!اس حوالے سے معلوم ہوا کہ حضرت علی اور خودسرکار علیہ السلام کا حالت جنابت میں مسجد میں رہنا حدیث سے ثابت ہے دیوبندی ٹانڈوی نے بھی حدیث کا انکارنہیں کیا اور نہ ہی اس کو موضوع کہا ہے۔

(۵)علامہ شامی فرماتے ہیں:

وقد علم ان دخوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المسجد جنبا و مكثه فيه من خواصه وكذا من خواص على رضى الله عنه كما ورد من طرق ثقات تدل على ان الحديث صحيح.

(فتاویٰ شامی،جلداول،ص،۱۷۱،بحوالہ فتاوی شیخ الاسلام،ص۱۹)

علامہ شامی نے تو اس حدیث کے صحیح ہونے کی بھی تصریح فرمادی ہے

(۶)صاحب بحرالرائق فرماتے ہیں:

وقد علم ان دخوله صلى الله عليه وسلم المسجد جنبا و مكثه فيه من خواصه

(البحر الرائق،جلداول،کتاب الطہارۃ باب الحیض،ص،۳۴۱،مکتبہ رشیدیہ)

ان تمام حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ سرکار علیہ السلام کا جنبی حالت میں مسجد میں رہنا جائز تھا۔

......مخالف......

دیوبندیوں کے دس سے بھی زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

"رضاخانی ملاں منظور احمد فیضی حضور علیہ السلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں یوں گستاخی کرتے ہیں کہ،حضور اور حضرت علی کے لیے بھی مباح تھا کہ بحالت جنب مسجد میں رہیں۔(مقام رسول جلد۲،ص۴۴۷)رضاخانی اکابر چونکہ مساجد اللہ میں مخصوص کاروبار کرنے کے عادی ہیں اس لیے ایسی

بکواس کررہے ہیں ورنہ اللہ کے محبوب ومعصوم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے عزیز صحابی ایسی چیزوں سے مبرا ومنزہ ہیں اور یہ ان نفوس قدسیہ پر صریح بہتان ہے۔"

(رضا خانی مذہب، حصہ دوم، ص، ۳۱۶، راشدیہ اکیڈمی)

...... نتیجہ ......

یہ سب اکابرین امت اور دیوبندی شیخ ٹانڈہ وسلمان ونجم الدین وعبدالحق عثمانی (۱) سرکار علیہ السلام کے گستاخ ہیں (۲) بکواس کرتے ہیں (۳) صریح بہتان باندھنے والے ہیں۔

...... حوالہ نمبر ۴۰ ......

گنگوہی دیوبندی کا حکم خدا کے حکم کے برابر

دیوبندیوں کے شیخ الہند محمود الحسن صاحب لکھتے ہیں:

نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا
اس کا جو حکم تھا، تھا سیف قضائے مبرم

(کلیات شیخ الہند، ۷۰، مجلس یادگار شیخ الاسلام کراچی)

...... مخالف ......

دیوبندی مفتی رفیع عثمانی لکھتے ہیں:

"حکم کی جو صفت اس شعر میں بیان کی گئی ہے وہ صرف خدا تعالیٰ کے حکم پر صادق آتی ہے کسی اور کے حکم کی یہ صفت بیان کرنا صحیح نہیں"

(فتاویٰ دار العلوم کراچی، جلد اول، ص، ۲۳۶، ادارہ المعارف کراچی)

...... نتیجہ ......

دیوبندی مولوی نے گنگوہی کے لیے وہ حکم ثابت کیا ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کا ہے اب دیوبندی ہی فیصلہ

کریں کہ ان کے اس دیوبندی نے گنگوہی کو کیا بنایا ہے۔

حوالہ نمبر ۴۱

دیوبندیوں کے شیخ الہند کا شرکیہ شعر

دیوبندیوں کے شیخ الہند صاحب لکھتے ہیں:

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

(کلیات شیخ الہند، ۸۹، مجلس یادگار شیخ الاسلام کراچی)

مخالف

دیوبندیوں کے مخالف پاکستان مفتی محمود صاحب ایک ''شرکیہ شعر'' کی ہیڈنگ دینے کے بعد یہی شعر لکھ کر اس پر مزید حکم صادر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''صاحب مزار کے بارے میں اس قسم کی مبالغہ آمیزی کرنا جو بظاہر حدود شرعیہ سے تجاوز ہے درست نہیں۔''

(فتاویٰ مفتی محمود، جلد اول، ص، ۳۹۵، جمعیت پبلشرز)

نتیجہ

(۱) محمود الحسن دیوبندی نے ایک شرکیہ شعر کہا ہے (لہذا وہ مشرک ہوئے)۔ (۲) اس نے ایسی مبالغہ آمیزی کی ہے جو حدود شرعیہ سے تجاوز کر گئی ہے وغیرہ وغیرہ۔

حوالہ نمبر ۴۲

اکابرین دیوبند کا غلیظ و گستاخانہ عقیدہ

(۱) دیوبندی مفتی جمیل احمد نذیری صاحب ملا علی قاری کے حوالے سے لکھتے ہیں:

جمہور نے انبیاء کرام سے گناہ کبیرہ کا صدور سہواً اور صغیرہ کا عمداً جائز قرار دیا ہے۔

(رضا خانی ترجمہ وتفسیر پر ایک نظر، ص ۶۲، مجلس تحفظ ناموسِ صحابہ واہل بیت)

(۲) دیوبندیوں کے انور شاہ کاشمیری جمہور علماء کا مسلک بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قبل النبوہ صغارو کبائر کا صدور ہوسکتا ہے بعد النبوۃ کبائر کا سہواً اور صغائر کا عمداً ہوسکتا ہے۔

(انوار الباری، جلد ۱۱، ص ۱۱۱، تالیفات اشرفیہ ملتان)

الیاس گھمن صاحب "انوار الباری" کے بارے میں لکھتے ہیں:

انوار الباری بخاری کی بہترین شرح ہے۔

(المہند اور اعتراضات کا علمی جائزہ، ص ۳۰، مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ)

(۳) دیوبندی رشید محمود کا خلیفہ سہول عثمانی لکھتا ہے:

"انبیاء علیہم السلام سے قبل وحی آنے کے اہل سنت والجماعت کے نزدیک کبھی نادر گناہ کبیرہ کا صادر ہونا جائز ہے۔۔۔۔شرح العقائد صفحہ ۱۰۲ میں ہے واما قبلہ (الوحی) فلا دلیل علی امتناع صدور الکبیرۃ"

(فتاوی سہولیہ، ص ۵۸۶، دار السہول کراچی)

ایک اور مقام پر اکثر و جمہور کا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

حالانکہ انبیاء سے کذب کے علاوہ دیگر کبائر کا سہواً بعد نبوت صادر ہونا اکثر نے جائز کہا ہے اور باستثناء ان صغائر کے جو خست اور دنائت پر دال ہوں دیگر صغائر کا عمداً نبی سے صادر ہونا جمہور نے جائز قرار دیا ہے اور سہواً تو بالاتفاق جائز ہے۔ اور نمبر ا میں گزر چکا ہے کہ قبل نبوت کے کبائر کا بھی ان سے صدور جائز ہے۔۔۔۔

(فتاوی سہولیہ، ص ۵۸۶، دار السہول کراچی)

ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک انبیاء سے گناہوں کا صدور ہوسکتا ہے۔

﴿......مخالف......﴾

(۱) سپاہ صحابہ کا مشہور مولوی رب نواز ''گستاخ کون'' کی ہیڈنگ دے کر لکھتا ہے:

''بریلوی حکیم الامت صاحب آگے پیش قدمی کرتے ہوئے، انبیاء سے کبیرہ گناہ کے صدور کو کس طرح تسلیم کرتے ہیں۔۔۔۔۔ ہاں نسیاناً، خطاً صادر ہوسکتے ہیں۔۔جاء الحق۔۔۔ اور کفر سے محفوظ ہونا تو ہر ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے اس لیے حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صرف کفر سے معصوم مان کر باقی گناہوں کے صدور کا عقیدہ سرتاسر باطل اور غیر اسلامی ہے۔''

(راہ سنت شمارہ نمبر ۴ ص ۱۳، انجمن اہل سنت والجماعت)

(۲) دیوبندی پروفیسر ابوالحقائق ''گستاخ کا چہرہ'' کی ہیڈنگ دے کر لکھتے ہیں:

''گستاخی ۱۴۳ انبیاء کرام سے چھوٹے بڑے گناہوں کے صدور کا اقرار، مفتی احمد یار...... ہاں خطاً یا بھول کر ایسا صغیرہ گناہ سرزد ہوسکتا ہے۔''

قارئین کرام! اہلسنت و جماعت دیوبندی کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام صغیرہ گناہ سے بھی معصوم ہوتے ہیں۔ (یہ جھوٹ ہے ورنہ انور شاہ نے لکھا ہے کہ گناہِ صغیرہ عمداً ہوسکتے ہیں از ناقل)۔۔۔، ان کے دل کی کیفیت دیکھئے اور عقیدے کی غلاظت ملاحظہ کیجئے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو کس طرح اپنے غلط عقیدہ کا نشانہ بنا رہے ہیں۔

(دو ماہی رسالہ نور سنت شمارہ نمبر ۴ ص ۳۷، ۳۸، دعوۃ اھل السنۃ والجماعۃ)

(۳) دیوبندی بکواسی مولوی ساجد خان لکھتا ہے:

ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ نہ ان سے صغائر و نہ کبائر کا صدور ممکن ہے...... (یہ بھی جھوٹ ہے کیونکہ انور شاہ تو گناہ صغیرہ کے صدور کا قائل ہے، یہ جاہل اپنے محبوب دوستوں کی طرح تقیہ کی گردان پڑھ کر تقیہ کر رہا ہے از ناقل) دیکھا ان کے ہاں تو معاذ اللہ انبیاء سے نسیاً اور خطاً گناہ کبیرہ بھی صادر ہوسکتے ہیں رضا

خانیوں اب وہ وقت نہیں کہ تم اپنے مکروہ چہرے پر جعلی نقاب اوڑھ کر عوام سے چھپے رہ سکو یہ نقاب نوچ لیا گیا ہے۔ دوسروں کے اکابر کی پگڑیاں اچھالنے والے مت بھولیں کہ ان کے اکابر کی پگڑیاں بھی بیچ بازار اچھالی جاسکتی ہیں، بہت برداشت کرلی اولیاء اللہ پر تمہاری یہ بکواس اب ایک نہیں سنی جائے گی۔

(نور سنت کا ترجمہ کنز الایمان نمبر ص ۲۴۴)

نوٹ: ساجد خان دیوبندی نے اپنے اکابر کی قبروں میں مزید اندھرا کر دیا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمۃ جیسے ولی کامل کی توہین کا نتیجہ یہ ہے کہ خود تمہارے منہ سے نقاب اتر گیا، اتنا کہتا ہوں کہ تمہارے اپنے ہی اکابر کا چہرہ بے نقاب ہوا ہے اور تم نے اپنے ہی اکابر کے چہرے سے نقاب نوچا ہے اور تم نے اپنے ہی اکابر کی پگڑیاں اچھالی ہیں نہ کہ کسی اور کے اکابر کی۔

...... نتیجہ ......

انور شاہ کشمیری اور جمیل احمد اور رشید و محمود کا خلیفہ درج ذیل صفات سے متصف ہیں۔

(۱) گستاخ (۲) ان کا عقیدہ سراسر باطل (۳) غیر اسلامی (۴) ان کا چہرہ گستاخ کا (۵) انہوں نے انبیاء کی گستاخ کی ہے (۶) ان کا غلیظ عقیدہ (۷) غلط عقیدہ (۸) دیوبندیت سے خارج۔

...... حوالہ نمبر ۴۳ ......

الیاس گھمن، مجاہد اور محمود عالم بڑے گستاخ

(۱) دیوبندی ریڈی میٹ مفتی مجاہد لکھتے ہیں:

کفار کی آیتیں۔

(ہدیہ بریلویت ص ۱۰۳، دار النعیم لاہور)

نــــوٹ : یہ کتاب الیاس گھمن کی پسند فرمودہ ہے، اور اسی میں ہے کہ تقریظ لکھنے والا بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔

(۲) محمود عالم صفدر دیوبند صاحب لکھتے ہیں:

خوارج سے بھی بدتر یہ مماتی ہیں کہ وہ تو کافروں والی آیات مسلمانوں پر فٹ کرتے تھے یہ بتوں والی آیات انبیاء پر چسپاں کر دیتے ہیں۔

(تسکین الاذکیا، ص،۵۷، مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ)

مخالف

دیوبندیوں کے کذاب زمانہ بہت بڑے علامہ خالد محمود صاحب لکھتے ہیں:

''قرآن کی آیتوں کو کفار کی آیتیں کہنا بڑی گستاخی ہے۔''

(مطالعہ بریلویت، جلد ۲، ص، ۳۱۸، مکتبہ دار المعارف)

نتیجہ

محمود عالم صفدر، مجاہد اور گھمن صاحب اپنے مولوی خالد محمود کے فتوے سے بڑے گستاخ ثابت ہوئے۔

حوالہ نمبر ٤٤

اکابرین دیوبند کافر

(۱) دیوبندی مفتی شبیر احمد قاسمی صاحب لکھتے ہیں:

''والدین مشائخ بزرگوں اور استاذ کی قدم بوسی اور دست بوسی جائز ہے۔''

(فتاویٰ قاسمیہ، جلد ۴، ص، ۵۸۷،)

(۲) دیوبندی مختار الدین صاحب لکھتے ہیں:

''فقہاء اور علماء کرام نے مشائخ و علماء کی دست بوسی کو جائز و مستحسن قرار دیا ہے۔''

(عقیدہ اور عقیدت، ص، ٦۵، دار الایمان)

(۳) دیوبندی محمود حسن گنگوہی صاحب لکھتے ہیں:

''کسی بزرگ پیر و مرشد کا ہاتھ چومنا جائز ہے۔''

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

''علم اور بزرگی کے احترام کی خاطر ہاتھ پیر چومنے جائز ہے''

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

''ولاباس بتقبیل یدالرجل العالم والمتورع علی سبیل التبرک''

(فتاویٰ محمودیہ، جلد ۱۹، ص، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۳۰، ادارۃ الفاروق کراچی)

(۴) دیوبندیوں کے شیخ ٹانڈہ حسین احمد کانگریسی صاحب لکھتے ہیں:

''محرم عورتوں کی دست بوسی جائز ہے۔''

(فتاویٰ شیخ الاسلام، ص، ۱۳۴، نفیس پبلیشرز)

(۵) دیوبندی مفتی نجم الحسن صاحب لکھتے ہیں:

''بزرگوں اور علماء سے ملاقات کے وقت ان کے ہاتھوں کو بوسہ دینا جائز ہے۔''

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

''تعظیم واکرام کی غرض سے کسی عالم یا بزرگ کے ہاتھ چومنا جائز ہے

(نجم الفتاویٰ، جلد اول، ص، ۴۳۹، ۴۶۰،)

(۶) دیوبندیوں کے عبدالحق اور دیگر مفتیان دارالعلوم حقانیہ کے مصدقہ فتاویٰ میں لکھا ہے:

قابل تعظیم شخصیات کی دست بوسی میں کوئی حرج نہیں۔

(فتاویٰ حقانیہ، جلد ۲، ص، ۴۵۳،)

(۷) دیوبندی مفتی رضاء الحق صاحب لکھتے ہیں:

اگر کسی بزرگ کی تعظیم وتکریم کی غرض سے حدود شریعت میں رہتے ہوئے قدم بوسی یا دست بوسی کی جائے تو ٹھیک ہے، بعض احادیث سے قدم بوسی دست بوسی جائز معلوم ہوتی ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم زکریا، جلد ۷، ص، ۴۷۴، زمزم پبلشیرز)

نوٹ: اس دیوبندی نے کئی احادیث ذکر کی ہیں جن میں صحابہ نے سرکار علیہ السلام کی دست بوسی کی ہے۔

(۸) دیوبندیوں کے مفتی اعظم کفایت اللہ صاحب لکھتے ہیں:

''دست بوسی اور قدم بوسی کا جواز متعدد احادیث سے ثابت ہے۔

(کفایۃ المفتی، جلد ۹، ص ۱۱۵، دارالاشاعت کراچی)

(۹) دیوبندی شفیع عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

''بس مختصر بات یہی ہے کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تعامل صحابہ میں اس کی جو حد منقول ہے، اس کو اسی حد پر رکھا جائے تو بلاشبہ دست بوسی قدم بوسی معانقہ مصافحہ سب جائز بلکہ سنت و مستحب ہیں۔''

(جواہر الفقہ، جلد اول، ص ۲۰۳، مکتبہ دار العلوم کراچی)

ان تمام حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ ہاتھ چومنے کا ثبوت اور اس کا جائز ہونا صحابہ اور خودسرکار علیہ السلام سے ثابت ہے اور دیوبندی علماء بھی یہی کہتے ہیں۔

......مخالف......

(۱) دیوبندی مولوی ابوالحسن صاحب ٹانڈوی کے بارے میں لکھتے ہیں:

''حضرت مغرب کے بعد تشریف لے آتے ہیں میں نے فرطِ اشتیاق میں حضرت کے مزاج اور طبیعت سے واقفیت کے باوجود آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیا، حضرت نے اپنے ہاتھوں کو عجلت کے ساتھ کھینچا کہ میں اور حضرت دونوں گرتے گرتے بچے تھوڑی دیر بعد میں نے معذرت چاہی تو ارشاد فرمایا کہ بہت سے خلاف شرع امور رائج ہو رہے ہیں، ان میں ایک خلاف سنت کام کا اضافہ کیوں کیا جائے، میں نے اس واقعہ کو اس لیے نقل کیا ہے تاکہ یہ اندازہ ہو جائے کہ حضرت کا اصل جذبہ خلاف شرع اور خلاف سنت امور کے مقابلے میں جہاد تھا اور حضرت چاہتے تھے کہ تمام خلاف شریعت امور کو روئے زمین سے نیست و نابود کر دیں۔''

(حیرت انگیز واقعات، ص ۱۵۸، مکتبہ رشیدیہ کراچی)

(۲) دیوبندی مولوی رفعت قاسمی صاحب لکھتے ہیں:

علماء کے ہاتھوں کو چومنا بالاتفاق حرام اور کبیرہ گناہ ہے بلکہ بعض فقہاء نے اس میں کفر کا حکم بھی دیا ہے۔

(مسائل شرک و بدعت، ص ۴۷، طیب پبلشرز)

نتیجہ

یہ فتویٰ کن کن شخصیات پر لگتا ہے میں ان کا ذکر کیے بغیر دیوبندیوں کے علماء کا نام ذکر کر دیتا ہوں

(۱) شبیر احمد قاسمی (۲) محمود حسن گنگوہی (۳) حسین احمد ٹانڈوی (۴) نجم الحسن (۵) عبدالحق اور دیگر مفتیان دارالعلوم حقانیہ (۶) رضاء الحق (۷) کفایت اللہ (۸) شفیع دیوبندی (۹) مختار الدین یہ سب ان دیوبندی فتوؤں کی زد میں ہیں

(۱) خلاف سنت و خلاف شرع کام کی اجازت دینے والے (۲) حرام کام کے مرتکب (۳) گناہِ کبیرہ کی اجازت دینے والے۔ (۴) کافر

حوالہ نمبر ۴۵

اکابرین دیوبند فطری مشرک

(۱) دیوبندی مولوی زکریا تبلیغی صاحب لکھتے ہیں:

''بعض لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ خود کعبہ ان کی زیارت کو جاتا ہے۔''

(فضائل حج ص ۹۳، دارالاشاعت)

(۲) دیوبندی مولوی عزیز الرحمٰن صاحب کعبہ کسی ولی کی زیارت کے لیے جائے اس پر غیر مقلدین کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

معلوم ہوا کہ مذہب اہل سنت و جماعت ثبوت کرامات اولیاء اللہ ہے، انکار کرامات معتزلہ کا مذہب ہے، جس کا جواب دیا گیا ہے، اور خرق عادۃ کے یہی معنی ہیں کہ اگر چہ اس سے قلب موضوع لازم آوے مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت واسعۃ ہے جس کے ہاتھ پر جو چاہے ظاہر فرما دے۔

(عزیز الفتاوی، جلد اول ص ۴۵۷، دارالاشاعت کراچی)

(۳) دیوبندیہ کے حکیم الامۃ تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

''اسی طرح اگر بیت معظم کسی مقبول امتی کے لیے حرکت کرے تو کیا استبعاد ہے۔''

(بوادر النوادر ص ۵۴ تا ۵۷، ادارہ اسلامیات)

ان تمام حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک کعبہ کا کسی کی زیارت کے لیے جانا جائز ہے۔

مخالف

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

حضور علیہ الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تو طواف کرنے کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تھے اور ایک ولی کے لیے اللہ فرشتوں کو حکم دیں کہ بیت اللہ کو اٹھا کر چشت پہنچا دیں یہ کتنی ناپاک جسارت ہے، رضا خانیوں نے یہ بات لکھتے وقت عالم آخرت کو فراموش کر دیا اور اس قسم کی غلط حرکت ایک عام مسلمان سے صادر نہیں ہو سکتی لیکن رضا خانیوں نے ایک ولی کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر عظیم المرتبت ظاہر کرنے کے لیے ایک من گھڑت واقعہ کا سہارا لیا ہے لیکن ان دشمنانِ اسلام کو اتنا ہوش نہیں کہ ہم ایک ولی کی فضیلت ثابت کرنے کے لیے بیت اللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں، لیکن جو فطرتی طور پر مشرک ہوں اور جنہوں نے گستاخیوں کو اپنا شعار بنالیا ہو ان سے گستاخی کے بجائے ادب کی امید رکھنا عبث ہے لیکن جب انسان گستاخی کو اپنا شعار بنالیتا ہے، تو پھر حق تعالیٰ عقل جیسی عظیم نعمت سے اسے محروم کر دیتے ہیں

(رضا خانی مذہب، ص ۵۸، ۵۹، راشدیہ اکیڈمی)

نتیجہ

زکریا تبلیغی، عزیز الرحمٰن اور اشرفعلی تھانوی درج ذیل فتویٰ کی زد میں

(۱) ناپاک جسارت (۲) عالمِ آخرت کو فراموش کر دیا (۳) دشمنان اسلام (۴) سرکار علیہ السلام اور صحابہ پر اولیاء کی فضیلت (۵) بیت اللہ، سرکار علیہ السلام اور صحابہ کی توہین کے مرتکب (۶) فطری مشرک (۷)

انہوں نے گستاخی کو شعار بنالیا ہے (۸) ان سے گستاخی کے بجائے ادب کی امید عبث ہے (۹) عقل سے محروم بے عقل لوگ۔

حوالہ نمبر ٤٦

اکابرین دیوبند گمراہ

(۱) دیوبندیوں کے ۲۱۶ علماء کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

اہل دیوبند یا جماعت رضوی یہ سب اہل سنت و جماعت احناف سے ہیں۔

(قہر آسمانی بر فرقہ رضا خانی، ص ۱۱۹، مدینہ برقی پریس بجنور، بار اول)

(۲) دیوبندی مولوی الیاس گھمن کے پیر عبدالحفیظ مکی صاحب اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

اس سیاہ کار کے علم میں نہیں کہ اکابر میں سے کسی نے اس پورے گروہ طائفہ بریلویہ کا اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہونا فرمایا ہو، البتہ حضرات اکابر کے عمل سے تو صاف نظر آتا ہے کہ وہ ان کو اہل السنۃ والجماعت میں سے ہی سمجھتے ہیں۔

پھر اس نے اپنے اکابر میں سے کچھ کے نام لکھے ہیں:۔

(۱) قاری طیب (۲) رفیع عثمانی (۳) یوسف لدھیانوی

(تحفظ عقائد اہل سنت، ص ۵۹۴ تا ۵۹۶، جامعہ حنفیہ)

(۳) دیوبندیوں کے مولوی عبدالواحد عبدالحفیظ مکی کے بارے میں لکھتا ہے:

احمد رضا خان اور اس کی پارٹی کے غیر سنی عقیدوں کے باوجود اس کو اہل سنت میں شمار کرنے کا ظلم آپ نے کیا۔

(تحفظ عقائد اہل سنت، ص ۵۵۹، جامعہ حنفیہ)

(۴) دیوبندیوں کے قاضی مظہر صاحب لکھتے ہیں:

''دیوبندی اور بریلوی کی نسبتیں دیوبند اور بریلی کے دینی مدارس کی بناء پر ہیں جو مذہب اہل السنۃ

والجماعۃ کے دو مختلف مکتب فکر ہیں۔"

(اتحادی فتنہ، ص ۱۱، ۱۲، مکتبہ عثمانیہ)

(۵) الیاس گھمن کو خلافت سے نوازنے والے دیوبندی عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب لکھتے ہیں:

"اہل سنت والجماعت کے دو بڑے گروہ جو مختلف طبقہ فکر کے لحاظ سے یوبندی اور بریلوی کے نام سے مشہور ہو گئے تھے۔"

(تحفظ عقائد اہل سنت، ص ۱۴۰، ناشر جامعۃ حنفیہ، فیصل آباد)

مخالف

(۱) دیوبندیوں کے دارالافتاء مظاہر العلوم کے مفتیان بے نصیب لکھتے ہیں:

"اگر کوئی شخص بریلوی فرقہ کو اہل سنت والجماعت شمار کرتا ہے تو یہ اس کی صریح گمراہی ہے۔"

یہ فتویٰ ان دیوبندیوں کا مصدقہ ہے: محمد عاقل، سلمان، مقصود علی، عبدالرحمٰن

(مجلّہ صفدر، شمارہ نمبر ۳۱، ص ۴۷)

(۲) دیوبند مولوی منظور احمد صاحب لکھتے ہیں:

ان کو (ہم اہلسنت و جماعت کو از ناقل) اہل سنت کہنا ہی گناہ ہے۔

(مجلّہ صفدر، شمارہ نمبر ۴۰، ص ۲۷)

(۳) دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی کے حوالے سے ایک دیوبندی لکھتا ہے:

"بلکہ اہل سنت قرار دینے کو صریح گمراہی گردانا۔"

(مجلّہ صفدر، شمارہ نمبر ۴۴، ص ۲۶)

نتیجہ

۶۱۶ دیوبندی، قاری طیب، یوسف لدھیانوی قاضی مظہر حسین اور دیگر اکابرین دیوبند (۱) صریح گمراہ (ان کی گمراہی کی تاویل نہیں ہو سکتی کیونکہ دیوبندیوں کے نزدیک صریح میں تاویل نہیں ہوتی) (۲) گنہگار (۳) ظالم

حوالہ نمبر ۴۷

۶۱۶ دیوبندی اپنے دیوبندیوں کے اصول سے گستاخ اور سرکار علیہ السلام کو ایذا دینے والے

دیوبندیوں کے ۶۱۶ علماء کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

''غرض کہ لفظ عالم الغیب کے معنی کی دو شقیں فرمائی ہیں اور ایک شق کو سب میں موجود مانتے ہیں یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ جو علم غیب رسول علیہ السلام کو حاصل تھا وہ سب میں موجود ہے۔''

(قہر آسمانی بر فرقہ رضا خانی ص،۶۵، مدینہ برقی پریس بجنور، بار اول)

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ ۶۱۶ دیوبندی سرکار علیہ السلام ﷺ کے لیے علم غیب مانتے ہیں، اب الیاس گھمن کی بھی سن لیجئے

دیوبندیوں کے نام نہاد متکلم اسلام الیاس گھمن صاحب لکھتے ہیں:

''مزے کی بات تو یہ ہے کہ سرکار طیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسے ناپسند فرماتے کہ علم غیب میرے لیے مانا جائے۔''

کچھ آگے جا کر لکھتے ہیں:

''معلوم ہوا کہ سرکار طیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علمِ غیب کی نسبت اپنی طرف کرنا ناپسند ہے۔''

(کنز الایمان کا تحقیقی جائزہ ص،۴۷، مکتبہ اہل سنت والجماعۃ)

الیاس گھمن کے حوالے سے معلوم ہوا کہ سرکار علیہ السلام اپنے لیے علمِ غیب کو ناپسند فرماتے تھے۔

مخالف

اب اس پر دیوبندی مولوی ساجد خان کا فتوی بھی دیکھ لیں چنانچہ لکھتا ہے:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو اپنی طرف علم غیب کی نسبت کرنا ناپسند ہو بچیوں کو منع فرمادیں مگر یہ

بد بخت گستاخ (فرقہ دیوبندیہ از ناقل) صبح وشام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے علمِ غیب کی رٹ لگائے نظر آتے ہیں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللہَ وَ رَسُوْلَہ لَعَنَھُمُ اللہُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا O (پارہ ۲۲، سورہ الحزاب آیت ۵۷)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

ان الذین یرتکبون مایکرھہ اللہ و رسولہ تفسیر مظہر جلد ۷ ص ا ج ۱۳۸۱ اس آیت اور تفسیر کی روشنی میں (ساجد خان اپنے ان ۶۱۶ علماء کا از ناقل) خود ڈھکانا معلوم کرے۔

(سوط الحق، ص ۵۳، ۵۴، ۵۵)

نتیجہ

قہر آسمانی بر فرقہ رضا خانی کی تصدیق کرنے والے ۶۱۶ دیوبندی (۱) بد بخت (۲) گستاخ (۳) دنیا و آخرت میں لعنتی (۴) عذاب مھین کے حق دار ہیں۔

حوالہ نمبر ۴۸

دیوبندی مفتی مشرک

دیوبندی مولوی محمود حسن گنگوہی صاحب کہتے ہیں:

بزرگوں کی قبر سے مٹی اٹھا کر اس کو تبرکا بغرض شفاء مریض پر لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(ملفوظات فقیہ الامت، ص ۲۹۶، دار النعیم)

مخالف

دیوبندی مفتی عبد الحق عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

''اسی طرح قبر کی مٹی یا پتھر اس نیت سے بدن پر ملنا کہ اس صاحب قبر کی وجہ سے شفا ملے گی جائز

نہیں بلکہ شرک اور بدعت ہے۔"

(فتاویٰ انوار العلوم، ص،۹۳، دار الناشر)

دیوبندیوں کے "۲۰" اکابرین کے پسند فرمودہ فتاویٰ میں لکھا ہے:

"کسی بزرگ کی قبر کا مسح کرنا، چھونا بوسہ لینا یا اس کی مٹی اور پتھر وغیرہ کو بدن پر ملنا یہ سب امور ناجائز اور بدعات قبیحہ ہیں۔"

(فتاویٰ حقانیہ، جلد اول، ص،۱۸۷،)

نتیجہ

دیوبندی مفتی محمود حسن گنگوہی اپنے ہی دیوبندی علماء کے فتوے سے (۱) مشرک (۲) بدعتی (۳) ناجائز کام کے مرتکب (۴) بدعت قبیحہ کی اجازت دینے والے۔

حوالہ نمبر ۴۹

دیوبندی مفتی عزیز الرحمٰن کافر

دیوبندی مفتی عزیز الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد و خیالات باطلہ اس حد تک پہنچے ہوئے ہیں کہ ان سے واقف ہو کر کوئی مسلمان مرزا کو مسلمان نہیں کہہ سکتا البتہ جس کو علم اس کے عقائد باطلہ کا نہ ہو یا تاویل کرے وہ کافر نہ کہے تو ممکن ہے، باقی یہ کہ جو شخص بہ سبب کسی شبہ اور تاویل کے کافر نہ کہے اس کو بھی کافر نہ کہا جائے۔

(عزیز الفتاویٰ، جلد اول، ص،۱۰۱، دار الاشاعت کراچی)

مخالف

دیوبندیوں کا زبان دراز بے لگام مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی لکھتا ہے:

"جو کسی ضروری دین کا انکار کرے چاہے تاویل کرے یا نہ کرے، بہر صورت کافر ہے مرتد ہے پھر جو اسے کافر و مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔"

(اشد العذاب، ص،۱۶، مطبع مجتبائی دہلی)

دیوبندی مولوی مرتضیٰ در بھنگی کے فتویٰ سے اس کے اپنے ہی مفتی عزیز الرحمٰن کافر و مرتد ہو گئے

حوالہ نمبر ۵۰

دیوبندیوں کے شیخ الہند گستاخ رسول

دیوبندیوں کے مولوی محمود الحسن صاحب لکھتے ہیں:

''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواز واج مطہرات کے درمیان غایت درجہ عدل و انصاف فرمایا ہے اور باری کی پابندی کے ساتھ شب باشی کا التزام فرمایا ہے۔''

(ادلہ کاملہ، ص ۱۵۲، میر محمد کتب خانہ کراچی)

اس دیوبندی نے سرکار علیہ السلام کے لیے شب باشی کا لفظ استعمال کیا ہے۔

مخالف

دیوبندیوں کے نام نہاد متکلم الیاس گھمن اور ابو یوب و حماد کی تصدیق و تائید والی کتاب میں دیوبندی مولوی ابو عکاشہ صاحب لکھتے ہیں:

اعلیٰ حضرت بریلوی نے غلیظ زبان استعمال کرتے ہوئے انبیاء علیہم السلام کی شدید توہین کی ہے احمد رضا خان نے انبیاء علیہم السلام کی شان میں بڑی لغو اور بے حیائی کی بات کہہ کر گستاخی کا ارتکاب کیا ہے، کیونکہ شب باشی کا لفظ فاحشہ عورتوں پر بولا جاتا ہے اور یہ نہایت قبیح لفظ ہے جو اعلیٰ حضرت نے انبیاء علیہم السلام کے لیے استعمال کیا ہے، اعلیٰ حضرت بریلوی کی اس قسم کی گندی عبارات کو پڑھنے سے انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ احمد رضا خان انگریز حکومت کا رجسٹر شدہ بد بخت تھا ورنہ عام مسلمان بھی انبیاء علیہم السلام کی شان میں شب باشی کا لفظ بالکل استعمال نہیں کر سکتا کیونکہ اس لفظ میں انبیاء علیہم السلام کی سراسر توہین ہے۔

(اپنے عقائد کا جائزہ لیجئے ص ۱۵۱، مجلس تحفظ ناموس صحابہ واھل بیت)

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں بھی یہی بکواس لکھی ہے کہ:

اعلیٰ حضرت بریلوی نے غلیظ زبان استعمال کرتے ہوئے انبیاء علیہم السلام کی شدید توہین کی ہے احمد رضا خان نے انبیاء علیہم السلام کی شان میں بڑی لغو اور بے حیائی کی بات کہہ کر گستاخی کا ارتکاب کیا ہے، کیونکہ شب باشی کا لفظ فاحشہ عورتوں پر بولا جاتا ہے اور یہ نہایت قبیح لفظ ہے جو اعلیٰ حضرت نے انبیاء علیہم السلام کے لیے استعمال کیا ہے، اعلی حضرت بریلوی کی اس قسم کی گندی عبارات کو پڑھنے سے انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ احمد رضا خان انگریز حکومت کا رجسٹر شدہ بد بخت تھا ورنہ عام مسلمان بھی انبیاء علیہم السلام کی شان میں شب باشی کا لفظ بالکل استعمال نہیں کر سکتا کیونکہ اس لفظ میں انبیاء علیہم السلام کی سراسر توہین ہے۔

(رضا خانی مذہب، حصہ اول، ص ۲۷، راشدیہ اکیڈمی)

میں ان بدبختوں اور بے حیاؤں کو کہتا ہوں شرم کرو حیاء کرو بے شرم نہ بنو اور زیادہ نہ سہی تو کچھ لب کشائی اپنے شیخ الہند کے لیے بھی کرو، جس نے شب باشی کا لفظ سرکار علیہ السلام کے لیے استعمال کیا۔

نتیجہ

الیاس گھسن، ابوایوب، حماد دیوبندی، مولوی ابوعکاشہ اور رضا خانی مذہب کی تصدیق کرنے والوں کے نزدیک ان کا شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی سرکار ﷺ کے لیے شب باشی کا لفظ استعمال کر کے درج ذیل فتاوی کا مصداق ہے

(۱) غلیظ زبان والے (۲) شدید توہین کرنے والے (۳) لغو اور بے حیائی کی بات کرنے والے (۴) گستاخی کا مرتکب تھا یہ لفظ فاحشہ عورتوں کے لیے بولا جاتا ہے جو اس دیوبندی نے سرکار علیہ السلام کے لیے لکھا ہے (٦) نہایت قبیح لفظ (۷) گندی عبارت (٦) انگریز حکومت کا رجسٹر شدہ بد بخت (۹) عام مسلمان یہ لفظ سرکار علیہ السلام کے لیے نہیں بول سکتا جو اس نے بولا (۱۰) اس لفظ میں انبیاء علیہم السلام کی توہین ہے

﴿...... حوالہ نمبر ۵۱ ......﴾

دیوبندی اکابرین سرکار ﷺ کے بے ادب

(۱) دیوبندیوں کے ۶۱۶ علماء کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

''تو'' کہہ! میں نہیں کہتا کہ میرے پاس ہیں خزانے الله کے۔

(قہر آسمانی بر فرقہ رضا خانی، ص،۸۰، مدینہ برقی پریس بجنور، بار اول)

(۲) دیوبندیوں کے مولوی محمد عمر صاحب لکھتے ہیں:

محمد صرف تیرا ہی حق ہے۔ (سبحان الله) ''تو'' ہی پڑھ صرف تیرا ہی حق ہے۔

(یادگار خطبات، ص،۱۷۱، مرحبا اکیڈمی)

نوٹ یہ بیان ہے دیوبندی ابو محمد عبد الکریم کا اور اس کتاب کا مقدمہ لکھا ہے مہر محمد دیوبندی نے اور اس کتاب کی تصدیق دیوبندی مفتی حمید الله خان اور دیوبندیوں کے نام نہاد امام اہلسنت سرفراز گکھڑوی کے جانشین زاہد الراشدی نے کی ہے۔

(۳) دیوبندیوں کے مولوی سرفراز صاحب لکھتے ہیں:

''الله تعالیٰ کا ارشاد ہے بے شک ''تو'' بھی وفات پانے والا ہے۔''

(تسکین الصدور، ص،۲۱۶، مکتبہ صفدریہ)

نوٹ ! یہ کتاب ۱۹ اکابرین دیوبند کی مصدقہ ہے اور دیوبندیوں کا ویسے ہی دعویٰ ہے کہ سرفراز کی کتابیں دیوبندیت میں اجماعی حیثیت رکھتی ہیں۔

﴿...... مخالف ......﴾

دیوبندی مولوی خالد محمود صاحب لکھتے ہیں:

پھر دیکھئے حضور کے لیے کیسی بے ادبی سے ''تو'' کا لفظ لایا گیا ہے۔

(عبقات، ص،۲۷۲، دار المعارف لاہور)

نتیجہ

خالد محمود دیوبندی کے نزدیک یہ تمام "٦٤١" دیوبندی سرکار علیہ السلام کے لیے "تو" کا لفظ استعمال کرکے بے ادبی کے مرتکب ہوئے۔

اب میں دیوبندیوں ہی کے گھر سے بتا دیتا ہوں کہ سرکار کی بے ادبی کرنے والا دیوبندی ملاؤں کے نزدیک کیا ہوتا ہے چنانچہ

دیوبندیوں کے نام نہاد متکلم الیاس گھمن صاحب کی مصدقہ اور دیوبندی مفتی محمد حسن کی پسند فرمودہ کتاب میں محمد صابر صفدر لکھتا ہے:

"حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے ادبی کرنے والا کافر ہے جو کوئی اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔"

(بے ادب بے نصیب، ص،۷۱، مکتبۃ الحسن)

ایک اور مقام پر لکھتا ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے ادبی کی بات ایسے شخص کی زبان سے نکل ہی نہیں سکتی کہ جس کا ایمان سلامت ہو۔

(بے ادب بے نصیب، ص،۷۲، مکتبۃ الحسن)

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

"آپ کی شانِ اقدس میں یا جن جن چیزوں کی نسبت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہے ان کی معمولی سی بے ادبی و گستاخی بھی کفر ہے۔"

(بے ادب بے نصیب، ص،۹۲، مکتبۃ الحسن لاہور)

نوٹ !اس کتاب پر الیاس گھمن اور محمد حسن کے علاوہ درج ذیل دیوبندی علماء کی تصدیقیں ہیں،

(۱) سید عبد القدوس ترمذی (۲) حافظ محمد اکرم (۳) محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

ان تمام حوالوں سے معلوم ہوا کہ (۱) ''۶۴۱'' دیوبندی علماء نے کفر کیا (۲) ان کا ایمان سلامت نہ تھا (۳) جو دیوبندی ان کے کفر میں شک بھی کرے وہ بھی کافر

میں دست وگریباں پر ناز کرنے والے دیوبندیوں سے کہتا ہوں بتاؤ تمہارے آباءو اجداد کے کفر کفر کے کھیل سے کون بچا؟ ہے کوئی دیوبندی جو اپنے اصولوں کو سامنے رکھ کر اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرے۔

حوالہ نمبر ۵۲

تمام دیوبندیوں کا کفران ہی کے اصول سے

دیوبندیوں کے امام اسمعیل قتیل بالاکوٹی صاحب لکھتے ہیں:

''اسی طرح واجب الوجود یعنی حق تعالیٰ کو زمان مکان اور جہت و ماہت اور ترکیب عقلی سے پاک و منزہ سمجھنا، یہ سب بدعات حقیقیہ کی قسم سے ہے۔''

(ایضاح الحق الصریح، ص،۷۷، قدیمی کتب خانہ)

مخالف

(۱) دیوبندی مولوی محمود عالم صفدر لکھتا ہے:

''خلاصہ یہ ہوا کہ امام صاحب اس آدمی کو کافر قرار دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی جسمیت اور مکان کا قائل ہے۔''

(حاشیہ عقائد علماء اہل سنت دیوبند، ص۷۶، مکتبہ محمودیہ صفدریہ کراچی)

دیوبندی مفتی نجم الحسن صاحب لکھتے ہیں:

''اگر کوئی شخص اللہ کے لیے مخصوص مکان ثابت کرے اور اس کا اعتقاد رکھے تو وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

(نجم الفتاوی، جلد اول، ص، ۱۰۵)

نتیجہ

ان دیوبندی علماء کے فتوے کے مطابق اسمعیل قتیل بالاکوٹی (۱) کافر (۲) دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

''دیوبندی اصول''

دیوبندیوں کے فقیہ الامت محمود حسن گنگوہی صاحب لکھتے ہیں:

ہم نے داروغہ سے کہا کہ آپ نے کبھی شکار تو کھیلا ہوگا؟ اس نے کہا جی ہاں میں نے کہا ہرن کے نشانہ اس کی دم پر لگاتے ہیں یا سر پر کہا سر پر کیونکہ سر پر گولی لگنے سے دم تو خود بخود شکار ہو جائے گی میں نے کہا اسی طرح ہمارے (اسمعیل قتیل بالاکوٹی وغیرہ از ناقل) بڑے ہیں ان کو مناظرہ کا موضوع بنایا جائے جب ان کا کفر ثابت ہو جائے گا ہمارا خود بخود ہو جائے گا۔

(ملفوظات فقیہ الامت، ص ۲۶۴، دار النعیم لاہور)

نتیجہ

اس دیوبندی اصول کو دیکھتے ہوئے ہر انصاف پسند یہ فیصلہ کرسکتا ہے کہ جب اسمعیل قتیل بالاکوٹی جو دیوبندی اکابرین میں سے ہے اسکا کفر خود دیوبندی گھر سے ثابت ہو گیا تو اس اصول کے مطابق تمام دیوبندیوں کا کفر بھی ثابت ہو گیا۔

حوالہ نمبر ۵۳

دیوبندی اکابرین بے ادب

دیوبندی مولوی سلمان منصور پوری صاحب لکھتے ہیں:

''اس لیے علماء حق روضہ اقدس کے علاوہ دیگر جگہوں پر یا محمد کہنے یا لکھنے سے منع فرماتے ہیں''

(کتاب النوازل، جلد ۱۵، ص ۴۰۶، المرکز العلمی لال باغ مراد آباد)

اس سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ میں سرکار علیہ السلام کے روضہ مبارک پر یا محمد کہنا اور لکھنا جائز ہے، اور علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے۔

مخالف

(۱) دیوبندیوں کے معتبر فتاویٰ "فتاویٰ حقانیہ" میں لکھا ہے:

جن الفاظ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عین حیات میں پکارنا منع کیا گیا ہے تو بعد الوفات ان الفاظ سے پکارنا کیسے جائز قرار دیا جا سکتا ہے؟

مزید کچھ آگے لکھتے ہیں:

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یا محمد یا محمد یا رسول اللہ کے لفظ سے پکارنا بے وقوفوں کا کام ہے اور ان الفاظ سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زندگی میں ناگواری ہوتی تھی لا محالہ بعد الوفات بھی ناگواری ہوگی لہٰذا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یا محمد اور یا رسول اللہ کے الفاظ سے پکارنا کسی صورت میں جائز نہیں نہ زندگی میں نہ بعد الوفات۔

(فتاویٰ حقانیہ، جلد اول، ص ۱۶۴،)

(۲) دیوبندیوں کے مفتی عبد الحق عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

"حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے یا محمد کے الفاظ استعمال کرنا بے ادبی ہے۔"

(فتاویٰ انوار العلوم، ص ۱۹۶، دار الناشر)

دیوبندی مولوی سلمان منصور پوری پر دیوبندی نوازشات

(۱) یا محمد سے پکارنا جائز نہیں (۲) بے وقوفوں کا کام (۳) ان الفاظ سے سرکار علیہ السلام کو ناگواری ہوتی ہے (۴) کسی بھی صورت میں ان الفاظ سے پکارنا جائز نہیں (۵) یہ سرکار علیہ السلام کی بے ادبی ہے

حوالہ نمبر ٥٤

اشرفعلی تھانوی اور خیرالمدارس کے مفتی نصوص قطعیہ کے منکر

(۱) دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

''ہم بریلی والوں کو اہل ہوا کہتے ہیں اہل ہوا کافر نہیں ہاں ایک مسئلہ علم غیب ہمارے اور ان کے درمیان ایسا متنازعہ فیہ ہے کہ اس میں اثبات صفت باری تعالیٰ غیر کے لیے لازم آتی ہے مگر ان کی تاویل قادیانیوں کے اقوال کی تاویل سے زیادہ دشوار نہیں اور اب تو سنا ہے کہ وہ علمِ غیب کو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ثابت تو کرتے ہیں مگر علم باری تعالیٰ کی طرح علم محیط نہیں ثابت کرتے بلکہ اس کی حد مانتے ہیں۔ الی ان یدخل اهل الجنة الجنةو اهل النار النار اگر یہ صحیح ہے تو شرک ثابت بھی نہیں ہوتا کیونکہ صفت خاص باری تعالیٰ کی علم محیط ہے، محدود نہیں تو اب ہم میں اور ان میں خلاف ایک امر ممکن میں رہا کہ وہ واقع ہوا نہیں یعنی یہ علم الی مایدخل اهل الجنة الجنة و اهل النار النار حضور کو دیا گیا یا نہیں ہم کہتے ہیں، دیا جانا فی نفسہ ممکن مگر وقوع اس کا شریعت سے کہیں ثابت نہیں اور وہ کہتے ہیں ثابت بھی ہے ہمارے نزدیک وہ تمام دلیلیں اس وقوع کی جو وہ پیش کرتے ہیں ناتمام ہیں اور ان کے مدعا کو ثابت نہیں کرتیں تو زائد سے زائد الزام ان پر یہ رہا کہ انہوں نے ایسی بات کو مان لیا جو شرعی دلیل سے ثابت نہیں اور یہ شان مبتدع کی ہے نہ کافر کی۔

(قصص اکابر، ص ۲۴۴، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

(۲) خیرالمدارس کے مفتیوں کے فتاویٰ کے مجموعے ''خیر الفتاویٰ'' میں لکھا ہے:

اہل بدعت کے عقائد در بارۂ علم غیب جو ہمیں معلوم ہوئے ہیں کہ وہ پیغمبر علیہ السلام کو عالم ما کان و ما یکون تسلیم کرتے ہیں اور ما یکون کی تفسیر الی وقت النفخة الاولیٰ یاالی دخول الجنة کرتے ہیں، اور اس علم کو عطاء باری تعالیٰ تسلیم کرتے ہیں، ظاہر ہے کہ یہ علم جس کا اثبات پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے کہا جاتا ہے محدود ہے اور حادث ہے، اور وہ علم جو صفت باری تعالیٰ ہے وہ قدیم اور لامحدود ہے، اور

حادث غیر خدا کے لیے ثابت کرنا چاہے وہ کتنا ہی عظیم اور کثیر ہو شرک اور کفر نہیں ہوسکتا ،علم غیب کلی غیر اللہ کے لیے ثابت کرنے کے لیے ماننا پڑے گا کہ ایک لامحدود اور غیر متناہی علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ثابت کیا جائے ۔حضرات بریلویہ اس کے قائل نہیں اس لیے علماء دیوبند ان کی تکفیر نہیں کرتے ۔

(خیر الفتاویٰ ،جلد اول ،ص ،۲۰۸)

یہ فتاویٰ خیر المدارس کے مفتیوں کا مصدقہ ہے بالخصوص خیر محمد جالندھری ،محمد حنیف جالندھری ،محمد ازھر اور دیوبندی عبدالستار۔

مخالف

دیوبندیوں کے نام نہاد امام اہلسنت سرفراز گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں:

مگر خان صاحب کا یہ عقیدہ بھی قطعا اور سراسر باطل ہے کہ ابتدائے آفرینش سے تادخول جنت و نار سب واقعات کا علم جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل تھا کیونکہ اس عقیدے کی روح سے بے شمار نصوص قطعیہ کا انکار لازم آتا ہے ،اور ایک نص قطعی کا انکار بھی موجب کفر ہے چہ جائیکہ بے شمار نصوص قطعیہ کا۔ (ازالۃ الریب ،ص ،۱۱۷ ،مکتبہ صفدریہ)

نتیجہ

دیوبندیوں کے نام نہاد امام اہلسنت کے نزدیک مفتیان خیر المدارس اور اشرفعلی تھانوی کا

(۱) ایک قطعا اور سراسر باطل عقیدے کو ممکن کہنا (۲) بے شمار نصوص قطعیہ کا انکار کرنے والے عقیدے کو بایں معنی درست کہا کہ ہوسکتا ہے (۳) اس عقیدے کو ممکن کہہ کر بے شمار نصوص قطعیہ کا انکار کرکے کفر کے پھندے میں ایسے لٹکے کہ کوئی بھی ان کو چھڑا نہیں سکتا۔

حوالہ نمبر ۵۵

دیوبندی اکابرین مشرکین مکہ سے بھی بڑے گستاخ

دیوبندیوں کے بہت بڑے علامہ حبیب الرحمٰن خان میواتی اپنی کتاب "تذکرہ صوفیائے میوات

''میں شاہ نصر اللہ نصرتی کے حالات میں لکھتے ہیں:

''ایک روز ایک مرید ہم سفر تھا راستہ میں دریا پڑا شاہ نصر اللہ نے فرمایا میرا ہاتھ تھام لے اور نصر اللہ کا ورد کرتا چل، عین منجدھار میں پہنچے تھے کہ مرید نے پیرو مرشد کو اللہ کے نام کا ورد کرتے سنا تو وہ بھی بجائے نصر اللہ کے اللہ اللہ کہنے لگا مگر فوراہی ڈبکیاں لینے لگا آپ نے اسے بازو سے سہارا دیا اور فرمایا تجھے کیا معلوم کہ اللہ کیا ہے تو نصر اللہ کہتا چل، اس نے نصر اللہ کا ورد شروع کر دیا اور دونوں دریا کو پار کر گئے۔

(تذکرہ صوفیائے میوات ص،۳۲۴، مکتبہ مدینہ لاہور)

جب دیوبندیوں کو حوالے دیے جاتے ہیں تو فوراً کتاب کا ہی انکار کر دیتے ہیں، کوئی دیوبندی اس کتاب کا بھی انکار نہ کر دے میں پہلے ہی سے اس کا منہ بند کر دیتا ہوں۔

دیوبندیوں کے پیر طریقت رہبر شریعت حضرت سید نفیس الحسینی خلیفہ ارشد قطب الاقطاب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری صاحب (یہ الفاظ دیوبندیوں کے ہیں) اس کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

تذکرہ صوفیائے میوات ہمارے محترم دوست مولانا حبیب الرحمٰن خان صاحب میواتی کی تالیف ہے مولانا موصوف تاریخ کے ایک بلند پایہ فاضل ہونے کے علاوہ ایک مستند عالم دین بھی ہیں گہوارہ علوم دہلی میں انہوں نے تعلیم پائی برصغیر کے بلند پایہ عربی شاعر اور ہمارے مکرم ومحترم دوست حضرت مولانا عبدالمنان دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عزیز تلامذہ میں سے ہیں ان کی یہ محنت وکوشش لائق صد تحسین ہے اللہ تعالیٰ موصوف کے علم وعمل اور عمر عزیز میں برکت عطا فرمائے۔

(تذکرہ صوفیائے میوات ص،۵، مکتبہ مدینہ لاہور)

دیوبندیوں کے فقیہ الامت محمود حسن گنگوہی صاحب کہتے ہیں:

''شاہ بھیک علیہ الرحمہ کا جو خلیفہ ہیں شاہ ابوالمعالی کے وہ چلے جارہے تھے دریا کے کنارے جب دریا کے قریب پہنچے تو دیکھا ایک طالب علم بیٹھا ہے پوچھا کیا بات ہے تو کہا کہ اس پار جانا ہے تو شاہ بھیک نے کہا کہ میرے پیچھے چلو اور یہ کہتے چلو ''یا بھیک یا بھیک'' اور خود کہتے چلے ''یا اللہ یا اللہ'' درمیان سمندر میں

چل کر اس طالب علم کو خیال آیا کہ خود تو کہہ رہے ہیں ''یا اللہ'' اور مجھ سے کہا کہ ''یا بھیک'' کہو انہوں نے بھی ''یا اللہ یا اللہ'' کہا تو پیر لڑکھڑانے لگے تو بھیک شاہ نے کہا کہ کہو ''یا بھیک یا بھیک''۔ پھر کہنے لگے ''یا بھیک'' کنارہ پر پہنچ کر فرمایا کہ بھیک کو تو پہچانا نہیں اللہ کو کیا پہچانتے۔ اس واقعہ سے دونوں قسم کے لوگ استدلال کر لیتے ہیں دیوبندی بھی اور بریلوی بھی''

(ملفوظات فقیہ الامت ،ص ،۱۷۷، دار النعیم لاہور)

خط کشیدہ الفاظ پر قارئین خود ہی غور فرمالیں کہ دیوبندی اس واقعہ کو صرف سچ ہی نہیں سمجھتے بلکہ بطور دلیل بیان کر کے اس سے استدلال بھی کرتے ہیں۔

مخالف

دیوبندیوں کے نام نہاد امام اہلسنت سرفراز گکھڑوی کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

یہ ہے کفر کی تعلیم کیا یہی توحید اسلامی ہے؟ کہ کامل تو اللہ تعالیٰ کو پکارے اور ناقص غیر اللہ کو، کیا کتاب و سنت میں بھی ایسی واہیات اشیاء ہیں ،حاشا وکلاء پھر سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی جو سلسلہ صوفیہ کے مشہور امام ہیں ،ان پر بھی تہمت لگادی۔

(چہل مسئلہ ،۱۶، مکتبہ صفدریہ)

دیوبندی مولوی محمد عمر قریشی ''خدا کی توہین'' کی ہیڈنگ دینے کے بعد لکھتے ہیں:

''کتنا گستاخ ہے وہ انسان بلکہ ننگ انسانیت جو اپنے خالق و مالک کی عظمتوں کو حقیر مخلوق کی فرضی اور وضعی قسم کی خرافات کی آڑ لے کر اس طرح کلوخ اندازی کرے جس کی عظمتیں منوانے کے لیے ہزار ہا انبیاء کرام آئے خود حضور رحمۃ للعالمین نے جس کے لیے مکے کے اپنے بھائیوں عزیزوں کے گلے کاٹنے کا حکم دیا کیا وہ خدا کے منکر تھے جبکہ آج کے مدعیان اسلام سے زیادہ خدا کو مانتے تھے لیکن اکیلا اور واحد ماننے کے لیے تیار نہ تھے کہتے تھے۔

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰـهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ○ (پ۲۳۔سورۃ ص،

آیت ۵)

وہ تو بڑی تعجب کی بات کہ اتنے بہت سے خداؤں کی جگہ ایک خدا بنا دیا آج کا مشرک اس حد تک تو مکہ والوں کا ہمنوا ہے لیکن گستاخی میں یہ بازی لے گیا ہے اس لیے کہ وہ اوروں کو مان کر اللہ رب کی توہین ہرگز نہ کرتے تھے۔ اب سنیئے ملفوظات رضا خان حصہ اول ص ۱۱۷

ایک مرتبہ۔۔۔۔(حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ والا واقعہ از ناقل)

''غور کیجئے کیسے کیسے کفریات بکے ہیں کوئی ہمیں مطعون نہ کرے اس لیے کہ جو خدا کی توہین پر نہ شرمایا اس نے خدا سے حیاء نہ کی اس کی کوئی مردود ہی عزت کرے گا۔ یقیناً اس کی توہین کی جائے گی۔ اس کی دنیا اور آخرت میں رسوائی ہوگی۔ بہر حال خدا کی عظمت کے آگے سب کی عزت ہیچ ہے۔ یہ ہمارا ایمان ہے۔ خدارا انصاف کی نگاہ سے دیکھئے آخر کون سے دین کی سربلندی کے لیے یہ مخبوثات سنوائے جارہے ہیں فرضی کہانی کے ذریعہ حضرت جنید بغدادی کی زبان سے کفر کہلوایا جارہا ہے۔ یا اللہ کہنے کے فطری اور اسلامی داعیہ کو شیطانی وسوسہ کہا جارہا ہے۔ پھر صریح کفر کہلوا کے دریا پار کرا دیا قرآن تو کافروں کے بارے میں بتائے کہ جب کشتی سمندر میں طوفان کی زد میں آئے تو یہ خالص خدا کو پکاریں اور یہاں ایک مسلمان سے کفر کہلوایا اور الزام دھرا بچارے جنید پر۔ آخر حضرت جنید کو کیا حاجت پیش آئی تھی کہ اللہ سے ہٹا کر اپنے نام کی مالا جپوائی۔ پھر یہ تو مجدد مأۃ حاضرہ ہیں تو کیا مجدد کی یہی شان ہوتی ہے ایسے اجتہادی کارنامے ہوتے ہیں مجدد دین کے ان کو کفر و اسلام کے امتیاز بھی شعور نہیں ہوتا۔ گر ہمی ملا کار طفلان تمام خواہد شد واللہ العظیم اللہ کی کتاب اور رسول ﷺ کی احادیث اور صحابہ کرام کا طریقہ موجود اور محفوظ اگر اس کے خلاف صراحتہ العیاذ باللہ ہمارے اکابرین میں بھی کوئی کہتا تو ہم خود ہی اس کی دستار فضیلت کی دھجیاں اڑا دیتے اس لیے کہ خدا کا دین ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہے باقی جس سے جو بھی علاقہ ہے وہ دین کی حرمت کی وجہ سے ہے جب مجدد وقت اس طرح کی خرافات کو بزرگوں کا کارنامہ بتلائے تو کیوں نہ دوسرے بندگان نفس خدائی کا دعوی کرنے لگیں ویسے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے لیے

راہ ہموار کرنے کی غرض سے یہ سارا کھڑاگ رچایا ہے۔"

(سیف حقانی ص ۴۱،۴۲، رشید اینڈ سنز ناظم آباد کراچی)

نوٹ ! ہم نے دو حوالے دیوبندیوں کے گھر سے دے دیے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ دیوبندی اپنے اکابرین کی کتنی پگڑیاں اچھالتے ہیں اور ہم اہلسنت کے بغض میں جو دین سے محبت اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کا اظہار کیا جارہا تھا اب کیسے کرتے ہیں اللہ اور اس کے دین کو مقدم کرنے کا دعوی کرنے والے یہاں کیا کرتے ہیں قارئین کرام! جتنی بھی بکواسیں اس دیوبندی ملا نے واقعہ کی آڑ لے کر کیں ہیں وہ سب کی سب ان ہی کے اپنے بزرگوں کے حصے میں آئی ہیں دیوبندی ہمارے بارے میں بولنے کے بجائے اپنوں ہی کے بارے میں لب کشائیاں کریں۔

نتیجہ

دیوبندی اکابرین درج ذیل فتاوی کی زد میں

(۱) اکابرین دیوبند کا کفریہ عقیدہ (۲) یہ واقعات واہیات (۳) جن کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے ان پر تہمت (۴) اس میں خدا کی توہین ہے (۵) یہ دیوبندی ملاں مشرکین مکہ سے بھی بڑے گستاخ ہیں (۶) ان کی عزت مردود ہی کرے گا (۷) ان دیوبندی اکابرین کی توہین ہی کی جائے گی (۸) آخرت میں رسوا (۹) دیوبندیوں کے مخبوثات (۱۰) ان دیوبندیوں نے بزرگوں کی زبان سے کفر کہلوایا (۱۱) پھر صریح کفر کہلوا کے دریا پار کرادیا (۱۲) ایک مسلمان سے کفر کہلوایا (۱۳) الزام دھرا بچارے بزرگوں پر۔

حوالہ نمبر ۵۶

دیوبندی اکابرین گستاخ و منکر ختم نبوت

(۱) سرکار علیہ السلام کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء کرنا:

دیوبندیوں کے نام نہاد امام اہلسنت سرفراز گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں:

بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ آپ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھی۔

(احسن الکلام، جلد اول، ص ۲۰۲، مکتبہ صفدریہ)

(۲) سرکار علیہ السلام کا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی اقتداء کرنا:

گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں:

سفر تبوک سے واپسی پر آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی اقتداء کی ہے۔

(احسن الکلام، جلد اول، ص ۲۰۲، مکتبہ صفدریہ)

(۳) سرکار علیہ السلام کا حضرت ابو بکر صدیق کی اقتداء کرنا۔

سرفراز گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں:

اہل قباء کے درمیان مصالحت کرانے کے بعد واپسی پر آپ نے عصر کی نماز میں حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کی اقتداء کی ہے،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ آگے جا کر لکھتے ہیں:

جس سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء میں آپ کا نماز پڑھنا ثابت ہے اور آخری نماز میں آپ نے حضرت ابو بکر کی اقتداء کی جس کی تفصیل آگے آئے گی آپ کی نفس اقتداء کے ثبوت کے لیے یہ دلائل کافی ہیں۔

(احسن الکلام، جلد اول، ص ۲۰۲، مکتبہ صفدریہ)

(۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جان بوجھ کر حسین احمد ٹانڈوی کا مقتدی بنانا:

ابوالحسن بارہ بنکوی اپنے ایک بزرگ کے بارے میں لکھتے ہیں:

انہوں نے کہا ، الحمدللہ والشکرللہ، آج شب یکشنبہ بوقت دوساعت ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۵۵ء میں روسیاہ سراپا عصیاں کو عالم رویا میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام بعد معلوم لہ کی زیارت منامی نصیب ہوئی ،حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام گویا کسی شہر میں جامع مسجد کے قریب ایک حجرہ میں تشریف فرما ہیں اور متصل ہی ایک دوسرے کمرے میں کتب خانہ ہے،حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتب خانہ سے ایک مجلد کتاب اٹھائی جس میں دو کتابیں تھیں ایک کتاب کے ساتھ دوسری کتاب تھی وہ خطباتِ جمعہ کا مجموعہ تھا،اس مجموعہ خطبہ میں وہ خطبہ نظرِ انور سے گزرا جو خطبہ جمعہ میں مولانا حسین احمد مدنی مدظلہ پڑھا کرتے ہیں ،جامع مسجد میں بوجہ جمعہ مصلیوں کا بڑا مجمع ہے،مصلیوں نے فقیر سے فرمائش کی کہ تم حضرت خلیل اللہ سے سفارش کرو کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام مولانا مدنی کو خطبہ جمعہ پڑھانے کے لیے ارشاد فرمائیں ،فقیر نے جرات کر کے عرض کیا تو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا حکم فرمایا،مولانا مدنی نے خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مولانا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا فرمائی فقیر بھی مقتدیوں میں شامل تھا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالك حمدا كثيرا كثيرا حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام ضعیف العمر تھے ریش مبارک سفید تھی۔

(حسین احمد کے حیرت انگیز واقعات ،ص،۴۵،مکتبہ رشیدیہ کراچی)

(۵) سرکار علیہ السلام کا جنازے میں شرکت کرنا دیوبندی اقرار:

دیوبندیوں کے امام الحر فین سرفراز گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں:

ابراہیم بن منذر کا بیان ہے کہ ایک شخص نے خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو مجتمع دیکھا اس شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ حضرت آپ کیسے تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا کہ۔

جئت لهذا الرجل اصلی علیه فانه كان يذب الكذب عن حديثي

(تہذیب التہذیب ۱۱۲،صفحہ ۲۸ ۱ اللفظ لہ والاعلان بالتوبیخ لمن ذم التاریخ ص ۵۳)

میں اس شخص کا جنازہ پڑھنے آیا ہوں کیوں کہ وہ میری احادیث سے جھوٹ کی نفی کرتا ہے۔

یعنی وہ احادیث و آثار کو احتیاط کی چھانی میں چھان کر صحیح حدیث کو جعلی اور جھوٹی احادیث سے بالکل الگ کردیتے ہیں۔

(طائفہ منصورہ، ص، ۸۰، مکتبہ صفدریہ)

(۶) سرکار علیہ السلام کا جنازہ میں شرکت کرنا دیوبندی اقرار:

ایک اور واقعہ بھی نقل کردیتا ہوں جس میں دیوبندیوں کے اصول کے مطابق سرکار علیہ السلام کی موجودگی میں کسی اور نے امامت کر کے سرکار علیہ السلام کی اہانت و بے ادبی کی ہے چنانچہ مولوی عاشق الٰہی میرٹھی خلیفہ خلیل احمد انبیٹھوی صاحب لکھتے ہیں:

شیخ سعید نکرونی مدنی کہتے ہیں...... جس زمانہ میں مولانا مدینہ منورہ تشریف لائے تو قبل اس کے کہ مولانا سے میری شناسائی ہو میں نے خواب دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور مجھ سے کسی نے کہا کہ یہ رسول اللہ ہیں اور ایک عالم ہندی خلیل احمد نام کا انتقال ہوگیا ہے ان کے جنازے کی شرکت کے لیے تشریف لائے ہیں۔

(تذکرۃ الخلیل، ص، ۴۲۷، مکتبہ الشیخ کراچی)

(۷) سرکار علیہ السلام کا جنازے میں شرکت کرنا دیوبندی اقرار:

دیوبندی خبیب صاحب لکھتے ہیں:

جب حضرت سہارنپوری (خلیل احمد از ناقل) کا انتقال ہوا اور جنازہ لا کر مسجد میں رکھا گیا تو دو مولوی صاحبان کہیں سے آئے انہوں نے کہا ذرا ٹھہرئیے ہم نے ایک بات کہنی ہے اس کے بعد جنازہ پڑھنا ایک صاحب نے دوسرے کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ان مولوی صاحب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

زیارت کا بہت شوق تھا درود شریف بکثرت پڑھتے تھے، ایک دن زیارت سے مشرف ہوئے اور عرض کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہاں تشریف آوری کیسے ہوئی، فرمایا مولوی خلیل احمد ہندی کے جنازے کے لیے آیا ہوں۔

(عشقِ رسول اور علماءِ حق ص، ۱۶۵، مکتبہ بیت السلام کراچی)

مخالف

سرکار ﷺ کی موجودگی میں امامت کروانے والا سرکار کی اہانت کرنے والا دیوبندی فتویٰ

(۱) دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب رضا خانی مذہب میں لکھا ہے:

امام الانبیاء پیغمبر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں امامت فضیلت نہیں اہانت ہے، ادب نہیں بے ادبی ہے، یہی وجہ ہے کہ معراج کی رات ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام میں سے کسی ایک نبی کو بھی اس کی جرات نہ ہوئی اور نہ ہی حضرت ابوبکر صدیق آپ کے حکم کے باوجود آپ کی موجودگی میں مصلائے امامت پر نہ ٹھہر سکے مگر تف ہے ایسے بدعتی ملعون پر کہ جس نے حضور کی موجودگی میں امامت کرانے کو فخر سمجھا یہ یقیناً بہت بڑی بدبختی اور سنگین گستاخی ہے، مگر جوازلی بدبخت ہو اس کا کیا علاج ہے۔

(رضا خانی مذہب، ص ۹۹، راشدیہ اکیڈمی کراچی)

(۲) دیوبندیوں کے مولوی ابوعکاشہ صاحب لکھتے ہیں:

امام الانبیاء پیغمبر دو عالم کی موجودگی میں امامت فضیلت نہیں اہانت ہے ادب نہیں بے ادبی ہے......یقیناً بہت بڑی بدبختی اور سنگین گستاخی ہے مگر جوازلی بدبخت ہو اس کا کیا علاج ہے۔

(اپنے عقائد کا جائزہ لیجئے ص ۱۵۷، مجلس تحفظ ناموس صحابہ و اہل بیت پاکستان)

دیوبندی ابوعکاشہ نے یہ سارا حوالہ بلفظہ رضا خانی مذہب سے لیا ہے، اس پر بھی ہم فی الحال کوئی تبصرہ نہیں کرتے بلکہ یہ حوالہ لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کتاب پر دیوبندی نام نہاد متکلم اسلام الیاس گھمن

اور نام نہاد مناظر اسلام مفتی حماد نقشبندی اور ابوایوب دیوبندی کی تقاریظ ہیں رضا خانی مذہب کی تصدیق کرنے والے تقریبا تمام دیوبندی مرکر مٹی میں مل گئے ہیں ،لیکن یہ حضرات زندہ ہیں ہوسکتا ہے کہ ان میں سے کوئی غیرت کی گولی کھا کر اپنے ان بزرگوں کے لیے بھی کوئی فتوی صادر کرے جنہوں نے صراحةً سرکار علیہ السلام کو مقتدی لکھا ہے۔

(۳) دیوبندی مولوی عبدالرشید لکھتا ہے:

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام دنیا میں مقتدا اور رہبر بن کر تشریف لائے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں کل اولاد آدم کا سردار ہوں۔ آپ کسی کے تابع اور مقتدی نہیں تھے۔

(فاضل بریلوی اوران کا حافظہ ،ص،۱۶۷،تحفظ نظریات دیوبند اکادمی پاکستان)

کچھ آگے جا کر لکھتا ہے:

(ملفوظات کی عبارت پر کلام کرتے ہوئے بکتا ہے از ناقل) اس عبارت سے ہم عام بریلویوں کو گستاخ نہیں کہہ رہے ہیں ،تنہا حضرت مولانا احمد رضا خان اور علماء ومشائخ کو گستاخ بتلا رہے ہیں۔ ہاں! وہ بریلوی جو مولانا احمد رضا خان کو اس دعوے میں سچا سمجھیں وہ بھی بے شک گستاخ رسول شمار ہوں گے اور حضور علیہ السلام کے بے ادب سمجھے جائیں گے۔

(فاضل بریلوی اوران کا حافظہ ،ص،۱۶۷،)

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

خواب میں حضور علیہ السلام کو اپنا مقتدی دیکھنا بہت ہی خطرناک ہے۔

(فاضل بریلوی اوران کا حافظہ ،ص،۱۶۷،)

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

صورت حال جو بھی ہو،سنی (نہیں بلکہ دیوبندی از ناقل) علماء کرام کے نقطۂ نگاہ سے بے ادبی اور صریح گستاخی ہے کہ کوئی حضورﷺ کی امامت کا دعوی کرے۔

(فاضل بریلوی اوران کا حافظہ،ص،۱۶۷،)

نتیجہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان پر جوتبرا اکابرین دیوبند نے ہمیں آڑ بنا کر کیا ہے فی الحال اس سے قطع نظر کرتے ہوئے خود اکابرین دیوبند درج ذیل فتاوی کی زد میں ہیں۔

(۱) سرکارﷺ کے بےادب (۲) بدعتی (۳) ملعون (۴) بڑی بدبختی (۵) سنگین گستاخی (۶) ازلی بد بخت (۷) یہ اہل اسلام میں سے نہیں (۸) گستاخ (۹) خطرناک معاملہ (۱۰) بےادب (۱۱) صریح گستاخ یعنی ایسے گستاخ کہ جن کی گستاخی میں تاویل بھی نہیں ہوسکتی۔

حوالہ نمبر ۵۷

دیوبندی اکابرین بدترین گستاخ

دیوبندیوں کے ہی نامور عالم سید نفیس الحسینی صاحب لکھتے ہیں:

اس کے بعد سب سے پہلے حضرت مولانا عبدالعلی کا ذکر مبارک کیا ہے اس عنوان کے ساتھ'' حضرت استاذی مولانا عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ''۔اس عاجز (ابوالحسن زید فاروقی صاحب) نے آپ سے پڑھا ہے آپ عاشقِ صادق بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دلدادہ کمال حضرت محمد قاسم نانوتوی تھے، جمعہ کے دن مدرسہ عبدالرب میں صدہا افراد کے سامنے آپ (عبدالعلی شاگرد قاسم نانوتوی و گنگوہی حضرت شاہ ابوالخیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ از ناقل) کے انگرکھے کے دامن کو اپنی آنکھوں سے لگاتے تھے اور فرماتے تھے

''مجھ کو اس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشبو آتی ہے''

(حکایت مہر و وفا، ص ۱۵، ناشر دار النفائس لاہور)

دیوبندی مفتی خبیب نقشبندی صاحب لکھتے ہیں:

حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے استاد مولانا عبدالعلی ۔۔۔ کے انگرکھے کو اپنی آنکھوں سے لگاتے اور فرماتے تھے کہ مجھے اس میں سے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو آتی ہے۔

(عشق رسول اور علمائے حق ص ۱۳۷، بیت السلام کراچی)

نوٹ ! یہ کتاب بنوری ٹاؤن کے استاد محمد عاصم زکی کی تقریظ اور محمد جعفر دیوبندی کے دعائیہ کلمات کے ساتھ چھپی ہے

مخالف

(۱) دیوبندی مولوی ابومحمد اس بات (کہ کسی کی خوشبو کو سرکار کی خوشبو سے مشابہ کہا جائے) کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی قرار دیتا ہے چنانچہ دیوبندی مولوی ''فرقہ بریلویہ کے گستاخانہ عقائد کی ہیڈنگ لگا کر ۲۵ نمبر میں'' لکھتا ہے:

''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشبو سے مشابہت''

(رضا خانیت پر چار حرف، ص ۳۴، جمعیۃ اہل سنت والجماعۃ پاکستان)

نوٹ: یہ کتاب دیوبندی کاشف رضا قادری کی پسند فرمودہ ہے:

(۲) دیوبندی مولوی قاری عبدالرشید لکھتا ہے:

مولوی صاحب (اعلیٰ حضرت از ناقل) کی اس عبارت کو ذرا غور سے دوبارہ پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ مولوی صاحب نے گستاخی کی حد کردی ہے کہتے ہیں بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی۔ دیکھو کس دلیری سے جناب برکات احمد صاحب کی قبر کو حضور ﷺ کے روضہ مبارک کے برابر کر دیا اور اس سے پوری تشبیہ دے دی اور وہ بھی بلا مبالغہ کہہ کر کوئی فرق رہنے نہ دیا (معاذ اللہ)

۔۔۔۔۔۔۔اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تو بریلویوں کی بات ہے جہاں تک اہل سنت کا تعلق ہے وہ اس بات پر متفق ہیں کہ آپ کی خوشبو مبارک آپ کی ذات سے ہی خاص تھی اور یہ صفت صرف آپ کی ہی تھی ۔۔۔۔ویسی خوشبو کسی اور کی نہیں ہوسکتی۔افسوس مولانا احمد رضا خان آپ کی خوشبو کی خصوصیت کے قائل نہ تھے بلکہ وہ یہ شان اوروں میں بھی دیکھتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔ہمارا عقیدہ ہے کہ ایک برکات احمد کیا کروڑں برکات احمد بھی ہوں تو حضورﷺ کی کسی صفت کے برابر نہیں ہو سکتے۔۔۔۔۔۔۔بریلویوں کی اس شرم ناک گستاخی پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔

(فاضل بریلوی اوران کا حافظہ،ص،۱۶۹،۱۷۰،تحفظ نظریات دیوبند پاکستان)

نتیجہ

یہ دیوبندی سید نفیس الحسینی ،دیوبندی مفتی خبیب نقشبندی ،محمد عاصم زکی اور محمد جعفر درج ذیل فتاوی کی زد میں:

(۱) گستاخانہ عقیدہ (۲) گستاخی کی حد کردی (۳) شرم ناک گستاخی (۴) سرکارﷺ کی صفت خاصہ میں غیر کو شریک کردیا۔

دیوبندی رسالے کا اپنے علماء کے لیے تیار کردہ فتوی:

یہ دیوبندی سید نفیس الحسینی ،دیوبندی مفتی خبیب نقشبندی ،محمد عاصم زکی اور محمد جعفر دیوبندی سرکار ﷺ کی صفت میں غیر کو شریک کرتے ہیں جبکہ دیوبندی پروفیسر صبغت اللہ نقشبندی ایسے لوگوں پر گستاخی اور کفر کا فتوی لگاتے ہوئے لکھتا ہے۔

جس طرح کسی کو اللہ تعالی کا شریک ٹھہرانا شرک ہے اسی طرح کسی کو معاذ اللہ نبی کریم کا شریک ٹھہرانا بھی بدترین گستاخی وکفر ہے۔

(سوط الحق،ص،۲۳،ادارہ تحفظ ناموس اکابر)

معلوم ہوا کہ یہ سارے دیوبندی اکابر بدترین گستاخ اور کافر تھے۔

متفرقات

اس عنوان کا مواد تقاضا کرتا ہے کہ اس پر پوری جلد ہو لیکن ہم نے اس کو دوسری جلد کا باب بنایا ہے اسی میں سے چند حوالے اس جلد میں بھی شامل کئے جا رہے ہیں۔

﴾......حوالہ نمبر ۱......﴿

دیوبندی محمود حسن گنگوہی دیوبندی فتاوی کی زد میں

دیوبندی مفتی محمود حسن گنگوہی صاحب لکھتے ہیں:

بندہ کے رفیق دورہ حدیث شریف مولوی ساجد صاحب دیوبندی نے دریافت کیا پیران پیر کے ایک مرید کے بارے میں سنا ہے کہ ان کو ایک رات میں ستر مرتبہ بدخوابی ہوئی اور شیخ سے تعبیر معلوم کی تو فرمایا کہ تمہاری قسمت میں ستر مرتبہ زنا لکھے ہوئے تھے حق تعالی شانہ نے ان کو مبدل بخواب کر دیا اس پر سوال یہ ہے کہ ایک رات میں ستر مرتبہ بدخوابی کیسے ہوئی یہ تو صحیح معلوم نہیں ہوتا تو اس پر فرمایا کہ اس میں کیا استبعاد ہے اور مومن کے لیے تو خاص طور پر کوئی اشکال نہ ہونا چاہیے اس لیے کہ وہ معراج کو مانتا ہے۔

(ملفوظات فقیہ الامت ص ۵۷۷، دار النعیم)

دیوبندی محمود حسن صاحب اس واقعہ کو صرف تسلیم ہی نہیں کرتے بلکہ اس پر دلیل بھی بیان کرتے ہیں

مخالف ....!:

دیوبندی دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب رضا خانی مذہب میں لکھا ہے:

بقول رضا خانی اہل بدعت کے یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے کہ ایک شخص حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آہ وزاری کرتا ہوا حاضر ہوا کہ حضرت میں ایک مہلک مرض میں مبتلا ہو گیا ہوں، آپ نے دریافت فرمایا تو اس نے عرض کیا کہ حضرت میں نے خواب میں ستر عورتوں سے زنا کیا ہے اور ستر مرتبہ نہانے کی ضرورت پیش آئی، اور حضرت شیخ جیلانی نے فرمایا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم ستر مرتبہ بیداری میں زنا کرو گے تو میں نے بیداری میں ہونے والی زنا کاری کو خواب میں تبدیل کر دیا ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ خواب غیر اختیاری ہوتا ہے اور خواب میں ہونے والے گناہوں پر عنداللہ کچھ مواخذہ نہیں اور اہل بدعت کا یہ عقیدہ کہ حضرت پیر صاحب نے بیداری میں ہونے والے برے فعل کو

خواب میں تبدیل کر دیا ہے، یہ کافرانہ طرزِ عمل ہے۔

ہم اہل بدعت سے یہ بات پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ حضرت شیخ جیلانی اپنی زندگی میں تو بیداری میں پیش آنے والے بُرے فعل کو خواب میں تبدیل کرتے تھے تو کیا حضرت شیخ کی وفات کے بعد یہ اختیار ان کو اب بھی حاصل ہے یا کہ اس اختیار سے معزول ہو چکے ہیں، تو پھر بیداری میں ہونے والے برے کاموں کو خواب میں تبدیل کرنے پر کس کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے۔

پھر دریافت طلب امر یہ ہے کہ حضرت پیر صاحب کی خانقاہ پر دن رات اہل بدعت جو مخصوص کاروبار کرتے ہیں کیا وہ حضرت پیر صاحب کی زیر نگرانی ہوتا ہے اور حضرت شیخ جیلانی اس سے مطلع ہوتے ہیں یا کہ اس سے بے خبر ہیں یا دیگر مقابر اولیاء پر جو افعال قبیح ہوتے ہیں کیا وہ اولیائے کرام بھی ہر فعل سے مطلع ہوتے ہیں، یا کہ غافل رہتے ہیں۔ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔ نوٹ: اس قسم کا نجس عقیدہ رکھنے پر ہم اہل بدعت کو لعنۃ اللہ علیہ کا ہدیہ اخلاص پیش کرتے ہیں۔

(رضا خانی مذہب، حصہ سوم، ص، ۳۱۸، راشدیہ اکیڈمی)

...... نتیجہ ......

دیوبندی محمود حسن گنگوہی کو دیوبندیوں نے درج ذیل فتاوی سے نوازا ہے۔

(۱) بدعتی (۲) مضحکہ خیز بات کو ثابت کرنے والا (۳) کافرانہ طرز عمل (۴) نجس عقیدہ (۵) اس کے لیے لعنۃ اللہ علیہ کا ہدیہ اخلاص۔

...... حوالہ نمبر ۲ ......

اشرفعلی تھانوی دس سے زائد دیوبندی علماء کے فتوی کی زد میں

اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

محمد بن ابی بکر الحکمی یمنی ہیں موضع عواجہ کے ہیں بڑے شیخ اور یمن کے بڑے بڑے صوفیاء کے مشہور مشائخ میں سے ہیں۔۔۔۔ان کی کرامتوں میں یہ بھی ہے جو امام یافعی کی روایت ہے کہ ایک شخص ان کی

خدمت میں رہنے کے واسطے آیا تھا مگر ان کی وفات ہو چکی تھی آپ قبر سے نکلے اور اسے بیعت کرلیا۔

(ص ۱۱۵، جمال الاولیاء، ادارہ اسلامیات)

مخالف ....!:

دیو بندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

عبارتِ مذکور سے رضا خانی اہل بدعت سادہ لوح مسلمانوں کو یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ اولیائے کرام مرنے کے بعد بھی لوگوں کو بیعت کرتے رہتے ہیں اور جو شخص بھی کسی ولی کا مرید ہونا چاہے تو وہ ولی کے مزار پر جا کر مرید ہوسکتا ہے اور اولیائے کرام کو اختیار ہے کہ وہ جب چاہیں اپنی قبر سے نکل کر لوگوں کو مرید کریں اور جب چاہیں اپنی قبر میں داخل ہو جائیں، لہٰذا وہ کسی کے پابند نہیں ہیں، افسوس ہے اہل بدعت پر کہ ایسا باطل عقیدہ تو مشرکین مکہ سے بھی منقول نہیں جو رضا خانیوں نے اپنایا ہوا ہے، اہلِ سنت و جماعت علمائے حق کا عقیدہ ہے کہ ولی جنت میں ہوتا ہے، اور اس کو جنت سے نکل کر باہر آنے کی کیا ضرورت؟ یعنی کہ کسی جنتی کا دل نہیں چاہتا کہ وہ جنت سے نکل کر دنیا میں لوگوں کو مرید کرنے آئے، یہ سب کچھ رضا خانی اہل بدعت کی افسانہ نگاری ہے، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو فہم سلیم عطا فرمائے۔

(رضا خانی مذہب، حصہ سوم ص ۱۴۵، راشدیہ اکیڈمی)

نتیجہ

اشرفعلی تھانوی ان دس سے زائد دیو بندیوں کے نزدیک

(۱) بدعتی (۲) اولیاء کو مختار ماننے والا (۳) ایسا باطل عقیدہ تو مشرکین مکہ کا بھی نہیں تھا جیسا اشرفعلی تھانوی کا تھا (۴) تھانوی کی افسانہ نگاری۔

حوالہ نمبر ۳

تھانوی صاحب دیو بندی فتاوی کی جیل میں

دیو بندیوں کے حکیم الامۃ اشرفعلی تھانوی صاحب حضرت ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ کے

بارے میں لکھتے ہیں:

حضرت ابراہیم کی دعا قبول ہوگئی اور سب کے سب صاحب بصیرت ہوگئے قدموں میں جا پڑے صاحب نسبت ہوگئے ان کے نزدیک حضرت ابراہیم صاحب ذلت تھے اور اللہ کے نزدیک صاحب عزت تھے یہ کتنی بڑی عزت ہے کہ مالک دو جہاں مشورہ کریں کہ اگر تم کہو تو سب کو ڈبو دوں بس عزت یہ ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت، جلد ۵، ص ۲۸، مکتبہ ادارہ تالیفات اشرافیہ ملتان)

مخالف ....!:

(۱) مسلک دیوبند کے ترجمان رسالہ "ماہنامہ الصدیق" میں لکھا ہے:

"اس حدیث کی تخریج کو امام احمد اور امام ابن عساکر کی طرف منسوب کیا۔ اہل عقل خوب جانتے ہیں کسی دوسرے سے مشورہ لینا احتیاج و عاجزی پر دلالت کرتا ہے یا کم از کم مشورہ اس واسطے ہوتا ہے کہ غلطی کا احتمال نہ رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف نہ احتیاج و عاجزی کی نسبت درست ہے اور نہ وہاں غلطی کے احتمال کا امکان ہی ہوسکتا ہے کہ اس کی تاویل یوں کر لی جائے کہ یہ مشورہ عزت افزائی کی خاطر ہے مگر دوسری طرح اس میں کچھ گفتگو ہوسکتی ہے مثلاً ابن حذیفہ نام کا صحابی بھی نہیں ہوا۔ خیر اس بات کو بھی کتابت کی غلطی کہہ کر کاتب کے سر منڈھ دیا جائے گا اور کہا جاسکتا ہے کہ ابن حذیفہ نہیں عن حذیفہ (درحقیقت) تھا مگر اس کا کیا کیجئے کہ مسند احمد ص ۴۸۶ تا ۴۸۵ میں اس صحابی کی بہت سی روایات ہیں مگر ایسی جھوٹی روایت کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ ضعف اور وضع احادیث بیان کرنا بھی اگرچہ جرم ہے مگر یہ تو نہ حدیث وضعی ہے نہ ضعیف بلکہ سرے سے اس کا کہیں ذکر ہی نہیں۔ پھر سب سے بڑی بات یہ کہ اس جھوٹی حدیث کو مسند احمد میں بتلانے والا ہمارے دوستوں کے نزدیک مجدد مائۃ حاضرہ بھی ہے اگر مجدد ایسے ہی ہوتے ہیں تو ہمارا مجددوں کو دور ہی سے سلام ہے"۔

(ماہنامہ الصدیق ملتان بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ، بحوالہ ص ۔۔۔، مقالات کاظمی جلد)

(۲) امام الحر فین سرفراز گکھڑوی دیوبندی صاحب کی مصدقہ کتاب میں دیوبندیوں کے نام نہاد

صوفی ومحقق صاحب لکھتے ہیں:

فائدہ: اس نام کے مجدّد نے یہاں اللہ تعالیٰ کی توحید کو مٹاتے ہوئے جناب رسول اللہ ﷺ پر بہتان باندھا ہے کہ حضور ﷺ نے معاذ اللہ یہ حدیث میں فرمایا ہے اور دو اماموں (امام احمد، امام ابن عساکر) کی طرف اس حدیث کی تخریج کو منسوب کر کے ابن حذیفہ صحابی کو اس کا راوی بتلایا ہے۔ حالانکہ اس نام کا کوئی صحابی نہیں۔ ہاں ممکن ہے کہ طباعت کی غلطی ہو اور 'عن حذیفہ' ہو۔ اب مسند احمد ج ۵ ص ۳۸۴، ۴۰۸ میں اس صحابی کی بے شمار روایتیں موجود ہیں مگر ایسی جھوٹی روایت کا نام و نشان ندارد اور بھلا فطرت سلیمہ اور صریح توحید باری کے خلاف ایسی روایت کہاں ہوسکتی ہے واضح ہو کہ اس جھوٹی روایت میں حق تعالیٰ کا تین بار مشورہ کرنا لکھ دیا ہے اور اہل عقل خوب جانتے ہیں کہ کسی کا دوسرے سے مشورہ لینا احتیاج و عاجزی پر دلالت کرتا ہے اور یہ امر باری تعالیٰ کی شان میں کسی طرح متصور ہی نہیں ہوسکتا اور جناب رسول ﷺ کے لئے دوسروں سے مشورہ لینے کا ارشاد احکم الحاکمین ہے قال عز اسمہ ،وشاورھم فی الامر (پ ۴۔ ۸) یعنی آپ ان سے مشورہ لیتے رہا کیجیے۔

(چہل مسئلہ ص ۱۰۱، مکتبہ صفدریہ)

دیوبندی علماء نے حدیث پر جو اعتراضات کئے ہیں اس کا جواب ہماری کتاب "اعلیٰ حضرت امام اہل سنت پر چالیس اعتراضات کے دندان شکن جوابات" میں ملاحظہ کریں۔

(۳) کئی اکابرین دیوبند کی مصدقہ کتاب رضاخانی مذہب میں لکھا ہے:

بریلویوں کا عقیدہ کہ خدا تعالیٰ حضور ﷺ سے مشورہ کرتا ہے کہ میں آپ کی امت کے ساتھ کیا معاملہ کروں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔ ان ربی استشار نی فی امتی ماذا افعل بھم.......

نوٹ: تف ہے ایسے رضاخانیوں پر جو اس قسم کے باطل عقیدہ رکھتے ہیں۔ اہلسنت و جماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مشیر نہیں جو مخلوق سے مشورہ لے کر کام کرے وہ خدا کاہے کا۔ لا مشیر له ولا معین له.

(رضاخانی مذہب حصہ دوم ص ۷۱، راشدیہ اکیڈمی)

……نتیجه……

اب آیئے دیکھےان دیوبندیوں کے قول کے مطابق اشرف علی تھانوی کا مقام کہاں ہے۔

(۱) اشرفعلی کے نزدیک خدا محتاج ہے (۲) اشرف علی تھانوی کا عقیدہ فطرۃ سلیمہ کے خلاف (۳) اشرف علی تھانوی کا عقیدہ توحید کے صریح خلاف (۴) اشرف علی تھانوی توحید مٹانے والا (۵) اللہ عاجز ہے کیونکہ کسی کا دوسرے سے مشورہ کرنا عاجزی کی دلیل (۶) مشورہ کرنا اللہ کی شان میں متصور نہیں ہے لیکن اشرف علی تھانوی نے اللہ کی شان کے خلاف کیا (۷) اشرفعلی تھانوی کا باطل عقیدہ (۸) اشرفعلی تھانوی خدا کا منکر

……حوالہ نمبر ٤……

قاری طیب دیوبندی کا ہندوؤں والا عقیدہ

فرقہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کے حکیم الاسلام قاری طیب صاحب لکھتے ہیں:

''تو جو اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا مظہر اتم ہے اس میں بھی رحمت غالب ہونی چاہیے۔''

(ملفوظات حکیم الاسلام ص، ۵٦، دار الاشاعت)

مخالف …………!:

فرقہ دیوبندیہ کے حکیم الاسلام کے عقیدے کو ہندوؤں کا عقیدہ بناتے ہوئے دیوبندی مولوی نجم الدین احیائی لکھتے ہیں:۔

یہ وہی عقیدہ ہے جس نے ہندوؤں کو گمراہ کیا وہ اپنے بزرگوں کو اللہ کا اوتار یا مظہر سمجھنے لگے قبوری شریعت اور ہندو دھرم میں کتنی مماثلت ہے۔

(زلزلہ در زلزلہ ص،۹۱، ادارہ تحفظ نظریات علماء دیوبند)

نتیجہ

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ دیوبندیہ کے حکیم الاسلام کا عقیدہ ہندوؤں کے عقیدے کے مماثل تھا ہندو بھی اپنے بزرگوں کو اللہ کا مظہر سمجھتے تھے اور دیوبندیہ کے حکیم الاسلام بھی وہی عقیدہ رکھ کر ہندو ہوئے۔

حوالہ نمبر ۵

دیوبندیوں کے مفتی اعظم پاکستان رفیع عثمانی دیوبندی فتاوی کی زد میں

فرقہ وہابیہ گلابیہ کے لوگ اپنے ہی اصولوں میں اتنے غرق ہیں کہ ان کو دوسروں کے بارے میں بولنے سے پہلے شرم وحیاء سے کچھ کام لینا چاہیے لیکن یہ شرم وحیاء سے عاری بے شرمی و ہٹ دھرمی کی وجہ سے دوسروں سے تو کہتے ہیں لیکن اپنے اباؤں کو کچھ کہنا بھول جاتے ہیں، دیوبندیوں کے ایک اصول کی طرف آپ کی رہنمائی کرتا ہوں چنانچہ رفیع عثمانی سے سوال ہوا!

عصمت انبیاء اہل سنت والجماعت کا بنیادی عقیدہ ہے ”عصی آدم فغوی“ وغیرہ قسم کی آیات کا کیا ترجمہ کیا جائے؟

(فتاوی دارالعلوم کراچی ص، ۸۸، ادارۃ المعارف کراچی)

اس سوال میں سائل نے آیت غلط لکھی ہے اور سائل اگر آیت غلط پڑھے یا لکھے تو مجیب کی بقول دیوبندیہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس کی تصحیح کرے ورنہ دیوبندیہ کا یہ اصول ہے کہ مجیب بھی جاہل اور اس کے علاوہ فتوے اضافے میں، آیئے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیجئے۔

مخالف ....!:

ایک دیوبندی لکھتا ہے:

”قرآن مجید میں ختم اللہ نہیں بلکہ اس موقع پر کتب اللہ ہے (دیکھئے سورۃ مجادلہ) مگر اعلیٰ حضرت بریلوی بھی اپنے جاہل سائل کی طرح قرآن مجید سے ناواقف ہیں اس سائل پر گرفت کرتے اور قرآن

مجید کو غلط پڑھنے سے روکتے۔"

(فاضل بریلوی اور ان کا حافظہ، ص ۳۱)

اس کتاب میں ایک اور مقام پر لکھا ہے:

اگر فرض کر لیا جائے کہ سائل کوئی جاہل آدمی تھا جس نے جہالت کے باعث آیت کریمہ غلط طور پر تلاوت کر دی تو احمد رضا خان صاحب کو کیا ہو گیا تھا کہ انہوں نے سائل کی غلطی کی اصلاح نہ کی، بلکہ اس تحریف پر سکوت فرما کر اس کی تائید و توثیق کر دی، کیا یہ منہ بولتا ثبوت نہیں ہے کہ بریلویوں کے اعلیٰ حضرت کو قرآن پاک تک صحیح طور پر یاد نہ تھا؟ یہاں سے نہ صرف احمد رضا صاحب کو قرآن پاک کا صحیح طور پر یاد نہ ہونا ثابت ہوتا ہے بلکہ ان کے فرزند اور بریلویوں کے مفتی اعظم ہند جامع ملفوظات محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب کے بارے میں بھی یہ ثابت ہو گیا کہ وہ بھی اپنے والد کی طرح سوئے حافظہ کا شکار تھے جس کے باعث انہیں بھی قرآن پاک صحیح طور پر یاد نہیں تھا اور نہ وہ ہی ترتیب کے وقت اصلاح کر دیتے۔

(فاضل بریلوی اور ان کا حافظہ، ص ۶۸)

ابو عکاشہ دیوبندی لکھتا ہے:

"سائل نے جو آیت پیش کی وہ بالکل غلط اور محرف ہے آیت اصل میں یوں ہے

كتب الله لاغلبن ان و رسلی

(اپنے عقائد کا جائزہ لیجیے، ص ۲۳)

ابو عکاشہ دیوبندی کی کتاب گھمن صاحب، ابو ایوب صاحب اور حماد کی مصدقہ ہے میں ان سب سے پوچھتا ہوں کہ سائل نے جو آیت پڑھی کیا وہ بالکل محرف ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر اپنی لکھی ہوئی آیت کو ہی دیکھ لو کہ فرق تو صرف ختم اور کتب کا ہے اس آیت کے بارے میں "بالکل غلط اور محرف" کے الفاظ کہنا تمہارے ہی اصولوں سے تمہاری دجالی کذابی اور قرآن سے جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ان تمام لعنتیوں کو قرآن آتا ہی نہیں اگر یہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو آیت کو اپنے اصولوں

سے بالکل غلط اور محرف ثابت کریں ورنہ خلیل احمد انبیھٹوی کی نانی کے پوتڑوں میں جا کر گھس کر خوشبو سونگھ سونگھ کر مر جائیں۔

ان علم سے کوروں کو ان ہی کے اصولوں سے قرآن نہیں آتا:

بہر حال ان جہلاء کی اپنی جہالت دیکھئے کہ جو آیت ابو عکاشہ نے اصل کہہ کر نقل کی ہے اس میں اس نے تحریف کر دی (اس جاہل نے آیت اس طرح نقل کی ہے کتب اللہ لا غلبن ان ورسلی حالانکہ آیت میں "ان" نہیں ہے بلکہ "انا" ہے۔ اور الیاس گھمن، ابو ایوب اور حماد اس پر ایمان لے آئے اور اس کی تصدیق کر دی مانا کہ ابو عکاشہ جاہل تھا بلکہ اجہل تھا بلکہ احمق تھا بلکہ بے وقوف تھا لیکن الیاس گھمن، ابوایوب، حماد صاحب تو اس سے بھی بڑے جاہل بلکہ اجہل بلکہ احمق بلکہ بے وقوف نکلے کہ انہوں نے بھی آیت کی تصحیح نہ کی اور آیت کو ویسے ہی رہنے دیا جو کہ دیوبندی اصولوں سے قرآن سے جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے ہم سے کوئی دیوبندی ناراض نہ ہو بلکہ ہم نے سب کچھ دیوبندی اصولوں کے مطابق بیان کیا ہے۔

الیاس گھمن خود میدان میں:

الیاس گھمن خود بھی جہالتوں کے میدان میں آ اترا اور یہی اعتراض کر دیا لکھتا ہے:

"'قرآن مجید میں ختم اللہ نہیں بلکہ اس موقع پر کتب اللہ ہے مگر اعلیٰ حضرت بریلوی اپنے جاہل سائل کی طرح قرآن مجید سے ناواقف ہیں اس سائل پر گرفت کرتے اور قرآن مجید کو غلط پڑھنے سے روکتے۔"

(فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ، ص ۱۸۸)

الیاس گھمن چور نے یہ مضمون کہاں سے چوری کیا ہے یہ ابھی صیغہ راز میں ہے وقت آنے پر بتاؤں گا۔

دیوبندی مولوی محقق من الھند منیر احمد اختر لکھتا ہے:

سائل نے جو آیت پیش کی وہ بالکل غلط اور محرف ہے آیت اصل میں یوں ہے ۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ

(دو ماہی رسالہ نور ست کا ترجمہ کنز الایمان نمبر ص،۱۵۹، جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ)

نـــوٹ: اس جاہل نے بھی اپنے دیگر معنوی برادران کی طرح اپنے اصولوں کے مطابق وہی جہالت، حماقت، بددیانتی، فریب کاری اور خیانت کا ارتکاب کیا ہے یقیناً دیوبند میں بڑوں سے لے کر چھوٹوں تک سارے ہی جاہل بلکہ اجہل ہیں اس جاہل نے وہ آیت بھی لکھی ہے جو ملفوظات میں ہے اور وہ اس طرح ہے ختم اللہ لا غلبن انا و رسلی اور اس جاہل نے جو آیت لکھی ہے وہ اس طرح ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ فرق تو صرف ختم اور کتب کا ہے پھر یہ کہنا کہ آیت بالکل غلط اور محرف ہے یہ دیوبندیوں ہی کے اصولوں سے دجالیت کے سوائے اور کچھ نہیں۔ وقت آنے پر دیوبندیوں ہی کے گھر سے اصول بیان کر کے ذلت ورسوائی کے مزید کیپسول دیئے جائیں گے

یہی دیوبندی مزید لکھتا ہے:

نوٹ: اگر فرض کر لیا جائے کہ سائل کوئی جاہل آدمی تھا جس نے جہالت کے باعث آیت غلط طور پر لکھ دی (خط کشیدہ عبارت پر توجہ آگے کام آئے گی از ناقل) تو مسٹر احمد رضا خاں کا فرض تھا کہ سائل کی غلطی کی اصلاح کرتے بجائے اصلاح کے اس کی تحریف پر سکوت کر کے گونگے شیطان بن بیٹھے اس سکوت سے تو سائل کی تائید وتوثیق کر دی کیا یہ منہ بولتا کھلا تحریری ثبوت نہیں کہ بریلویوں کے اعلیٰ حضرت کو یا تو قرآن پاک صحیح طور پر یاد نہ تھا۔

(دو ماہی رسالہ نور ست کا ترجمہ کنز الایمان نمبر ص،۱۵۹، جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ)

رفیع عثمانی بیچارہ درج ذیل دیوبندی فتوؤں کی زد میں:

ناظرین ملفوظات میں تو کتابت کی غلطی ہے اور ایک نہیں کئی غلطیاں ہے لیکن اللہ کا کرم اور نبی اکرم ﷺ کی نظر عنایت اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کی کرامت دیکھئے آج وہی مسئلہ جس پر دیوبندی کئی سالوں سے بھونکتے آرہے ہیں خود ان کے مفتی اعظم پاکستان رفیع عثمانی کے ساتھ پیش آگیا رفیع عثمانی پر

دیو بندیوں کے لگنے والے فتویٰ ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) محرف قرآن ،(۲) جاہل سائل کی طرح قرآن سے ناواقف (۳) سائل کی جہالت بیان نہ کرکے اس کی تصدیق وتوثیق کی۔(۴) دیو بندیوں کے مفتی اعظم پاکستان کوقرآن نہیں آتا۔(۵) رفیع عثانی کی تصدیق کرنے والے بھی جاہل (۶) سوئے حافظہ کا شکار (۷) مصدقین کو بھی قرآن نہیں آتا (۸) فتاویٰ کو ترتیب دینے والا بھی جاہل اس کو بھی قرآن نہیں آتا (۹) سارے فرض کے تارک (۱۰) سارے گونگے شیطان (۱۱) یہ ان تمام کی جہالت کا کھلا منہ بولتا تحریری ثبوت ہے۔

حوالہ نمبر ۶

دیو بندی فتویٰ کہاں کہاں تک؟

فرقہ دیو بندیہ وہابیہ گلابیہ کے بیماروں کا نیم حکیم خطرہ ایمان تھانوی لکھتا ہے:

''امام اعظم ابوحنیفہ کا غیر مقلد ہونا یقینی ہے۔''

(ملفوظات حکیم الامت ،جلد۲۴ ص ۳۲۴ ،ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

مخالف ....!:

دیو بندیوں کا بدزبان بے لگام ماسٹر امین صفدر اوکاڑوی لکھتا ہے:

''غیر مقلد کی تعریف......کبھی امام کو گالیاں دے کبھی مقتدیوں سے بھڑے یہ غیر مقلد ہے۔''

(تجلیات صفدر ،جلد سوم ص ،۳۷۷ ،مکتبہ امدادیہ ملتان)

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

''اس لیے جو جتنا بڑا غیر مقلد ہوگا وہ اتنا ہی بڑا گستاخ اور بے ادب بھی ہوگا۔''

(تجلیات صفدر ،جلد سوم ص ،۵۹۰ ،مکتبہ امدادیہ ملتان)

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

''البتہ غیر مقلد اتنا بڑا جاہل ہے کہ اسے نہ علمِ تحقیقی ہے نہ علم تقلیدی ،اسی لیے نہ وہ خود نماز کے ارکان

کتاب وسنت سے اخذ کرسکتا ہے نہ مجتہد سے سیکھ سکتا ہے وہ جاہل ہی پیدا ہوتا ہے جاہل ہی رہتا ہے اور جاہل ہی مرجاتا ہے وہ ساری عمر کتاب اللہ سے بھی جاہل رہتا ہے، سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی اور کتاب وسنت کا علم تو اسے کیا ہوگا اس کو اپنے بارے میں بھی علم نہیں ہوتا کہ میں جاہل ہوں۔"

(تجلیات صفدر، جلد ۴، ص ۲۴۲، مکتبہ امدادیہ ملتان)

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

اور غیر مقلد پر تعزیر واجب ہے۔"

(تجلیات صفدر، جلد ۴، ص ۳۰۰، مکتبہ امدادیہ ملتان)

ان حوالوں سے نتیجہ نکالنا ہمارے بس کی بات نہیں میں دیوبندیوں کے تمام بدبختوں بے حیاؤں بے شرموں بے غیرتوں کو بالعموم اور "دست وگریباں" کی تصدیق کرنے والے اور "دھوکہ دیوبندی" المعروف "فضل خداوندی" کی تصدیق کرنے والے دارالعلوم کے بدلگاموں سے لے کر الیاس گھمن، ابو ایوب تک کے تمام ہذیان بازوں سے کہتا ہوں کہ امام اعظم کے بارے میں نتیجہ نکال کر بکواس کرو ابو ایوب اپنی ایک ویڈیو میں مفتی فیض احمد اویسی کے فتوے سے نتیجہ نکالتے ہوئے اپنے بزرگوں سے سیکھی ہوئی زبان میں اعلیٰ حضرت کے بارے میں کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت کی قبر پر......تعزیر لگائیں ......وغیرہ وغیرہ ، میں اس بدبخت ملا سے کہتا ہوں کہ تمہارے اشرفعلی تھانوی نے امام اعظم کو غیر مقلد کہا ہے اور تمہارا ماسٹر کہتا ہے کہ غیر مقلد پر تعزیر واجب ہے، بتاؤ یہاں تعزیر کی کیا صورت ہوگی ،ہم اس پر بہت کلام کر سکتے ہیں لیکن......آگے ایک حوالہ رشید احمد کے بارے میں بھی آنے والا ہے وہاں دیوبندیت کا جنازہ نکلتے دیکھنا۔

......حوالہ نمبر ۷......

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کھلے گمراہ

سراج الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

"جس کھانے کا ثواب حضرات امامین کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ وقل و درود پڑھا جائے وہ کھانا

تبرک ہو جاتا ہے، اس کا کھانا بہت خوب ہے۔"

(فتاویٰ عزیزیہ، ص ۱۸۹، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

"دوسری صورت یہ ہے کہ بہیئت اجتماعیہ مردمان کثیر جمع ہوں اور ختم قرآن شریف کریں اور شرینی یا کھانا فاتحہ کریں اور اس کو حاضرین میں تقسیم کریں ایسا معمول زمانہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و خلفاء راشدین میں نہ تھا، لیکن ایسا کرنے میں مضائقہ بھی نہیں اس واسطے کہ اس میں کوئی برائی نہیں بلکہ اس میں احیاء و اموات کو فائدہ حاصل ہوتا ہے"

(فتاویٰ عزیزی، ص ۱۷۷، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

مخالف ....!:

دیوبندیوں کے مفتی اعظم رفیع عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

"کھانے پر فاتحہ پڑھنا بالکل بے اصل ہے نہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہ صحابہ و تابعین سے نہ آئمہ مجتہدین سے یہ محض بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔۔۔۔۔۔۔اس لیے یہ کھلی گمراہی ہے۔"

(فتاویٰ دارالعلوم کراچی، ص ۱۵۴، ادارۃ المعارف)

نتیجہ

شاہ عبدالعزیز کیونکہ کھانے پر فاتحہ کے قائل ہیں لہذا اس فتوے سے بدعتی اور کھلے گمراہ ہوئے

حوالہ نمبر ۸

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ کے اشعار سے بچنا لازم

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ ☆ مجھے دیدار اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ

(کلیات امدادیہ، ص، ۲۹۵، دار الاشاعت)

مخالف ....!:

دیوبندی مفتی محمود الحسن صاحب لکھتے ہیں:

''جو شعر لکھا ہے وہ اس طرح نہیں پڑھنا چاہیے اس سے بچنا بھی لازم ہے۔''

اس پر دار الافتاء جامعہ فاروقیہ کے مفتیان لب کشائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس قسم کے الفاظ اور اشعار میں شبہ شرک ہوتا ہے، اور جس طرح شرک سے اجتناب لازم ہے اسی طرح شبہات شرک سے بھی ضروری ہے اور یہی تقویٰ کی اصل ہے ورنہ ذرائع شرک مفضی الی الشرک ہوتے ہیں۔''

(فتاویٰ محمودیہ، جلد اول، ص، ۳٦۷، ادارۃ الفاروق کراچی)

...... نتیجہ ......

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے شعر سے (۱) بچنا لازم (۲) ان میں شبہ شرک (۳) یہ اشعار مفضی الی الشرک ہیں (۴) اس سے بچنا ضروری (۵) یہی تقویٰ کی اصل ہے وغیرہ وغیرہ۔

...... حوالہ نمبر ۹ ......

دیوبندی مولوی شبیر احمد قاسمی جھوٹا اور شیعی افسانہ بیان کرنے والا

دیوبندیوں کے مفتی شبیر احمد قاسمی صاحب لکھتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بطورِ معجزہ سورج کا غروب ہو کر پھر واپس اتنی اونچائی پر نکل آنا جتنی اونچائی پر ہونے میں عصر کی نماز پڑھی جاتی ہے یہ بات صحیح ہے اور صحیح حدیث شریف سے اس کا ثبوت موجود ہے۔ اس لیے کہ یہ حدیث شریف صحیح ہے۔'' (فتاویٰ قاسمیہ، جلد ۴، ص، ۱۹۴)

مخالف ....!:

دیوبندیوں کے معتبر و مستند عالم ابوعدنان سہیل صاحب لکھتے ہیں:

''حضرت علی کی نماز عصر قضا ہونے پر آفتاب کے واپس لوٹ آنے کی روایت بھی قطعی جھوٹ اور اہل تشیع کا گھڑا ہوا افسانہ ہے۔''

(بریلویت کا ذہنی سفر، ص ۸۰، دار الکتاب دیوبند)

اس ملاں کا فتویٰ کس کس پر لگتا ہے یہ تو سب جانتے ہیں لیکن بالخصوص دیوبندی شبیر احمد قاسمی کے جھوٹا ہونے اور اہل تشیع کی طرح افسانہ گھڑنے کا ثبوت دیوبندی اصولوں سے ملتا ہے۔

......حوالہ نمبر ۱۰......

اشرفعلی تھانوی اپنے علماء کے فتاویٰ کی زد میں

دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

''بعض صاف گو حضرات کا یہ فیصلہ ہے کہ الکرامات حیض الرجال''

(ملفوظات حکیم الامت جلد ۱۰، ص ۱۱۶، ادارہ تالیفات اشرفیہ)

مخالف ....!:

دیوبندی اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

''اہل سنت و جماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ کشف و کرامات کے خلاف اس قسم کی بدزبانی...... اور کشف و کرامات کو حیض و نفاس جیسے غلیظ خون سے تشبیہ دینا ہی پرلے درجے کی حماقت ہے اور اس قسم کی غلیظ حرکات۔۔۔ (دیوبندیوں از ناقل) سے ہی صادر ہوا کرتی ہیں جو اپنی خلاف شرع حرکات قبیحہ کو اولیائے کرام کی طرف منسوب کر دیتے ہیں حق تعالیٰ ہر ایک کو اس دھوکہ دہی سے محفوظ رکھے۔''

(رضا خانی مذہب، حصہ سوم، ص ۳۳۶، راشدیہ اکیڈمی)

﴾......نتیجه......﴿

دس سے زائد اکابرین دیوبند کے نزدیک اشرفعلی تھانوی (۱) پرلے درجے کے احمق (۲) غلیظ حرکات کرنے والے (۳) خلاف شرع حرکات قبیحہ کرنے والے (۴) دھوکہ باز مولوی۔

﴾......حوالہ نمبر ۱۱......﴿

دیوبندی اکابرین اہلسنت سے خارج، معتزلی

(۱) دیوبندی مولوی قاری عبدالباسط صاحب لکھتے ہیں:

''علماء اہلسنت کا یہی خیال ہے کہ عالم برزخ میں عذاب یا راحت کا تعلق براہ راست روح سے ہوگا اور جسم اس کے تابع ہوگا۔''

(سوال وجواب، جلد اول، ص ۱۰۰، دار الاشاعت)

یہ کتاب (۱) تقی عثمانی، (۲) سید انظر شاہ (۳) ظفیر الدین (۴) محمد سالم اور خالد بن سیف اللہ رحمانی دیوبندی کی مصدقہ ہے۔

(۲) دیوبندی مولوی عبدالحق حقانی صاحب لکھتے ہیں:

ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ اصل میں انسان روح ہے اور بدن اس کے تابع ثواب وعذاب بھی عالم برزخ میں روح کو ہوتا ہے۔

(عقائد اسلام، ص ۱۶۹، ادارہ اسلامیات)

یہ کتاب (۱) قاسم نانوتوی (۲) انور شاہ کاشمیری (۳) حبیب الرحمٰن (۴) کفایت اللہ دیوبندی کی پسند فرمودہ ہے۔

مخالف ....!:

(۱) دیوبندی مفتی عبدالحق عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

''اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ عذابِ قبر روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے۔''

(فتاویٰ انوار العلوم،ص۱۰۲، دارالناشر)

(۲) دیوبندی مولوی نجم الحسن صاحب لکھتے ہیں:

''اگر عذاب سے مراد برزخی عذاب ہے تو روایت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ برزخ میں عذاب اسی جسم عنصری کو ہوتا ہے۔''

(نجم الفتاویٰ،جلد اول،ص۴۳۲)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

''اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ عذاب قبر جسد مع الروح کو ہوتا ہے آئمہ اربعہ اس پر متفق ہیں اور یہ عقیدہ کہ عذاب صرف روح کو ہوتا ہے معتزلہ کا عقیدہ ہے لہذا ایسا شخص اہل سنت والجماعت سے خارج ہے بدعتی اور گمراہ ہے اسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا بھی صحیح نہیں ہے''

(نجم الفتاویٰ،جلد اول،ص۴۳۶)

یہ سارے دیوبندی اکابرین درجِ ذیل فتاویٰ کی زد میں

(۱) اہلسنت و جماعت کے خلاف عقیدہ (۲) معتزلہ ہیں (۳) بدعتی ہیں (۴) گمراہ ہیں ()ان کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے۔ جن لوگوں نے ان کے پیچھے نمازیں پڑھیں ان کا کیا ہوگا یہ کوئی دیوبندی ہی بتا سکتا ہے۔

دیوبندی مولوی اپنے علماء کے فتاوی کی زد میں

دیوبندی مولوی روح اللہ نقشبندی صاحب لکھتے ہیں:

''حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے ایک عزیز کے ہاں اولاد ہوتی تھی لیکن بچپن ہی میں انتقال کر

جاتی تھی جس کی وجہ سے وہ پریشان رہتے تھے۔ایک مرتبہ جب ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو انھوں نے اس لڑکے کو حضرت کی خدمت میں پیش کیا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہے اور بڑا ہو تو حضرت کی غلامی میں رہے گا۔حضرت نے توجہ کے بعد فرمایا کہ اس کا نام عبدالحق رکھو ان شاء اللہ زندہ رہے گا اور عمر پائے گا چنانچہ حضرت کے ارشاد کی برکت سے وہ لڑکا زندہ رہا اور معمر ہوا۔''

(کشف وکرامات اولیائے نقشبند،ص،۱۲۳،مکتبہ غفوریہ کراچی)

اس دیوبندی نے تسلیم کیا ہے کہ کسی کی برکت سے عمر لمبی ہوسکتی ہے اب اس پر دیوبندیوں کے مفتیوں کے فتاوی بھی دیکھ لیں۔

مخالف ....!:

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

''واقعہ مذکور سے رضا خانی کوتاہ فہم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت پیر صاحب غیب دان ہیں اور مستقبل میں تمام پیش آنے والے واقعات سے باخبر ہیں،حتی کہ اپنے مریدین کے خطرات قلبی و اچھے برے اعمال کو بھی جانتے تھے،غرض ان سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے سیاہ وسفید کا مالک بنادیا ہے حالانکہ یہ عقیدہ قرآن کے بھی خلاف ہے، اور پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فرمان کے بھی خلاف ہے۔''

''اگر رضا خانی اہل بدعت واقعہ مذکور سے حضرت پیران پیر کو غیب دان مانتے ہیں تو پھر دریافت طلب امر یہ ہے کہ ماں اپنے بچے کو پیار سے کہہ دیتی ہے کہ بیٹا اللہ تعالیٰ تمہاری عمر دراز کرے یا کوئی باپ اپنی اولاد میں سے کسی کو کہہ دے کہ بیٹا اللہ تعالیٰ تمہیں طویل العمر بنائے تا کہ تم بڑھاپے کی حالت میں میرے کام آسکو،تو والدین کے کہنے کے مطابق بیٹا طویل العمر ہوجائے تو کیا بچے کے والدین کو بھی غیب دان مان لیا جائے گا،کیونکہ انہوں نے کہا کہ بیٹا اللہ تمہیں طویل العمر کرے حالانکہ والدین کے کہنے سے عمر تو لمبی نہیں ہوسکتی،ہاں اتنا کہہ دینے سے حق تعالیٰ بچے کی عمر میں برکت فرمادیتے ہیں،والدین کی دعا کی

برکت سے بچہ جنتی زندگی گزارتا ہے، سکھ وچین وعزت ووقار سے گزارتا ہے۔"

بصورتِ دیگر اگر کوئی شخص بس اسٹاپ پر کھڑا ہو اور کوئی دوسرا شخص یہ کہہ دے کہ یہ آدمی ابھی بس پر بیٹھ کر چلا جائے گا تو تھوڑی دیر کے بعد یہ شخص بس پر بیٹھ کر چلا جاتا ہے تو کیا اس کہنے والے شخص کو غیب دان کہا جائے گا؟ یا کوئی آدمی علم کیافہ سے کہتا ہے کہ دیوار بوسیدہ لہذا اگر جائے گی تو وہ دیوار گر گئی تو ایسے شخص کو غیب دان کہا جائے گا؟

رضاخانی شیاطین کی عقل کا جنازہ نکل چکا ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ واقعہ مذکور آپ کے خادم شیخ ابو عبداللہ محمد بن الفتح سے کسی معتبر کتاب میں ثابت ہی نہیں اگر بالفرض بقول اہل بدعت کے اس واقعہ کو مان ہی لیا جائے کہ حضرت شیخ جیلانی کے طویل العمر کہنے سے وہ شخص طویل العمر ہو کر ایک سو ستئیس سال عمر پا کر دنیا سے رخصت ہوا، حضرات گرامی پیر صاحب نے بطورِ شفقت فرما دیا ہوگا کہ تم طویل العمر ہو گئے تو اتفاقاً اس کی عمر طویل ہوئی تو اس سے یہ مطلب اخذ کرنا کہ حضرت پیرانِ پیر نے زبان سے طویل العمر کہہ دیا، لہذا یہ خدائی حکم کی حیثیت رکھتا ہے، سراسر باطل ہے، کیونکہ بعض اوقات انسان کوئی بات ویسے ہی کہہ دیتا ہے لیکن وہ بالکل درست ثابت ہو جاتی ہے تو کیا اس پر بھی غیب دانی کا عقیدہ رکھا جائے؟

رضاخانیو ذرا ہوش میں آؤ اور آنکھوں سے شرک و بدعت کی عینک اتار کر سوچو اور سمجھو کہ اگر کوئی ولی بذریعہ کشف کوئی بات بتلا بھی دے تو دوسروں کے لیے اس پر عقیدہ رکھنا تو درکنار صاحب کشف کے لیے بھی وجحت ودلیل نہیں ہوتا، بہرحال عالم الغیب فقط حق تعالیٰ کی ذات ہے۔

(رضاخانی مذہب، حصہ سوم، ص، ۲۶۷، راشدیہ اکیڈمی)

ایک اور مقام پر لکھا ہے:

مذکورہ بالا عبارت سے اہل بدعت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غیب کی باتوں کے جاننے والے ہیں جو کہ سراسر باطل اور حضرت شیخ جیلانی کی تعلیمات کے صریح خلاف ہے اور شیخ جیلانی کا اپنے خادم کو طویل العمر فرمانے سے اتفاقاً اس کی عمر لمبی ہو بھی گئی ہو تو اس سے یہ لازم ہی نہیں کہ

حضرت شیخ جیلانی کو غیب کا جاننے والا کہا جائے کیونکہ جس کسی کو اپنی عمر کے بارے میں علم نہ ہو کہ میں طویل العمر ہوں گا ،یا نہیں تو اسکا قول دوسرے کسی کے بارے میں کیسے درست جان لیں۔

شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے مطابق ہر ایک یہی عقیدہ رکھے کہ خالق کائنات ہی عالم الغیب ہیں اور کسی کی عمر کے متعلق مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا کہ کوئی کتنی عمر پائے گا، ہر ایک انسان کی عمر کے بارے میں حق تعالیٰ ہی جاننے والے ہیں کہ فلاں طویل العمر ہوگا اور فلاں طویل العمر نہیں ہوگا۔

غیب خاصہ خدا ہے حق تعالیٰ ہی غیب کی باتوں کے جاننے والے ہیں مخلوق میں سے کوئی اس کا مستحق نہیں جس کو اپنی عمر کے متعلق معلوم نہ ہو کہ میں طویل العمر ہوں گا ،یا نہیں تو دوسرے کے بارے میں اس کی بات کیسے درست مان لیں لیکن مخلوق میں سے کوئی بھی دعویٰ نہیں کرسکتا کہ میں لمبی عمر پانے والا ہوں یا نہیں ، ہاں ایک بات ہے کہ حضرت شیخ جیلانی نے ویسے ہی اپنے خادم کو کہہ دیا ہو کہ تم لمبی عمر والے ہو تو اس سے یہ عقیدہ رکھنا کہ اس کی عمر طویل ہوئی لہذا حضرت شیخ نے غیب کی خبر دی یہ عقیدہ قرآن وحدیث کی واضح تعلیمات کے صریح خلاف ہے۔

ہر انسان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ جو اپنی عمر کے بارے میں اتنا بھی نہیں جانتا کہ میں کب مروں گا اور میری عمر کتنی ہے یا میں کتنی عمر گزار کر مروں گا تو وہ دوسروں کے متعلق کیسے لب کشائی کرسکتا ہے۔

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہرگز ایسا نہیں فرمایا، یہ رضا خانی اہل بدعت نے حضرت شیخ پر الزام دھر دیا ہے۔

(رضا خانی مذہب، حصہ سوم، ص، ۳۴۰، راشدیہ اکیڈمی)

نتیجہ

(۱) اس کا عقیدہ سراسر باطل (۲) اس کی آنکھوں میں شرک و بدعت کی عینک (۳) غوث پاک کی تعلیم کا مخالف (۴) اہل سنت سے خارج (۵) بزرگوں پر الزام لگانے والا (۶) کوتاہ فہم (۷) اس کا عقیدہ اولیاء مستقبل کے واقعات سے باخبر (۸) خطرات قلبی جاننے والے (۹) قرآن کے خلاف عقیدہ (۱۰) اچھے

برے اعمال جاننے والے (۱۱) حدیث کے خلاف عقیدہ (۱۲) یہ شیطان (۱۳) اس کی عقل کا جنازہ

حوالہ نمبر ۱۳

اشرفعلی کا عقیدہ قرآنی تعلیمات کے خلاف

دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

"ایک بار حضرت غوث اعظم وعظ فرما رہے تھے کہ درمیان میں دفعۃً ساکت ہو گئے اور کچھ دیر تک ساکت رہ کر پھر بیان شروع فرمایا اور کہا کہ اس وقت میرے سکوت کی یہ وجہ ہوئی کہ ایک بزرگ ابھی شام سے بغداد ایک قدم میں بطور کرامت کے آئے تھے۔"

(مواعظ اشرفیہ، جلد ۷، ص ۲۹۰، مکتبہ تھانوی)

مخالف ۱:

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

اس واقعہ کو بیان کرنے سے رضا خانی اہل بدعت کا مقصد ہی یہی ہے کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیت المقدس سے حاضر ہونے والا ایک مرید ایک قدم میں پہنچنے کی قوت رکھتا ہے تو حضرت شیخ جیلانی جو کہ سید الاولیاء ہیں، وہ تو پلک جھپکتے ہی ہر جگہ ہر وقت پہنچنے کی قوت رکھتے ہیں بلکہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر جگہ ہر وقت ہر آن موجود ہیں اور اپنے مریدوں کی دستگیری فرماتے ہیں۔

اس عبارت سے اہل بدعت کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ ہر ایک یہی عقیدہ رکھے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اختیارات کے مالک ہیں، یہ عقیدہ قرآنی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے کیونکہ مذکورہ باتیں حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول نہیں۔

(رضا خانی مذہب، حصہ سوم، ص ۲۵۰، راشدیہ اکیڈمی)

نتیجہ

(۱) اشرفعلی تھانوی کا عقیدہ کہ غوث پاک علیہ الرحمہ پلک جھپکتے ہی ہر جگہ ہر وقت پہنچنے کی قوت رکھتے ہیں (۲) غوث پاک ہر جگہ ہر وقت ہر آن موجود ہیں (۳) اپنے مریدوں کی دستگیری فرماتے ہیں (۴) اشرفعلی تھانوی کا عقیدہ کہ غوث پاک اختیارات کے مالک ہیں (۵) اشرفعلی تھانوی کا عقیدہ قرآنی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے (۶) اشرفعلی تھانوی نے جو واقعہ بیان کیا ہے وہ غوث پاک سے منقول نہیں۔

حوالہ نمبر ۱۴

دیوبندیوں کے لیے وضوء اور غسل کا پانی

چنانچہ دیوبندیوں کے مفتی سلمان منصور پوری صاحب لکھتے ہیں:

''حقہ کے پانی میں نجاست نہ ملی ہو اور اس کے علاوہ پانی موجود نہ ہو تو اس سے وضوء جائز ہے اور اگر اس کے علاوہ صاف پانی موجود ہو تو بہتر یہ ہے کہ حقہ کے پانی سے وضوء نہ کیا جائے۔''

(کتاب النوازل، جلد ۳، ص ۹۳، ناشر المرکز العلمی لال باغ مرادآباد)

چنانچہ دیوبندیوں کے مفتی محمود (المعروف مخالف پاکستان) صاحب لکھتے ہیں:

''اگر حقہ پاک ہے تو اس کے پانی سے وضوء کرنا جائز ہے تمباکو کے دھویں کی وجہ سے اگر بو یا ذائقہ میں فرق آ جائے تو اس سے پانی نجس نہیں ہوتا دوسری بات یہ ہے کہ بدبودار چیز کے استعمال کرنے والے کو مسجد میں جانے سے منع کیا گیا ہے لیکن بہر حال اگر اور پانی موجود نہ ہو صرف حقہ کا پانی موجود ہو تو ایسی صورت میں تیمّم جائز نہیں۔''

(فتاوی مفتی محمود، جلد اول، ص ۴۳۱، جمعیۃ پبلیشر لاہور)

چنانچہ دیوبندیوں کے شیخ الحدیث نجم الحسن امروہوی صاحب دیوبندیوں کے غسل اور وضوء کے پانی کا انتظام کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

سوال: کیا حقے والے پانی سے وضوء یا غسل کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

جواب : حقے کے پانی سے وضوء وغسل جائز ہے کیونکہ حقے کا پانی ماء مطلق کی طبیعت پر برقرار رہتا ہے اگر چہ حقے کے پانی کے اوصاف دھوئیں کی وجہ سے تبدیل ہو جاتے ہیں کیونکہ دھواں پاک ہے اور پاک چیز کی آمیزش پانی کی طہارت پر اس وقت تک اثر انداز نہیں ہوتی جب تک پانی اپنی طبیعت (رقت اور سیلان) پر باقی ہو۔

(نجم الفتاوی، جلد دوم، ص، ۵۰، ناشر جامعہ دار العلوم یاسین القرآن کراچی)

دیوبندیوں کے مفتی اعظم عزیز الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں:

سوال! درصورت میسر نہ آنے پانی کے حقہ کے پانی سے وضوء کرنا جائز ہے۔

جواب! اگر حقہ پاک ہے تو درست ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند، جلد اول، ص، ۱۷۸، میر محمد کتب خانہ کراچی)

مخالف ....!:

چنانچہ دیوبندیوں کے فضول سے فاضل صاحب لکھتے ہیں:

''یہ فتویٰ اعلیٰ حضرت نے غالباً اس لئے دیا ہے کہ خود چونکہ حقہ نوش فرماتے تھے اور وہ بھی اپنے پرانے دوست ابلیس کے ساتھ اور پھر دونوں اس کے بدبودار پانی سے وضو کرتے ہوں گے، اعلیٰ حضرت نماز پڑھتے رہتے ہوں گے اور شیطان پاس کھڑے ہوکر تالیاں بجاتا ہوگا کہ دیکھو میں نے دوستی کے بھیس میں کیسے اچھے بھلے آدمی کو الو بنا کر، بدبودار پانی سے وضو کرا کر خدا کے حضور ایسی حالت میں کھڑا کرادیا جو حالت خدا تعالیٰ ورسول کو ناپسند ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں نہ آیا کرو اور اسی لئے آپ ﷺ پیاز اور لہسن نہ کھایا کرتے تھے، جن میں اتنی بو نہ ہوتی جو حقہ کے پانی میں ہے اور پھر حقہ کے پانی میں جو بدبو ہوتی ہے وہ ناپسند ہوتی ہے اور پیاز کی بو اتنی ناپسندیدہ نہیں ہوتی مگر نبی کریم ﷺ بدبو کے شبہ کی وجہ سے ان کو استعمال نہ کرتے تھے اور بریلویوں کے اعلیٰ حضرت جس پانی میں یقینی ناپسندیدہ بو ہوتی ہے اس سے وضو کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں فرماتے، مجدد ہو تو ایسا ہو۔''

(پاگلوں کی کہانی، ص، ۸۷، مکتبہ القاسم شالا مارٹاؤن لاہور)

دیوبندی مفتی سعید احمد جلالپوری کی مصدقہ کتاب میں مطیع الحق دیوبندی لکھتے ہیں:

''شریعت اسلامیہ میں حقہ کا بدبودار پانی نجس اور ناپاک ہے کپڑے پر لگ جائے تو کپڑا ناپاک کرنا ہوگا۔''

(اہل سنت اور اہل بدعت، ۱۷۱)

دیوبندیوں کے نام نہاد امام اہلسنت سرفراز گکھڑوی کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

'' دیکھا کیا بدبودار فتویٰ ہے۔ کیا کوئی شریف انسان اس کی تعلیم کو اختیار کرے گا، اس کتاب کے صفحہ 165 پر یہ بیان کیا ہے کہ '' حق یہ ہے کہ معمولی حقہ جس طرح تمام دنیا کے عامۂ بلاد کے عوام وخواص میں رائج ہے، شرعاً مباح و جائز ہے'' کہاں سے معلوم ہوا کہ حقہ خواہ معمولی ہو یعنی جسے عام لوگ جو مدتوں کے بعد اسے صاف کرتے ہیں، پینے والے ہوں تب بھی بلا کراہت وہ حلال ہے حالانکہ اس قسم کے حقہ کا پانی بالعموم اہل تجربہ کے نزدیک بول و براز سے بھی زیادہ بدبودار ثابت ہوا ہے۔''

(چہل مسئلہ، ص ۳۵، مکتبہ صفدریہ)

نتیجہ

(۱) حقے کے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھے تو شیطان تالیاں بجاتا ہے (۲) حقے کے پانی سے وضو کر کے خدا کے حضور کھڑے ہونا اللہ اور رسول کو ناپسند ہے (۳) حقے کے پانی کی بدبو پیاز اور لہسن کی بو سے زیادہ (۴) حقے کے پانی کی بدبو ناپسندیدہ وغیرہ وغیرہ

❁❁❁

☆☆☆
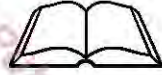
دیوبندی یہ بات بہت ہانکتے ہیں کہ فلاں سنی نے فلاں سنی کا نام لے کر رد کیا ہے اس باب میں دیوبندیوں کے ہاتھ میں اسی طرح کا آئینہ دیا گیا ہے دوسرں پر کیچڑ اچھالنے والے اپنے علماء کا گند دیکھ لیں شاید کہ انہیں کچھ حیاء آئے دوسروں پر بھونکنے سے پہلے اپنوں پر کچھ بھونک لیں۔

حوالہ نمبر ۱

سپاہ صحابہ بمقابلہ وفاق المدارس

دیوبندی مولوی علی شیر حیدری کا خط وفاق المدارس کے اراکین شوریٰ کے نام!

مولوی علی شیر حیدری لکھتا ہے:

قابلِ صدر احترام علماء کرام و اراکین شوریٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

السلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاته

بعد از تسلیم مسنون گزارش یہ ہے کہ ایک نا قابلِ انکار حقیقت ہے اور آپ جیسے اہل علم و بصیرت سے مخفی بھی نہیں کہ پاکستانی شیعہ عموماً اثناء عشری ہی ہیں اور خصوصاً تحریک جعفریہ، جامعۃ المنتظر لاہور کا تعلق شیعہ کے فرقہ اثناء عشریہ سے ہے اور چودہ صدیوں کے محقق علماء کرام نے بالعموم اور علماء دیوبند نے بالخصوص شیعہ کے فرقہ امامیہ اثناء عشریہ کو خارج از اسلام قرار دیا ہے اور ان کی تکفیر فرمائی ہے۔

پہلے یہ فیصلہ ۱۳۴۹ھ میں امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنوی نے شائع فرمایا جس پر اس وقت دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری اور حضرت مدنی سمیت تمام مفتیان و مدرسین دارالعلوم دیوبند کے دستخط موجود ہیں اور پھر ایرانی انقلاب کے بعد ۱۴۰۷ھ میں ہی فیصلہ کی دوبارہ مدلل تجدید حضرت مولانا محمد منظور نعمانی کے استفتاء کے جواب میں فرمائی گئی جس کو حضرت مولانا محمد منظور نعمانی نے ''الفرقان'' کے خصوصی نمبر میں لکھنو سے اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نے ''بینات'' کے خصوصی نمبر میں جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاون کراچی سے ''خمینی اور اثناء عشریہ کے بارے میں علماء کرام کا متفقہ فیصلہ'' کے نام سے شائع فرمایا جس کے بعد اب شیعہ کے کفر میں کسی قسم کا ابہام باقی نہیں رہا۔

دنیا کے متعدد ممالک کے محقق علماء نے اس فتوی پر دستخط کر کے شیعہ کے کفر کے بارے میں ہر قسم کے شکوک وشبہات کا ازالہ کر دیا ہے، مولانا محمد منظور نعمانی کے استفتاء کے جواب میں علماء ہند میں سے جس شخصیت نے شیعہ کی تکفیر کا مدلل فتویٰ تحریر فرمایا ہے، وہ محدث جلیل علامۃ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی ہیں جنہوں نے اپنے فتوے کی ابتداء میں اور پھر شیعۃ کے دلائل کفر لکھنے کے بعد دوبارہ فرمایا ''اثناءعشری شیعہ بلا شک وشبہ کافر، مرتد ہیں۔'' صدر جمعیت علماء ہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی کا مذکورہ فتویٰ پڑھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں ''استفتاء اور جواب بحمد اللہ حرف بحرف پڑھا، احقر حرف بحرف متفق ہے، احقر اہل فتوی میں سے نہیں مگر اس جہاد میں شرکت کو سعادت سمجھ کر دستخط کر دیے ہیں۔

دار العلوم دیوبند جو ہم سب کی بنیاد واساس ہے جس سے نسبت وتعلق پر ہمارا سر فخر سے بلند ہے، وہاں کے مفتی حبیب الرحمٰن خیر آبادی مدظلہ تحریر فرماتے ہیں ''شیعہ کے جو عقائد ذکر کیے گئے ہیں یہ صریح کفر ہیں، ان عقائد کی بناء پر یہ لوگ قطعی کافر ومرتد ہیں'' اور پاکستان سے حضرت نعمانی کے اس استفتاء کے جواب میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نے مفصل ومدلل فتویٰ تحریر فرمایا جس کے آخری الفاظ یہ ہیں ''لہٰذا شیعہ اثناءعشری رافضی کافر ہیں مسلمانوں سے ان کا نکاح شادی بیاہ جائز نہیں حرام ہے مسلمانوں کے لیے ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں، ان کا ذبیحہ حلال نہیں، ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، غرض ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک اور معاملہ کیا جائے'' جس پر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید، حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی، مرشد الموحدین حضرت مولانا حافظ محمود اسعد ہالیجوی، غزالی دوراں حضرت مولانا عبد الکریم قریشی، خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہید اور موجودہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب سمیت دنیا بھر کے سینکڑوں مقتدر علماء کے دستخط موجود ہیں، جس سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح

واضح ہوتی ہے، کہ شیعہ کی تکفیر پر تمام اکابرین امت متفق ہیں اور جس نے بھی شیعہ عقائد ونظریات کا بغور جائزہ لیا ہے اس نے انہیں کافر ہی کہا ہے۔ جب کہ اس وقت صورتحال بہت ہی مختلف اور انتہائی تشویشناک ہے کیونکہ محققین کے فیصلے کی روشنی میں کافر مرتد قرار پانے کے باوجود شیعہ اثناء عشریہ کے تعلیمی مراکز کو دینی مدارس کے طور پر ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ'' میں شامل کر کے علما اکابرین کے فتاویٰ جات سے روگردانی کرتے ہوئے انہیں مسلمان اور دیندار کہلا کر دھوکہ سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے اور علماء نے از خود کفار و مرتدین کو اپنے ساتھ دینی نمائندگی دے کر اپنے اکابر و اسلاف کے فیصلہ کو مشکوک بنا دیا ہے بلکہ ایسے محسوس ہوتا ہے گویا عملاً اس کی تردید کردی ہے۔

کیا آپ حضرات کے علم میں نہیں کہ شیعوں کے ساتھ دینی عنوان پر الحاق واتحاد کی وجہ سے علماء حق پر انگلیاں اٹھ رہی ہیں اور ایسے ایسے سوالات ابھر رہے ہیں جن کا جواب دینا خاصا مشکل ہے، اور دشمنانِ دین کو یہ کہنے کا موقع ملتا ہے کہ علماء جب چاہیں کسی کو کافر کہہ کر ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں، اور جب راضی ہوجائیں تو وہی کافر دیندار بن جاتے ہیں ان ہی کافروں کی پارٹی دینی جماعت اور ان ہی کافروں کے کفریہ مراکز دینی مدارس بن جاتے ہیں حال ہی میں ایک رسالہ ''آتش فشاں'' نظر سے گزرا جس کے مضمون نگار نے علماء پر سخت تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے۔ استفتاء کے جواب میں پہلا فتویٰ جامعہ بنوری ٹاؤن کے مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب کا تھا جس میں ''اہلِ تشیع کو واضح الفاظ میں کفر کی کئی وجوہات کی بنا پر مرزائیوں سے بدتر کافر قرار دیا گیا'' لیکن پھر اہل تشیع کو تحفظ دین کی خاطر اتحاد تنظیمات مدارس میں شامل کیا گیا اور تحریک جعفریہ سندھ کے صدر حسن ترابی اور دیگر شیعہ رہنماؤں کو بنوری ٹاؤن کے جلسوں میں نہ صرف شرکت کی دعوت دی گئی بلکہ ان سے تقاریر کرائی گئیں' نوٹ: اس مضمون نگار کو شاید معلوم نہیں کہ اسی تحریک جعفریہ کے مرکزی صدر ساجد نقوی کو بھی مولانا عبداللہ شہید کے عظیم دینی ادارہ جامعہ فریدیہ اسلام آباد میں دینی مدارس کی اجلاس میں دینی نمائندگی دی گئی تھی۔

قابلِ صدر احترام علماء کرام! کیا آپ نے اس پر غور نہیں فرمایا کہ شیعوں کے الحاق سے قبل ہمارے

مدارس کے وفاق کا نام تھا ''وفاق المدارس العربیہ'' اور اب شیعوں اور دیگر فرق سے اتحاد کے بعد نام رکھا گیا ہے، ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ'' یعنی جب تک شیعہ مدارس سے الحاق نہیں تھا اس وقت تک ہمارے مدارس صرف عربیہ تھے شیعوں کی شمولیت کے بعد اب ہمارے مدارس بھی دینیہ ہو گئے ہیں، عربیہ کی جگہ لفظ دینیہ کی آخر کیا وجہ تھی؟ کوئی دشمن آپ کی زبان سے کافروں کو دیندار تو نہیں کہلوانا چاہتا؟

جن لوگوں کو اکابر علماء اہل سنت خصوصا علماء دیوبند نے کافر، مرتد اور زندیق قرار دیا تھا کیا آج ان کی کفریہ درسگاہوں کو دینی مدارس تسلیم کر کے اکابر کے فیصلے سے اظہار براءت نہیں کیا گیا؟ کیا اس طرح دین ایمان کفر اور اسلام کے الفاظ کا وزن ختم تو نہیں ہو جائے گا اور وہ بے معنی تو نہیں سمجھے جائیں گے؟ کیا عرف عام میں دینی مدارس کا لفظ اسلامی درسگاہوں کے ساتھ مخصوص نہیں؟ کیا کافروں کی مذہبی درسگاہوں کو بھی مسلمانوں کی اصطلاح میں دینی مدرسہ کہا جا سکتا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر وہ کون سا عنصر ہے جو اپنے اکابر کی راہ سے ہٹا کر کفریہ مراکز کو دینی مدارس تسلیم کرنے اور عوام کو ان کافروں اور زندیقوں کے یقینی کفر کے متعلق شک میں ڈالنے پر مجبور کر رہا ہے۔

اے کاش! ہم وقت کی مصلحتوں کا شکار ہونے کی بجائے اکابر کی طرز پر وقت کے دھاروں کو بدل دیں اور سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کہنے کی پالیسی ترک کر کے احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ انجام دیتے ہوئے اپنی عزت و وقار کو بلند رکھنے کی کوشش کریں گے۔

یاد رکھیں اگر آج ہم واضح الفاظ میں شیعہ کو مسلمان بھی تسلیم کر لیں، تب بھی ہمیں کسی بھی میدان میں ان کی وفاداریاں نہیں مل سکتیں، اس لیے کہ ان کی تاریخ ہی غداریوں، سازشوں اور منافقانہ پالیسیوں سے عبارت ہے، ان سے وفا کی توقع رکھنا بے سود ہے، سانپ کو جتنا بھی پالا پوسا جائے وہ سانپ ہی رہتا ہے اور موقع ملنے پر ڈسنے سے دریغ نہیں کرتا۔

میری یہ درمندانہ گفتگو صرف تنقید برائے تنقید نہیں اور نہ ہی کسی کی توہین و تذلیل مقصود ہے بلکہ اپنوں کے سامنے اپنے دکھ کا اظہار ہے اور اس مسئلہ کی طرف متوجہ کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم

دوستوں اور دشمنوں میں تمیز پیدا کریں اور کسی ملامت کی پرواہ کیے بغیر حق وصداقت کی راہ پر گامزن رہیں اور دشمنانِ دین کو اہل حق علما پر انگشت نمائی اور مفاد پرستی کا داغ لگانے کا موقع نہ دیں اور اپنے اسلاف و اکابر کی اس کفر کے خلاف محنت وقربانی پر پانی پھیرنے سے بچنے کی کوشش کریں، نیز عنداللہ وعندالناس اس سوال کا خوف ہے کہ تمہاری زندگی میں تمہارے سامنے ایسے غلیظ ترین کفر کے مراکز کو دینی مدارس اور اس کفر کی علمبردار پارٹی کو دینی جماعت کہہ کر ان کافروں اور بے دینوں کے دیندار اور ایماندار ہونے کا تاثر دے کر اکابر و اسلاف کی محنت پر پھیرا جاتا رہا، عام مسلمان گمراہ ہو کر کفاروں کا حرام ذبیحہ کھاتے اور اپنی بچیاں..................وظلم کے مقابلے کی توفیق بخشے۔

وائے ناکامی متاع کا رواں جاتا رہا
کارواں نے دل سے احساس زیاں جاتا رہا
خاکپائے اہل حق ، علی شیر حیدر عفی عنہ

(ماہنامہ الشریعہ، جون ۲۰۱۴ ص، ۱۴۹ تا ۱۵۲ خصوصی اشاعت)

نتیجہ

دیوبندی مولوی علی شیر حیدری کی وفاق المدارس پر نوازشات

دیوبندی مولوی علی شیر نے اپنے ہی علماء پر درج ذیل فتاوی صادر کئے

(۱) وفاق المدارس والوں نے اپنے علماء و اکابرین کے فتاویٰ جات سے روگردانی کی (۲) وفاق المدارس والوں نے شیعہ کو مسلمان اور دیندار کہلوایا (۳) وفاق المدارس والوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا (۴) مسلمانوں کو گمراہ کیا (۵) وفاق المدارس والوں نے اپنے اکابر و اسلاف کے فیصلہ کو مشکوک بنا دیا ہے (۶) بلکہ عملاً اس کی تردید کردی ہے (۷) وفاق المدارس والوں نے شیعوں کے ساتھ دینی عنوان پر الحاق و اتحاد کر کے دیوبندی علماء پر انگلیاں اٹھوائیں (۸) وفاق المدارس والوں کے اس فیصلے کی وجہ سے ایسے ایسے سوالات ابھر رہے ہیں جن کا جواب دینا دیوبندیوں کے لیے خاصہ مشکل ہے (۹) وفاق

المدارس والوں کے اس فیصلے کی وجہ سے دشمنانِ دین کو یہ کہنے کا موقع ملتا ہے کہ علماء جب چاہیں کسی کو کافر کہہ کر ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں (۱۰) جب راضی ہو جائیں تو وہی کافر دیندار بن جاتے ہیں (۱۱) ان ہی کافروں کی پارٹی دینی جماعت اور ان ہی کافروں کے کفریہ مراکز دینی مدارس بن جاتے ہیں (۱۲) استفتاء کے جواب میں پہلا فتویٰ مفتی ولی حسن صاحب کا تھا جس میں "اہلِ تشیع کو واضح الفاظ میں کفر کی کئی وجوہات کی بنا پر مرزائیوں سے بدتر کافر قرار دیا گیا" لیکن پھر اہل تشیع کو تحفظ دین کی خاطر اتحاد تنظیمات مدارس میں شامل کیا گیا (۱۳) اور تحریک جعفریہ سندھ کے صدر حسن ترابی اور دیگر شیعہ رہنماؤں کو بنوری ٹاؤن کے جلسوں میں نہ صرف شرکت کی دعوت دی گئی بلکہ ان سے تقاریر کروائی گئیں (۱۴) ساجد نقوی شیعہ کو دیوبندی ادارہ میں دینی نمائندگی دی گئی تھی (۱۵) شیعوں کے الحاق سے قبل دیوبندی مدارس کے وفاق کا نام تھا "وفاق المدارس العربیہ" اور اب شیعوں اور دیگر فرق سے اتحاد کے بعد نام رکھا گیا ہے، "اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ" یعنی جب تک شیعہ مدارس سے الحاق نہیں تھا اس وقت تک دیوبندی مدارس صرف عربیہ تھے شیعوں کی شمولیت کے بعد اب ہمارے مدارس بھی دینیہ ہو گئے ہیں۔

دیوبندی مولوی علی شیر حیدری کے وفاق المدارس والوں سے سوالات

(۱۶) کوئی دشمن وفاق المدارس والوں کی زبان سے کافروں کو دیندار تو نہیں کہلوانا چاہتا؟ (۱۷) شیعہ کی کفریہ درسگاہوں کو دینی مدارس تسلیم کر کے اکابر کے فیصلے سے اظہار برات نہیں کیا گیا؟ (۱۸) کیا اس طرح دین ایمان کفر اور اسلام کے الفاظ کا وزن ختم تو نہیں ہو جائے گا (۱۹) وہ بے معنی تو نہیں سمجھے جائیں گے؟ (۲۰) کیا عرف عام میں دینی مدارس کا لفظ اسلامی درسگاہوں کے ساتھ مخصوص نہیں؟ (۲۱) کیا کافروں کی مذہبی درسگاہوں کو بھی مسلمانوں کی اصطلاح میں دینی مدرسہ کہا جا سکتا ہے؟ (۲۲) اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر وہ کون سا عنصر ہے جو اپنے اکابر کی راہ سے ہٹا کر کفریہ مراکز کو دینی مدارس تسلیم کرنے اور عوام کو ان کافروں اور زندیقوں کے یقینی کفر کے متعلق شک میں ڈالنے پر مجبور کر رہا ہے۔

مزید کچھ نوازشات

(۲۳) اے کاش! ہم (دیوبندی از ناقل)۔۔۔ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کہنے کی پالیسی ترک کر کے احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ انجام دیں (۲۴) ہم (دیوبندی از ناقل) دوستوں اور دشمنوں میں تمیز پیدا کریں (۲۵) اپنے اسلاف و اکابر کی اس کفر کے خلاف محنت وقربانی پر پانی پھیرنے سے بچنے کی کوشش کریں (۲۶) عنداللہ وعندالناس اس سوال کا خوف ہے کہ تمہاری زندگی میں تمہارے سامنے ایسے غلیظ ترین کفر کے مراکز کو دینی مدارس اور اس کفر کی علمبردار پارٹی کو دینی جماعت کہہ کر ان کافروں اور بے دینوں کے دیندار اور ایماندار ہونے کا تاثر دے کر اکابر و اسلاف کی محنت پر پھیرا جاتا رہا، (۲۷) عام مسلمان گمراہ ہو کر کفار کا حرام ذبیحہ کھاتے (۲۸) اور اپنی بچیاں ناجائز نکاح میں دیتے رہے اور سب کچھ جانتے ہوئے تم نے چپ کیوں سادھ لی۔

دیوبندی مولوی سلیم اللہ خان کی طرف سے خط کا جواب اور دیوبندی جماعت سپاہ صحابہ کی نقاب کشائی

دیوبندی مولوی وفاق المدارس کے صدر صاحب لکھتے ہیں:

محترم جناب مولانا علی شیر حیدر صاحب حفظکم اللہ تعالیٰ ورعاکم......!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب! کا مکتوب بنام ذمہ داران وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملا، اس مکتوب میں اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان میں شیعہ مکتبِ فکر کی شرکت پر اعتراض کیا گیا ہے، کیا یہ مناسب نہ تھا کہ عنوان عام کے بجائے وفاق کے صدر یا ناظم اعلیٰ کے نام یہ لکھا جاتا، فتدبر۔

پہلے تو آپ نے لفظ "دینیہ" پر اعتراض کیا ہے چونکہ شیعہ دین اسلام کے اندر داخل نہیں، اگر صرف مدارس کا لفظ ہوتا، یا دینیہ کے بجائے عربیہ کا لفظ ہوتا تو آپ کے خیال میں ان کو دین اسلام میں شرکت کی سند حاصل نہ ہوتی یہ بحث اس لیے قابلِ غور نہیں کہ مدارس کا لفظ ہو یا اس کے ساتھ عربیہ کا اضافہ کردیا

جائے، عرف عام وخاص میں ان الفاظ کا اطلاق مدارس دینیہ ہی پر ہوتا ہے اس لیے یہ ترمیم آپ کے مقصد کے لیے مفید نہیں۔

باقی اتحاد میں ان کی شرکت اس لیے ہے کہ حکومت نے دوسرے وفاقوں اور تنظیمات کی طرح وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کو منظور کیا ہوا ہے، اس بنا پر مدارس کے جملہ معاملات میں وہ اور دیگر وفاق اور تنظیمات متحد ہو کر مذاکرات پر مجبور ہیں، بصورتِ دیگر ہم اپنے مطالبات کے لیے حکومت کے ساتھ مذاکرات میں مضبوط پوزیشن اختیار نہیں کر سکیں گے اور کامیابی کا حصول دشوار ہوگا، حکومت کی خواہش اور کوشش وفاقوں اور تنظیمات کو کمزور کرنے کی رہی ہے اور اب بھی یہی صورتِ حال ہے۔

باقی آپ نے لکھا ہے کہ ذمہ داران وفاق کا طرزِ عمل اکابر علماء دیوبند کے طرز سے ہٹا ہوا ہے جس کی اصلاح ضروری ہے، خدائے بزرگ و برتر آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھیں، آپ ماشاء اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کا قیمتی سرمایہ ہیں، اگر محسوس نہ فرمائیں تو ٹھنڈے دل سے ضرور غور فرمائیں اور بار بار غور فرمائیں کہ آپ نے اپنی تحریک کو اشتعال انگیز نعرے دے کر اب تک کیا کھویا کیا پایا؟ کیا اکابر علماء دیوبند کا یہی طریقہ رہا ہے؟ آپ کا قیمتی سرمایہ اس اشتعال کی نذر ہو گیا اور بے شمار علماء، صلحاء اور نوجوان آپ کی اس پالیسی کی بھینٹ چڑھ گئے دشمن منظم ہو گیا اور اس نے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کاروائیاں شروع کر دیں، آپ کی اس پالیسی کا بھیانک اور لرزا دینے والا یہ نتیجہ پوری دنیا میں عام ہوا کہ مسلمان دہشت گرد ہیں اور اسلام دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ امام باڑوں اور مسجدوں میں لاشیں گر رہی ہیں، زخمی تڑپ رہے ہیں، دونوں جگہ حفاظت کے لیے پہرے بٹھا دیئے گئے ہیں، بہت سے لوگ خوف کی وجہ سے نماز کے لیے مسجدوں میں نہیں آتے اور یہ سلسلہ کسی طرح ختم ہونے میں نہیں آ رہا، کیا یہ صورتِ حال اور اس کا تسلسل آپ کو اور آپ کی جماعت کو پسند ہے؟ اگر پسند نہیں ہے تو بتائیں کہ اس کے سدِ باب کے لیے جماعت نے کیا اقدامات کیے ہیں، آپ کے اشتعال انگیز نعروں اور ان کے مکروہ و مذموم نتائج نے حضرات صحابہ کرام کو بدنام کیا، بدباطن

معاند کہتا ہے کہ جب سپاہ صحابہ دہشت گرد ہے اور اس کے کرتوت یہ ہیں تو سمجھ لو صحابہ کیسے ہوں گے، یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ اس جماعت نے اپنے مقاصد پورے کرنے کے لیے ڈاکے ڈالے، چوریاں کیں اور اغوا کے مرتکب ہوئے، یقیناً یہ حرکتیں آپ کے علم میں ہیں اور آپ بھی ان کو غلط سمجھتے ہیں، لیکن ان پر کنٹرول کرنا آپ کے بس سے باہر ہے مگر ذمہ دار تو آپ ہی ہیں چونکہ یہ سب آپ کی پالیسی کا یقینی اور حتمی نتیجہ ہے۔

اکابر علماء دیوبند کا نام لینا تو آسان ہے، لیکن ان کے طریقے پر چلنا دوسری چیز ہے، جن اکابر کے نام آپ نے اپنے خط میں لکھے ہیں، آپ کے طرز عمل اور نتائج میں ان کے طور طریقہ کا شائبہ بھی نہیں ہے، للہ آپ غور فرمائیں، واللہ العظیم طعن ہرگز ہرگز مقصود نہیں، اس تحریک نے اسلام اور صحابہ کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی علماء اور مدارس کو جتنا نقصان اس اشتعال انگیز تحریک نے پہنچایا ہے، وہ محتاج بیان نہیں،

احقر پوری امید رکھتا ہے کہ آپ ان معروضات پر غور فرمائیں گے اور جماعتی تعصب کو در آنے کا ہرگز موقع نہ دیں گے یہ نصیحت محبّ و مخلص کی طرف سے ہے کسی معاند کی جانب سے فضیحت نہیں ہے روافض کے جن غلیظ اور بدبودار حوالوں کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ ہمارے علم میں کوئی اضافہ نہیں ہے اور نہ ہی یہاں ان حوالوں پر متفرع نتیجہ زیر بحث ہے۔

فقط سلیم اللہ خان رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان، صدر اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان، ۲۰ شعبان ۱۴۲۶ھ/۲۴ ستمبر ۲۰۰۵

(ماہنامہ الشریعہ، جون ۲۰۱۴ ص ۱۵۲، خصوصی اشاعت)

دیوبندی شیخ الحدیث کے اقرار کے مطابق سپاہ صحابہ والوں کے سیاہ کرتوت

دیوبندی مولوی سلیم اللہ خان نے درج ذیل فتوے اپنی جماعت سپاہ صحابہ پر لگائے

(۱) سپاہ والوں نے اپنی تحریک کو اشتعال انگیز نعرے دیئے (۲) ان کا قیمتی سرمایہ اس اشتعال کی نذر

ہوگیا(۳) انہوں نے بے شمار علماء، صلحاء اور نوجوان کو اسی پالیسی کی بھینٹ چڑھایا(۴) سپاہ والوں کی وجہ سے دشمن منظم ہوگیا اور اس نے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف با قاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کاروائیاں شروع کردیں(۵) ان ہی کی اس پالیسی کا بھیانک اور لرزا دینے والا یہ نتیجہ پوری دنیا میں عام ہوا کہ مسلمان دہشت گرد ہیں(۶) اور اسلام دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے(۷) آپ (علی شیر حیدری) دیکھ رہے ہیں کہ امام باڑوں اور مسجدوں میں لاشیں گررہی ہیں، زخمی تڑپ رہے ہیں(۸) بہت سے لوگ خوف کی وجہ سے نماز کے لیے مسجدوں میں نہیں آتے(۹) سپاہ والوں کے اشتعال انگیز نعروں (۱۰) ان کے مکروہ و مذموم نتائج نے حضراتِ صحابہ کرام کو بدنام کیا(۱۱) بدباطن معاند کہتا ہے کہ جب سپاہ صحابہ دہشتگرد ہے اور اس کے کرتوت یہ ہیں تو سمجھ لو صحابہ کیسے ہوں گے(۱۲) سپاہ صحابہ جماعت نے ڈاکے ڈالے(۱۳) چوریاں کیں(۱۴) اور اغوا کے مرتکب ہوئے، ان پر کنٹرول کرنا آپ (علی شیر حیدری) کے بس سے باہر ہے مگر ذمہ دار تو آپ ہی ہیں چونکہ یہ سب آپ کی پالیسی کا یقینی اور حتمی نتیجہ ہے(۱۵) جن اکابر کے نام آپ (علی شیر حیدری) نے اپنے خط میں لکھے ہیں، آپ کے طرزِ عمل اور نتائج میں ان کے طور طریقہ کا شائبہ بھی نہیں ہے(۱۶) اس تحریک (سپاہ صحابہ) نے اسلام اور صحابہ کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی(۱۷) علماء اور مدارس کو جتنا نقصان اس اشتعال انگیز تحریک نے پہنچایا ہے، وہ محتاج بیان نہیں

نوٹ! قارئین یہ سب کچھ سپاہ صحابہ کے ایک مخلص و محبّ کی طرف سے ہے کسی معاند کی طرف سے نہیں کہ اس کو غلط کہہ کر رد کر دیا جائے۔

حوالہ نمبر ۲

حق نوائے احتشام بمقابلہ مجلّہ صفدر

دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی اور شبیر احمد عثمانی جہنمی دیوبندی اقرار

دیوبندی مولوی تنویرالحق تھانوی کی سرپرستی میں نکلنے والے رسالے میں اشرفعلی تھانوی اور شبیر احمد

عثمانی کو جہنمی ثابت کرتے ہوئے لکھا ہے:

''مولانا مرحوم (احتشام الحق تھانوی دیوبندی از ناقل) نے اپنے اس مراسلہ میں مفتی محمود اور مولانا یوسف بنوری کی اس متعصّبانہ ذہنیت کا بھی حوالہ دیا ہے جس کے تحت ان دونوں حضرات نے حکیم الامت علامہ اشرف علی تھانوی اور شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثانی کے بارے میں یہ ہرزہ سرائی کی کہ ان بزرگانِ ملت کو پاکستان کی حمایت کی پاداش میں قبر کا عذاب ہو رہا ہے، شاید بہت سے لوگوں کو ان کے ذریعہ اطلاع کا علم نہیں ہوگا کہ عالمِ برزخ کی یہ خبر، ان بے خبران حقیقت تک کیسے پہنچی؟ تو اس ذریعہ اطلاع (Sorce of information) کے بارے میں چند سطور پیش ہیں کانگریسی علماء کے سرخیل پاکستان میں مولانا احمد علی لاہوری تھے جنہیں کشف قبور کا دعویٰ تھا اور وہ یہ دعویٰ اپنی ہفتہ وار مجلس ذکر میں بھی اور روزانہ بعد از نمازِ فجر کے اپنے درس قرآن میں بھی عموما کرتے رہتے تھے، یہ ان کی پروپیگنڈہ تکنیک تھی جس کے ذریعے وہ اپنے حلقہ ارادت میں توسیع کے خواہاں تھے اور اس میں وہ خاصے کامیاب تھے۔''

کشف قبور بلاشبہ کراماتِ اولیاء کا ایک درخشاں پہلو ہے، لیکن بزرگانِ سلف کا اس باب میں معمول یہ رہا ہے کہ وہ کفِ لسان کرتے تھے بالخصوص کسی شخص کی بدانجامی سے بہت کم پردہ اٹھاتے تھے مگر مولانا احمد علی لاہوری نے اس روایت کو توڑا اور برملا کہنے لگے کہ فلاں شخص کا باپ جہنم میں سڑ رہا ہے جب کہ اس کی ماں جنت میں جھولا جھول رہی ہے اور پھر اس پر خود ہی حاشیہ آرائی کرتے تھے کہ متعلقہ شخص نے بھی انکے اس قول کی تصدیق کی اور اعتراف کیا کہ واقعی اس کا باپ بدعقیدہ شخص تھا اور اس کی ماں خوش عقیدہ عورت تھی۔ ''بریں مژدہ گرجاں فشانم رواست'' تو اس قسم کی اطلاعات مفتی محمود اور یوسف بنوری کے بس کا روگ نہیں تھیں، یہ مولانا احمد علی لاہوری کے دماغ کی ایجاد تھیں اس قسم کی تازہ بہ تازہ خبریں اور اطلاعات، مثلاً ایک مرتبہ انہوں نے قائداعظم کے بارے میں خبر دی، کہ ''۱۹۴۷ء کے ہندو مسلم فسادات میں مارے جانے والے تمام افراد انگلیاں اٹھا کر مسٹر جناح کے کراچی کے مقبرہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں اور اس پر نفریں بھیج رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ یہ ہمارا قاتل ہے'' اور یہ بھی انہی کی فراہم کردہ اطلاع ہے کہ''

مسٹر جناح کو قبر میں بڑا سخت عذاب ہو رہا ہے کہ اس نے پاکستان بنا کر لاکھوں، کروڑوں انسانوں کو تباہ و برباد کر دیا۔

نوٹ ! ہمیں پہلے اس پر حیرت ہوتی تھی لیکن اب تو باقاعدہ اس کا حوالہ بھی مل گیا ہے۔۔ملاحظہ ہو۔ ''تذکرۃ الشریف'' صفحہ ۹۶ مؤلف حافظ تنویر احمد شریفی (از، ادارہ)

قائداعظم کے ملک میں رہ کر قائداعظم کی شان میں اس قسم کی گستاخانہ گفتگو کرنے والے شخص کی زبان سے قائداعظم کی حمایت کرنے والے علماء کیوں کر بچ سکتے تھے؟ مولانا اشرف علی تھانوی سے تو ان کو یہ بغض بھی تھا کہ انہوں نے مولانا احمد علی کے ترجمہ وتفسیر کو ناپسند فرمایا تھا اور انتقام لینے کا اس سے بہتر موقع اور کیا ہوسکتا تھا کہ مسلم لیگ کی حمایت کی آڑ میں ان کو عذابِ قبر میں مبتلا دکھلا کر ان کی علمی عظمت اور ان کی بے پناہ خدمات پر پانی پھیر دیا جائے، باقی رہے مولانا شبیر احمد عثمانی تو ان کا یہ جرم کیا کم ہے کہ جب کانگریسی علماء مولانا حسین احمد مدنی کی قیادت میں مسلم لیگ اور قائداعظم کو اپنے ہولناک فتوؤں کی زد میں لیے ہوئے تھے تو صحیح مسلم کی شرح فتح الملہم کا یہ عظیم مصنف اور قرآن مقدس کا یہ نامور مفسر اور اپنے عہد کا بے مثال متکلم اسلام ان فتوؤں کی ساکھ برباد کرنے کا مرتکب ہوا اور مسلمان اس جال سے باہر نکل آئے جو کانگریس نے مولانا مدنی اور ان کے متبعین کے ذریعے بچھایا تھا، یہ مولانا شبیر احمد عثمانی تھے جنھوں نے قائد اعظم کے جنازے پر کھڑے ہوکر یہ فرمایا تھا کہ ''اورنگ زیب عالمگیر کے بعد برصغیر میں اتنا بڑا مسلمانوں کا ہمدرد حکمران پیدا نہیں ہوا، اور یہ بات کانگریسی مولویوں کے سینہ پر تیر بن کر لگی تھی اور ظاہر ہے اس کا بدلہ بھی لینا تھا، چنانچہ یہ کشف گھڑا گیا اور اس اگلے ہوئے لقمے کو مفتی محمود اور مولانا یوسف بنوری نے سمیٹا۔

ع ''تیرے دونوں ہاتھ نکلے کام کے''

اے کاش! کشف قبور کی صلاحیت رکھنے والے ان علماء میں اتنی اخلاقی جرات ہوتی کہ نجی مجلسوں میں اس قسم کے ہذیانات بکنے کی بجائے وہ ان خیالات کو اخبارات میں شائع کراتے اور برملا اس کا اظہار کرتے بہرحال اس امر کا کریڈٹ مولانا احتشام الحق تھانوی کے نام جاتا ہے کہ انہوں نے مفتی محمود اور

مولانا یوسف بنوری پر یہ الزام اخبارات کے صفحات پر لگایا اور دونوں میں سے کسی کو بھی اس کا جواب دینے کا حوصلہ نہ ہوا، مجرم ضمیر کی یہ خاموشی اس الزام کی صحت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے، اس مکتوب میں مولانا مدنی اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تعریف کی گئی ہے کہ پاکستان کے معرض وجود میں آ جانے کے بعد یہ دونوں بزرگ شخصیتیں پاکستان کی بہی خواہ بن گئیں۔

(ماہنامہ حق نوائے احتشام، رجب ۱۴۳۴ھ/جون ۲۰۱۳ء، ص ۱۱۳)

دیوبندی بزرگ سید عبدالمنان شاہد کے اپنے اکابرین کے بارے میں انکشافات

(۱) مفتی محمود اور یوسف بنوری کی اس متعصّبانہ ذہنیت (۲) احمد علی لاہوری دیوبندی کی پروپیگنڈہ تکنیک (۳) کشفی قسم کی اطلاعات مفتی محمود اور یوسف بنوری کے بس کا روگ نہیں (۴) یہ احمد علی لاہوری کے دماغ کی ایجاد تھیں (۵) احمد علی لاہوری نے قائداعظم کے بارے میں خبر دی، کہ ''قائداعظم پر مسلمان پر لعنتیں بھیج رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ یہ ہمارا قاتل ہے'' (۶) احمد علی لاہوری نے انکشاف کیا کہ ''قائد اعظم کو قبر میں بڑا سخت عذاب ہو رہا ہے (۷) قائداعظم نے پاکستان بنا کر لاکھوں، کروڑوں انسانوں کو تباہ و برباد کر دیا'' (۸) دیوبندی بزرگ احمد علی لاہوری کی قائداعظم کے ملک میں رہ کر قائداعظم کی شان میں گستاخانہ گفتگو (۹) دیوبندی احمد علی کو اشرفعلی تھانوی سے بغض تھا (۱۰) اشرفعلی کو احمد علی کا ترجمہ و تفسیر ناپسند تھا (۱۱) احمد علی لاہوری دیوبندی نے اشرفعلی کو جہنمی کہہ کر انتقام لیا ہے (۱۲) ایک دیوبندی نے دوسرے دیوبندی کی علمی عظمت اور ان کی بے پناہ خدمات پر پانی پھیر دیا جائے (۱۳) مسلم لیگ اور قائد اعظم دیوبندی کانگریسی ملاؤں کے ہولناک فتوؤں کی زد میں (۱۴) یہ کشف احمد علی نے گھڑا اور اس اگلے ہوئے لقمے کو مفتی محمود اور یوسف بنوری نے سمیٹا (۱۵) دیوبندی مولوی ہذیانات بکتے ہیں (۱۶) دیوبندی احتشام الحق تھانوی نے مفتی محمود اور یوسف بنوری پر یہ الزام اخبارات میں لگائے کے (۱۷) ان مجرم ضمیروں کی یہ خاموشی اس الزام کی صحت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔

مجلّہ صفدر والوں نے دیوبندی مولوی سید عبدالمنان شاہد کو تو شیعہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر

کے اشرفعلی تھانوی اور شبیر احمد عثمانی کو جہنم سے بچانے کی کوشش کی ہے(حالانکہ یہ اس کا قول ہی نہیں از ناقل) لیکن اپنے ان اکابر احتشام الحق تھانوی اور اس کے بیٹے تنویر الحق تھانوی کے بارے میں کیا کہیں گے ،کیا یہ بھی شیعہ تھے یا انہوں نے حقیقت سے پردہ اٹھا کر دیوبندیوں کی ناک خاک میں ملائی ہے اور اپنوں ہی کی گواہی سے اپنے اکابرین کو جہنمی ثابت کیا ہے۔

دیوبندی مولوی احتشام الحق تھانوی صاحب کہتے ہیں:

یوسف بنوری اور مفتی محمود تحریک پاکستان کے حامی علماء کے اس درجہ مخالف ہیں کہ انہوں نے برملا کہا ہے کہ پاکستان کی حمایت کی وجہ سے مولانا شبیر احمد عثمانی اور حضرت اشرفعلی تھانوی پر قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

(ماہنامہ حق نوائے احتشام،متاع احتشام الحق ،اگست ۲۰۰۵ ص،۳۳۱،مکتبہ احتشامیہ کراچی)

اسی طرح تنویر الحق تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

یوسف بنوری اور مفتی محمود تحریک پاکستان کے حامی علماء کے اس درجہ مخالف ہیں کہ انہوں نے برملا کہا ہے کہ پاکستان کی حمایت کی وجہ سے مولانا شبیر احمد عثمانی اور حضرت اشرفعلی تھانوی پر قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

(پاکستان کی پاک سیاست بمقابلہ منافقت ص،۳۰۸،مکتبہ احتشامیہ کراچی)

قارئین کرام! اب دیکھتے ہیں کہ دیوبندی حق کا ساتھ دیتے ہوئے احتشام الحق اور اس کے بیٹے کو شیعہ قرار دے کر اشرفعلی اور شبیر احمد کو جہنمی ہونے سے کب بچاتے ہیں

مجلّہ صفدر والوں کی طرف سے ماہنامہ حق نوائے احتشام والوں کی دھلائی

دیوبندی مولوی احسن خدامی یہ "ماہنامہ نوائے احتشام کی افسوسناک جسارت" ہیڈنگ دینے کے بعد لکھتا ہے:

نحمدو نصلی علی رسوله الکریم اما بعد! جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

قیامت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا لعن آخر ھذہ الامۃ اولھا یعنی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ اس امت کے آخر کے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے، زمانہ ماضی میں بہت سے کم نصیب لوگ اکابر علمائے کرام آئمہ مجتہدین اور صحابہ کرام پر طعن و تشنیع کر کے اس پیشن گوئی کا مصداق بنتے رہے، یہ سلسلہ تاہنوز جاری ہے، افسوس صد افسوس کہ انہیں محروم القسمت لوگوں کی فہرست میں شامل ہوتے ہوئے کراچی سے شائع ہونے والے رسالہ ''حق نوائے احتشام'' کے جون ۲۰۱۳ء کے شمارہ میں اکابر علمائے حق امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری محدث کبیر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب وغیرہ کی سخت توہین و تنقیص کی گئی ہے، یہ رسالہ مولانا احتشام الحق تھانوی کی یاد میں اور مولانا تنویر الحق تھانوی کی سرپرستی میں نکلتا ہے، اکابر علمائے حق اور بزرگانِ دین پر جس طرح اس رسالے کے مذکورہ شمارے میں زہر اگلا گیا ہے اس کو پڑھ کر بار بار زبان پر انا للہ وانا الیہ راجعون کا ورد جاری ہے، اگرچہ مذکورہ رسالہ کی عبارات سخت دل خراش اور جذبات کو ٹھیس پہنچانے والی ہیں تاہم بامر مجبوری مجلّہ صفدر کے قارئین کے خدمت میں اس کے چند اقتباسات کو پیش کیا جاتا ہے شائد ہماری طرح وہ بھی پکار اٹھیں کہ

اے ہمنشیں نہ پوچھ کہ کیسے ستم سہے
ہاتھوں سے ان کے ہم بھی جنہیں مہرباں کہیں

''حق نوائے احتشام'' کے مضمون نگار (جناب عبدالمنان شاہد جن کے نمایاں حالاتِ زندگی یہ ہیں کہ سنت کے لبادہ سے نکل کر شیعہ ہو گئے تھے اور اپنے بھانجے سمیت ایران چلے گئے، دو سال بعد وہاں سے واپس تشریف لا کر شیعت کے اثبات اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص پر مبنی کتابیں لکھیں اس وقت اپنے اعمال کا حساب لے کر مالک کائنات کی بارگاہ میں پہنچ چکے ہیں، ماہنامہ ''حق نوائے احتشام والوں کا ان کو مولانا لکھنا اور ان کی تحریر سے اکابر اہل السنہ والجماعہ کے خلاف توہین و تنقیص کا بازار گرم کرنا بھی ایک لمحہ فکریہ ہے) پہلے حضرت لاہوری، حضرت بنوری اور حضرت مفتی محمود پر یہ الزام عائد

کرتے ہیں کہ انہوں نے نعوذ باللہ یہ دعویٰ کیا تھا کہ پاکستان کی حمایت کی پاداش میں حضرت تھانوی اور حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی پر عذاب ہو رہا ہے، پھر اس بے سرو پا اور بے بنیاد دعویٰ کی بنیاد پر ان اکابرین امت پر سب وشتم کا بازار گرم کرتے ہیں، چنانچہ مولانا احتشام الحق تھانوی کے ایک مکتوب کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''مولانا مرحوم (مولانا احتشام الحق تھانوی) نے اپنے اس مراسلہ میں مفتی محمود اور مولانا یوسف بنوری کی اس متعصّبانہ ذہنیت کا بھی حوالہ دیا ہے جس کے تحت ان دونوں حضرات نے حضرت حکیم الامت علامہ اشرف علی تھانوی اور شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی کے بارے میں یہ ہرزہ سرائی کی کہ ان بزرگانِ ملت کو پاکستان کی حمایت کی پاداش میں قبر کا عذاب ہو رہا ہے۔ (ص ۱۱۳)

حضرت بنوری اور حضرت مفتی محمود پر یہ الزام لگانے کے بعد اس الزام کا رخ امام الاولیاء حضرت لاہوری کی ذاتِ اقدس کی طرف موڑتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''تو اس قسم کی اطلاعات مفتی محمود اور یوسف بنوری کے بس کا روگ نہیں تھیں، یہ مولانا احمد علی لاہوری کے دماغ کی ایجاد تھیں'' (ص ۱۱۴)

آگے لکھتے ہیں:

''اے کاش کشف قبور کی صلاحیت رکھنے والے ان علماء میں اتنی اخلاقی جرات ہوتی کہ نجی مجلسوں میں اس قسم کے ہذیانات بکنے کی بجائے وہ ان خیالات کو اخبارات میں شائع کراتے۔ (۱۱۴)

مزید فرماتے ہیں:

''بہر حال اس امر کا کریڈٹ مولانا احتشام الحق تھانوی کو جاتا ہے کہ انہوں نے مفتی محمود اور مولانا یوسف بنوری پر یہ الزام اخبارات کے صفحات پر لگایا اور دونوں میں سے کسی کو بھی اس کا جواب دینے کا حوصلہ نہ ہوا اور مجرم ضمیر کی یہ خاموشی اس الزام کی صحت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔ (ص ۱۱۴)

<u>**جہاں تک قائداعظم کی بات ہے کہ حضرت لاہوری نے اس کے جہنمی ہونے کا ذکر فرمایا ہو تو یہ بات**</u>

عین ممکن اور کسی حد تک قابل تسلیم ہے۔(دوسروں کے خلاف بولنے والے کہ فلان کو یہ کہہ دیا اور بالخصوص قائداعظم کے بارے میں غیر مستند حوالے بیان کر کے عوام کو بھڑ کانے والے اپنے علماء کا کردار دیکھ لیں اور کچھ ہوش کے ناخن لیں از ناقل) لیکن ''حق نوائے احتشام'' کا یہ دعویٰ کہ حضرت لاہوری نے نعوذ باللہ حضرت تھانوی یا حضرت شبیر احمد عثمانی کو جہنمی قرار دیا ہے، ایک سو ایک فیصد جھوٹا اور بہتان بازی پر مبنی ہے۔اگر ماہنامہ ''حق نوائے احتشام'' والوں میں جرأت ہے تو کسی بھی نقل صحیح سے اپنے اس جھوٹے دعویٰ کو ثابت کر کے دکھائیں، حضرت لاہوری کے تو مرشد حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری کو حکیم الامت حضرت تھانوی سے اتنی عقیدت تھی کہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اپنے دین پور شریف کے سفر، حضرت دین پوری کی زیارت اور بیعت کا قصہ خود تحریر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''جس وقت رخصت ہونے لگا تو فرمایا'' ان کو سلام کہہ دینا، میں نہیں سمجھا کہ اشارہ کس طرف ہے، صاحبزادہ میاں عبدالہادی صاحب پاس سے گزر رہے تھے، انہوں نے تشریح فرمائی کہ مولانا اشرف علی تھانوی کو، مولانا کا نام سنتے ہی خلیفہ صاحب پر رقت طاری ہوگئی، اس سے اس تعلق کا اندازہ ہوتا ہے جوان دونوں بزرگوں کے درمیان تھا، مجھے معلوم ہوا کہ مولانا تھانوی ایک مرتبہ کراچی سے آتے ہوئے خلیفہ صاحب کی زیارت اور ملاقات کے لیے دین پور ٹھہرے تھے، (پرانے چراغ ص ۱۵۰)

کیا یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ انہی حضرت دین پوری کے خلیفہ اجل حضرت لاہوری نعوذ باللہ حضرت تھانوی کو جہنمی قرار دیں؟؟

''حق نوائے احتشام'' کے مضمون نگار اکابر علمائے کرام کی پگڑیاں اچھالنے کے اپنے اس ناروا طرزِ عمل کی بزعم خویش دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''ممکن ہے کہ کچھ لوگ تاریخ نگاری کے اس اسلوب کو پسند نہ کریں یا اسے ایک نیا اور تلخ تجربہ سمجھ کر اس پر ناک بھوں چڑھائیں مگر میری دیانت دارانہ رائے یہ ہے کہ اگر مولانا احتشام الحق تھانوی کے مقام کی عظمت کا تعین کرنا ہے تو ضیاء الحق مودودی اور مفتی محمود کا کچا چٹھا پیش کیے بغیر چارہ نہیں۔(ص ۱۱۱)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کے بارے میں مولانا احتشام الحق تھانوی صاحب کے ایک خط کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

''مگر اس کے باوجود مفتی محمد شفیع نے مودودی سے اپنی ساز باز اور وابستگی قائم کی اور صرف مودودی کو تحفظ دینے کے لیے جمیعۃ علمائے اسلام کو پہلے معطل رکھا پھر مفتی محمود کے حوالے کر دی۔ (ص ۱۰۷)

آگے لکھتے ہیں:

''مرکزی جمعیت کے ذریعے مفتی محمود کا کافی ووٹ ٹوٹا مگر ہمارے تمام ساتھی درپردہ مفتی شفیع کی وساطت سے جماعت اسلامی کے ایجنٹ نکلے۔'' (ص ۱۰۷)

مولانا احتشام الحق تھانوی کے مکتوب کے مندرجہ بالا اقتباسات پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے مضمون نگار لکھتے ہیں۔

''مفتی شفیع صاحب کا جماعت اسلامی کے ہاتھوں میں کھیلنا اور قاری طیب صاحب کا دارالعلوم کے صد سالہ اجلاس میں اندرا گاندھی کو مدعو کرنا یقیناً حضرت حکیم الامت علامہ تھانوی کے مسلک و تربیت سے برملا انحراف تھا''۔ (ص ۱۰۹)

دلچسپ بات ہے کہ اس عبارت کے نیچے مولانا تنویر الحق تھانوی کا نوٹ درج ہے کہ یہ عبارت اور اس کا انداز نامناسب ہے اور خاندان احتشامیہ کا کوئی فرد اس کی حوصلہ افزائی نہیں کر سکتا، نامعلوم اس کے باوجود بھی اس ناروا عبارت کو شائع فرما دیتے ہیں۔ خاندانِ احتشامیہ'' کے کیا مصالح پوشیدہ ہیں؟

امیر شریعت پروانہ ختمِ نبوت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں مسلمانانِ پاکستان نے ۱۹۵۳ء میں جو عظیم الشان تحریکِ ختم نبوت چلائی جو آگے چل کر ۱۹۷۴ء کی تحریک کا پیش خیمہ بنی اور جس میں ہزاروں جانثارانِ ختم نبوت نے آقائے نامدار کی ختمِ نبوت پر پروانہ وار جانیں نچھاور کیں،'' حق نوائے احتشام'' کے فاضل مضمون نگار مسلمانانِ پاکستان کی اس عظیم الشان تحریک کے بارے میں یوں گل فشانی فرماتے ہیں۔

''تحریک ختمِ نبوت بظاہر قادیانیوں کے خلاف اور سر ظفر اللہ کو وزیر خارجہ کے اہم منصب سے ہٹانے کی غرض سے چلائی گئی تھی، لیکن یہ دراصل ایک بے دین و بے کردار اور مولانا بدر عالم میرٹھی کے الفاظ ہیں۔ ازنی الخلق تحت السماء غلام محمد گورنر جنرل پاکستان کے ایماء پر پنجابی ٹولہ کی، جس میں دولتانہ صاحب، گورمانی صاحب اور ان کے دوسرے ساتھی شامل تھے خواجہ ناظم الدین جیسے متقی وزیر اعظم کو ہٹانے اور مشرقی پاکستان کے رہنماؤں کو ملک میں ذلیل و خوار کرنے کی ایک سازش تھی، جس میں علماء کو شعوری اور غیر شعوری طور پر استعمال کیا گیا۔ (ص ۹۰)

شیخ التفسیر، امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری کی قیادت میں علمائے حق نے اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جو تحریک نظام مصطفیٰ چلائی، جس میں وطنِ عزیز پاکستان کے کونے کونے سے اسلام کے فرزندوں نے حصہ لیا، ظالم حکمرانوں کے خلاف کلمہ حق بلند کیا، زندانوں کو آباد کیا، دار ورس کو چوما، اس وقت کے جید علمائے کرام میدانِ عمل میں اتر کر اس تحریک میں شریک ہوئے اور قربانیوں کی داستان رقم کی مگر فاضل مضمون نگار اس تحریک کے بارے میں گوہر افشانی فرماتے ہوئے لکھتے ہیں

اس کو خلافتِ راشدہ اور نظام مصطفیٰ کی تحریک کا نام دیا گیا حالانکہ قتل و غارت گری آتش زنی توڑ پھوڑ گالی گفتار، بے حجاب عورتوں کے جلوس اور عام دہشت گردی کے مظاہرے صاف بتلا رہے تھے کہ یہ سب کچھ نظام کی تبدیلی کے لیے نہیں صرف نظام چلانے والے ہاتھوں کی تبدیلی کے لیے ہو رہا ہے۔ (ص ۱۰۷)

مجاہدِ ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی اور حضرت مفتی محمود صاحب کے بارے میں مزید ہرزہ سرائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جس (جمعیۃ علمائے اسلام) کو شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی ۱۹۴۵ میں تحریکِ پاکستان اور نظریہ پاکستان کی حمایت کے لیے قائم کیا تھا اور جس کے ذریعے کانگریسی علماء کی تنظیم جمعیۃ علمائے ہند کے دینی و سیاسی اثر و رسوخ کا مسلمانوں کے حلقے میں قلع قمع کر دیا گیا تھا اس جماعت کے شاندار ماضی کو برباد کرنے

اور اس کے روشن کردار کو مسخ کرنے کی کوشش علماء کے ایک ایسے رسوائے زمانہ ٹولے نے کی جو ہمیشہ سے پاکستان کا مخالف رہا تھا، نام نہاد علماء کے اس ٹولہ کی قیادت مولوی غلام غوث ہزاروی اور مفتی محمود کر رہے تھے اور اس جماعت کے اسٹیج سے (جو قیام پاکستان کی جدوجہد میں پیش پیش تھی) اعلانیہ شوشلزم کا پرچار ہونے لگا۔ (ص ۱۱۵)

مزید فرماتے ہیں:

''مولانا شبیر احمد عثمانی کے وصال کے بعد مولانا ظفر احمد عثمانی، مفتی محمد شفیع اور مولانا احتشام الحق تھانوی کے مقابلے میں مولانا احمد علی لاہوری اور انکے حاشیہ داروں نے جو کٹر کانگریسی ذہن کے حامل تھے، یہاں کی دینی سیاست پر غاصبانہ قبضہ کرلیا اور وہ جمعیۃ علمائے اسلام جو کانگریسی علماء کے اثر و رسوخ کو کم کرنے اور ان کی ہندو نواز حکمتِ عملی مٹانے کے لیے وجود میں آئی تھی اس کے مالک و متصرف وہی کانگریسی علماء بن گئے ،(ص ۱۲۰)

مزید لکھتے ہیں:

''لیکن جمعیۃ علمائے اسلام کے اس روشن کردار کو مسخ کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی اور مولانا احمد علی لاہوری ،مولانا غلام غوث ہزاروی اور مفتی محمود جیسے لوگوں نے جو پاکستان دشمنی میں خاص شہرت کے حامل تھے اس پر قبضہ جمالیا اور اسے جمعیۃ علمائے علمائے ہند کی شاخ بنا کر رکھ دیا اور اس کا سیاسی اور روحانی رابطہ اکھنڈ بھارت کے حامیوں سے استوار کردیا۔ (ص ۱۲۰)

مولانا مفتی محمود صاحب کے پاکستان کی سیاست میں اہم کردار کو پاکستان کی بدبختی سے تعبیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

'' ملک کی اسے بڑی بدبختی اور کیا ہوسکتی ہے کہ وہ مفتی محمود جو سقوطِ ڈھاکہ کے المناک سانحہ پر اعلانیہ بغلیں بجا رہے تھے اور سننے والوں نے ان کی زبان سے یہ سنا کہ ''جس ملک کے بنانے کی مخالفت ہمارے اکابر حضرت مدنی اور مولانا آزاد نے کی ہو اس میں کبھی خیر کا ظہور ممکن نہیں، یہ ملک آج آدھا ٹوٹا

ہے تو کل پورا ٹوٹ جائے گا۔'' وہ اس ملک کی سیاست کا اہم شخص بن گیا۔'' (ص۱۲۰)

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے دورہ انڈیا کے موقع پر ایک بھارتی صحافی شاہد صدیقی نے مفتی محمود صاحب کے انٹرویو لینے میں ناکامی کے بعد ان کی توہین، و تنقیض پر مبنی ایک مضمون لکھا، حق نوائے احتشام'' کے مضمون نگار اس مضمون کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

''مفتی محمود کے بارے میں ان (بھارتی صحافی) کا تاثر اگرچہ اولین تاثر ہے لیکن یہ ہر اس شخص کا تاثر ہے جو مفتی محمود کو قریب سے جانتا ہے، وہ حقیقتاً نخوت ورعونت کا مجسمہ ہیں اور ان کی ظاہری خوش خلقی اور خوش طبعی محض ایک دکھاوا اور ان کی پر پیچ شخصیت کا فریب کارانہ رخ تھا، انہیں اقتدار کی ایسی ہوس تھی کہ اس پر وہ اپنا ضمیر، اپنی آبرو اپنا مذہبی تقدس ہر شئی کو داؤ پر لگا دینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ (ص۱۲۳)

کاش کہ فاضل مضمون نگار اور رسالہ کے ارباب اختیار یہ الفاظ لکھنے اور چھاپنے سے پہلے اگر'' نقوش رفتگان'' سے حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے بارے میں جذبات وتاثرات ہی ملاحظہ فرما لیتے تو شائد انہیں اپنے اس طرزِ عمل پر کچھ ندامت محسوس ہوتی اگر شرم وحیا کا کوئی شائبہ ان کے اندر موجود ہوتا۔ اعلیٰ تہذیب واخلاق کا مزید مظاہرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں

''مفتی صاحب کے مرغانِ دست آموز کی جماعت کا نام تحفظِ حقوق اہل سنت رکھا گیا اور اس کا سربراہ عبدالمجید نامی شخص کو مقرر کیا گیا جو مفتی محمود کا پالتو تھا۔ (ایضا)

مزید لکھتے ہیں:

''مدرسہ قاسم العلوم کے معمولی مدرس سے مہتم کے مرتبے تک انکا پہنچنا بھی اسی ہوس اقتدار کا کرشمہ تھا۔ (ایضا)

قارئین کرام! زہر میں ڈوبی اور گندگی میں لتھڑی ان تحریروں کو نقل کرتے وقت ہم ہزار بار اللہ کی پناہ

چاہتے ہیں اور قارئین کرام کو بھی ان کے پڑھنے سے جو ذہنی اذیت ہوئی اس پر ان سے معافی کے خواستگار ہیں، دلچسپ واقعہ ہے کہ ماہنامہ ''حق نوائے احتشام'' کے ذمہ داران ان تمام خرافات کو شائع فرمانے کے ساتھ ساتھ نہایت صفائی سے اپنے آپ کو اس کی ذمہ داری سے بری بھی رکھنا چاہتے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں۔

''یہ ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ ان اقتباسات کے ہر جزء سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں ہے بلکہ اس کی خامی اور خوبی کے ذمہ دار خود مضمون نگار ہیں، گویا۔

عجب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں، سامنے آتے بھی نہیں

لیکن اس جملہ کے متصل وہ مضمون نگار کی اس دشنام نگاری کا دفاع بھی کرتے نظر آتے ہیں اور رسالے کے پیش لفظ بھی فرماتے ہیں۔

''مذکورہ بالا سوانح حیات (جس کے چند اقتباسات اوپر دیئے گئے ہیں۔) کب چھپے گی، کہاں سے چھپے گی، کون اسے چھاپے گا اور کس انداز سے چھپے گی، کچھ نہیں کہا جا سکتا، لیکن ہے بڑی ہی زبردست اور معرکۃ الآراء شاہکار۔

پھر یہ دلخراش اور دلسوز عبارات آخر چھپی تو ان ہی کے رسالے میں ہے اور چھاپا تو انہوں نے اپنے اختیار اور انتخاب سے ہی ہے لہذا اس کی ذمہ داری سے ان کو کسی صورت بھی عہدہ برآ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اکابر حضرات پر ان سطور میں جو سطحی الزامات لگائے گئے ہیں اور پھر جواباً ان پر تبرا بازی کی گئی ہے یہ تمام الزامات بلا دلیل ہیں، اسی طرح جن علمائے حق کو نعوذ باللہ فریبی، عیار، مکار وغیرہ کہہ کر شقاوتِ قلبی کا مظاہرہ کیا گیا ہے، ان کی تعریف وتوصیف میں علماء وصلحاء اور اہل اللہ کی اس قدر عبارات پیش کی جا سکتی ہیں کہ ان سے ایک اچھی خاصی موٹی کتاب وجود میں آ سکتی ہے، خود حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ کے حلقہ ارادت سے ہی ان علماء کی تعریف وتوصیف کے بے شمار حوالے پیش کیے جا سکتے ہیں، صرف شیخ

الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی ''نقوشِ رفتگانِ'' سے محدث کبیر حضرت اقدس علامہ یوسف بنوری اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے حالات کا مطالعہ کیا جائے تو ان کی بلند شخصیت، روشن کردار، عالی ہمتی، بے نفسی، سادگی و تواضع علمیت اور جراءت و بہادری کا انداز ہوتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ماہنامہ ''حق نوائے احتشام'' کے ارباب اختیار کی کم ظرفی، اہل اللہ سے عداوت اور کوتاہ نظری کا بھی، سچ ہے کہ جسے اللہ جل جلالہ خیر سے محروم کرنا چاہتے ہیں اسے نیک اور پاکیزہ لوگوں کی بدگوئی میں مبتلا کر دیتے ہیں، ہم ماہنامہ حق نوائے احتشام کی اس ہفوات کو نا قابلِ اعتناء سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیتے مگر معلوم ہوا کہ ماہنامہ کے منتظمین اسی قسم کے مندرجات پر مشتمل ایک پوری کتاب شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جو برسوں سے ترتیب شدہ اور کمپوز شدہ ان کے پاس موجود ہے مگر ''حالات'' کے ساز گار ہونے کے انتظار میں اشاعت کی منتظر ہے، ہم ان کی خدمت میں مودبانہ عرض کرتے ہیں کہ یہ حالات ان شاء اللہ کبھی ان کے لیے ساز گار نہیں ہوں گے، علمائے اہل حق کے غیرت مند فرزندان الحمد للہ ابھی زندہ ہیں اور اپنے اکابر کی عظمت کا دفاع کرنا بحمد للہ جانتے ہیں، ان حضرات سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر اپنے آپ کو دین کے کسی مثبت کام میں مصروف کریں اور اپنی آخرت کو مزید تباہ کرنے کا سامان نہ فرمائیں، اس وقت اہل سنت عوام اور علماء کی خدمت میں ان کی خرافات کو پیش کرنے پر اکتفاء کیا جا رہا ہے، اگر انہوں نے یہ تلخ سلسلہ پھر بھی جاری رکھا۔ ''یار زندہ صحبت باقی''

(ص ۲۹ تا ۳۵، ماہنامہ مجلّہ صفدر شمارہ نمبر ۱۳ ستمبر ۲۰۱۳)

نتیجہ

حق نوائے احتشام والوں پر مجلّہ صفدر والوں کے فتوے

(۱) دیوبندی رسالے حق نوائے احتشام والوں کی جسارت (۲) محروم القسمت (۳) حق نوائے احتشام میں احمد علی لاہوری محمد یوسف بنوری اور مفتی محمود صاحب وغیرہ کی سخت توہین و تنقیص کی گئی ہے (۴) یہ رسالہ احتشام الحق تھانوی کی یاد میں اور تنویر الحق تھانوی کی سرپرستی میں نکلتا ہے اور اس

میں دیوبندی علماء پر زہر اگلا گیا ہے (۵) مذکورہ رسالہ کی عبارات سخت دل خراش اور جذبات کو ٹھیس پہنچانے والی ہیں (۶) یہ مضمون لکھنے والے دیوبندی بزرگ شیعہ (۷) اس دیوبندی بزرگ نے اثبات شیعہ اور تنقیص صحابہ میں کتابیں لکھیں (۸) ماہنامہ "حق نوائے احتشام والوں کا۔۔۔۔۔۔ دیوبندی اکابرین کے خلاف توہین و تنقیص کا بازار گرم کرنا (۹) ان کا بے سروپا اور بے بنیاد دعویٰ (۱۰) اور اپنے اکابرین پر سب وشتم کا بازار گرم (۱۱) مجلّہ صفدر والوں کے نزدیک قائداعظم کا جہنمی ہونا عین ممکن اور کسی حد تک قابلِ تسلیم ہے (۱۲) احتشام الحق تھانوی کا یہ کہنا لاہوری نے تھانوی یا عثمانی کو جہنمی قرار دیا ہے، ایک سو ایک فیصد جھوٹا اور بہتان بازی پر مبنی ہے (ہم نے یہاں احتشام الحق تھانوی دیوبندی کا نام لکھا ہے کیونکہ بنوری و مفتی محمود کے قول کو بیان کرنے والا یہی ہے افسوس ہے مجلّہ صفدر والوں کی دوغلی پالیسی پر کہ اصل قائل کو چھوڑ کر دوسروں کے خلاف لکھتے ہیں، امید ہے ہماری کتاب پڑھنے کے بعد مجلّہ صفدر والے اصل قائل احتشام الحق تھانوی دیوبندی کے بارے میں بھی کچھ لب کشائی کر کے تھانوی و عثمانی کی روح کو تسکین دیں گے از ناقل) (۱۳) ماہنامہ "حق نوائے احتشام" والوں میں جرأت ہے تو کسی بھی نقل صحیح سے اپنے اس جھوٹے دعویٰ کو ثابت کر کے دکھائیں (جناب! اسی مضمون کے آخر میں دلیل بھی موجود ہے یقیناً آپ گنگوہی کی طرح ہیں جو آپ کو ان کی بیان کردہ دلیل نظر نہیں آئی از ناقل) (۱۴) غلام غوث ہزاروی اور مفتی محمود کے بارے میں مزید ہرزہ سرائی (۱۵) مفتی محمود کی سیاست پاکستان کی بدبختی (۱۶) دیوبندی رسالے کی زہر میں ڈوبی اور گندگی میں لتھڑی ہوئی تحریریں (۱۷) ماہنامہ "حق نوائے احتشام" کے ذمہ داران ان تمام خرافات کو شائع فرمانے کے ساتھ ساتھ نہایت صفائی سے اپنے آپ کو اس کی ذمہ داری سے بری بھی رکھنا چاہتے ہیں (۱۸) لیکن وہ مضمون نگار کی اس دشنام نگاری کا دفاع بھی کرتے نظر آتے ہیں (۱۹) پھر یہ دلخراش اور دلسوز عبارات آخر چھپی تو ان ہی کے رسالے میں ہے اور چھاپا تو انہوں نے اپنے اختیار اور انتخاب سے ہی ہے لہذا اس کی ذمہ داری سے ان کو کسی صورت بھی عہدہ برآں قرار نہیں دیا جاسکتا (۲۰) اکابر پر سطحی الزامات لگائے (۲۱) تبرابازی کی (یہ تو اکابرین دیوبند کی موروثی عادت ہے

جس کی بغیر ان کا گزارہ نہیں ہوتا از ناقل)(۲۲) حق نوائے احتشام والوں نے اپنے اکابر کو فریبی، عیار، مکار وغیرہ کہہ کر شقاوتِ قلبی کا مظاہرہ کیا (۲۳) ماہنامہ ''حق نوائے احتشام'' کے ارباب اختیار کی کم ظرفی، اہل اللہ سے عداوت اور کوتاہ نظری (۲۴) مجلّہ صفدر والوں کا قول'' ماہنامہ حق نوائے احتشام کی ان ہفوات کو نا قابلِ اعتناء سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیتے مگر معلوم ہوا کہ ماہنامہ کے منتظمین اسی قسم کے مندرجات پر مشتمل ایک پوری کتاب شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں'(غالباً اس کتاب سے مراد'' پاکستان کی پاک سیاست بمقابلہ منافقت'' ہے جو اس وقت ہمارے پاس موجود ہے اس میں دیوبندیوں کے مکروہ و بھیانک چہرے سے جو پردہ ہٹایا گیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے اور'' یہ آئینہ انہیں کے لئے ہے'' کی دوسری جلد میں ہمارے قارئین پڑھیں گے از ناقل)

بقول ایک دیوبندی کے جب یہ اپنوں کے بارے میں یہ کچھ کہتے اور لکھتے ہیں اگر ہمارے بارے میں بہتان بازی والزام تراشی و بکواسات کریں تو کون سی بڑی بات ہے

﴿حوالہ نمبر ۳﴾

الیاس گھمن کا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی بمقابلہ مجلّہ صفدر

دیوبندیوں کے متکلم اسلام الیاس گھمن کے پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی نے اپنے اکابرین دیوبند پر جس طرح کے فتوے داغے تھے ہزاروی پر اسی طرح کے فتوے داغتے ہوئے دیوبندی مولوی عبد الرحیم چاریاری صاحب لکھتے ہیں:

اکابر اہل سنت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی کی جارحیت کی زد میں

تغافل ان کی عادت ہے، منا جاتیں میرا شیوہ
نہ وہ طرزِ جفا بدلے، نہ میں رنگِ دعا بدلا
زمانہ معترف ہے اب ہماری استقامت کا
نہ ہم سے قافلہ چھوٹا نہ ہم نے راہ نما بدلا

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب بعض معاصر فتنوں کے خلاف کام اور اپنے مجاہدانہ مزاج کی وجہ سے عوام الناس میں ایک مقام رکھتے ہیں، ان کی مندرجہ بالا صفات کا اقرار قائد اہل سنت وکیل صحابہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ علیہ (خلیفہ مجاز حضرت مدنی رحمہ اللہ) نے بھی فرمایا تھا، لیکن افسوس کہ "مروجہ مجالس ذکر" کے حوالے سے مولانا ہزاروی صاحب اکابر اہل سنت کے مسلک کے خلاف "جہاد" میں مسلسل مصروف ہیں، اس کا تذکرہ بھی حضرت قائد اہل سنت رحمہ اللہ نے فرمادیا، چنانچہ لکھتے ہیں۔

"مولانا عزیز الرحمٰن صاحب موصوف سے تعلق زیادہ رہا ہے، آپ عصری فتنوں کے خلاف ہیں اور مجاہدانہ مزاج رکھتے ہیں، لیکن افسوس ہے کہ وہ حضرت صوفی محمد اقبال صاحب کے زیر اثر آہستہ آہستہ دیوبندی تحقیقی مسلک سے ہٹتے جارہے ہیں۔ (حق چاریار، اکتوبر نومبر ۱۹۹۴ء تحفظ عقائد ۳۸۵)

مروجہ مجالس ذکر کے بارے میں مولانا ہزاروی موصوف کی ناانصافی خلط مبحث، اکابر کے حوالے نقل کرنے میں خیانت اور غلط بیانی کا تفصیلی حال ہم کسی اور موقع پر پیش کریں گے، فی الوقت ہم دو مثالیں پیش کر کے اپنے موصوف کی طرف آتے ہیں۔

مولانا ہزاروی کی ناانصافی اور مغالطہ دہی کی دو مثالیں

(۱) ہمارے قارئین اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ اکابر اہل سنت کا مولانا ہزاروی سے ابتدائی اختلاف جن امور کے بارے میں تھا، ان میں دیوبندی بریلوی اختلاف کی حیثیت، جناب محمد بن علوی مالکی اور ان کی نظریاتی تائید کرنے والوں کا شرعی حکم، عرس، میلاد اور تعیین وقت کے ساتھ ایصالِ ثواب وغیرہ سرفہرست ہیں، بعد میں جب ہزاروی صاحب نے جناب صوفی اقبال صاحب مرحوم کے زیر اثر اجتماعی مجالس ذکر بالجہر اور اجتماعی اعتکاف کا سلسلہ شروع کیا تو ان کا یہ طرزِ عمل بھی وجہ اختلاف ٹھہرا، پھر صوفی اقبال مرحوم کی وفات کے بعد مولانا ہزاروی نے رجوع کے نام پر جو تحریر لکھی تھی، وہ بھی غیر واضح اور مبہم ہونے کی بنا پر ہزاروی صاحب سے اختلاف کرنے والے اکابر کے ہاں ناقابل قبول قرار پائی۔

اب دیانت دارانہ اور منصفانہ طریقہ تو یہ ہے کہ مولانا ہزاروی مکمل پس منظر کو ذکر فرما کر مذکورہ بالا تمام امور سے متعلق اپنا موجودہ موقف واضح فرمائیں، لیکن وہ ناانصافی اور مغالطہ دہی سے کام لیتے ہوئے بقیہ امور سے متعلق اپنے موقف کو تاحال چھپائے ہوئے ہیں، اور اپنی تحریرات سے یہ تاثر دے رہے ہیں کہ میرے ساتھ اختلاف صرف ''مجالس ذکر'' کی بنا پر کیا جارہا ہے، جو یقیناً ادھوری اور نامکمل بات ہے، ان کا یہ طرزِ عمل ہرگز ایک مسلمان کے شایان شان نہیں چہ جائیکہ ایک صوفی اور عالم کے شایان شان ہو۔

(۲) صفدر کے قارئین کے اس بات سے بھی اچھی طرح آگاہ ہیں ہم چودہ سو سالہ اکابر اہل سنت خصوصاً علمائے دیوبند کی اتباع میں بحمد للہ تعالیٰ قرآن وسنت، طریق صحابہ اور تعامل خیر القرون سے ثابت شدہ ذکر کی تمام صورتوں (بالجہر ہوں یا بالسر) کے نہ صرف قائل ہیں بلکہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے اپنی ہمت واستقامت کے بقدر ذکر کرتے رہتے ہیں اور اسے اعلیٰ عبادت سمجھتے ہیں، چنانچہ ہم انفرادی ذکر کے بھی قائل ہیں اور مجمع ذکر کے بھی، یعنی ذاکرین کے تنہائی میں بیٹھ کر الگ الگ ذکر کرنے کے بھی قائل ہیں اور کسی مقام پر اکٹھے بیٹھ کر اپنا اپنا ذکر کرنے کے بھی، جیسے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ذکر فرماتے تھے، البتہ مجلس ذکر کے لیے ''تداعی'' اور مجلس کے شرکاء کا (تعلیم کے علاوہ) آواز ملا کر ذکر کرنا چونکہ شریعت کی رو سے ثابت نہیں اور اسے مستحب اور مقصود سمجھ کر کرنا اکابر اہل سنت کے نزدیک بدعت ہے، اس لیے ہم اس کے قائل نہیں جب کہ مولانا ہزاروی اکابر اہل سنت کے برخلاف نہ صرف تداعی اور آواز ملا کر ذکر کرنے کے جواز کے قائل ہیں بلکہ اس بارے میں انتہائی متشدد بھی ہیں۔

مولانا ہزاروی کی ''دیانت داری'' کا حال یہ ہے کہ جو حضرات اکابر یا اصاغر، مجالس ذکر میں مولانا ہزاروی کی اختیار کردہ صورت کو ''بدعت'' کہتے ہیں مولانا ہزاروی ان سب کو مطلقاً ذکر کا منکر یا مجالس ذکر کا منکر باور کراتے ہیں، جو یقیناً دھوکہ اور غلط بیانی ہے، اور عوام کو اہل حق سے متنفر کرنے کی سازش۔

نیز مولانا ہزاروی کا اختیار کردہ یہ طریقہ خالص ''بریلویانہ طریقہ'' ہے، کیونکہ جب بریلوی احباب

سے کہا جاتا ہے کہ نمازِ پنجگانہ کے بعد اجتماعی طور پر کلمہ شریف پڑھنا شرع سے ثابت نہ ہونے کی بنا پر بدعت ہے تو وہ جھٹ سے کہہ دیتے ہیں کہ ''یہ کلمہ کے منکر ہیں'' اسی طرح جب اذان کے ساتھ بآواز بلند درودِ پاک پڑھنے کا شرعی حکم بتلایا جاتا ہے تو فوراً بول اٹھتے ہیں کہ ''یہ درود کے صلوۃ وسلام کے منکر ہیں۔'' بالکل یہی کیفیت اس وقت مولانا ہزاروی کی ہے کہ جو ان کے اختیار کردہ طریقے کو بدعت کہے اسے ''ذکر کا منکر'' یا ''مجالس ذکر کا منکر'' قرار دیتے ہیں، اس سے واضح ہوتا ہے کہ مولانا کا نہ صرف مزاج بریلویانہ ہے بلکہ جسے وہ اپنا مخالف سمجھتے ہیں اس کے بارے میں ان کا طرزِ و انداز بھی بریلویانہ ہی ہے۔

آمدم برسر مطلب

مولانا ہزاروی کے طرزِ عمل کی یہ دو مثالیں تو ضمناً نوکِ قلم پر آ گئیں، اصلاً اس وقت ہمیں ان کی شدت پسندی کا بالکل مختصر سا تذکرہ کرنا ہے کہ مروجہ مجالس ذکر کے متعلق وہ اتنے جذباتی اور شدت پسند ہو چکے ہیں کہ مجالس ذکر میں ان کی اختیار کردہ صورت کو قبول یا برداشت نہ کرنے والے ہر شخص پر وہ جملے کستے چلے جاتے ہیں اور یہ خیال نہیں فرماتے کہ اکابر اہل سنت علمائے دیوبند بلکہ چودہ سو سال اکابر اہل سنت حتیٰ کہ مولانا ہزاروی کے اپنے مرشد برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ بھی ان کے ان ڈرون حملوں اور اندھا دھند بمباری کی زد میں آ رہے ہیں۔ (خیال رہے کہ ہزاروی صاحب کی یہ تحریرات پرانی نہیں کہ ان کی بدعات پر ''نثار'' یا ان کی بدعات کے ''حفیظ'' کوئی صاحب یہ کہہ کر جان چھڑانے کی کوشش کریں کہ ''اس سے تو وہ رجوع کر چکے ہیں۔'' بلکہ یہ تمام تحریرات اسی سال (۱۴۳۸ھ) کی ہیں۔

مولانا عزیز الرحمٰن صاحب ہزاروی اپنے رسالہ ماہنامہ ''زکریا'' کے بالکل تازہ شمارے میں لکھتے ہیں۔

''ہماری دلی دعا ہے کہ مجالس ذکر اللہ کو بدعت کہنے والوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے تاکہ وہ توبہ کریں اور اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔

(ماہنامہ زکریا، جولائی تا ستمبر ۲۰۱۷، ص ۴۰)

گویا جو اکابر اہل سنت مجالس ذکر میں ہزاروی صاحب کی اختیار کردہ صورت کو بدعت قرار دیتے ہیں وہ ہدایت پر نہیں ہیں، اور جو توبہ کیے بغیر اس دنیا سے چلے گئے ہزاروی صاحب نے ان کی عاقبت کی بربادی کا فیصلہ صادر فرمادیا ہے۔

مولانا ہزاروی ماہنامہ زکریا کے ہی ایک قریبی شمارے میں لکھتے ہیں:

''افسوس ہے کہ بعض ناخلف شیطانی اثر سے ان مبارک مجالس کو بدعت کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے شر سے امت کو بچائے اور ان کو بھی ہدایت دے۔ (ماہنامہ زکریا، اپریل ۲۰۱۷ ص ۲۶)

یعنی جو علماء و مشائخ مجالس ذکر میں ہزاروی صاحب کی اختیار کردہ کیفیت کو بدعت کہتے ہیں ان کے بارے میں ہزاروی فتویٰ یہ ہے کہ۔

❋......وہ ''ناخلف'' ہیں۔

❋......ان کا یہ عمل ''شیطانی اثر'' کا نتیجہ ہے۔

❋......ان کی یہ کاوش ''شر'' ہے جس سے امت کی حفاظت کی فکر ہے۔

❋......وہ ہدایت پر نہیں ہیں، اس لیے ان کے لیے ہدایت کی دعا کی جارہی ہے۔

نیز مولانا موصوف ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

''ایسے ظالموں کو جلد توبہ کرلینی چاہیے، ورنہ ذکر اللہ کی مخالفت کا وبال اُن پر پڑے گا۔''

(ماہنامہ زکریا، اکتوبر، نومبر ۲۰۱۶ء ص ۱۱)

یعنی ایسے لوگ ''ظالم'' بھی ہیں، اور فقط ہزاروی صاحب کی پسندیدہ صورت کو بدعت کہنے کی وجہ سے مطلقاً ذکر اللہ کے ہی مخالف بھی قرار پائے ہیں' اور اس کے وبال کے مستحق ہیں، سبحان اللہ (یہ تو مخالفین پر فتوے جڑنے کی 'رضاخانی مشین گن' یا افغانستان پر 'امریکی ڈرون بمباری'' معلوم ہوتی ہے)

مولانا ہزاروی موصوف کے ان فتوؤں اور ڈرون حملوں کا رخ ہم یقیناً غیر مقلدیت، مماتیت، مودودیت، اور دیگر منکرین ذکر اور دشمنانِ مجالس ذکر کی طرف موڑ دیتے، اگر ہزاروی صاحب نے خود ہی

صراحتا اپنے ان جملوں کا رخ اکابر اہل سنت کی طرف نہ کر دیا ہوتا، چنانچہ وہ خود ہی ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ۔

''افسوس ہے کہ بعض لوگ اپنے کو حضرت مدنی رحمہ اللہ علیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور مجالس ذکر کی مخالفت کرتے ہیں اور نعوذ باللہ اس کو بدعت قرار دیتے ہیں۔

(ماہنامہ زکریا مارچ ۲۰۱۷، میں ص ۲۲)

ظاہر بات ہے کہ اپنے آپ کو حضرت مدنی رحمہ اللہ کی طرف نہ غیر مقلدین منسوب کرتے ہیں نہ مودودی اور مماتی بھی بوجہ بغض حضرت مدنی رحمہ اللہ کا نام لینا پسند نہیں کرتے، لہذا یہ بات یقینی ہے کہ مولانا ہزاروی کی توپ کا رخ اکابر اہل سنت علمائے دیوبند کی طرف ہی ہے، اور ہماری معلومات کے مطابق حضرت مدنی رحمہ اللہ کے نام لیواؤں میں ''ذکر اللہ کا منکر'' کوئی بھی نہیں ہے اور نہ ہی ہوسکتا ہے لہذا یہ بات طے ہے کہ مولانا ہزاروی نے مجالس ذکر میں اپنی اختیار کردہ صورت کے منکرین کو ہی ''ذکر کا منکر'' قرار دیا ہے، جو خالصتاً ''بریلویانہ'' طرز عمل ہے، اور مولانا کے مزاج کو آشکارا کر رہا ہے۔

نیز ہزاروی توپ خانے کا رخ بطور خاص ہمارے مرشد شیخ العرب والعجم حضرت مدنی کے تلمیذ رشید و خلیفہ مجاز تحریک خدام اہل سنت کے بانی قائد اہل سنت وکیل صحابہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیروکاروں کی طرف ہے، اور اس کی زد میں خود حضرت قائد اہل سنت بھی آرہے ہیں، کیونکہ بات بات پر حضرت مدنی رحمہ اللہ کا حوالہ دینا انہی کی مبارک عادت تھی، اور مجالس ذکر میں ہزاروی صاحب کی اختیار کردہ صورت کو انہوں نے بھی بدعت فرمایا تھا، چنانچہ تحریر فرماتے ہیں۔

۱۔ میں نے مولانا عزیز الرحمٰن صاحب ہزاروی خطیب جامع مسجد صدیق اکبر چوہڑ راولپنڈی کی لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ مجلس ذکر کی کیسٹ سنی ہے، مجلس ذکر کے اشتہارات شائع ہوتے ہیں اور لوگوں کو بلا بلا کر مجلس ذکر میں شامل کیا جاتا ہے، حالانکہ کسی مستحب عبادت کے لیے (تداعی) لوگوں کو بلانا جائز نہیں۔ (ملاحظہ ہو، براہین قاطعہ)

(ماہنامہ حق چاریار، حضرت جہلمی نمبر ۷۸)

اور حضرت قائد اہل سنت رحمہ اللہ نے یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ اکابر اہل سنت حضرت گنگوہی حضرت تھانوی، حضرت مدنی رحمہم اللہ تعالٰی کے ہاں ایسی مجالس قطعاً نہیں تھیں، چنانچہ مزید لکھتے ہیں۔

۲۔ ''اکابر اہل سنت دیوبند، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اور شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین مدنی قدس اللہ اسرارہم نے کبھی اجتماعی طور پر ذکر جہر کی مجالس منعقد نہیں کیں اور نہ ہی ان کے خلفاء نے ایسی مجالس کرائی ہیں۔''

۳۔ ''بہر حال مروجہ مجالس ذکر بوجہ تداعی عام وغیرہ کے بدعت ہیں۔'' (حق چار یار، جہلمی نمبر ۸۰)

اس لیے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ مولانا ہزاروی صاحب نے عموماً اکابر سنت علمائے دیوبند پر اور خصوصاً حضرت قائد اہل سنت رحمہ اللہ پر زبان درازی کی ہے، اس کے جواب میں ہم بھی مولانا ہزاروی صاحب، جناب صوفی اقبال صاحب اور ان کے مقتدا و پیشوا جناب محمد بن علوی مالکی صاحب پر یہی جملے کہنے کا حق رکھتے ہیں، اس لیے مولانا ہزاروی اور ان کے متعلقین کو سیخ پا نہیں ہونا چاہیے (یہ الفاظ قابل دید ہیں از ناقل)

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب ہزاروی نے ان جملوں سے خصوصی طور پر حضرت قائد اہل سنت رحمہ اللہ کے متبعین اور پیروکاروں کو نشانہ بنایا ہے، لیکن دیکھا جائے تو عظیم صحابی رسول اللہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے لے کر حکیم العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمہ اللہ تک چودہ سو سالہ اکابر و اسلاف بھی مولانا ہزاروی کے ان الفاظ کی زد میں آرہے ہیں، ہم طوالت کے خوف سے اکابر امت میں سے صرف دو شخصیات کا حوالہ دینا چاہیں گے تاکہ ہمارا دعویٰ دلیل کے ساتھ واضح ہو جائے کہ واقعۃً اکابر امت نے مجالس ذکر کی مروجہ بعض صورتوں کو بدعت قرار دیا ہے، جن میں ہزاروی صاحب کی اختیار کردہ صورت بھی شامل ہیں۔ (دوسروں کو بدعتی کہنے والوں کے اپنے اکابرین کا حال بھی دیکھ لیں اسی طرح دوسروں کے بارے میں ''اپنے علماء کے فتاوی کی زد میں'' کی رٹ لگانے والے یہاں کیا کہیں

گے،از ناقل)

جن دو شخصیات کا حوالہ ہم دینا چاہتے ہیں ان میں ایک حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی کے مرشد برکتہ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ ہیں اور دوسرے ہمارے زمانہ کے علماء کے سرخیل امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ، ہم کوشش کریں گے کہ دونوں بزرگوں کے حوالہ جات انتہائی اختصار کے ساتھ نقل کریں، کیونکہ دونوں بزرگوں کے تفصیلی حوالاجات "صفدر" کے شمارہ ۷۳ اور ۷۶) میں نقل ہو چکے ہیں۔

برکتہ العصر، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

"دل تو بہت چاہتا ہے کہ یہ سلسلہ کسی طرح جاری ہو جائے اللہ تعالیٰ شانہ مدد فرمائے، اور خدا کرے کہ آپ کے ہی ذریعہ یہ سلسلہ چلے، اس کا لحاظ ضروری ہے کہ بدعتی صورت پیدا نہ ہو مثلاً یہ کہ ایک حلقہ میں سب کا ذکر نہ ہو، علیحدہ علیحدہ نشتیں تجویز کریں۔ (تربیت السالکین ۱۵۷)

معلوم ہوا کہ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے نزدیک ایک ایک حلقہ میں، یعنی آواز ملا کر ذکر کرنا بدعت ہے، جب کہ مولانا ہزاروی کے ہاں یہی صورت رائج ہے، اور اسی صورت کو جائز قرار دینے اور اس کے مخالفین کو لتاڑنے کے لیے وہ انتہائی جذباتیت اور شدت پسندی کا مظاہرہ فرماتے رہتے ہیں۔

اور امام اہل سنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ اپنی مشہور زمانہ کتاب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اس سے معلوم ہوا کہ جماعتی شکل میں مسجد کے اندر بلند آواز سے ذکر کرنا اور درود شریف پڑھنا بقول حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدعت ہے، اور انہوں نے بدعتیوں کی اس جماعت کو مسجد سے نکال دیا تھا۔ (حکم الذکر بالجہر، ۱۴۲)

ان حوالہ جات سے واضح ہوا کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ، امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ اور قائد اہل سنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ مجالس ذکر میں مولانا ہزاروی کی اختیار کردہ صورت کو بدعت قرار دے رہے ہیں۔ اب مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی

صاحب فرمائیں کہ۔

(۱)......کیا یہ حضرات ''نا خلف'' ہیں؟

(۲)......کیا ان کا یہ عمل ''شیطانی اثر'' کا نتیجہ ہے؟

(۳)......کیا ان کی یہ کاوش ''شر'' ہے؟

(۴)......کیا یہ ہدایت پر نہیں تھے؟

(۵)......کیا یہ ''ظالم'' ہیں؟

(۶)......کیا یہ ''ذکر اللہ کے ہی مخالف'' ہیں؟

(۷)......اپنے عمل سے توبہ کیے بغیر یہ حضرات دنیا سے چلے گئے کیا ان کی عاقبت برباد ہو چکی ہے؟

(۸)......کیا ذکر اللہ کی مخالفت کا وبال ان پر پڑ رہا ہے۔؟

سبھی مجھ سے یہ کہتے ہیں ،نظر نیچی یہ رکھ اپنی
کوئی ان سے نہیں کہتا ،نہ نکلو ،یوں عیاں ہو کر

(مجلّہ صفدر، شمارہ نمبر ۸۰، اکتوبر ۲۰۱۷ء ص ۲۶ تا ۳۰)

نتیجہ

اکابرین دیوبند عزیز الرحمٰن ہزاروی دیوبندی کے فتاوی کی زد میں

(۱) تمام اکابرین دیوبند نا خلف (۲) ان کا یہ عمل ''شیطانی اثر'' کا نتیجہ (۳) ان کی یہ کاوش ''شر'' ہے (۴) امت کو اس سے بچنا چاہیے (۵) تمام کے تمام ہدایت پر نہیں تھے (۶) سارے ''ظالم'' ہیں (۷) سارے ''ذکر اللہ کے ہی مخالف'' ہیں (۸) اپنے عمل سے توبہ کیے بغیر یہ حضرات دنیا سے چلے گئے ان کی عاقبت برباد ہو چکی ہے (۹) ذکر اللہ کی مخالفت کا وبال ان پر پڑ رہا ہے (۱۰) زکریا تبلیغی ،سرفراز خان صفدر ،قاضی مظہر حسین کے نزدیک مجالس ذکر میں دیوبندی ہزاروی کی اختیار کردہ صورت بدعت ہے (جب ہزاروی کی اختیار کردہ صورت بدعت ہے تو اس کو کرنے والے بلکہ اصرار کرنے والے بلکہ اس

صورت کو اختیار نہ کرنے والوں پر فتوے لگانے والے ہزاروی دیوبندی صاحب بدعتی اور پکے بدعتی ہوئے ہمیں بدعتی کہنے والے دیکھ لیں کہ ان کے اپنے ہی اکابر اپنے اکابر کے نزدیک بدعتی ہیں از ناقل)

الیاس گھمن کا پیر ہزاروی عبدالرحیم چاریاری کے فتاوی کی زد میں

(۱)عزیز الرحمٰن ہزاروی دیوبندی کی جارحیت (۲) ہزاروی صاحب اکابر دیوبند کے خلاف مسلسل جہاد میں (۳) ہزاروی دیوبندی کی ناانصافی (۴) خلط مبحث (۵) خیانت (۶) غلط بیانی (۷) مغالطہ دہی (۸) انتہائی متشدد (۹) دھوکہ دہی (۱۰) ان کا طریقہ خالص بریلویانہ (۱۱) مزاج بھی بریلویانہ (۱۲) انداز بھی بریلویانہ (ایک دیوبندی ملاّ نے تو ہزاروی کو بریلوی بنادیا میں ایسے تمام دیوبندیوں سے پوچھتا ہوں بتایئے جب عزیز الرحمٰن ہزاروی بریلوی ہے تو اس کا خلیفہ الیاس گھمن کون ہے از ناقل) (۱۳) سازشی (۱۴) شدت پسند (۱۵) جذباتی (۱۶) اکابر دیوبند ہزاروی کے ڈرون حملوں اور اندھا دھند بمباری کی زد میں (۱۷) ہزاروی دیوبندی تو مخالفین پر فتوے جڑنے کی مشین گن' یا افغانستان پر "امریکی ڈرون بمباری" معلوم ہوتے ہیں (اللہ کریم کا ہم اہلسنت پر کرم دیکھئے کل تک دیوبندی ملاں ہمارے بارے میں جو بکواس کرتے تھے آج ان کے اپنے اپنوں کے لیے وہی الفاظ استعمال کر کے ذلیل کر رہے ہیں از ناقل) (۱۸) ہزاروی توپ کا نشانہ اس کے اپنے ہی اکابر (۱۹) ہزاروی توپ خانے کا رخ بطورِ خاص قاضی مظہر حسین کے پیروکاروں کی طرف اور قاضی مظہر بھی اس کی زد میں (چاریاری کو اصل تکلیف ہی یہی ہے از ناقل) (۲۰) ہزاروی دیوبندی صاحب نے عموماً اپنے اکابر دیوبند پر اور خصوصاً قاضی مظہر حسین پر زبان درازی کی ہے (۲۱) بقول چاریاری عظیم صحابی رسول اللہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور چودہ سوسالہ اکابر و اسلاف بالعموم اور دیوبندی اکابر بالخصوص ہزاروی دیوبندی کے ان الفاظ کی زد میں آرہے ہیں (۲۲) مخالفین کو لتاڑنے کے لیے ہزاروی دیوبندی انتہائی جذباتیت اور شدت پسندی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اب بھی کوئی دیوبندی ہمیں اپنے اصول و فتاوی کی گردان سنائے گا یا اپنے ان اکابرین کی کہانی

ڈنکے کی چوٹ پر لوگوں کے سامنے بیان کرے گا۔

عبدالرحیم چار یاری دیوبندی کے انصاف کا جنازہ

عبدالرحیم چار یاری دیوبندی کی دیانت ،انصاف ،صداقت دیکھئے خود ہی لکھتے ہیں:

مولانا ہزاروی موصوف کے ان فتوں اور ڈرون حملوں کا رخ ہم یقیناً غیر مقلدیت ،مماتیت، مودودیت ،اور دیگر منکرین ذکر اور دشمنانِ مجالس ذکر کی طرف موڑ دیتے ،اگر ہزاروی صاحب نے خود ہی صراحتاً اپنے ان جملوں کا رخ کا اکابر اہل سنت کی طرف نہ کر دیا ہوتا۔

(مجلّہ صفدر،شمارہ نمبر ۸۰،اکتوبر ۲۰۱۷،ص،۲۹)

اگر ہزاروی صاحب نے صراحت نہ کی ہوتی کہ میں نے یہ سارے فتوے کس پر لگائے ہیں تو علماء دیوبند کا یہ اندھا مقلد انصاف کا خون کرتے ہوئے اور دیانت داری کو بالائے طاق رکھ کر ان تمام فتوؤں کا مصداق زبردستی غیر مقلدیت ،مماتیت ،مودودیت کو بنا کر اپنے اکابر کو بچانے میں کامیاب ہوجاتا لیکن جن کی ذلت اللہ رب العزت نے لکھ دی ہو وہ کیسے ٹل سکتی ہے۔

حوالہ نمبر ٤

دیوبندی شیخ الحدیث صوفی محمد سرور بمقابلہ دیوبندی سلیم اللہ خان

دیوبندی شیخ الحدیث صوفی محمد سرور صاحب لکھتے ہیں:

محترم جناب مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ!

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته : امابعد! مزاج گرامی!

دو مسئلوں میں آپ حضرات کی تحقیق بندہ نے بغور پڑھی (اسلامی بنکنگ اور تصویر والا مسئلہ) کافی عرصہ سے مختلف تحریرات کے ذریعے چند باتیں سننے میں آئیں، میں اس وقت کسی کی طرف داری یا ثالثی نہیں کر رہا، بلکہ آپ جیسی عظیم شخصیت کی طرف سے (جو) اختلافِ رائے کو اعتدال سے تجاوز کر کے پیش کیا گیا اور فریقین کی مکمل گفتگو سنے بغیر اس قدر تشدد کے ساتھ تذلیل والا رویہ اختیار کیا گیا اس کا ذکر کر رہا

ہوں، جب کہ اظہارِ حق کا صحیح طریقہ یہ تھا کہ آپ کے اور آپ کے رفقائے کرام کے خیال میں جو حق تھا وہ ظاہر کر دیا جاتا، پھر سائل کو حق ہوتا کہ وہ آپ کی بات سے اتفاق کرے یا دوسرے فریق کی رائے اختیار کرے، کسی مسئلے پر تشدد کا حق کسی کو نہیں ہے، جب کہ فریق ثانی کے علماء بھی گمراہ نہیں ہیں، بلکہ حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ اور حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگوں کے معتمد ہیں۔

مجھے بحیثیت آپ کے استاد ہونے کے جناب کے اس سخت رویے سے بہت افسوس ہوا کہ اس واقعے سے علماء اور عوام کے اندر جو تاثر قائم ہوا اس کے نتائج بہت سنگین ہیں، آپ نے یہ انداز اختیار کر کے راہ تذلیل کی ایک نئی تاریخ رقم کر دی،، کیونکہ ہمارے اکابرین کے مابین بھی اختلاف رہا مگر اس انداز کا رویہ کبھی دیکھنے میں نہ آیا، جب کہ ہمارے اسلاف کا طرزِ مبارک یہی تھا کہ جب تک کسی بھی معاملے میں فریقین کے مکمل دلائل کا بغور جائزہ نہ لیتے اس وقت تک کوئی رائے قائم نہ کرتے۔۔۔۔

محمد سرور عفی عنہ مدرس جامعہ اشرفیہ بتدریس بخاری۔ ۲۰۰۹/۳۰۱/۳/۲، ۱۴۳۰ھ

(ماہنامہ الشریعہ، جون ۲۰۱۴ ص ۱۴۵، خصوصی اشاعت)

دیوبندی شیخ الحدیث صوفی سرور کے اپنے شاگرد سلیم اللہ خان کے بارے میں خیالات

(۱) دیوبندی وفاق المدارس کے صدر سلیم اللہ خان کا اعتدال سے تجاوز کرنا (۲) فریق کی بات نہ سننا (۳) تشدد کرنا (۴) تذلیل والا رویہ اختیار کرنا (۵) صوفی سرور کو اس سخت رویے سے بہت افسوس ہوا (۶) اس واقعے سے علماء اور عوام کے اندر جو تاثر قائم ہوا اس کے نتائج بہت سنگین ہیں (۷) دیوبندی وفاق المدارس کے صدر سلیم اللہ خان نے یہ انداز اختیار کر کے راہ تذلیل کی ایک نئی تاریخ رقم کر دی (یہ الفاظ کسی سنی حنفی بریلوی کے نہیں بلکہ سلیم اللہ دیوبندی کے اپنے استاد کے ہیں از ناقل)

دیوبندی مولوی سلیم اللہ دیوبندی کا اپنے استاذ صوفی سرور کو جواب

دیوبندی مولوی سلیم اللہ خان لکھتا ہے:

حضرت اقدس مولانا صوفی محمد سرور مدظلہ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی!

آج ہر طرف سے فتنوں کا سیلاب اُمڈ رہا ہے، منصوصات سے انکار، تحریف اور غلط تاویلات کی گرم بازاری ہے، عوام تو عوام ہیں خواص کا حال بھی مختلف نہیں ہے، ہر ذی شعور اپنے اپنے حلقے میں یہ مناظر دیکھ کر دل گرفتہ اور شکستہ خاطر ہو کر نڈھال ہو رہا ہے۔

وراثت نبوی (علیٰ صاحبہا الف الف صلوۃ وسلام) کا تقاضا ہے کہ ان فتنوں کا تعاقب کیا جائے، لیکن ہم نے مفادات کو مقدم کیا ہوا ہے اور شخصی مصلحتوں کی حفاظت کی فکر میں لگے ہیں یا پھر احساس وادراک نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے، مدرسہ اور مسجد اور گھر میں سبق پڑھا دینا، امامت وخطابت کر لینا، اللہ اللہ کے ذکر سے رطب اللسان ہونا ہمارے نزدیک اتباع سنت کے لیے کافی قرار پایا ہے۔

ہمارے اکابر کی تاریخ بھی فتنوں کے تعاقب کے حوالے سے معلوم ومعروف ہے اور بلاشبہ وراثت نبوت (علی صاحبہا الف الف صلوۃ وسلام) کا حق فتنوں کے تعاقب کے بغیر ممکن نہیں، اگر ہم نے فتنوں کو اسی رفتار سے بڑھنے دیا تو اللہ ہی کو معلوم ہے کہ پھر ہمارا انجام کیا ہوگا۔

جناب والا نے تصویر اور مروجہ اسلامی بینکاری کی تردید کرنے والوں کو فریق اول اور حمایت کرنے والوں کو فریق ثانی قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ "فریقین کی مکمل گفتگو سنے بغیر اس قدر تشدد کے ساتھ تذلیل والا رویہ اختیار کیا گیا۔

حضرت والا فریقین کی گفتگو ان مسائل پر ایک مرتبہ نہیں، مختلف اوقات میں کراچی کے مفتیانِ کرام کی سطح پر طویل مدت سے ہوتی رہی ہے اور فریق ثانی کی کتابیں اور کتابچے مسلسل شائع ہوتے رہے ہیں، اور ہو رہے ہیں، پھر فریق اول کا مسئلہ بیان کرنا اور فریق ثانی کا احترام ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے دلائل سے اس کو مزین کرنا تشدد کیونکر قرار دیا جا رہا ہے۔ کتاب ایک مرتبہ پھر ملاحظہ فرمائیں، احترام کا لحاظ کیا گیا ہے یا نہیں؟ فریق ثانی بہت سی صفات حسنہ سے متصف ہے لیکن معصوم تو نہیں۔ حضرت محمد شفیع صاحب کے معتمد ہیں لیکن تصویر کے مسئلے میں ان سے اختلاف کر رہے ہیں۔ مفتی محمد تقی عثمانی کے بیٹے کی شادی میں

وڈیو فلم بنائی گئی جب اعتراض ہوا تو فرمایا جائز ہے کیا جن دو بزرگوں کے اعتماد کا حوالہ دیا گیا ہے ان کی حیات میں یہ فلم بنائی جاتی؟ اور اگر بنائی جاتی تو ان بزرگوں کا ردعمل کیا ہوتا؟ جناب کیا خیال ہے اور ذرا اس پر بھی غور فرمائیں کہ اس طرح کی فلم بنانے کے وقت کا ماحول کیا ہوتا ہے؟ حجاب کے احکام کی کتنی رعایت کی جاتی ہے۔ حضرت والا کو خادم کے رویے پر تو بہت افسوس ہے اور ان خلاف شرع حرکتوں پر بھی افسوس ہے یا نہیں؟ اس کا ذکر نہیں فرمایا۔ اکابر اور اسلاف کا طرزِ مبارک ہی تو اختیار کیا گیا ہے، فریقین کے مکمل دلائل سامنے آنے کے بعد ہی رائے قائم کی گئی ہے، حضور بھی علم و دانش کے بڑے مینار ہیں، **فریق ثانی نے آج تک سوائے الزام تراشی، یاوہ گوئی اور کذب و افتراء کے فقہی اشکال کا جواب نہیں دیا، اگر حضرت مہربانی فرما کر جواب باصواب مرحمت فرمائیں تو بڑا ہی احسان ہوگا۔ حضرت اقدس جدیدیت کا فتنہ ہم پر مسلط ہے، یہ سارا فساد اسی وجہ سے ہے ہم نے اکابر و اسلاف سے بے نیاز ہو کر نیا دین ایجاد کرنا اپنا وطیرہ بنایا ہوا ہے۔**

احقر حضرت والا کے التفات خاص پر بے حد مشکور ہے، جزاکم اللہ کل خیر آمین

(دیوبندی مولوی سلیم اللہ خان کہتا ہے میرا انداز از ناقل) محتاط تو تھا ہی اور احتیاط کروں گا۔ خادم نے اپنے خیالات کا اظہار بہت محتاط انداز میں کیا ہے ورنہ لکھنے کو تو بہت سی باتیں ہیں، ان کو لکھا جائے تو حضرت بھی غم زدہ ہی ہوں گے۔

والسلام: سلیم اللہ خان، ۷ صفر ۱۴۳۰ھ/ ۳ فروری ۲۰۰۹ء

(ماہنامہ الشریعہ، جون ۲۰۱۴ ص ۱۴۶، خصوصی اشاعت)

شاگرد کے استاذ کے بارے میں خیالات

(۱) ہم (دیوبندیوں از ناقل) نے مفادات کو مقدم کیا ہوا ہے (۲) شخصی مصلحتوں کی حفاظت کی فکر میں لگے ہیں (۳) دیوبندیوں کے ادراک نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے (۴) شاگرد کا استاذ سے کہنا: حضرت والا کو خادم کے رویے پر تو بہت افسوس ہے اور ان خلاف شرع حرکتوں پر بھی افسوس ہے یا نہیں (۵) اکابر

اور اسلاف کا طرزِ مبارک ہی تو اختیار کیا گیا ہے (دیوبندی مولوی صوفی سرور کا خط اوپر موجود ہے ہمارے قارئین ایک بار پھر اس کو پڑھ لیں اور دیوبندی مولوی سلیم اللہ خان کے اس جملے ''اکابر اور اسلاف کا طرزِ مبارک ہی تو اختیار کیا گیا ہے'' کو بھی دیکھیں صوفی سرور دیوبندی صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ نے تذلیل والا معاملہ کیا ہے اور اس تذلیل میں ایک نئی تاریخ رقم کی ہے اور دیوبندی مولوی وفاق المدارس کے صدر سلیم اللہ خان صاحب کہتے ہیں میں نے اپنے اکابر کا طرز اختیار کیا ہے، جی ہاں! سلیم اللہ خان نے سچ کہا ہے کہ ان کے اکابر و اسلاف کا طرز عمل ہی یہی تھا کہ گالیوں کے علاوہ کوئی بات ہی نہیں جیسا کہ دیوبندیوں کے شیخ ٹانڈہ حسین احمد کو ہی دیکھ لیں از ناقل) (۶) تقی عثمانی اور اس کے طرفداروں کی الزام تراشی (۷) یاوہ گوئی (۸) کذب و افتراء (۹) جدیدیت کا فتنہ ہم (دیوبندیوں از ناقل) پر مسلط ہے، یہ سارا فساد اسی وجہ سے ہے (۱۰) ہم (دیوبندیوں از ناقل) نے اکابر و اسلاف سے بے نیاز ہو کر نیا دین ایجاد کرنا اپنا وطیرہ بنایا ہوا ہے (ہم اہل سنت و جماعت کے خلاف بالعموم اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے خلاف بالخصوص یاوہ گوئی کرنے والے دیوبندی کہاں دفن ہو گئے، آئیں اور اپنے وفاق المدارس کے صدر کا اعتراف حقیقت سنیں اور اس پر ایمان لے آئیں وہ کہتے ہیں کہ دیوبندیوں نے نئے دین کی ایجاد کو اپنا وطیرہ بنالیا ہے ابھی اس بات پر ہم اس سے زیادہ کلام نہیں کرتے کسی اور وقت اس پر تفصیلی کلام کریں گے از ناقل) (۱۱) یہ سارا دیوبندی مولوی سلیم اللہ خان کا محتاط انداز ہے (جب ان کا اپنے علماء کے بارے میں یہ محتاط انداز ہے تو جب ہمارے بارے میں لکھتے ہوں گے تو انداز کیا ہوتا ہوگا یہ ہمارے قارئین بخوبی جان گئے ہوں گے از ناقل)

صوفی محمد سرور کا ایک اور خط

صوفی محمد سرور صاحب لکھتے ہیں:

برادرم حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی!

ا۔ میرا مقصد کسی کو فریق اول یا ثانی سمجھنا نہیں تھا اور نہ ہی کسی فریق کی طرف داری مقصد تھی اور نہ

ہی اب ہے۔

۲۔مولانا محمد تقی عثمانی صاحب نے جو بیٹے کی شادی پر مووی بنانے کی اجازت دی وہ ان کا ذاتی فعل ہے جو غلطی معلوم ہوتی ہے ایک مرسل روایت کا مفہوم ہے کہ جب کسی عالم سے غلطی ہو جائے تو تین کام کرنے چاہئے۔

(۱)اس غلطی کا چرچا نہ کیا جائے

(۲)اس کی غلطی میں اتباع نہ کی جائے

(۳)اس کو اس غلطی سے بچانے کے لیے خوب دعائیں کی جائیں۔

(۳) جو حضرات اسلامی بینکاری کا مسئلہ مجھ سے پوچھتے ہیں، میں یہی بتاتا ہوں کہ جن کو مولانا محمد تقی عثمانی صاحب پر اعتماد ہے، وہ جو حساب کتاب کرنا چاہیں ان کے اعتماد پر کریں، میں خود نہ اسلامی بینکاری میں حصہ لیتا ہوں نہ اس کا کسی کو خود مشورہ دیتا ہوں، البتہ چونکہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے، اس لیے میں کسی کو یہ نہیں کہتا کہ مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کی سرپرستی والے بینکوں سے بچو، وہ نام نہاد اسلامی بینکاری ہے۔

۴۔ مدارس میں بھیجی گئی تحریر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض علماء کرام کا جیسا خیال ہے کہ دوسرے بینکوں میں حرام کو حرام سمجھا جاتا ہے اور ان اسلامی بینکوں میں حرام کو حلال سمجھا جانے لگا ہے، <u>جناب اس بات کا اندازہ فرمائیں کہ اگلا قدم ایک دوسرے کی تکفیر کی طرف بڑھ سکتا ہے۔</u>

۵۔ بندے کا جناب کو برادرانہ مشورہ پہلے بھی تھا، اب بھی ایک تو احتیاط کا ہے اور دوسرا اگر مناسب خیال فرمائیں تو ان دو مسئلوں میں اپنی رائے کا اظہار فرما کر فریقین سے غیر جانب دار ہو جائیں، تو بہتر معلوم ہوتا ہے، بندہ کی رائے بھی ان دونوں مسئلوں میں احتیاط والی جانب ہی ہے مگر اس بات کا اظہار ۳۱ علمائے کے دستخط کے ساتھ نہ کرنا چاہوں گا، کیونکہ ۳۱ علماء کے دستخطوں پر چاروں صوبوں کا متفقہ فتویٰ کا عنوان نہیں سجتا۔

بڑی شخصیتوں کو بڑے پلیٹ فارم پر بڑا حوصلہ و نرم رو یہ رکھنا پڑتا ہے جو جناب کے شایانِ شان معلوم ہوتا ہے، نیز ایک دعا خود بھی کروں گا ان شاء اللہ اور جناب سے بھی کہوں گا کہ یہ دعا فرماتے رہیں کہ خدا کرے علماء اور وفاق کو توڑنے کی کبھی سازش نہ ہو، اللہ تعالیٰ ہمارے حامی و ناصر ہوں، امین ۔بندہ دعا گو و دعا جو ہے۔(محمد سرور عفی عنہ) مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور)

(ماہنامہ الشریعہ، جون ۲۰۱۴ ص، ۱۴۷ خصوصی اشاعت)

نوٹ! خط کشیدہ عبارت کی وجہ سے یہ خط نقل کیا ہے۔

صوفی محمد سرور دیوبندی کی معلومات کے لیے:

دیوبندی شیخ الحدیث سرور نے جس بات کا اندیشہ ظاہر کیا تھا وہ اندیشہ ہی نہیں بلکہ ایک حقیقت تھی کہ دیوبندیوں نے تقی عثمانی اور اس کے متبعین کی تکفیر بھی کر دی اس بات کی مکمل تفصیل کہ دیوبندیوں نے تقی عثمانی پر کیسے کیسے فتوے لگائے ہیں آپ ان شاء اللہ اس کتاب کی دوسری جلد میں پڑھیں گے ابھی فی الحال اتنا عرض کرتا ہوں کہ کئی اکابرین دیوبند کی مصدقہ کتاب ''تکملہ'' میں دیوبندی مفتی حبیب اللہ صاحب لکھتے ہیں:

مولانا تقی صاحب اور جید علماء نے بھاری تنخواہ کی لالچ میں خالص سود اور حرام ذرائع کو اسلام کا لبادہ پہنا کر ان دینداروں کو بھی سود خوری میں مبتلا کر دیا ہے، جو اب تک اپنی دین داری کی وجہ سے سود سے بچے ہوئے ہیں۔

(تکملۃ الرد الفقہی علی جسٹس مفتی تقی عثمانی ص، ۱۳۰، مکتبہ حبیبیہ)

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ تقی عثمانی اور اس کے دیگر احباب نے بھاری تنخواہ کی لالچ میں سود کو حلال قرار دیا اب دیوبندی تقی عثمانی ہی کے ایک چاہنے والے دیوبندی مولوی رعایت اللہ عارفی کی عبارت بھی دیکھ لیجئے دیوبندی رعایت اللہ صاحب لکھتے ہیں:

سوال یہ ہے کہ سود تو نص قطعی سے حرام ثابت ہے اور کوئی مسلمان اسے قولی یا عملی طور پر حلال قرار

دینے کے بعد مسلمان ہی نہیں رہ سکتا، ایسی کوئی بھی کوشش صریح کفر کا درجہ رکھتی ہے۔

(اسلامی بینک کاری اور علماء، ص ۱۰۱، مکتبہ الافنان)

مزید لکھتے ہیں:

میرے خیال میں مولانا تقی عثمانی اور ان کا مکتبہ فکر اتنا شعور تو رکھتا ہی ہوگا کہ اگر وہ محض "ظاہری فوائد" کے لیے سود جیسے حرام کو حلال قرار دیں گے تو دائرہ اسلام سے ہی خارج ہوجائیں گے۔"

(اسلامی بینک کاری اور علماء، ص ۱۰۱، مکتبہ الافنان)

ہم اس پر کوئی تبصرہ نہیں کرتے اور اس معاملے کو قارئین کی عدالت میں پیش کرتے ہیں وہ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ ان عبارات سے صوفی سرور کا اندایشہ حق اور سچ ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟

حوالہ نمبر ۵

دیوبندی مولوی رشید احمد لدھیانوی کی گستاخیاں دیوبندی قلم سے

دیوبندی مولوی نذیر الحق صاحب "زہریلے تیر" نامی کتاب کے عرض حال میں اپنے دیوبندی مفتی رشید احمد کی گستاخیوں کی داستان بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی ناظم آباد کراچی والے کی کتاب "انوار الرشید" ایک دوست نے مجھے عنایت فرمائی جب میں نے اس کا مطالعہ کیا تو اس میں حد درجہ قابلِ اعتراض باتیں نکل آئیں، خیر میں نے ان باتوں کو مفتی صاحب کا ذاتی معاملہ جان کر پس پشت ڈال دیا اور کتاب سنبھال کر اپنی لائبریری میں رکھ چھوڑی، کافی عرصہ کے بعد ایک بریلوی عالمِ دین کو میرے ساتھ بحث و مباحثہ کرانے کے لیے لے آئے، اس نے دیوبندی بزرگوں کی کتابوں پر مختلف قسم کے اعتراضات کیے میں نہایت اطمینان اور حد درجہ اخلاق و محبت سے اس کے اعتراضات کے جوابات دیتا رہا، پھر اس نے اپنی کتابوں کی گٹھری سے مفتی رشید احمد صاحب کی کتاب بالصواب "انوار الرشید" نکالی، اس سے ایک اعتراض کیا تو میں نے کہا کہ اس کتاب سے آپ اپنے تمام اعتراضات ایک ہی بار کردیں، میں ان کے

جوابات یک مشت دوں گا، مجھے یہ دیکھنا تھا کہ وہ اس نامعقول کتاب سے کیا کیا اعتراضات کرتا ہے جب وہ تمام اعتراضات کر چکا جو ہمارے اس رسالے زہریلے تیر میں ہیں تو اس کے اعتراضات کو سنتے ہی مفتی صاحب سے میرا عقیدہ یکدم اٹھ گیا کہ اس قسم کی بے ہودہ باتیں کرنے والا کسی صورت میں بھی ہمارا بزرگ و مقتداء نہیں ہوسکتا۔

میں نے اس مولانا صاحب کے تمام اعتراضات کو ٹھکراتے ہوئے کہا کہ جس مفتی صاحب کی کتاب تم مجھے دکھا رہے ہو وہ ہمارا بزرگ و مقتداء نہیں اور نہ اس کی یہ کتاب نا ہنجار ہمارے لیے قابلِ حجت بھی ہے، اس سے تمام دیوبندیوں پر اعتراض نہیں اٹھ سکتا، اس نے کتاب اکابر علمائے دیوبند نکال کر کہا کہ دیکھو یہ تمہاری کتاب ہے اس میں مفتی صاحب کا نام اکابرین دیوبندیہ میں لکھا ہے میں نے کہا کہ لکھا ہوگا، لکھنے سے کچھ فرق نہیں پڑھ سکتا، اس کتاب کا لکھنے والا خود ہمارے لیے قابلِ اعتماد شخصیت نہیں، تو اس کی یہ کتاب ہمارے لیے کیسے قابلِ اعتماد ہوسکتی ہے، یہ بھی کوئی مفتی صاحب کا خوشامدی شاگرد اور مرید و معتقد ہی ہوگا۔

جس نے کسی سے پوچھے بغیر خواہ مخواہ اپنی طرف سے مفتی رشید احمد صاحب کو اکابرین دیوبندیہ میں شامل کر دیا، اکابرین میں اسی کو شامل کیا جاتا ہے جس کو متفقہ طور پر تمام علمائے معتبرین تسلیم کرلیں اور اسے جماعت کا مقتداء مان لیں مگر یہاں پر یہ بات نہیں، ایک یا چند آدمیوں کے تسلیم کر لینے سے کوئی شخص اکابر نہیں بن سکتا، یہاں پر جو قصور ہے وہ صرف اور صرف مفتی رشید احمد صاحب ہی کا ہے، تمام دیوبندیوں کا کوئی قصور نہیں، نہ انہوں نے ان کو اس قسم کی بے ہودہ باتوں کے لکھنے کو کہا ہے مفتی صاحب کی غلط باتوں کی وجہ سے تمام دیوبندیوں کو مجرم ٹھہرانا عدل و انصاف کے تقاضوں کے سراسر خلاف ہے، اس بارے میں صرف مفتی صاحب کو مجرم ٹھہرایا جاسکتا ہے، کہ "کَلَّا لَاتَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی" ان باتوں کی وجہ سے دیوبندی حضرات خود مفتی صاحب کے خلاف ہیں۔

اسی طرح وقتی طور پر میں نے گزارہ کر کے اپنے آپ کو بھی شکست سے بچالیا اور اپنی جماعت کو بھی

سر بلند کردیا، مگر اس بحث و مباحثہ کے بعد میری آنکھیں کھل گئیں، میں نے جان لیا کہ اگر یہ نامعقول کتاب ''انوار الرشید'' اسی طرح باقی رہی تو قیامت تک کے لیے دیوبندی حضرات گستاخِ رسول ٹھہرائے جائیں گے اور ان کے مخالفین بھی ہمیشہ اس راہ سے ان پر حملہ آور ہوتے رہیں گے، اس کتاب میں ایسی ہولناک اور خطرناک باتیں ہیں اگر ان کو ایٹم بم بھی کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا، کیونکہ اگر کوئی مخالف ان کو اعتراضاً پیش کرے تو نہ ان کا کوئی شافی جواب ہے اور نہ ان کی کسی قسم کی کوئی تسلی بخش تاویل بھی ہوسکتی ہے مخالفین سے ہر وقت ہمارا واسطہ پڑتا ہے عام قسم کے بے خبر شوریدہ سر ملاؤں اور رٹے رٹائے دیوبندی کہلانے والے بیچاروں کو کیا پتا وہ نہ تو کسی کے اعتراض کے جواب دینے کے قابل اور نہ کسی پر اعتراضاً سوال کرنے کے لائق، ہر طرح سے ڈوڈی پھال (نکمے) ان میں مخالفین کا سامنا کرنے کی تاب کہاں، بس وہ صرف دیوبندی کہلانے اور خالی ڈینگیں ہانکنے کے شیر ہیں،

میں نے اوپر والا تمام قصہ اُستاذ محترم حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ کو جا کر سنایا تو وہ حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کے خلاف مفتی رشید احمد صاحب کی حد درجہ توہین آمیز باتیں جوانہوں نے اپنی کتاب ناصواب ''انوار الرشید'' میں لکھی ہیں سن کر حد درجہ حیران اور پریشان ہوگئے اور نہایت غمگین ہو کر فرمایا کہ بیٹے بس جلدی کرو، پیارے محبوب حضرت محمد کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور دیوبندی بزرگوں کی عزت کی حفاظت کے لیے تیار ہو جاؤ مفتی صاحب نے اچھا نہیں کیا، اگر تم نے سُستی کی تو اس کا نتیجہ تمام دیوبندیوں کے لیے بہت خراب نکلے گا، کرے کوئی بھرے کوئی کے مصداق قیامت تک دیوبندی حضرات مخالفین کی تنقید کا نشانہ بنتے رہیں گے، پھر پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توہین پر خاموش رہنا مومن مسلمان کا کام بھی نہیں، چاہے توہین کرنے والا کوئی بھی ہو، اپنا ہو یا غیر ہو۔

ہم نے مفتی صاحب کے شاگردوں کو مفتی صاحب کی کتاب ''انوار الرشید'' کی ہولناک غلطیوں سے آگاہ کیا، ہمارا خیال تھا کہ ہماری باتیں یہ لوگ مفتی صاحب تک پہنچا دیں گے اور وہ کچھ تدارک کریں گے مگر بار بار یاد دلانے پر بھی انہوں نے کچھ نوٹس نہ لیا، تو ہم نے مفتی صاحب کو متنبہ کرنے اور مخالفین کو

مفتی صاحب کی کتاب سے بیزاری دکھانے کے لیے زہر یلے تیر کے نام سے رسالہ چھپوا کر نشر کر دیا اور یہ رسالہ مفتی صاحب کے پاس بھی بھیج دیا مگر اس سے مفتی صاحب کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔

ہمارا خیال تھا کہ مفتی صاحب اپنی عادت شریفہ کے مطابق اپنی نہایت ہولناک اور حد درجہ خطرناک غلطیوں کو مان کر فوراً ان کی تردید کر دیں گے، ہمارا دل بھی مطمئن ہو جائے گا، اور دیوبندی حضرات سے بھی مخالفین کا اعتراض اٹھ جائے گا، مگر کافی عرصہ گزر جانے پر بھی مفتی صاحب نے کچھ نہ کیا، ہم نے مایوس ہو کر اس رسالہ ''زہر یلے تیر'' کے دوسرے ایڈیشن کو قدرے تفصیل کے ساتھ چھپوا کر اپنے بڑے بڑے علمائے کرام کے پاس بھیجنے کا ارادہ کیا، تا کہ وہ مفتی صاحب کو فہمائش کر کے ان کی کتاب ''انوار الرشید'' کی حد درجہ گندی اور غلط باتوں کی تردید پر آمادہ کریں، ہم نے صرف ارادہ ہی کیا تھا کہ مفتی صاحب کی کتاب انوار الرشید کا چوتھا ایڈیشن پوری آب و تاب کے ساتھ منظر عام پر نظر آیا جس میں پہلے ایڈیشنوں سے بھی کہیں زیادہ نامعقول باتیں درج تھیں۔

اس کے بعد ہم نے رسالہ ''زہر یلے تیر'' کا دوسرا ایڈیشن شائع کر دیا اور جہاں تک ممکن ہو سکا ہم نے اس کو ملک کے بڑے بڑے علمائے کرام کے پاس بھی بھیجا اور مفتی صاحب کے پاس بھی ارسال کیا اور اس کے ساتھ ایک لمبا چوڑا خط بھی ان کے پاس لکھ کر روانہ کیا اس خط میں ہم نے لکھا کہ آپ کی کتاب ''انوار الرشید'' میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حد درجہ گستاخیاں ہیں اور ان کے علاوہ اس میں دوسری حد درجہ غلط باتیں بھی تحریر ہیں۔ اگر آپ سے بھول ہوگئی ہے تو آپ کھلے دل سے تحریری طور پر ان کی تردید کر کے مخالفین کے حملوں سے دیوبندیوں کی جان چھڑائیں، امید قوی ہے کہ آپ اپنی عادت شریفہ کے مطابق اپنی غلطیوں کو تسلیم کرنے اور صحیح و سچی بات ماننے میں اپنی سبکی محسوس ہرگز نہ کریں گے، جیسے کہ آپ نے اپنی کتاب انوار الرشید ص ۲۲۷ طبع چہارم میں فرمایا ہے کہ ''صحیح بات تسلیم کر لینے میں ہماری کوئی سبکی نہیں بلکہ یہ عین عزت ہے دنیا و آخرت دونوں میں اور غلطی پر مصر رہنا دنیا و آخرت میں دونوں جگہ ذلت ہے'' ہم نے غلطیوں کو تسلیم کر کے تحریری طور پر ان کی تردید کرنے کی نیازمندانہ عرض مفتی صاحب سے اس

لئے کی تا کہ مخالفین کا نزاع ختم ہو جائے "انوار الرشید" کے پہلے ایڈیشن میں رنگین والا خواب موجود ہے مگر چوتھے ایڈیشن میں اس کو کسی کے اعتراض کرنے پر نکال دیا گیا ہے، اسی طرح اگر اس کتاب سے قابلِ اعتراض مواد نکال دیا جائے یا اس کی اشاعت بند کر دی جائے تو اس سے نزاع ختم نہ ہوگا بلکہ جوں کا توں رہے گا کیونکہ اس کتاب کے پہلے نسخے لوگوں کے پاس موجود ہیں، دیوبندیوں کے مخالفین وہی پیش کر کے اعتراضات کر سکتے ہیں، جب تحریری طور پر ان قابلِ اعتراض مواد کی تردید ہو جائے گی تو پھر بس نزاع ختم۔ اگر باوجود اس کے پھر بھی کوئی مخالف اعتراض کرے گا تو مفتی صاحب کی تحریری تردید دکھا کر اسے خاموش کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح بار بار یاد دلانے پر بھی جب بھی مفتی صاحب کی طرف سے ان کی قابلِ اعتراض باتوں کی تردید شائع نہ ہوئی اور انہوں نے ہمارے خط کا بھی کوئی جواب نہیں دیا تو ہم نے یقین کر لیا کہ مفتی صاحب نے جو کچھ اپنی کتاب میں لکھا ہے وہ جان بوجھ کر ہی لکھا ہے اگر بھول جاتے تو ان باتوں کی تردید ضرور کرتے، اب اس میں ہمارا کیا قصور؟ جناب قصور ہو نہ ہو اس دور میں قصوروار لوگ قصور بتلانے والے کو الٹا قصوروار ٹھہرا دیتے ہیں۔

اس رسالہ زہریلے تیر کے شائع کرنے سے مفتی رشید احمد صاحب کے شاگردوں اور معتقدوں میں سے کچھ بے وقوف قسم کے گستاخِ رسول اندھے ملاں ہم پر سخت ناراض ہوئے اور پیٹھ پیچھے ہماری شکایت کرنے لگے ان میں سے ایک حد درجہ گستاخِ رسول پاگل ملاں نے ہمارے پاس ایک خط لکھ کر بھیجا، جس میں لکھا تھا کہ تمہارے رسالہ زہریلے تیر کو میں نے جوتے لگا کر اور چیر پھاڑ کر نذرِ آتش کر دیا ہے تم نے ایک بزرگ عالمِ دین کے خلاف لکھ کر اس کی سخت توہین کی ہے تم دونوں استاد و شاگرد دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے ہو یعنی مسلمان ہی نہ رہے، تم توبہ کرو اور مفتی صاحب سے جا کر اپنی گستاخی کی معافی مانگو، ورنہ عذابِ قبر اور نارِ جہنم کے لیے تیار ہو جائے۔

اس گستاخِ رسول پاگل مُلاں پر ہمیں حد درجہ حیرانی بھی آئی اور ہنسی بھی، حیرانی اس لیے کہ اس

بد بخت کو حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے پر تو کسی قسم کی ناراضگی مفتی صاحب پر نہ آئی لیکن صد عزت واحترام مفتی صاحب کو متنبہ (خبردار) کرنے پر اس قدر غصہ آیا کہ بالکل ہی باولہ ہو گیا اس رسالہ میں قرآن مجید کی آیتیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں لکھی ہوئی تھیں اور ان کے علاوہ جگہ جگہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کا اسم شریف بھی لکھا ہوا تھا۔

اس گستاخ رسول بد بخت پاگل ملاں نے اس کو جوتے لگا کر اور چیر پھاڑ کر آگ میں ڈال دیا، ہم کو کافر و مرتد کہتے کہتے آیات واحادیث اور اسم شریف اللہ اور اسم شریف محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حد درجہ بے ادبی اور گستاخی کی وجہ سے خود دائرہ اسلام سے کوسوں دور نکل گیا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و تذلیل کرنے والے کی طرفداری کر کے آپ کو ایذا پہنچا کر قرآن مجید کے ارشاد وَالذین یؤ ذو ن رسول اللہ لھم عذاب الیم کے تحت مزید عذاب الٰہی اور غضب خداوندی کا مستحق ٹھہرا۔

میں نے عرض کیا تھا کہ اس پاگل ملاں پر ہمیں ہنسی بھی آئی، وہ اس لیے کہ مفتی رشید احمد صاحب کا یہ دیوانہ مرید حد درجہ گستاخ رسول ہونے کے علاوہ معتزلہ کی طرح عذاب قبر کا بھی منکر ہے مگر آج اس نے کمال کر کے ہمارے لیے عذاب قبر کو مان لیا۔ واہ واہ

پیارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں کسی گستاخ رسول کی گستاخانہ باتوں کو برا جاننے کی بجائے صحیح و درست سمجھنا اور پھر گستاخ رسول کی طرفداری کرنا، اور گستاخ رسول کی گستاخانہ باتوں کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو کافر و مرتد کہنا حد درجہ جرأت کی بات ہے، یہاں پر تو مسلمان کے دین و ایمان کا سوال ہے، کسی گستاخ رسول کی طرفداری کرنے یا اس کی گستاخانہ باتوں کا نوٹس نہ لینے سے تو اپنے ایمان کا جنازہ اٹھ جاتا ہے۔

ہمیں مفتی رشید احمد صاحب سے کسی قسم کی ذاتی رنجش نہیں اور نہ ان سے کسی قسم کی کوئی چپقلش ہے، اگر اس قسم کی کوئی بات ہوتی تو ہم مفتی صاحب کے ادب واحترام کو ملحوظ خاطر ہرگز نہ رکھتے، اور اس آڑ میں

معاندانہ لہجہ اختیار کر کے زبان قلم سے جو کچھ کہنا ہوتا کہہ دیتے۔مگر

"مارا خیال سرجنگ نیست۔۔وگرنہ مجالِ سخن تنگ نیست" جذبہ ایمانی کے تحت ہم صرف اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی بات کرتے ہیں،ہم نے رسالہ زہریلے تیر بھی فقط اس لیے لکھا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و ناموس محفوظ رہے اور اس پر آنچ نہ آنے پائے ،باقی کسی کی مرضی کسی گستاخ رسول کے مقابلہ میں حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرفداری کر کے اپنے ایمان کو بچائے یا گستاخِ رسول کی طرفداری کر کے اپنے ایمان کو گنوائے ،اس سے ہمیں سروکار نہیں، ہم تو ہر حال میں اپنے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت اپنی طاقت کے مطابق ضرور کریں گے، جیسے ہمارے بزرگانِ دین کرتے چلے آئے ہیں، یہ ہرگز نہ دیکھیں گے کہ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کون ہے، اپنا ہے یا پرایا ہے،بس گستاخ رسول ہی تو ہے،اس بات پر کسی کے ناراض ہونے کی ہمیں پرواہ نہیں ،

دشنام اگرچہ وہ ترشدہ مزار دے
یہاں وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

(نذیر الحق دشتی النقشبندی)

(زہریلے تیر ص ۳ تا ۸،قریبی ڈاکخانہ بھونگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان)

دیوبندی نذیر الحق نے دیوبندی مفتی رشید احمد کو درج ذیل فتاوی سے نوازا

(۱)ان کی کتاب میں حد درجہ قابل اعتراض باتیں (۲)بیہودہ باتیں کرنے والا (۳)مفتی رشید دیوبندی بزرگ نہیں (۴)اس کی ناہنجار کتاب (۵)بیہودہ باتیں لکھنے والے (۶)دیوبندی حضرات رشید احمد کے خلاف (۷)اس کی کتاب انوار الرشید نا معقول (۸)اس کتاب کی وجہ سے دیوبندی قیامت تک گستاخ رسول ٹھریں گے (۹)اس کتاب میں ہولناک اور خطرناک باتیں اگر ان کو ایٹم بم بھی کہا جائے بیجا نہ ہوگا (۱۰)اگر کوئی اعتراض کرے تو دیوبندیوں کے پاس کوئی شافی جواب نہیں (۱۱)اور ان گستاخیوں کی

کوئی تاویل بھی نہیں ہو سکتی (۱۲) حضور ﷺ کی شان کے خلاف مفتی رشید احمد کی حد درجہ توہین آمیز باتیں (۱۳) اس کتاب میں ہولناک غلطیاں (۱۴) نہایت ہولناک اور حد درجہ خطرناک غلطیاں (۱۵) حد درجہ گندی اور غلیظ باتیں (۱۶) اس کتاب کے چوتھے ایڈیشن میں اور بھی زیادہ نامعقول باتیں (۱۷) کتاب انوار رشید میں حضور ﷺ کی حد درجہ گستاخیاں ہیں اور دوسری حد درجہ غلط باتیں ہیں (۱۸) نئے ایڈیشن سے رنگین والا واقعہ نکال دیا ہے لیکن اس سے اعتراض ختم نہیں ہوتا (۱۹) دیوبندی مفتی رشید احمد نے جو کچھ اس کتاب میں لکھا ہے جان بوجھ کر لکھا ہے۔

مفتی رشید احمد کے شاگردوں کی دھلائی

(۲۰) دیوبندی مفتی کے شاگردوں اور معتقدوں میں سے کچھ بے وقوف قسم کے گستاخ رسول اندھے ملاں (۲۱) ان میں سے ایک حد درجہ گستاخ (۲۲) پاگل ملاں (۲۳) اس رسالے ''زہریلے تیر'' کو دیوبندی نے جوتے مارے، چیر پھاڑ ڈالا اور جلا دیا (۲۴) اس گستاخ رسول پاگل ملاں پر حد درجہ حیرانی (۲۵) اس بدبخت کو حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے پر تو کسی قسم کی ناراضگی مفتی صاحب پر نہ آئی (۲۶) بالکل ہی باولہ ہو گیا (۲۷) اس گستاخ رسول بدبخت پاگل، ملاں نے اس کو جوتے لگا کر اور چیر پھاڑ کر آگ میں ڈال دیا (دیوبندی کہتا ہے از ناقل) ہم کو کافر و مرتد کہتے کہتے آیات و احادیث اور اسم شریف اللہ اور اسم شریف محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حد درجہ بے ادبی اور گستاخی کی وجہ سے خود دائرہ اسلام سے کوسوں دور نکل گیا (۲۸) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و تذلیل کرنے والے کی طرفداری کر کے آپ کو ایذا پہنچا کر قرآن مجید کے ارشاد والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم کے تحت مزید عذاب الٰہی اور غضب خداوندی کا مستحق ٹھہرا (۲۹) پاگل ملاں (۳۰) مفتی رشید احمد صاحب کا یہ دیوانہ مرید حد درجہ گستاخ رسول (۳۱) معتزلہ کی طرح عذاب قبر کا بھی منکر ہے (۳۲) اس کا گستاخِ رسول کی طرفداری کرنے یا اس

کی گستاخانہ باتوں کا نوٹس نہ لینے سے تو اس کے اپنے ایمان کا جنازہ نکل گیا۔

''زہریلے تیر'' کتاب لکھنے والوں کی قسمت میں دیوبندی فتوے

(۳۳) بزرگ عالم دین کی سخت توہین کرنے والے (۳۴) دونوں استاد و شاگرد دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے (۳۵) مسلمان ہی نہ رہے (۳۶) توبہ کریں (۳۷) مفتی رشید احمد سے اپنی گستاخی کی معافی مانگیں (۳۸) عذابِ قبر اور نارِ جہنم کے لیے تیار ہو جائیں

دیوبندی مولوی عبدالغفور صادق آبادی کی حق گوئی

دیوبندی مولوی عبدالغفور صادق آبادی صاحب لکھتے ہیں:

یہ دیکھو میرے ہاتھ میں یہ کتاب ''انوار الرشید'' ہے، یہ کتاب مستطاب و لا جواب فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی والے کی سوانح عمری ہے، اس کو مرتب کرنے والے مولانا احتشام الحق آسیا آبادی اور مولانا نور المقتدی ہیں اور یہ کتاب مفتی صاحب نے خود اپنی نگرانی میں مرتب کرائی ہے، جیسے کہ اس کتاب کے مقدمہ میں خود لکھتے ہیں کہ ''روزانہ جو کچھ لکھتے رہے ساتھ ہی ساتھ میں اسے بنظر اصلاح دیکھتا رہا تا کہ کوئی امر خلاف واقع (غلط) اور نا مناسب تحریر میں نہ آئے (ماشاءاللہ خدا کرے ایسا ہی ہو)

اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ کتاب اب بالکل صحیح ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی غلط اور نا مناسب تحریر نہیں ہے حالانکہ اس کتاب میں حد درجہ نا مناسب و نا معقول باتیں تحریر ہیں، ایسی باتیں جن کی اس قسم کے ذمہ دار عالمِ دین سے توقع نہیں کی جا سکتی، اس کتاب میں ایسی باتیں دیکھ کر سر پیٹتے اور مفتی صاحب اور اس کتاب کے مرتب کرنے والے مولانا احتشام الحق آسیا آبادی اور مولانا نور المقتدی دونوں کے علم و دانش پر ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے اس کتاب میں مفتی صاحب کی تعریف و توصیف کے ضمن میں شعوری طور پر اور لاشعوری خوابوں کی بنیاد پر ایسی ناشائستہ اور بے ہودہ باتیں لکھی گئی ہیں، جس کے پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور دل دہل جاتا ہے اور زبان پر بے ساختہ کلمات استغفر اللہ اور لا حول ولا قوۃ

جاری ہو جاتے ہیں اگر چہ یہ کتاب بظاہر انوار الرشید یعنی مفتی صاحب کی ''نورانی شعاعیں'' کے نام سے دکھائی گئی ہے، مگر حقیقت میں یہ ایک بدترین ترکش ہے جس میں تمام اہل اسلام کے دلوں کو مجروح کرنے والے حد درجہ گندے اور زہریلے تیر سجائے گئے ہیں۔

بہت روپیہ پیسہ خرچ کر کے مفتی صاحب اس ناہنجار و نامعقول کتاب کو اپنے اندھے مقلدوں اور جی حضوریوں کے لیے چھپوا کر نشر کروار ہے ہیں، اب شاید اس کا چوتھا ایڈیشن چل رہا ہے، مگر چور کی داڑھی بھی تنکا کے مصداق اس کتاب سے ترساں ولرزاں (خوفزدہ) بھی رہتے ہیں، اس کتاب کی کتابت کرنے والے مفتی صاحب کے ایک خوشامدی کاتب نے آپ کے پاس ایک ایسا خوشامدانہ خط لکھا جس میں اس نے اس مردود کتاب کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے، یہاں تک کہ اس نے اس کم بخت کتاب کو کتاب مبارک تک کہہ ڈالا، اس خط کے آخر میں لکھا کہ'' خدا کرے مجھ ایسے ناہنجار کو بھی اس مجموعہ سے کچھ حصہ نصیب ہو جائے، امین والسلام،

مفتی صاحب نے اس خوشامدی کے خوشامدانہ خط سے خوش ہو کر خوف و امید کے ملے جلے انداز میں اس خط کا جواب کچھ یوں دیا۔

''جناب کاظمی صاحب السلام علیکم آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا، کتاب سے آپ کے انتفاع اور اس سے تاثر کی خبر باعث سکون ہوئی، ورنہ مجھے تو ہر وقت یہی خطرہ لگا رہتا ہے کہ خدانخواستہ (اس کتاب پر) یہ محنت اور مصارف (خرچہ) سب کچھ ضائع تو نہیں ہو رہا، اس سے بھی زیادہ پریشانی دامن گیر رہتی ہے کہ خدانخواستہ یہ عمل (یہ کتاب) میری آخرت کی بربادی کا سبب نہ ہو، اور سفر عمرہ میں بھی یہی دعا رہی کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی خیر عطا فرمائیں اور اس کے شر سے حفاظت فرمائیں۔ دیکھئے کتاب'' انوار الرشید'' (ص ۲۷۲، طبع اول)

مفتی صاحب کا خدشہ صحیح نکلا اس کتاب میں شر و خرابی اپنے پوری جوبن سے سامنے آ گئی، عمل برباد گناہ لازم تمام کیا کرایا ضائع ہو گیا، آخرت کی خدا خیر کرے، ہمیں اس کا بے حد افسوس ہے کہ اگر چہ ہم

دوسرے مسلمانوں کی طرح اس کتاب کے زہریلے تیروں کے خودستائے ہوئے ہیں مگر پھر بھی دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو اس کتاب (انوار الرشید) کے شروخرابی سے اپنی امان و پناہ میں رکھے، خیر اس کے علاوہ یہ بھی سنئے کہ مفتی صاحب اس کتاب کے مقدمہ میں خود یہ بھی فرماتے ہیں کہ "میں نے اس کتاب انوار الرشید" کے اضافات کو بھی بغرض اصلاح حرفاحرفا دیکھا ہے، اگر اس میں کوئی قباحت (شرو خرابی) ہے تو وہ میرے نفس کی خباثت ہے۔ (انوار الرشید ص ۶ جلد اول)

کتاب "انوار الرشید" میں قباحت اور پھر وہ مفتی صاحب کے نفس کی خباثت توبہ توبہ ہمیں ایسا ہرگز نہ کہنا چاہیے، یہ الفاظ تقاضائے ادب کے سراسر خلاف ہیں واللہ ہمیں بالکل اچھے نہیں لگ رہے، اور مفتی صاحب کو بھی اپنی اس کم بخت کتاب سے اس قدر خوفزدہ ہو کر شکست خوردگی اور بے چارگی کا اظہار ہرگز نہ کرنا چاہیے یہ دشمنِ دین کتاب مفتی صاحب کی اپنی خودساختہ و پرداختہ ہے، کہیں باہر کی نہیں، گھر کو آگ لگی گھر کے چراغ سے۔"

دیکھو بھائی، لفظ جوڑ کھائیں یا نہ کھائیں مطلب صحیح ہو یا نہ ہو، ہم تو ہر حال میں مفتی صاحب کی عزت و احترام کا خیال رکھیں گے اگرچہ انہوں نے اپنے لیے خود خباثت کا لفظ استعمال کیا ہے مگر ان کے حق میں ہم خباثت کا لفظ استعمال ہرگز نہ کریں گے زیادہ سے زیادہ بس یہی کہہ سکتے ہیں کہ کتاب "انوار الرشید"، یعنی مفتی صاحب کی اس ناہنجار نامعقول ترکش سے نکلنے والے تیروں کی قباحتیں آگے ملاحظہ فرمائیں۔

زاہدو ایک نظر دیکھ لو تم بھی کیا کیا۔۔۔۔۔ رنگ و نوک و پلک جو یار کی تصویر میں ہے

(زہریلے تیر، ص، ۹ تا ۱۱، ناشر بھونگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان)

دیوبندی مولوی عبدالغفور کی اپنے مفتی رشید احمد پر فتاوی کی بھرمار

(۱) مفتی رشید کی کتاب میں حد درجہ نامناسب و نامعقول باتیں (۲) ایسی باتیں جن کو دیکھ کر دیوبندیوں کو سر پیٹنے اور اسکے لکھنے والوں کے علم پر ماتم کرنے کو دل کرتا ہے (۳) اس کتاب میں ناشائستہ

اور بیہودہ اور ایسی باتیں جن کو پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے اور دل دہل جاتے اور زبان پر بے ساختہ استغفر اللہ اور لاحول ولاقوۃ کے الفاظ جاری ہو جاتے ہیں (۴) اس کتاب میں بدترین ترکش ہیں (۵) اس کتاب میں اہل اسلام کے دلوں کو مجروح کرنے والے حددرجہ گندے اور زہریلے تیر ہیں (۶) یہ کتاب نانہجار اور نامقبول ہے (۷) دیوبندی مفتی کے اندھے مقلد اور جی حضوری۔۔۔(۸) مردود کتاب (۹) کم بخت کتاب (۱۰) اس کتاب میں شر و خرابی پورے جوبن سے سامنے آ گئی (۱۱) اس کتاب کی وجہ سے عمل برباد، گناہ لازم اور کیا کرایا ضائع (۱۲) دیوبندی اس کتاب کے زہریلے تیروں کے ستائے ہوئے (۱۳) یہ کتاب دین دشمن ہے اور دیوبندی مفتی کی خود ساختہ و پرداختہ ہے (۱۴) دیوبندی مفتی کی نانہجار نامعقول ترکش سے نکلنے والے تیروں کی قباحتیں۔۔

قباحت اول

دیوبندی مفتی کی بدبختی اور اس پر دیوبندیوں کے زوردار فتوے

دیوبندی مفتی عبدالغفور صاحب لکھتے ہیں:

"مفتی رشید احمد صاحب کے نزدیک امریکی صدر مسٹر ریگن کی شکل صورت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شکل وصورت کی شبیہ ہے۔"

(مفتی رشید احمد صاحب از ناقل) لکھتے ہیں کہ

ایک عالم نے اپنا خواب لکھ کر پیش کیا کہ میں نے خواب میں صدر امریکہ ریگن کو دیکھا کہ وہ دارالافتاء والارشاد میں آیا ہے اور حضرت والا کے انتظار میں ہے حتی کہ نماز کا وقت ہوگیا، آپ تشریف لائے، آپ کے سر پر عمامہ (پگڑی) تھا اور آپ نے بہت محبت کے ساتھ مسٹر ریگن سے معانقہ کیا (یعنی اس کو گلے لگا کر ملے) مزاج پرسی کے بعد اس سے امامت کے لیے فرمایا، اس نے کہا کہ میں مسافر ہوں، میں نے تعجب سے حضرت والا سے دریافت کیا کہ آپ نے ایک کافر کو امامت کے لیے کیسے فرمایا: حضرت نے فرمایا کہ یہ ریگن نہیں بلکہ اس نے اس کی شکل بنا رکھی ہے، حضرت والا (مفتی صاحب) نے نماز

پڑھائی نماز سے فراغت کے بعد حضرت بنظر غائر (بے حد پیار و محبت کی نگاہ سے) مسٹر ریگن کی صورت دیکھ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ یہ صورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کی شبیہ ہے۔ (دیکھئے کتاب انوار الرشید ص ۲۴۵ طبع اول)

ہم جانتے ہیں کہ خواب ایک بے اختیاری چیز ہے ایسے گندے خواب یا تو خواب دیکھنے والے کی باطنی کیفیت کی عکاسی کرتے ہیں یا شیطانی وسوسے ہوتے ہیں، اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوتے۔ مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ مفتی صاحب نے اس نامعقول اور حد درجہ گندے کافرانہ خواب کو جس میں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حد سے بڑھ کر توہین و تذلیل ہے اپنے اندھے مقلدوں کو اپنی طرف مزید متوجہ کرنے کے لیے اس کی تعبیر یوں کر دی؟

تعبیر ان شاء اللہ حضرت اقدس قدس سرہ کے فیض سے اس ناکارہ کے ذریعہ اہل اقتدار یعنی ملک کے حکمرانوں کو ہدایت ہوگی، علاوہ ازیں بندہ کے لیے دین کی بدولت دنیاوی وجاہت کی بشارت ہے۔ (دیکھئے کتاب انوار الرشید ص ۲۴۶ طبع اول)

مفتی صاحب کی یہ تعبیر صحیح نہیں، اگر اس کی یہ تعبیر صحیح ہوتی تو اس کا کوئی نہ کوئی نتیجہ ضرور ظاہر ہوتا، اس خواب کو سالہا سال گزر گئے اس دوران ملک کے حکمران مر گئے، مارے گئے، جیلوں میں بند ہوئے۔ پھانسی چڑھے، ملک بدر ہوئے لیکن مفتی صاحب کے ہاتھوں ان میں سے کسی کو ہدایت نہ ملی، اگر مفتی صاحب کی ہدایت یہی ہے تو اس سے اللہ کی پناہ چاہیے، پھر مفتی صاحب کی تعبیر میں یہ بات کہ دین کی بدولت دنیاوی وجاہت یعنی دنیاوی شان و شوکت کی بشارت ہے تو یہ بات کسی طرح درست نہیں کیونکہ دین کی بدولت دینی شان و شوکت حاصل ہوتی ہے اور دنیا کی بدولت دنیاوی شان و شوکت حاصل ہوتی ہے مگر دین کی بدولت دنیاوی شان و شوکت حد درجہ قابلِ حیرت ہے۔

یاد رکھئے کہ یہ خواب سراسر شیطانی خواب ہے، اگر بالفرض قابلِ تعبیر مانا جائے تو پھر اس کی صحیح تعبیر یہ ہوسکتی ہے کہ اس خواب میں مفتی صاحب کی باطنی کیفیت کی طرف اشارہ ہے کہ مفتی صاحب کا روحانی

تعلق حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں بلکہ امریکہ کے صدر یعنی امریکیوں سے ہے، ان کی محبت ان کے دل میں جاگزیں ہے، اور ان کو اپنا امام و پیشوا کی طرح جانتا ہے اور دین کی بدولت دنیا حاصل کرتا ہے اور اس خواب میں مفتی صاحب کی باطنی کیفیت دکھا کر خواب دیکھنے والے کو تنبیہ کی گئی ہے کہ یہ جو تمہارا پیر صدر امریکہ کو اپنا امام بنانے والا ہے اور اسے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح سمجھتا ہے تو تمہاری پیروی کے قابل نہیں، اس سے دور بھاگو۔

اس کے بعد ہم یہاں پر مفتی صاحب کے حق میں ان کے احترام کے پیش نظر کچھ کہنے سے تو قاصر رہے، ہاں البتہ اس قدر کہنے کی جسارت ہم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اور مرتبے کے پیش نظر ضرور کر سکتے ہیں، کہ اس نہایت ذلیل گندے کافرانہ خواب کو سننے کے بعد اللہ جانے مفتی صاحب کے علم و عقل کہاں کھو گئے تھے۔ کیا وہ جانتے نہ تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ **من رأنی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یمثل فی صورتی** یعنی جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا پس بلاشبہ مجھ ہی کو دیکھا، اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔ (بخاری شریف)

جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شکل وصورت شیطان اختیار نہیں کر سکتا، اور خواب میں آپ کی شکل وصورت میں نہیں آسکتا تو بلاشبہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اس کی شکل وصورت میں نہیں آسکتے، امریکہ کا ایک کافر صدر جو شیطان الانس اور حد درجہ اشطن الشیاطین یعنی شیطانوں کا شیطان ہے، آپ اس کی شکل وصورت میں کیسے آسکتے ہیں، اور وہ آپ کی شکل وصورت میں کیسے آسکتا ہے، پھر بھی سوچئے کہ کیا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شکل وصورت (نعوذ باللہ) مسٹر ریگن کی سی تھی، افسوس صد افسوس۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

(زہریلے تیر، ص ۱۱۱ تا ۱۱۴ ناشر بھونگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان)

دیوبندی مفتی رشید احمد پر دیوبندی مولوی کی کرم نوازیاں

(۱) نامعقول خواب (۲) حد درجہ گندہ خواب (۳) کافرانہ خواب (۴) اس خواب میں سرکار ﷺ کی حد سے بڑھ کر توہین وتذلیل ہے (۵) یہ خواب سراسر شیطانی ہے (۶) دیوبندی مفتی رشید احمد کا روحانی تعلق حضور ﷺ سے نہیں بلکہ امریکی صدر یعنی امریکیوں سے ہے (۷) دیوبندی مفتی ان کو اپنا امام وپیشوا مانتا ہے (۸) اس خواب میں دیوبندی مفتی کی باطنی کیفیت کی طرف اشارہ ہے (۹) یہ دیوبندی مفتی پیروی کے قابل نہیں ہے (۱۰) نہایت ذلیل گندہ کافرانہ خواب

قباحت دوم

دیوبندی مفتی رشید احمد کی مزید گستاخیاں

دیوبندی مولوی عبدالغفور صاحب لکھتے ہیں:

''مفتی رشید احمد صاحب شکل وصورت میں ہوبہو حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہم شکل ہیں۔'' لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضرت اقدس (مفتی صاحب) دامت برکاتہم کو حسن باطنی اور روحانی قوت کے ساتھ حسنِ ظاہری اور جسمانی طاقت سے بھی نوازا ہے، تمام اعضاء میں اعتدال وتناسب میانہ جسامت کشیدہ قامت یعنی درمیانہ قد سے کچھ لمبا سینہ وشکم برابر کف پاء میں گہرائی یعنی پاؤں کے تلوے درمیان سے اوپر کو اٹھے ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ میں بھی اعتدال وتناسب تھا قد مبارک درمیانہ سے کچھ لمبا تھا، سینہ وشکم آپس میں برابر تھے، پاؤں کے تلووں میں گہرائی تھی ان صفات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت والا (مفتی صاحب) کو توافق (مشابہت اور برابری) کی دولت عطا فرمائی۔ (دیکھئے کتاب انوار الرشید ص۳۲ طبع چہارم)

کس منہ سے کعبہ کو جاؤ گے غالب ☆ شرم تم کو مگر آتی نہیں ہے

ایمانداری سے فرمایئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ کھلی توہین وتذلیل نہیں چہ نسبت خاک را بعالم پاک، اس سے تو ہمیں یہ معلوم ہو رہا ہے کہ مفتی صاحب گویا شاید کہ حضور کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی شکل وصورت کے بارے میں امت کے متفقہ عقیدے کا علم نہیں یا حد درجہ بڑھاوے کی وجہ سے ان کی عقل اڑ گئی ہے یا کچھ ارادے ہی اور ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کسی بھی صفت میں چاہے ظاہری ہو یا باطنی کوئی شخص آپ جیسا نہیں ہو سکتا، اور نہ کوئی اس قسم کا دعوی بھی کر سکتا ہے، جیسے نبوت کا دعویٰ کرنے والا بھی جھوٹا ہے، اسی طرح حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہم شکل ہونے کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہوگا۔ حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک کروڑوں اربوں احسن واجمل یعنی حد درجہ خوبصورت انسان ہوئے مگر ان میں سے کسی نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہم شکل ہونے کا دعویٰ نہیں کیا، اگر چہ بہت سے لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا مگر کسی نے حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہم شکل ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔

یہاں پر نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اللہ جانے مفتی صاحب کو اسی سال کی عمر میں کیا بات سوجھی کہ انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، جھٹ سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہم صورت وہم شکل ہونے کا دعویٰ کر کے دنیا کو محوِ حیرت کر دیا، نبوت تو باقی ایک آدھے قدم سے بھی کم فاصلے پر رہ گئی تھی خدا جانے کیوں ہمت ہار بیٹھے، اگر بادابادکرتے ہوئے فوری طور پر نبوت کا دعویٰ بھی کر دیتے تو اس سے کیا فرق پڑ سکتا تھا۔

کہہ رہی حشر میں وہ آنکھ شرمائی ہوئی
ہائے کیسی اس بھری محفل میں رسوائی ہوئی۔

مفتی صاحب کے ایک معتقد مولانا صاحب نے کہا کہ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہم شکل تھے، جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم شکل ہو سکتے ہیں تو مفتی صاحب کیوں نہیں ہو سکتے؟ میں نے کہا کہ واہ مولانا صاحب پہلے تو آپ کے علم وعقل کا ماتم کرنا چاہیے اور پھر عرض کرنا چاہیے کہ وہ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے اور گوشہ جگر تھے، کیا مفتی صاحب بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے اور گوشہ جگر ہیں۔

باپ دادا کی شکل وصورت کی علامتیں اولاد میں ہوتی ہی رہتی ہیں، بخاری شریف کی روایت کے مطابق حضرت امام حسن میں صرف ان کے سینہ مبارک سے اوپر تک حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شکل وصورت کی فقط علامتیں تھیں، نہ کہ تمام جسم مبارک بعینہ حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرح تھا، پھر یہ کہ حضرت امام حسن نے خود ایسا دعویٰ کبھی نہیں کیا، مفتی صاحب نے تو اپنے سر سے لے کر پاؤں کے تلوؤں تک بعینہ حضور کے ہم شکل و ہم صورت ہونے کا دعویٰ بڑے فخر وغرور سے کر رکھا ہے اگر حضرت امام حسن یا حضرت امام حسین کی شکل وصورت بعینہ حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح ہوتی تو اجماع امت قائم نہ ہوتا، علمائے امت نے تو متفقہ طور پر فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی دوسرے نبی علیہ السلام کا ہم شکل کوئی نہیں ہوسکتا، جو کوئی ایسا دعویٰ کرے گا وہ بالکل غلط کار ہوگا۔

(زہریلے تیر، ص،۱۴ تا ۱۷ انا شر بھونگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان)

دیوبندی عبدالغفور کی طرف سے مفتی رشید پر فتاوی کی بارش

(۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کھلی توہین وتذلیل (۲) دیوبندی مفتی کو امت کے متفقہ عقیدے کا علم نہیں (۳) یا ان کی عقل اڑ گئی ہے (۴) یا دیوبندی مفتی کے کچھ ارادے ہی اور ہیں (۵) دیوبندی مفتی صاحب حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہم شکل ہونے کے دعوے میں جھوٹے ہیں (۶) دیوبندی مفتی نبوت کے قریب (۷) دیوبندی مفتی غلط کار (۸) مفتی صاحب نے تو اپنے سر سے لے کر پاؤں کے تلوؤں تک بعینہ حضور کے ہم شکل و ہم صورت ہونے کا دعویٰ بڑے فخر وغرور سے کر رکھا ہے (یہ بھی دیوبندیوں کے نزدیک گستاخی ہے از ناقل)

قباحت سوم

دیوبندی مفتی رشید احمد کا حضور ﷺ کا ہم مثل و ہم مرتبہ ہونے کا دیوبندی اقرار

دیوبندی مولوی عبدالغفور صاحب لکھتے ہیں:

’’مفتی رشید احمد صاحب در حقیقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں۔‘‘

لکھتے ہیں ۔کہ ایک داخل سلسلہ عالم نے اپنا خواب لکھا کہ میں نے خواب دیکھا کہ غالبا بوقت ظہر سڑک کے قریب ایک مسجد سے گزر رہا خیال ہوا کہ نماز پڑھ لوں مسجد کے اوپر یعنی چھت پر نماز کا انتظام ہے ایک گول زینہ ہے مسجد اور گول زینہ بعینہ دار الافتاء کی مسجد اور حضرت والا کے زینہ کی طرح زینہ کی ایک طرف حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دوسری طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں، اسو قت یہ خیال تھا کہ اوپر حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ بندہ (حضور کی زیارت سے مشرف ہونے کی غرض سے) جلدی میں چڑھا تو منہ کے بل حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدموں میں گرا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت پیار و محبت سے ہاتھوں میں لیا کمر اور منہ سے مٹی جھاڑی اور ساتھ ہی فرما رہی تھیں، کہ میرے بیٹے کو چوٹ تو نہیں آئی، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکڑ کر چڑھایا مگر سابق کی طرح منہ کے بل گرا۔ تقریباً پانچ دفعہ ایسا ہی ہوا، بالآخر ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زور لگا کر کسی طرح اوپر چڑھایا اوپر جا کر دیکھتا ہوں کہ بجائے حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مفتی صاحب چہل قدمی فرما رہے ہیں، غالباً خواب ہی خواب میں اس کی وجہ یہ مفہوم ہوئی کہ اس میں مفتی صاحب کے لیے بشارت ہے۔ (انوار الرشید ص ۲۸۴، طبع چہارم)

خواب دیکھنے والے نے صرف اس قدر اشارہ کر دیا کہ اس میں مفتی صاحب کے لیے بشارت ہے اللہ جانے کس چیز کی بشارت ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم مثل ہونے کی یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبے کو پہنچنے کی، اس بیچارے کو اس سے مزید کچھ کہنے کی ہمت نہ ہوئی، مگر مفتی صاحب کو اس خواب کی تعبیر میں اصول تعبیر کے تحت خواب دیکھنے والے کے مفہوم کو بھی پیش نظر ضرور رکھنا چاہیے تھا اور اس کی تعبیر میں یوں کہنا چاہیے تھا کہ بلاشبہ اس خواب میں مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم مثل ہونے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبے کو پہنچنے کی بشارت ہے، مگر افسوس کہ مفتی صاحب ایسے نڈر اور حد درجہ بہادر انسان اس طرح تعبیر کرنے سے خوف کھا گئے اور پھر تھوڑی سی طرح دے کر یہ تعبیر کر دی کہ۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ بندہ عاجز محسن اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ دکھا رہا ہے، جو اس دربار عالی

تک رسائی کا سبب ہے،الخ (دیکھئے کتاب ''انوارالرشید'' ص ۲۸۵ طبع چہارم)

(زہریلے تیر ص ۱۷۰، ناشر بھونگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان)

قارئین کرام! آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ اس دیوبندی مولوی نے اپنے مفتی کے بارے میں کیسے کیسے انکشافات کئے ہیں۔

قباحت چہارم

دیوبندی مفتی رشید احمد صاحب کے دل پر آیاتِ قرآنی کا نزول

دیوبندی مفتی عبدالغفور صاحب لکھتے ہیں:

''مفتی رشید احمد صاحب کے دل پر آیاتِ قرآنی کا نزول ہوتا ہے۔''

مفتی صاحب خود فرماتے ہیں کہ بسا اوقات بیداری میں بھی قلب پر حسبِ حال آیات مبارکہ کا ورود (نازل) ہوتا ہے، حضرتِ والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے واردات قلبیہ بکثرت آیاتِ قرآنیہ ہوتے تھے، (یعنی والد صاحب کے دل پر بھی آیاتِ قرآنی نازل ہوتی تھیں) دیکھئے کتاب انوار الرشید ص ۲۷۹ طبع چہارم)

آگے لکھتے ہیں کہ حضرت والا (مفتی صاحب) کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا عجیب معاملہ یہ ہے کہ نیند کی حالت میں کوئی آیت رحمت و بشارت یا اس مضمون کی کوئی حدیث قلب پر وارد ہوتی ہے اور اسی حالت میں آنکھ کھل جاتی ہے، اکثر و بیشتر آیاتِ قرآنیہ ہی وارد (نازل) ہوتی ہیں، اور گاہے گاہے احادیث رحمت و بشارت کا ورود بھی ہوتا ہے، حضرت والا عرصہ دراز سے اسی حالتِ مبارکہ سے مشرف ہیں۔ اب واردات (نازل ہونے والی آیاتِ مبارکہ اور القاء ہونے والی احادیث شریفہ) کے ضبط (لکھنے اور جمع کر کے کتابی شکل میں لانے) کا اہتمام کیا تھا مگر چونکہ بفضل اللہ تعالیٰ ان بشارات کا ورود (نازل) بہت کثرت سے ہونے لگا ہے، اس لیے حضرت والا نے ان کے ضبط کرنے (لکھنے اور کتابی شکل میں لانے سے) منع کر دیا ہے، دیکھئے (کتاب انوار الرشید ص ۲۸۸ طبع چہارم۔)

اچھا ہوا کہ مفتی صاحب نے خود پر نازل ہونے والی آیاتِ مبارکہ اور القا ہونے والی احادیثِ شریفہ کولکھ کر کتابی شکل میں منظر عام پر لانے سے منع کردیا، ورنہ تماشہ بن جاتا، موجودہ ترتیب کے برعکس صرف آیاتِ رحمت و بشارت پر مشتمل ایک جداگانہ قرآن مجید تیار ہوکر لوگوں کے ہاتھوں میں آجاتا اور حدیث شریف کی بھی ایک عجیب وغریب کتاب اپنی جداگانہ طرز وترتیب سے منظرِ عام پر آجاتی، امت پہلے ہی شدید اختلافات سے دوچار ہے اللہ رحم کرے، مفتی صاحب کے اپنے نئے مرتب کردہ قرآن و حدیث کے منظر عام پر آنے کا اللہ جانے کیا نتیجہ نکلتا۔ مفتی صاحب کی کتاب ''انوارارلرشید'' پہلے ہی سے اہلِ اسلام کے دلوں کو گھائل کرنے کے لیے کافی ہے۔

یہ یادرہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آپ کی امت میں سے آج تک کسی نے کوئی ایسا دعویٰ نہیں کیا، بڑے بڑے صاحبِ کمال اولیاء اللہ خدا تعالیٰ کے مقبول ترین بندے بڑے بڑے صاحبِ علم وعرفان ہوئے مگر کسی نے کوئی ایسی جرات نہیں کی، حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک کاتب وحی نے اس قسم کا دعویٰ کیا تھا تو آپ نے اسے کتابت سے ہٹا دیا تھا جو بعد میں مُرتد ہوگیا تھا۔ حد درجہ تعجب کی بات ہے کہ اس قسم کا عجیب وغریب دعویٰ اس آخری دور میں مفتی صاحب نے ہی کر کے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔

نہ تو ہم بھوکے پیدا ہوئے تھے ہم نہ پیاسے پیدا
ہوگئے روگ یہ دنیا کی ہوا سے پیدا

(زہریلے تیر ص ۱۸، ناشر بھوتگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان)

قباحتِ پنجم

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَه دیوبندی مفتی کی صفت

دیوبندی مولوی عبدالغفور صادق آبادی لکھتا ہے:

''قرآن مجید کی آیت مبارکہ، وماعلمناه الشعر ومایبنغی له مفتی رشید احمد صاحب کی صفت ہے۔''

مفتی صاحب خود فرماتے ہیں، کہ ایک صالح طالبِ علم نے خواب میں میرے بارے میں کسی بزرگ کو فرماتے سنا، وَمَا عَلَّمناہ الشِّعرَ وَمَا یَنبَغِی لَه (یعنی اے پیغمبر ہم نے آپ کو شاعری کا علم نہیں دیا اور وہ آپ کی شایانِ شان بھی نہیں) میں اس کو علوم قرآن کی بشارت سمجھتا ہوں ،

وَّ مَا ذٰلِکَ عَلَی اللهِ بِعَزِیزٍ O (پ۱۳، ابراھیم) میں پہلے بھی شعر بہت کم کہتا تھا اس (بشارت) کے بعد بالکل چھوڑ دیا۔ دیکھئے۔ (کتاب ''انوار الرشید'' ص ۱۹۰، ۲۶۹ طبع چہارم)

یہ آیت مبارک صرف خاصہ صفتِ رسول ہے، اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہوسکتا۔ اس آیت کا مطلب ہے کہ حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی شاعر نہیں نہ خدا تعالیٰ نے آپ کو شعر و شاعری سکھائی ہے، اور نہ شعر و شاعری کرنا آپ کی شایانِ شان ہے، کسی اور کی شان کے خلاف نہیں بلکہ دوسروں کے لیے عطائے الٰہی اور حد درجہ کمال کی علامت ہے۔ اگر شاعری گندی اور بُری چیز ہوتی تو بعض صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین بڑے بڑے ولی و بزرگ، آئمہ کرام، علماء فضلاء شعر و شاعری نہ کرتے، مفتی صاحب کا یہ دعویٰ کہ اس آیت کا مصداق میں بھی ہوں اور یہ آیتِ میرے حق میں بھی ہے، میں پہلے بھی شعر بہت کم کہا کرتا تھا اب اس آیت کے وارد ہونے کے بعد بالکل چھوڑ دیا تو یہ مفتی صاحب کی اونٹ پر چڑھ کر چھپنے والی بات ہے یا اسّی سال عمر ہونے کی وجہ سے ان پر بڑھاپے کے اثرات کی وجہ سے ہے یا ان کی نیت میں کچھ فتور ہے، ورنہ اس کتاب انوار الرشید میں مفتی صاحب کی عربی فارسی اور اردو میں شعر و شاعری بھرپور انداز میں درج ہے۔

چنانچہ اسی کتاب کے ص ۱۸۸ پر لکھتے ہیں کہ مسعود اختر حضرت (مفتی صاحب) کا تاریخی نام ہے، آپ عربی نظم میں بطور تخلص اپنا نام مسعود لاتے ہیں، اور اردو نظم میں اختر، یہاں پر صرف مفتی صاحب کی دو حد درجہ متکبرانہ نظمیں پیش کی جاتی ہیں، ان سے آپ مفتی صاحب کے مزاج کا بھی اندازہ کرسکتے ہیں۔

اے پرستارِ ہوا اے بندہ نفس پلید۔۔۔ اے گرفتار و اسیر دامِ شیطان مرید۔۔۔۔ مذہب اسلام کو برباد تو نے کر دیا۔۔۔۔ خانہ ابلیس کو آباد تو نے کر دیا،

دین و مذہب کی اڑا دیں دھجیاں تو نے لعین
لعنتیں برسا رہا ہے تجھ پہ ہر اک بالیقین
بن کے نیزہ کی سناں سینہ تیرا میں پھاڑ دوں

اس سے معلوم ہوا کہ مفتی صاحب ایک بہت بڑے شاعر ہیں، اگر باوجود اس کے خود کو، وَمَا عَلَّمنَاہ الشِّعرَ وَمَا یَنبَغِی لَہ کے مصداق ٹھہرائیں اور کہیں کہ میں شاعر نہیں ہوں، تو وہ خود جانیں، ہم تو یہ فیصلہ آپ کے سپرد کر کے چپ ہو جاتے ہیں۔

(زہریلے تیر ص ۲۰، ناشر بھونگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان)

(۱) دیوبندی مفتی کا حضور ﷺ کی صفت خاصہ کو اپنے لیے ثابت کرنا (۲) یہ مفتی صاحب کی اونٹ پر چڑھ کر چھپنے والی بات ہے (۳) یا اسّی سال عمر ہونے کی وجہ سے ان پر بڑھاپے کے اثرات کی وجہ سے ہے (۴) یا ان کی نیت میں کچھ فتور ہے۔

دیوبندی مفتی سرکار ﷺ کا گستاخ دیوبندی فتوی

اس حوالے میں دیوبندی مفتی نے سرکار ﷺ کی صفت خاصہ کو اپنے لئے ثابت کیا ہے اس پر دیوبندیوں کا فتوی بھی دیکھ لیجئے کہ دیوبندی مولوی سرکار ﷺ کی صفت دوسروں میں ماننے والے پر کیا حکم لگاتا ہے دیوبندیوں کے معتبر ترین رسالے میں لکھا ہے۔

"کسی کو معاذ اللہ نبی کریم ﷺ کا شریک ٹھرانا بھی بدترین گستاخی و کفر ہے۔"

(سوط الحق، ۳۲)

اس فتوے کی وجہ سے یہ دیوبندی مفتی گستاخ و کافر ہو گیا۔

قباحت ششم

والطیبات للطیبین یہ آیت دیوبندی مفتی کی شان

دیوبندی مولوی لکھتا ہے:

قرآن مجید کی آیت

وَ الطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ(سورۃ نور آیت 26) مفتی رشید احمد صاحب کی شان ہے۔

مفتی رشید احمد صاحب خود فرماتے ہیں کہ بحمد اللہ میں الخبیثات للخبیثین کی فہرست میں نہیں بلکہ وَ الطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ کی فہرست میں ہوں۔(دیکھئے کتاب انوار الرشید ص ۲۱۵ طبع اول اور طبع چہارم)

قرآنِ کریم کی اس آیت سے مفتی صاحب خود کو پاک اور طاہر ثابت کر رہے ہیں، حالانکہ سورۃ نور کی یہ آیت واقعہ افک کے موقعہ پر حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برأت میں نازل ہوئی تھی، اگرچہ اس میں عموم بھی ہے مگر مفتی صاحب کا یہ قرآنی آیت پیش کر کے اپنی زبانی اپنے پاک اور طاہر ہونے کا دعویٰ کرنا، حد درجہ معنی خیز ہے، آج تک کسی نے کوئی ایسا دعویٰ نہیں کیا۔

(زہریلے تیر، ناشر بھونگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان، ص ۲۳)

قباحت ہفتم

دیوبندی مفتی رشید احمد عفت و پاکدامنی میں حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح

دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں:

''مفتی رشید احمد صاحب عفت و پاکدامنی میں حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح ہیں۔''

لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس (مفتی صاحب) کی بالکل جوانی میں جب کہ ابھی تک آپ کی شادی بھی نہیں ہوئی تھی آپ پر ایک عورت ایسی مفتون (عاشق) ہوگئی کہ قد شغفها حبا (القرآن) یعنی بے شک حضرت یوسف علیہ السلام کی محبت اس عورت کے دل میں کھب گئی) تک معاملہ پہنچ گیا وہ اپنے جذبات چھپا نہ سکی بات ظاہر ہونے پر حضرت والا (مفتی صاحب) سے بھی بدگمانی کا خدشہ تھا، اس حالت میں آپ کے والد نے خواب میں آپ کا کُرتہ پیچھے سے پھٹا دیکھا اس وقت حضرت اقدس اپنے آبائی

وطن لدھیانہ میں تھے اور آپ کے والد خیر پور سندھ میں اتنی مسافت بعیدہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضرت کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام جیسا تزکیہ (عفت و پاکدامنی) ظاہر فرمایا۔

(دیکھئے کتاب انوار الرشید ص ۲۸ طبع چہارم)

(زہریلے تیر، ص ۲۰، ناشر بھونگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان)

دوسروں کے بارے میں گلے پھاڑ پھاڑ کر بولنے والے یہاں کیوں خاموش ہیں

قباحت ہشتم

دیوبندی مفتی رشید احمد انبیاء علیہم السلام کی صفات والے

دیوبندی مولوی عبدالغفور لکھتا ہے:

"مفتی رشید احمد صاحب بیک وقت عالم فقیہ محدث ولی اور انبیاء علیہم السلام کی صفات والے ہیں۔"

لکھتے ہیں کہ مفتی رشید احمد صاحب جیسا عالم، فقیہ، محدث، ولی اور زاہد بمشکل ہی ملے گا، ایک دو صفات کا تو کسی میں یکجا ہونا ممکن ہے لیکن مفتی صاحب ایسے جامع جمیع صفات شاذ و نادر ہی پائے جاتے ہیں۔ (دیکھئے کتاب "انوار الرشید" ص ۲۰ طبع چہارم)

یہاں پر مفتی رشید احمد صاحب کی چھ صفتیں بیان کی گئی ہیں، جن کی صحیح ہونے کی تصدیق مفتی صاحب نے خود کر دی ہے (۱) عالم یعنی علمِ دین کو خوب جاننے والا (۲) فقیہ یعنی سمجھدار علمِ دین کے ہر پہلو کو اچھی طرح سمجھنے والا (۳) محدث یعنی حدیث شریف کا حد درجہ ماہر (۴) ولی یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست اور باطنی راز و رموز کو جاننے والا یہ ہے مفتی صاحب کا دعویٰ مگر یاد رکھئے کہ ان صفات کے حامل انسان ایسے گل ہرگز نہیں کھلاتے جیسے مفتی صاحب نے اپنی کتاب "انوار الرشید" میں کھلائے ہیں (۵) زاہد یعنی تارک دنیا، دنیا و دولت سے بالکل کنارہ کش اور بیزار گدڑی پوش، روکھی سوکھی پر گزارا کرنے والا، مگر مفتی صاحب کے زاہد ہونے کا حال شاید آپ کو معلوم ہے، یہ محل یہ گاڑیاں یہ بنگلے یہ جاگیریں اور جائیدادیں، ستائیس

لاکھ کی صرف خالی کار، حد درجہ شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ اور دولت و دنیا کی ریل پیل یہ سب کچھ مفتی صاحب کا زہد ہے، اگر زہد اسی کا نام ہے تو ہم اس قسم کے زہد سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں (۶) جامع جمیع صفات حضرات انبیاء علیہم السلام ہی ہوتے ہیں، ان حضرات کے بغیر کوئی دوسرا شخص جامع صفات نہیں ہوسکتا، جو شخص اس قسم کا دعویٰ کرے آگے خود فیصلہ کریں (یہاں دیوبندی مفتی بھی حکم لگانے سے شرما گیا ہے۔ از ناقل)

(زہریلے تیر ص، ۲۵ ناشر بھونگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان)

دیوبندی مفتی کی مزید گوہر افشانیاں

یہ ہیں مفتی صاحب کی وہ گوہر افشانیاں جوانہوں نے اپنی کتاب ناصواب ''انوار الرشید'' میں کی ہیں، اس رسالہ میں گنجائش نہ ہونے کے سبب ہم نے صرف ان اوپر کی چند اہم باتوں پر اکتفاء کیا ہے، ورنہ اس کتاب میں مفتی صاحب کی بے شمار باتیں ہیں جو بے حد عجیب و غریب اور حد درجہ مضحکہ خیز ہیں، چلو آپ کی حیرانی میں اضافہ کرنے کے لیے اوپر کی باتوں کے علاوہ یہاں پر کچھ اور باتیں بھی نہایت اختصار کے ساتھ برائے نمونہ عرض کئے دیتے ہیں، لیجئے سنئے اور سر دھنئے، مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ۔

☆......میں اللہ کی رحمت کے سمندروں میں غوطہ زن ہوں۔ (انوار الرشید)

☆......میرے گھر میں نور برس رہا ہے۔ (انوار الرشید)

☆......میرا قد و قامت سرو کی مانند خوبصورت ہے۔ (انوار الرشید)

☆......میرے بڑے بڑے اُستاد اور بڑے بڑے جید علمائے کرام معصیت کار اور خطا کار ہیں، میں متبع شریعت و سنت ہوں۔ (انوار الرشید)

☆......میں علوم نبوت کمال تفقہ اور کمال تقویٰ سے حد درجہ بہرہ مند ہوں۔ (انوار الرشید)

☆......حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی میرے ڈاکیہ اور میرے مرید ہیں۔ (انوار الرشید)

☆......میں بعینہ امام ابوحنیفہ ہوں۔ (انوار الرشید)

☆......میں ہر لحاظ سے امام مالک ہوں، امام مالک ہونے کا خیال مفتی صاحب کے دماغ میں اس قدر اُتر گیا کہ انہوں نے اپنے آپ کو یقینی طور پر امام مالک جان کر اپنے ایک غریب بیچارے نوکر کا نام جاریہ مالک یعنی امام مالک کی باندھی رکھ کر اس غریب کو مذکر سے مونث یعنی نر سے مادہ بنادیا۔(انوار الرشید)

اسی طرح مفتی صاحب کی یہ کتاب اس قسم کی بےہودہ اور مضحکہ خیز باتوں سے بھری پڑی ہے، عرصہ سترہ سال سے عقیدت کے دبیز پردوں کے نیچے چھپی رہی اور اس پر کسی مرد آزاد کی تنقیدی نگاہ نہ پڑی، تھوڑی دیر کے لیے اگر عقیدت کے پردوں کو ہٹا کر اس کا تنقیدی جائزہ ہو جائے، تو حیرت انگیز طور پر یہ تمام کی تمام کتاب حد درجہ واہیات اور مضحکہ خیز ثابت ہوگی۔

(زہریلے تیر ص، ۲۷، ناشر بھونگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان)

دیوبندی مفتی رشید احمد نبوت کی دہلیز پر

دیوبندی مولوی عبدالغفور اپنے دیوبندی مولوی رشید احمد کی نبوت کا راز فاش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

خیر مفتی رشید احمد صاحب کی جو باتیں آپ پچھلے صفحات میں پڑھ چکے ہیں، ہم نے تو ان پر جو تبصرہ کیا ہے وہ آپ کے سامنے ہے، اب ذرا آپ بھی سوچیں کہ آخر کار ان باتوں سے مفتی صاحب کا مقصود و منشاء ہی کیا ہے؟ ان باتوں سے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ مفتی صاحب نے خیر ہی سے نبوت کے دعویٰ کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے، نبوت کے تمام لوازمات حاصل کر کے کورس بھی پورا کر لیا ہے اور اپنی تاریخ پیدائش قرآن مجید میں بتا کر آگے بھی نکل گئے ہیں، اب دیکھنا صرف یہ ہے کہ مفتی صاحب کس قسم کی نبوت کا دعویٰ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، صحیح طور پر تو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے مگر مفتی صاحب کی باتوں سے تو صاف معلوم ہو رہا ہے کہ مثیل محمد نبی ہونے کا ارادہ کیے ہوئے ہیں، اس سے کم پر راضی نہیں۔

دیکھئے! مفتی صاحب نے خود کو مثیل محمد نبی ثابت کرنے کے لیے سب سے پہلے یہ کام کیا کہ انہوں

نے حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امریکی صدر مسٹر ریگن کی شکل وصورت میں دکھا کر شاید یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ۔اس کے بعد فرمایا کہ میری شکل وصورت ہو بہو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسی ہے،حتی کہ میرے پاؤں کے تلوے بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاؤں کے تلووں کی طرح ہیں۔

پھر فرمایا کہ حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم در حقیقت میں ہی ہوں۔

پھر فرمایا کہ مجھ پر آیاتِ قرآنی کا نزول ہوتا ہے اور میرے دل پر احادیث شریفہ القاء ہوتی ہیں۔

پھر فرمایا کہ میں نبی کی طرح گنا ہوں سے معصوم ہوں۔

اس کے بعد فرمایا کہ قرآن مجید کی آیت وَمَا علمناه الشعر میری صفت ہے۔

پھر فرمایا کہ قرآن مجید کی آیت والطیبات للطیبین میری شان ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ میں انبیاء علیہم السلام کی طرح جامع جمیع صفات ہوں۔

(یہ معلوم ہوا کہ مفتی صاحب کی یہ تمام باتیں ''انوار الرشید'' کے سب ایڈیشنوں میں پائی جاتی ہیں، صرف ریگن والا خواب چوتھے ایڈیشن میں نہیں)

یہ باتیں تفصیل کے ساتھ پچھلے صفحات میں گزر چکی ہیں، یہ باتیں مفتی صاحب کو مثیل محمد نبی بنانے کے لیے کافی ہیں، زیادہ کی ضرورت نہیں، تمام لوازماتِ نبوت فراہم ہوگئے، کورس پورا ہوگیا، بس اب صرف مفتی صاحب بلا کسی خوف وخطر کے اپنے مثل محمد نبی ہونے کا اعلان کردیں، ماننے والوں کی کمی نہیں، پاکستان میں ہر قسم کے لوگ مل جاتے ہیں، اللہ ہی تمہارا بیڑا پار۔

ہم مفتی صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ جب وہ مثیل محمد نبی ورسول ہونے کا اعلان کریں گے تو لوگ ہر طرف سے جوق در جوق امنڈ پڑیں گے، اور مفتی صاحب کو فوراً مثیل محمد نبی ورسول مان کر ان کا کلمہ لا الہ الا اللہ مفتی رشید احمد رسول اللہ پڑھتے ہوئے ان کی امت میں شامل ہوجائیں گے، ڈرنے اور خوف کھانے کی اب بالکل ضرورت نہیں، ماحول حد درجہ سازگار ہے، ہم مفتی صاحب کو اس لیے یقین دلا رہے ہیں کہ جب ہم نے مفتی صاحب کی کتاب ''انوار الرشید میں لکھی ہوئی مفتی صاحب کی ان

باتوں کو جوگزر چکی ہیں غلط کہا تو اس پر مفتی صاحب کے مرید و معتقد ہم پر سخت ناراض ہوئے اور مفتی صاحب کی ان غلط باتوں کو صحیح اور درست کہنے لگے، اس سے ہم نے اندازہ کرلیا کہ جب مفتی صاحب کے لکھے ہوئے کالے کلوٹے بے جان منجمد لفظوں کو ہزار بار غلط ہونے کے باوجود بالکل صحیح اور درست ماننے لگے تو ایسے لوگ حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہم شکل و ہم صورت چٹے گورے جی دار مفتی رشید احمد صاحب کو مثیل محمد نبی و رسول ماننے میں کیا دیر کریں گے، اب بتائیے کہ اس ماحول میں مفتی صاحب کے علم و عقل کا ماتم کریں یا مفتی صاحب کے مرید و معتقدوں کے دین و ایمان کا۔

قیس کا ماتم کریں یا کریں فرہاد کا
دونوں یاد آئے ہمیں کوہ و بیابان دیکھ کر

مفتی رشید احمد صاحب نے جو اپنی کتاب سے ڈر کر اس کے شر سے پناہ مانگی ہے، جیسے کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں تو سوچئے کہ یہ کیوں؟ کیا ان کی اس کتاب میں جن اور بھوتوں کا بسیرا تھا یا کانا دجال اپنے کانے گدھے کے ساتھ اس میں چھپا بیٹھا تھا۔ جو اس کے شر سے پناہ مانگ رہے تھے دراصل وہ شر جس سے مفتی صاحب پناہ مانگتے تھے، وہ شر ان کی کتاب میں چھپا ہوا ان کا دعویٰ نبوت مثیل محمد ہے، وہ ڈرتے تھے کہ میدان صحیح طور پر ہموار ہونے سے پہلے کہیں راز فاش نہ ہوجائے، آخر مفتی صاحب کے اندر میں کوئی چور تھا تو ڈرے، ورنہ اپنی کتابوں سے کون ڈرتا ہے، جب مفتی صاحب کی کتاب پہلی بار چھپ کر منظرِ عام پر آئی اور اس میں مفتی صاحب کے دعویٰ نبوت مثیل محمد کے ارادہ کرنے پر کسی کی نگاہ نہ پڑی تو مفتی صاحب جو پہلے اس سے ڈرتے تھے اب مطمئن ہوگئے اور ان کا خوف جاتا رہا، اب انہوں نے جان لیا کہ کچھ ہونے والا نہیں، سب بُدھو مار کہ ہیں، کچھ نہیں کہیں گے ان کو یہ خیال نہیں آیا کہ۔

ہر پیشہ کمال مبر کہ خالی است
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

اس کتاب کے پہلے ایڈیشن کے بغیر کسی دوسرے ایڈیشن میں انہوں نے اپنی اس کتاب کے شر سے

پھر پناہ نہ مانگی، یہاں تک کہ کتاب کے چوتھے ایڈیشن تک جا پہنچے، اور ہر بار کتاب کی ضخامت بڑھاتے گئے اور اس میں اپنی نبوت مثیل محمد کی تائید میں ہر بار مزید باتوں کا اضافہ کرتے گئے، اسی طرح اندھی عقیدت کے دبیز پردوں کے پیچھے مفتی صاحب کا ارادہ نبوت مثیل محمد حقیقی صورت اختیار کرنے کے لیے پروان چڑھتا رہا اور بڑھتا رہا، کہاں تک ''سو دن چور کے ایک دن سادھ کا'' تمام مراحل طے کر کے منزلِ مقصود پر پہنچ کر مثیل محمد نبی و رسول کا اعلان ہونے ہی والا تھا کہ مفتی صاحب کی شُر سے بھرپور بد بخت کتاب ''انوار الرشید'' ہم ایسے مست دیوانوں یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سچے دانا، بینا غلاموں کے ہاتھ لگ گئی، ہم نے اس میں شر ہی شر کو دیکھ کر شور مچانا شروع کر دیا، نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔

مفتی صاحب جس اپنی شریر کتاب کے شُر سے ڈرتے تھے، آخر کار وہ کم بخت کتاب اپنی پوری قوت و صلابت کے ساتھ بھوت بن کر مفتی صاحب کے سامنے ناچنے لگی، تمام بنا بنایا کھیل بگڑ گیا، مفتی صاحب کو لینے کے دینے پڑ گئے، اور نبوت مثیل محمد حاصل ہونے کی بجائے ان کو حد درجہ پریشانی و پشیمانی حاصل ہوئی اور رسوائی و بدنامی منافع میں رہے اب۔

گل و گل چیں کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر

تُو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

قارئین کرام! دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مفتی رشید احمد صاحب کو ان کی اپنی نامراد کتاب ''انوار الرشید'' کے شر سے اور ہم سب کو نفس و شیطان کے شر سے محفوظ رکھے۔ امین

یارب العالمین بجاہ سید المرسلین وصلی اللہ علیہ و سلم

(زہریلے تیر، ص ۲۸ تا ۳۱، ناشر بھونگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان)

دیوبندی مفتی عبدالغفور کے اپنے دیوبندی مفتی کے بارے میں بھیانک انکشافات

(۱) مفتی صاحب نے خیر ہی سے نبوت کے دعویٰ کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے (۲) نبوت کے تمام لوازمات حاصل کر کے کورس بھی پورا کر لیا ہے (۳) مثیل محمد نبی ہونے کا ارادہ کیے ہوئے ہیں، اس سے کم

پر راضی نہیں (۴) مفتی صاحب نے خود کو مثیل محمد نبی ثابت کرنے کے لیے سب سے پہلے یہ کام کیا (۵) دیوبندی مفتی کا کہنا حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم در حقیقت میں ہی ہوں (۶) اب صرف مفتی صاحب بلا کسی خوف وخطر کے اپنے مثیل محمدی ہونے کا اعلان کر دیں (۷) مفتی صاحب کے علم و عقل کا ماتم کریں یا مفتی صاحب کے مرید و معتقدوں کے دین وایمان کا (۸) اس میں اپنی نبوت مثیل محمد کی تائید میں ہر بار مزید باتوں کا اضافہ کرتے گئے (۹) اسی طرح اندھی عقیدت کے دبیز پردوں کے پیچھے مفتی صاحب کا ارادہ نبوت مثیل محمد حقیقی صورت اختیار کرنے کے لیے پروان چڑھتا رہا اور بڑھتا رہا (۱۰) منزلِ مقصود پر پہنچ کر مثیل محمد نبی و رسول کا اعلان ہونے ہی والا تھا (۱۱) مفتی صاحب کی شر سے بھرپور بدبخت کتاب ''انوار الرشید'' (۱۲) دیوبندی نے اس کتاب میں شر ہی شر کو دیکھ کر شور مچانا شروع کر دیا، (۱۳) دیوبندی مفتی صاحب اپنی شریر کتاب کے شر سے ڈرتے تھے (۱۴) آخر کار وہ کم بخت کتاب اپنی پوری قوت و صلابت کے ساتھ بھوت بن کر مفتی صاحب کے سامنے ناچنے لگی (۱۵) دیوبندی مفتی کا تمام بنا بنایا کھیل بگڑ گیا (۱۶) مفتی صاحب کو لینے کے دینے پڑ گئے (۱۷) نبوت مثیل محمد حاصل ہونے کی بجائے ان کو حد درجہ پریشانی و پشیمانی حاصل ہوئی اور رسوائی و بدنامی منافع میں رہے۔

دیوبندیو! اپنے اس مفتی کو ان سوالات کے جواب دو

دیوبندی مولوی عبدالغفور مفتی رشید احمد کے معتقدین سے سوالات کرتے ہوئے لکھتا ہے

مفتی رشید احمد صاحب کے معتقدین سے چند مختصر سوالات

(**س۱:**)۔فرمایئے کہ کیا مفتی رشید احمد صاحب کی کتاب ''انوار الرشید'' بالکل صحیح درست کتاب ہے۔''

(**س۲:**) کیا مفتی رشید احمد صاحب نے اپنی اس کتاب میں واشگاف غلطیاں نہیں کیں؟

(**س۳:**) کیا خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک کٹر کافر مسٹر ریگن کی شکل وصورت میں آ سکتے ہیں۔

(**س ۴:**) کیا مفتی رشید احمد صاحب کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہم شکل ہونے کا دعویٰ درست ہے۔

(**س ۵:**) کیا مفتی رشید احمد صاحب حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اور مرتبے کو پہنچ سکتے ہیں؟

(**س ۶:**) فرمایئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی کرنے والا کون ہوتا ہے؟

(**س ۷:**) کیا مفتی رشید احمد صاحب انبیاء علیہم السلام کی طرح سچ مچ جامع جمیع صفات ہیں۔"

(**س ۸:**) کیا مفتی رشید احمد صاحب حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح معصوم ہیں۔

(**س ۹:**) کیا مفتی رشید احمد صاحب کے دل پر آیات قرآنی کا ورود (نزول) ہوتا ہے۔

(**س ۱۰:**) کیا مفتی رشید احمد صاحب کا سن پیدائش اسلامی اور انگریزی قرآن مجید میں ہے؟

(**س ۱۱:**) کیا مفتی رشید احمد صاحب زاہد ہیں یعنی تارک دنیا ہر قسم کے دنیاوی تعلق اور عیش و آسائش سے دور گدڑی پوش روکھی سوکھی پر گزارا کرنے والے ہیں۔

(**س ۱۲:**) کیا مفتی رشید احمد صاحب حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

(**س ۱۳:**) کیا مفتی رشید احمد صاحب حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جیسے ہیں۔

(**س ۱۴:**) یا مفتی رشید احمد صاحب اپنے استاذوں اور دوسرے بڑے بڑے علماء سے علم میں بڑھ کر ہیں۔؟

(**س ۱۵:**) فرمایئے! کہ اگر اپنا ہم مسلک عالم ومولوی، استاذ و پیر حضور کریم ﷺ کی شان میں توہین و گستاخی کرے اس کی عیب پوشی کرنا، اس کی طرفداری کرنا اور اسے حق بجانب ٹھہرانا اور اسے تنبیہ نہ کرنا بے دینی اور بے ایمانی کی علامت تو نہیں۔

(**س ۱۶:**) فرمایئے کہ مفتی رشید احمد صاحب کو توہین رسالت کے ارتکاب پر تنبیہ کرنے والے

مومن ومسلمان ہیں یا فاسق و فاجر۔؟

(**س ۷ا:**) فرمائیے کہ مفتی رشید احمد صاحب کی توہین گستاخی دیکھ کر خاموشی اختیار کرنا، کفر ہے یا اسلام؟

یہ چند مختصر سوالات ہیں ان کے جوابات ہمیں درکار ہیں، ہم آپ کے صحیح جوابات کے منتظر ہوں گے، شکریہ

خیر اندیش! عبدالغفور مہتمم مدرسہ تحفیظ القرآن والعلوم الشرعیہ عید گاہ صادق آباد

(زہریلے تیر ص ۳۲، ناشر بھونگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خاں)

نـوٹ ! ہم نے اس کتاب پر اپنی طرف سے کوئی تبصرہ نہیں کیا یہ سب دیوبندیوں کا آپس کا کھیل ہے جو ہم نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے

﴿حوالہ نمبر ۶﴾

دیوبندی قاضی مظہر حسین بمقابلہ سپاہ صحابہ کے ضیاء الرحمٰن دیوبندی

دیوبندی مولوی ضیاء الرحمٰن محمود احمد عباسی کے نظریات سے متاثر

اپنے ہی دیوبندی مولوی کے عقائد ونظریات کا پردہ چاک کرتے ہوئے قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

ہمارے دینی مدارس میں اس اہم اسلامی عقیدہ ''خلافت راشدہ'' کی تعلیم وتدریس کا مستقل انتظام نہ ہونے کا نتیجہ ہے کہ طلبہ عموماً اس عقیدے سے ناواقف ہوتے ہیں اور مدارس سے فراغت پانے کے بعد یا زمانہ طالب العلمی میں ہی اگر وہ ابوالاعلیٰ مودودی صاحب بانی جماعتِ اسلامی کی کتاب ''خلافت و ملوکیت'' کا مطالعہ کر لیتے ہیں تو ان کے نظریات سے متاثر ہو جاتے ہیں اور اگر کسی کو محمود احمد صاحب عباسی کی کتابوں ''خلافتِ معاویہ ویزید تحقیق مزید'' اور حقیقت خلافت وملوکیت'' کے مطالعہ کی نوبت آتی ہے تو وہ انہی کے پیش کردہ نظریات کے گرویدہ ہو جاتے ہیں، اور پھر جب باطل نظریات کی سیاہی باطن میں جم

جاتی ہے تو پھر اہل حق کی تحقیق کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا چنانچہ مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب فاروقی بانی ومدیر اعلیٰ خلافتِ راشدہ جنتری اشاعت المعارف فیصل آباد کا بھی یہی حال ہے، وہ غالباً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں محمود احمد صاحب عباسی کے نظریات سے متاثر ہیں۔ اور چار خلفائے راشدین کی طرح ان کو قرآن کا موعودہ خلیفہ راشد قرار دیتے ہیں

(موعودہ خلافت راشدہ اور حضرت معاویہ کے نادان حامی (غالی گروہ) ص ۳۰ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

سپاہ صحابہ کا امیر مولوی ضیاء الرحمٰن دیوبندی قرآن کا محرف

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب ضیاء الرحمٰن دیوبندی کی قرآن میں تحریف معنوی کے راز کا انکشاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اور اس سلسلے میں وہ (ضیاء الرحمٰن دیوبندی از ناقل) اتنے غالی ہو چکے ہیں کہ قرآن مجید کی معنوی تحریف کا ارتکاب بھی کر لیتے ہیں

(موعودہ خلافت راشدہ ص ۳۰ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

اکابرین دیوبند پر رفض کا اثر اور کم علم وجاہل

دیوبندی مولوی ضیاء الرحمٰن لکھتا ہے:

(سوال) حضرت امیر معاویہ کو خلیفہ راشد کہنا کیسا ہے بعض اصحابِ اہل سنت بھی انہیں خلیفہ راشد کہنے سے ہچکچاتے ہیں، اس کے جواب میں مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں۔

اس معاملے میں میری رائے ان اصحاب کے بارے میں یہ ہے کہ ان پر رفض کے پروپیگنڈے کا اثر ہے اور حضرت امیر معاویہ کے بارے میں ہمارے بعض اہل سنت علماء کی مسلسل خاموشی ان کی کم علمی اور جہالت کی وجہ سے ہے۔

(موعودہ خلافت راشدہ ص ۳۰ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

دیوبندی مولوی ضیاء الرحمٰن کی خیانت، جہالت اور گمراہی

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

چونکہ ان (دیوبندی مولوی ضیاء الرحمٰن از ناقل) کا یہ مضمون خیانت و جہالت پر مبنی تھا، اور جو اہل السنّت والجماعت کے عقیدہ خلافت راشدہ سے ناواقف ہیں ان کی گمراہی کا خطرہ تھا اس لیے میں نے مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کی سالانہ روئیداد ۱۹۸۸ء میں ایک مضمون ''عقیدہ خلافت راشدہ اور امامت'' میں جہاں اہل تشیع کے عقیدہ امامت کی تردید کی وہاں مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب کے پیش کردہ نظریہ پر بھی تنقید کی اور لکھا کہ

کیا مولوی صاحب موصوف یہ بھی نہیں جانتے کہ حضرت امام حسن کی صلح کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جمہور اہل سنت برحق خلیفہ مانتے ہیں، لیکن اہل سنت کے کسی مفسر محدث متکلم مجتہد اور مجدد نے آپ کو خلیفہ راشد نہیں لکھا تو کیا یہ سارے اکابر اہل سنت شیعیت کے پروپیگنڈے سے متاثر تھے اور آیتِ استخلاف اور خلافت راشدہ کے بارے میں ان کی کوئی تحقیق نہیں تھی، العیاذ باللہ

(موعودہ خلافت راشدہ، ص۴۸، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

قاضی مظہر حسین کا اقرار کہ ضیاء الرحمٰن کے نزدیک اکابرین دیوبند کم فہم و جاہل تھے

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

مولوی ابوریحان صاحب پر لازم تھا کہ وہ اپنی قیاس آرائیوں کے بجائے ان حضرات اہل سنت کی باحوالہ عبارتیں نقل کرتے جنہوں نے حضرتِ امیر معاویہ کو خلیفہ راشد لکھا ہے میں نے یہ بھی لکھا کہ ''مولوی صاحب علمائے اہل سنت کو کم فہم اور جاہل کہہ رہے ہیں''

(موعودہ خلافت راشدہ، ص۴۸، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

ضیاء الرحمٰن دیوبندی کا مبلغ علمی

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

حالانکہ خود ان کا مبلغ علم یہ ہے کہ راشد کا معنی ہدایت دینے والا لکھ رہے ہیں، حالانکہ راشد کا معنی

ہدایت پانے والا ہوتا ہے، اور ہدایت دینے والے کو مرشد کہتے ہیں اگر مولوی صاحب کے کوئی پیر و مرشد ہیں تو کیا وہ ان کے بارے میں یہ کہیں گے کہ یہ میرے راشد ہیں یا یہ کہیں گے کہ یہ میرے مرشد ہیں۔

(موعودہ خلافت راشدہ ص ۸۴ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

مولوی ضیاء الرحمٰن کی تحریف قرآن کا ثبوت

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

آیت استخلاف کے متعلق ان کے استدلال پر تنقید کرتے ہوئے میں نے یہ لکھا ہے کہ "مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب نے آیت میں بھی لفظ منکم چھوڑ دیا ہے، اور ترجمہ میں بھی، پہلے تو میں نے سمجھا کہ آیت میں منکم کا نہ لکھنا سہو کتابت ہے لیکن جب ترجمہ دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس میں منکم کا ترجمہ بھی نہیں ہے، تو سوائے علمی خیانت کے اور کیا کہا جاسکتا ہے حالانکہ خلفائے اربعہ کی خلافت موعودہ کا مبنیٰ یہی لفظ منکم ہے اور شیعہ بھی اسی منکم سے گھبراتے ہیں"

(موعودہ خلافت راشدہ ص ۸۴ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

غلطی تسلیم نہ کرنا اکابرین دیوبند کا پرانا وطیرہ ہے

قاضی مظہر حسین دیوبندی اپنے دیوبندی مولوی ضیاء الرحمٰن کے بارے میں لکھتے ہیں:

چاہیے تو یہ تھا کہ مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب فاروقی اپنی غلطیاں مان لیتے، اور اپنے غلط موقف سے رجوع کرتے اکابر دیوبند اور جمہور اہل سنت کا موقف قبول کر لیتے، لیکن بجائے اس کے انہوں نے خلافت راشدہ جنتری ۱۹۸۹ء میں اس کا جواب بعنوان، حقیقت عقیدہ خلافت راشدہ شائع کر دیا، جس کو مولانا الطاف الرحمٰن صاحب خطیب ایبٹ آباد کی طرف منسوب کیا گیا ہے ہم نے ان خطیب صاحب کا نام پہلے نہیں سنا اور نہ ہی ان کی کسی تصنیف سے واقف ہیں۔ غالباً یہ مضمون مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب نے ہی ترتیب دیا ہے اور اگر بالفرض ایسا نہیں تو وہ خود اس کے مؤید تو ہیں اس لیے جواب میں ہم مولوی ضیاء مخاطب بنائیں گے۔

(موعودہ خلافت راشدہ ص ۸۴ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

قاضی مظہر حسین دیوبندی کا عقیدہ خلافتِ راشدہ کا تحفظ کرنے والوں کو ہدف تنقید بنانا

دیوبندی مولوی ضیاء الرحمٰن لکھتا ہے:

''عقیدہ خلافت راشدہ اور امامت'' مؤلف قاضی مظہر حسین صاحب نظر سے گزرا، پڑھ کر انتہائی افسوس ہوا کہ عقیدہ خلافتِ راشدہ کا تحفظ اور دفاع کرنے والوں کو ہدف تنقید بنایا گیا ہے، مدیر خلافت راشدہ جنتری کا جرم صرف یہ ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ کو بحیثیت خلیفہ راشد متعارف کرایا اور اس جرم کی پاداش میں انہیں تحریف معنوی اور علمی خیانت کا مرتکب قرار دیا گیا، حالانکہ یہ ہی جرم متقدمین و متاخرین بہت سے علماء حق کر چکے ہیں، اللہ تعالیٰ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب کو اجر عظیم عطا فرمائیں کہ انہوں نے اس نازک اور پرفتن دور میں حضرات خلفائے راشدین کے تعارف کا تاریخ ساز پروگرام پیش کیا، عنوان بالا پر ایک مستقبل کتاب بھی ترتیب دی جا سکتی ہے، لیکن اس وقت جناب قاضی صاحب کے کتابچے عقیدہ خلافت راشدہ کا مختصر جواب مقصود ہے، الخ (جنتری ص ۶۵)

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۴، ۵، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

قاضی مظہر حسین دیوبندی کی طرف سے جواب اور چند انکشافات

قاضی مظہر حسین دیوبندی ضیاء الرحمٰن کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے اور چند مزید انکشافات کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الجواب (۱) میں نے تحریف معنوی اور علمی خیانت کا ان پر غلط الزام تو نہیں لگایا، کیونکہ انہوں نے آیت استخلاف کا لفظ ''منکم'' آیت میں بھی نہیں لکھا اور نہ ہی اس کا ترجمہ کیا ہے، اور پھر انہوں نے ''الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ'' کا ترجمہ یہ لکھا کہ جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا جو بالکل غلط ہے چنانچہ میں نے اپنے مضمون میں یہ لکھا تھا کہ۔ فرمائیے جن سے اللہ راضی ہوا، یہ کن الفاظ قرآنی کا ترجمہ ہے'' الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ ''تو دین کی صفت ہے یعنی وہ دین جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پسند کیا ہے لیکن فاروقی صاحب موصوف نے ''الذی'' کو ''الذین'' سمجھ کر اس کو موعودہ خلفاء کی صفت قرار دے دیا اور

آیت میں " وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ " کو بھی بجائے واحد کے جمع کا صیغہ سمجھ کر اس سے بھی خلفاء مراد لے لیے، حالانکہ " ارْتَضٰی " اور " لیمکنن " کا مرجع اللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جس دین کو پسند کیا ہے اس کی ان کو تمکین دے گا اور اللہ تعالیٰ ہی ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔

مزید لکھتے ہیں:

......مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب فاروقی یا مولوی الطاف الرحمٰن صاحب ایبٹ آبادی پر لازم تھا کہ وہ میرے اعتراض کا جواب دیتے اور آیت استخلاف کے ترجمہ کو صحیح ثابت کرتے اور یہ بھی ثابت کرتے کہ راشد کا ترجمہ ہدایت دینے والا ہی ہوتا ہے لیکن انہوں نے تو اپنے سارے جوابی مضمون میں اس کا سرے سے کوئی جواب ہی نہیں دیا اور جواب ہو بھی نہیں سکتا، تو کیا مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب کا یہی تاریخی کارنامہ ہے کہ انہوں نے آیت کا غلط ترجمہ لکھ کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو متعارف کرایا ہے اس قسم کے کارنامے تو پہلے روافض بھی دکھا چکے ہیں، جو قرآنی آیات میں لفظی و معنوی تحریف کر کے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلیفہ بلا فصل ثابت کرتے ہیں،

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ (پ۲۸، سورہ الحشر، آیت۲)

بھلا جو مصنف راشد کا معنیٰ نہیں جانتا اور " الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ " اور " لیمکنن " کا ترجمہ نہیں سمجھتا وہ خلافتِ راشدہ کے موضوع پر کیا لکھے گا، اور خلفائے راشدین کو متعارف کرانے کی کیا اہلیت رکھے گا، انا للہ وانا الیہ راجعون مجھ سے بعض احباب نے کہا بھی ہے کہ مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب کی کوئی حیثیت نہیں ہے تم خود کیوں جواب لکھتے ہو، تو میں نے جواب دیا کہ خلافت راشدہ کا مسئلہ اہم ہے، اور چونکہ مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب خلافتِ راشدہ جنتری کے بانی اور مدیر اعلیٰ بھی ہیں اور وہ خلافتِ راشدہ جنتری کی اشاعت بھی کرتے ہیں، بیرون ملک بھی بھیجتے ہیں، اور ان کے اس مضمون سے کئی ناواقف قارئین گمراہ ہو سکتے ہیں اس لیے اس کا جواب دینا ضروری ہے۔

(موعودہ خلافت راشدہ، ص۵، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

قاضی مظہر حسین دیوبندی کے انکشافات کے بھیانک نتائج

(۱) ضیاء الرحمٰن دیوبندی پر تحریف کا الزام نہیں بلکہ حقیقت ہے (۲) ''الذی ارتضی لھم'' کا ترجمہ جو اس نے کیا بالکل غلط ہے (۳) اس دیوبندی کو موصوف اور صفت کا بھی علم نہیں ہے (۴) دیوبندی مولوی کو واحد اور جمع کے صیغے کا بھی علم نہیں (۵) مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب کا یہی تاریخی کارنامہ ہے کہ انہوں نے آیت کا غلط ترجمہ لکھا (۶) جو کارنامہ ضیاء الرحمٰن دیوبندی نے کیا ہے اس قسم کے کارنامے تو پہلے روافض بھی دکھا چکے ہیں (۷) ضیاء الرحمٰن فاروقی راشد کا معنی نہیں جانتا اور ''اَلَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ'' اور ''وَ لَیُمَکِّنَنَّ'' کا ترجمہ نہیں سمجھتا خلافتِ راشدہ کے موضوع پر کیا لکھے گا (۸) مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب کی کوئی حیثیت نہیں (۹) دیوبندی مولوی کے مضمون سے کئی ناواقف قارئین گمراہ ہو سکتے ہیں۔

دیوبندی مولوی کی کتاب ''استخلاف یزید'' میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

خارجی فتنہ حصہ اول میں مولانا لعل شاہ صاحب بخاری کی ضخیم کتاب ''استخلاف یزید'' پر بھی میں نے کڑی تنقید کی تھی جس میں کئی عبارتیں ایسی تھیں جن میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تنقیص و توہین پائی جاتی تھی۔

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۸، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

نوٹ! دیوبندی مولوی لعل شاہ بخاری کی کتاب ''استخلاف یزید'' کے بارے میں تفصیل ہماری کتاب ''یہ آئینہ اُنہیں کے لئے ہے'' کی دوسری جلد میں ہے

قاضی مظہر حسین بغض اہل بیت میں غرق دیوبندی اقرار

اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے خود قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

میں نے خارجی فتنہ حصہ اول اور کشفِ خارجیت میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو قطعی جنتی خلیفہ

راشد تسلیم کیا ہے اور ان کے موقف کو دلائل سے حق وصواب پرمبنی ثابت کیا ہے، لیکن پھر بھی وہ بندہ کو بغض علی اور بغض حسن کا مرتکب قرار دے رہے ہیں، چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔(۱) دفاع معاویہ نامی کتاب میں جابجا قاضی صاحب کا بغض اہل بیت نظر آتا ہے اور وہ اس بیماری کو چھپانے کی بہت کوشش کرتے ہیں' مگر پھر بھی دل کے ہاتھوں مجبور ہیں۔'' (ص ۵۱)

(۲) ایک عنوان قائم کیا ہے۔''قاضی صاحب کا بغض علی (ص ۵۳)

(۳) ایک عنوان ہے، قاضی صاحب کا بغض امام حسن رضی اللہ عنہ (ص ۵۶)

اب ان کا کیا جواب دیا جائے، ع جواب جاہل باشد خوشی اس کے برعکس مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب مجھ سے اس لیے خفا ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلفائے اربعہ کی طرح آیت استخلاف اور آیت تمکین کا مصداق کیوں قرار نہیں دیا، اور موعودہ خلافتِ راشدہ کو چار یار پر کیوں منحصر کیا ہے

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۹، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

قاضی مظہر دیوبندی صحابہ کا گستاخ دیوبندی اقرار

(۱) اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے خود قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

اس غصہ کی وجہ سے وہ بھی مجھ پر توہین صحابہ کی پھبتی کہتے ہیں اور مجھ کو مخالفت صحابہ کا مرتکب قرار دیتے ہیں، جیسا کہ جنتری کے زیر بحث مضمون صفحہ ۸۹ پر لکھا گیا ہے کہ احترامِ صحابیت ان کے رگ احساس میں سرایت کیے ہوئے نہیں ہے، اگر ایسا ہوتا تو قاضی صاحب کے قلم سے اصحابِ رسول کے بارے میں اہانت آمیز کلمات کبھی نہ نکلتے۔ (جنتری ص ۸۹)

خدا جانے کس خوردبین سے مولوی ضیاء الرحمٰن یا مولوی الطاف الرحمٰن صاحب نے اہانت آمیز الفاظ دیکھ لئے ہیں حالانکہ اہل حق کو تو ایسی باتیں نظر نہیں آئیں۔ (واللہ الہادی)

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۹، ۱۰ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

قاضی مظہر حسین اور ضیاء الرحمٰن دونوں ایک دوسرے کے فتوے سے گستاخ صحابہ

(۲) قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

جنتری ص ۶۸ پر لکھتے ہیں، قاضی صاحب خارجی فتنہ حصہ اول ص ۵۳۶ پر لکھتے ہیں، چار یار سے وہی چار خلفائے راشدین مراد ہیں جن کو قرآنی وعدہ کے تحت اللہ تعالیٰ نے خلافت راشدہ عطا فرمائی ہے، بات تو وہی ہوئی کہ ہر صحابی یار نبی ہوسکتا ہے، خلافت کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی یار ہونے کے لیے خلافت شرط ہے یہ خواہ مخواہ کی زبردستی ہے **اور لفظِ یار کا استعمال سوئے ادب ہونے کے ساتھ ساتھ اصحابِ رسول کے شایانِ شان بھی نہیں ہے** اگر خلافت کی وجہ سے یار نبی کہا جا سکتا ہے تو پھر چار یار کی اصطلاح بالکل غلط ہے کیونکہ خلفاء صحابہ کی تعداد چار نہیں، کیا چار یار کی اصطلاح بھی منصوص ہے، موصوف چار یار کی تائید میں حوالہ جات مفتی اعظم سے لے کر دینِ اکبری یا آئین اکبری تک پیش کر دیتے ہیں، قاضی صاحب اگر حافظ شیرازی کا شعر بھی نقل کر دیتے تو ان کی مزید تائید ہو جاتی، کیونکہ وہ بھی امامی ہیں، اور قاضی صاحب بھی صورۃ امامت کا اقرار کر جاتے ہیں کیونکہ انہوں نے زیر بحث کتابچہ کے ص ۱۴ پر حضرت حسن کے نام کے ساتھ امام کا لفظ استعمال کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عالمگیر کا وزیر نعمت خان عالی ایک غالی شعیہ تھا، عالمگیر نے ایک دن نعمت خان عالی سے پوچھا، کیا تم شیعہ ہو یا کہ سنی ہو، نعمت خان نے جواب دیا، یار ہا گفتم تبوا ے شہر یار چار یار م چار یارم چار یار، جواب سے صاف ظاہر ہے کہ نعمت خان عالی نے اپنے بارہ امامی شیعہ ہونے کا جرأت سے اعلان کر دیا اور چار یار کو تین بار دہرا کر بارہ امام پورے کر لئے قاضی صاحب بھی تین بار چار یار کا نعرہ لگواتے ہیں۔

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۱۰، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

ضیاء الرحمٰن کے نزدیک ان کے بزرگ قاضی مظہر حسین درج ذیل فتاوی کا مصداق

(۱) یار کا لفظ استعمال کر کے صحابہ کی بے ادبی کی۔

(۲) قاضی مظہر شیعہ کے فرقہ امامیہ میں سے۔

(۳) قاضی مظہر حسین دیوبندی کا عمل ایک غالی شیعہ کی طرح

قاضی مظہر حسین کا جواب

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب ضیاء الرحمٰن کی جہالت و بے ادبی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب کی جہالت کا اندازہ لگائیں کہ وہ لفظ یار کو سوئے ادب قرار دیتے ہیں، اور طرفہ یہ ہے کہ انہوں نے خود بھی یارانِ نبی کے الفاظ لکھے ہیں، چنانچہ اپنی کتاب ''سیدنا معاویہ ص ۳۰ پر لکھتے ہیں، اصحاب رسول کا مقام و مرتبہ ملاحظہ ہو کہ محدثین و مفسرین اور آئمہ سلف ادنی تامل کے بغیر ان تمام روایات کو غلط اور اختراع قرار دے رہے ہیں جن سے کسی طرح بھی یارانِ نبی کے خلاف برائی کا شبہ ظاہر ہوتا ہے مگر ساری امت کے علماء اصحاب رسول کو مجروح ہونے نہیں دیتے۔'' مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب نے اپنی یہ کتاب مجھ کو بتاریخ ۱۳ اپریل ۱۹۸۳ء ہدیہ بھیجی ہے اور اس پر اپنے قلم سے یہ الفاظ لکھتے ہیں۔ ہدیہ برائے حضرت قاضی مظہر حسین صاحب من مؤلف ضیاء الرحمٰن فاروقی ۸۳۔۴۔۱۳ فرمایئے ۱۹۸۳ء میں تو یارانِ نبی کے الفاظ مدح صحابہ پر محمول تھے اور اب ۱۹۸۹ء میں لفظ یار کا استعمال سوئے ادب بن گیا اور صحابہ کرام کی شایانِ شان نہ رہا، ایں چہ ابوالعجبیت ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا مولوی صاحب موصوف نے بعد میں یارانِ رسول کے الفاظ لکھنے سے دلی توبہ کر لی ہے، ع بے ادب محروم گشت از فضل رب کیا لفظ یار میں ان کو اس لیے تو بے ادبی نظر نہیں آرہی کہ خدام نے ملک میں حق چاریار کی گونج پیدا کر دی ہے جو ان کے لیے ناقابلِ برداشت ہے۔

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۱۰۱،۱۱۰ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

شاہ ولی اللہ اور دیوبندی مولوی قاسم نانوتوی ضیاء الرحمٰن کے فتوے کی زد میں

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

(۱) امام المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث تو قرآن کے لفظ صاحب کا ترجمہ یار لکھتے ہیں، اور حضرت صدیق اکبر کی وجہ سے ہی یار غار کا محاورہ مشہور ہو گیا، لیکن لفظ ''یار'' کو مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب بے ادبی اور گستاخی بھی قرار دیتے ہیں، کاش کہ وہ حق چاریار کی مخالفت میں اتنے آگے نہ بڑھتے اور یارِ غار

کے محاورے کو ہی ملحوظ رکھتے۔

(۲) حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند سورۃ الاحزاب کی آیت استخلاف کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ تسلط اہل اسلام اور تمکین دین پسندیدہ اور ازالہ خوف اور تبدیلی امن جو کچھ تھا سب کا سب اصل میں انہی چار یار کے لئے تھا۔۔۔حضرت نانوتوی نے چار یار کے الفاظ بھی لکھے اور پھر آیت استخلاف کا مصداق بھی صرف انہی چار یار کو قرار دیا، لیکن مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب جواب تک دیوبندیت کی نسبت سے چل رہے ہیں ان کو لفظ یار میں سوء ادب نظر آتا ہے اور پھر وہ آیتِ استخلاف کا مصداق صرف ان چار یار کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی ان میں شامل کرتے ہیں عبرت، عبرت، عبرت

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۱۱، ۱۲، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

ضیاء الرحمٰن کا اپنے مفتی اعظم سے استہزاء

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

میں نے چار یار کی اصطلاح کی تائید میں مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حسب ذیل عبارت خارجی فتنہ حصہ اول میں لکھی تھی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حضرت ابوبکر صدیق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قائم مقام بنائے گئے اس لیے یہ خلیفہ اول ہیں ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ ہوئے ان کے بعد حضرت عثمان تیسرے خلیفہ ہوئے ان کے بعد حضرت علی چھوتے خلیفہ ہوئے، ان چاروں کو خلفائے اربعہ اور خلفائے راشدین اور چار یار کہتے ہیں

تعلیم الاسلام حصہ سوم ص ۱۸، حضرت مفتی اعظم کہ یہ عبارت خارجی فتنہ حصہ اول ص ۵۳۸ پر منقول ہے، چونکہ چار یار کی اصطلاح سے مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب کو بہت وحشت ہوتی ہے اس لیے بطورِ استہزاء لکھتے ہیں کہ، موصوف چار یار کی تائید میں حوالہ جات مفتی اعظم سے لے کر دینِ اکبری یا آئین

اکبری تک پیش کر دیتے ہیں، انہوں نے ہوشیاری یہ کی ہے کہ مفتی اعظم کا نام نہیں لکھا تا کہ ناواقف قارئین یہ سمجھیں کہ خدا جانے یہ کون مفتی اعظم ہے۔

(موعودہ خلافت راشدہ ،ص ۱۲،تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

ضیاء الرحمٰن دیوبندی حق چار یار کے نعرے میں شیعوں سے بھی زیادہ پریشان

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

حق چار یار سے اتنے پریشان تو شاید شیعہ اور خارجی بھی نہ ہوتے ہوں گے۔ جتنا مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب ہورہے ہیں۔

(موعودہ خلافت راشدہ ،ص ۱۲،تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

قاضی مظہر حسین دیوبندی کا فرقہ امامیہ میں شمار

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب ضیاء الرحمٰن کا قول لکھتے ہیں:

اس پریشانی کے عالم میں لکھتے ہیں کہ، قاضی صاحب بھی صورتاً امامت کا اقرار کر جاتے ہیں کیونکہ انہوں نے زیرِ بحث کتابچہ ص ۱۴ پر حضرت حسن کے نام کے ساتھ امام کا لفظ استعمال کیا۔

الجواب ۔اگر امام حسن رضی اللہ عنہ کے سامنے امام کا لفظ استعمال کرنے سے کوئی شخص فرقہ امامیہ (یعنی اثناءعشری شیعہ میں شمار ہوسکتا ہے تو پھر تو ان کے نزدیک حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بھی اثناءعشری شیعہ ہوں گے، کیونکہ انہوں نے بھی لکھا ہے، حضرت امام حسن اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کو جو خلافتِ ملی ہے تو وہ خلافت نہیں جو وعدہ کے سبب ملی ہے، الخ حضرت حسن اور حضرت حسین کے نام کے ساتھ امام کا لفظ تو قریباً تمام اکابر اہل سنت لکھتے ہیں، تو فاروقی صاحب کے نزدیک پھر یہ سب اکابر محققین شیعہ امامیہ یا ان سے متاثر ہوں گے۔

حضرت نانوتوی نے یہ بھی تصریح فرمادی کہ حضرت امام حسن اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کو جو خلافت ملی ہے وہ قرآنی وعدہ خلافت کے مطابق نہیں ملی، لیکن مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب حضرت نانوتوی کی تحقیق ماننے کے لیے کب تیار ہوتے ہیں۔

لفظ امام کے استعمال کا جرم تو خود مولوی صاحب موصوف نے بھی کیا ہم چنانچہ اسی خلافتِ راشدہ جنتری ۱۹۸۹ء ص ۱۶ پر لکھتے ہیں، امام علم و فضل، مشیر شیخین امیر المومنین سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام وحدت اسلامی امیر المومنین سیدنا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیجئے، اب خود فاروقی صاحب بھی لفظ امام کے استعمال سے فرقہ امامیہ میں شامل ہو گئے۔

ع......لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۱۲، ۱۳، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

حضرت امیر معاویہ کو محسن اسلام کہنا جہالت

مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں:

فاتح عرب و عجم کاتبِ وحی محسن اسلام امیر المومنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس کے جواب میں قاضی مظہر حسین دیو بندی صاحب لکھتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ کو محسنِ اسلام قرار دینے کا کیا مطلب ہے کیا اسلام پر بھی کسی کا احسان ہے، حالانکہ سب پر اسلام کا احسان ہے، جہالت کی حالت تو یہ ہے، مگر قرآن کی موعودہ خلافتِ راشدہ پر رائے زنی کی جسارت کر رہے ہیں۔

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۱۳، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

ایک اور جہالت و غباوت اور فرقہ امامیہ میں شمولیت کا تمغہ

دیو بندی قاضی مظہر صاحب لکھتے ہیں:

مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب کا یہ کہنا ہے کہ تمام صحابہ محفوظ عن الخطاء ہیں ان کی کم فہمی پر مبنی ہے، جب وہ خود بعض صحابہ کرام سے غلطیاں مسامحتیں، کوتاہیاں اور مشاجرات بلکہ گناہ تک کا ہو جانا مان رہے ہیں تو پھر تمام صحابہ محفوظ عن الخطاء کیسے ہو گئے، کیا وہ محفوظ عن الخطا کا معنی بھی نہیں سمجھتے، اس کا معنی تو یہ ہے کہ وہ خطا کرنے سے محفوظ ہیں ان سے خطا نہیں ہوئی، حالانکہ خود بعض صحابہ سے اغلاط (غلطیاں) وغیرہ مان

چکے ہیں، یہ عقیدہ تو شیعہ امامیہ کا ہے کہ وہ بارہ اماموں کو محفوظ عن الخطاء مانتے ہیں، فاروقی صاحب کسی سنی عالم سے معصوم اور محفوظ کا مفہوم سمجھ لیں تو کئی فتنوں سے بچ جائیں گے۔

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۱۴۰، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

قاضی مظہر حسین دیوبندی صحابہ کی سخت توہین کرنے والا اور ان میں رفض و بدعت کے جرثومے

قاضی مظہر حسین ضیاء الرحمٰن دیوبندی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قاضی صاحب کے مطالعہ کی داد دینی چاہیے کہ انہوں نے حضرت علی کو معزول کرتے ہوئے خلافت کو دوسرے قریش کی طرف منتقل کر دیا حالانکہ ایسی صلح حضرت حسن کے بعد ہوئی ہے اور حضرت علی اپنی شہادت تک خلافت کے منصب پر فائز رہے، بہر حال حضرات حکمین کے متعلق مذکورہ کلمات سخت توہین پر مبنی ہیں، صحابہ کرام سے بشری طور پر بھول چوک تو تسلیم کی جا سکتی ہے، لیکن جو شخص بھی انہیں خطا پر اصرار کرنے والا تسلیم کرتا ہے اور دوسروں سے منوانا چاہتا ہے، اور مذکورہ توہین آمیز کلمات استعمال کرتا ہے تو اس کی عروق میں بدعت و رفض کے جرثومے سرایت کئے ہوئے ہیں، اگر کسی جعلی روایت کو تسلیم کر کے حکمین کے بارے میں ضال اور مُضل کا تبرا کیا جا سکتا ہے تو پھر ایسی ہی ایک اور روایت کی بنیاد پر نعوذ باللہ حضرتِ علی کی بیعتِ خلافت کو بیت ضلالت بھی کہا جا سکتا ہے قاضی صاحب کی اس انتہا پسندی کی تائید نہ متقدمین کے ہاں ملتی ہے نہ متاخرین کے ہاں۔

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۱۴۰، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

قاضی مظہر حسین دیوبندی آیات قرآنی کا مقابلہ کرنے والے

خود قاضی مظہر حسین دیوبندی ضیاء الرحمٰن کا قول نقل کرتے ہیں:

قاضی صاحب اپنے دعویٰ میں اس قدر آگے بڑھ گئے ہیں کہ احترامِ صحابہ کے متعلق آیاتِ قرآنی کا مقابلہ کرنے پر اتر آئے، اب صدارتی آرڈیننس ۲۹۸ اپر عمل درآمد اور توبہ کے سوا کوئی دروازہ کھلا ہوا نہیں ''عذر گناہ بدتر از گناہ'' قاضی صاحب حضرات حکمین پر مجلس پڑھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ یہاں نافرمانی گناہ

،وغیرہ سے مراد صورتاً ہے نہ کہ حقیقتاً۔

(موعودہ خلافت راشدہ، ص،۱۴۰،تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

قاضی مظہر حسین دیوبندی کے عقائد گمراہانہ دیوبندی اقرار

خود قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب ضیاء الرحمٰن دیوبندی کا قول نقل کرتے ہیں:

قاضی صاحب کو چاہیے تھا کہ وہ اعلانیہ توبہ کر کے اور رجوع نامہ کو شائع کرتے تا کہ ان کے بھولے بھالے عقیدت مند گمراہانہ عقائد سے محفوظ ہو جاتے ،قاضی صاحب نے ضلا و ضل من اتبعهما کا وضعی فقرہ حضرات حکمین پر چست کیا حالانکہ وہ خود حقیقتاً اس کا مصداق تھے۔قاضی صاحب آپ صورتاً اور حقیقتاً کے خود ساختہ چکر سے نکل کر علمی دنیا میں تشریف لائیں ،

(موعودہ خلافت راشدہ، ص،۱۴۰،تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

ضیاء الرحمٰن دیوبندی کا غیظ،غضب، فنکاری اور تبرا بازی

قاضی مظہر حسین دیوبندی ضیاء الرحمٰن دیوبندی کے جواب میں لکھتے ہیں:

کتاب خارجی فتنہ حصہ اول مولانا محمد اسحٰق صاحب سندیلوی (کراچی) کے نظریات کے جواب میں لکھی گئی ہے جس کی علمائے حق نے تائید کی ہے،اور علماء کے تبصرے کتابی صورت میں بھی شائع ہو چکے ہیں،مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی ہوں یا مولوی الطاف الرحمٰن ایبٹ آبادی نے یہاں جو کچھ لکھا ہے وہ صرف ان کے ذاتی غیظ وغضب کا اُبال ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ،خارجی فتنہ حصہ اول میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرآن کا چوتھا موعودہ خلیفہ راشد ثابت کرنے کے سلسلے میں حکمین یعنی حضرات ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے فیصلہ پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے،اور حضراتِ حکمین کے متعلق ضلا و ضل من اتبعهما کے الفاظ میرے نہیں ہیں بلکہ حدیث نبوت کے ہیں،اور وہ حدیث بھی امام المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے نقل فرمائی ہے اور ان الفاظ کی توجیہ بھی خود حضرت شاہ صاحب نے کردی ہے،لیکن مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب کی فن کاری قابلِ داد ہے کہ انہوں نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کا اپنے مضمون میں ذکر تک ہی نہیں کیا، بلکہ وہ عبارت میری طرف منسوب کر کے تبرا

بازی شروع کردی تا کہ ناواقف قارئین یہ سمجھیں کہ میں نے حضراتِ صحابہ کرام کی کتنی توہین کی ہے کہ مجھ پر صحابی آرڈیننس بھی نافذ ہوسکتا ہے، اب بغیر توبہ خلاصی ناممکن ہے۔

(موعودہ خلافت راشدہ ،ص،۱۴،۱۵ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

دیوبندیوں کی بہتان تراشیاں روافض دیکھیں تو شرمندہ ہوجائیں

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

یہاں خارجی فتنہ حصہ اول کی ساری منقولہ عبارت درج کردی ہے اب کوئی پڑھا لکھا آدمی از روئے دیانت فیصلہ کرے کہ اس میں بندہ نے صحابہ کرام کے بارے میں کون سے توہین آمیز کلمات لکھے ہیں جن کو بنیاد بنا کر جنتری والے تبرائی لہجہ اختیار کررہے ہیں، رافضی مصنفین بھی اگر فاروقی صاحب کی یہ بہتان تراشیاں دیکھیں تو شرمندہ ہوجائیں۔

(موعودہ خلافت راشدہ ،ص،۱۵ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

قاضی مظہر حسین کے نزدیک حضرت علی خلفائے راشدین سے خارج

قاضی مظہر حسین ضیاء الرحمٰن دیوبندی کا قول نقل کرتا ہے:

قاضی صاحب کے بیان کردہ فلسفہ کے تحت باہمی قتال کی بنا پر حضرت علی خلفائے راشدین سے خارج ہوجاتے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

(موعودہ خلافت راشدہ ،ص،۱۸ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

ضیاء الرحمٰن فاروقی کی جہالتوں کی داستان

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

(۱) لیکن جو لوگ راشد اور یار کا معنی بھی نہیں سمجھتے اور نہ وہ معصوم اور محفوظ کی اصطلاح سے واقف ہیں وہ حدیث کے الفاظ کو وضعی (من گھڑت) قرار دے رہے ہیں، یہ تو منکرین حدیث کا وطیرہ ہے، کہ جو

حدیثِ نبوی پسند نہ آئی اس کو من گھڑت قرار دیتے ہیں۔

(۲) مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی یا مولوی الطاف الرحمٰن ایبٹ آبادی اگر عبارت النص اور اقتضاء النص کا فرق سمجھتے ہیں پھر تو ان کے لیے اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں لیکن اگر وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے تو اس قسم کے علمی مباحث میں ان کے لیے دخل اندازی نہ کرنے میں ہی بھلا ہے۔

(۳) یہ بیچارے میری اردو عبارت بھی نہیں سمجھتے اور نہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خود کیا لکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔لیکن وہ مکمل کے لفظ کا مفہوم بھی نہ سمجھ سکے اور اس کو بھی تبرا میں شمار کر دیا۔

(۴) لیکن اس کے جواب میں مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی یا مولوی الطاف الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں کہ کیا حضرت حسن نے جنگِ صفین میں حصہ نہیں لیا تو کیا یہ ان کا حضرت معاویہ کے ساتھ باہمی قتال نہیں ہے، قارئین فرمائیں کہ یہ جواب کتنی کم فہمی پر مبنی ہے۔

(۵) جنتری کے زیر بحث مضمون ص ۸۶ پر جو لکھا ہے کہ، قاضی صاحب آپ صورتاً اور حقیقتاً کے خود ساختہ چکر سے نکل کر علمی دنیا میں تشریف لائیں، الخ یہ ان کی مزید ڈبل جہالت ہے بھلا جو لوگ راشد اور مرشد کا فرق نہیں سمجھتے اور محفوظ عن الخطا کا مفہوم بھی ان کو معلوم نہیں وہ صورتاً اور حقیقتاً کی علمی بحث کے کیونکر اہل ہو سکتے ہیں۔

(۶) مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی جہل و غباوت کی دلدل میں ایسے پھنسے ہیں کہ نکلنے کا نام ہی نہیں لیتے، اگر وہ حضرت امیر معاویہ کی حضرت علی المرتضیٰ کے ساتھ جنگ کو صورتاً جنگ اور بغاوت کا نام دینے سے پریشان ہوتے ہیں تو پھر ان کے لیے ایک ہی راستہ ہے کہ وہ العیاذ باللہ حقیقتاً باغی سمجھ لیں، یہ ہیں حضرت معاویہ کے نادان حامی جو اپنی جہالت سے روافض کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں۔ واللہ الہادی

(۷) جنتری کے زیر بحث مضمون میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ حضرت امیر معاویہ کو مہاجرین صحابہ میں شامل کر کے ان کو آیت استخلاف اور آیتِ تمکین کا مصداق قرار دیا جا سکے، اس کے لیے انہوں نے تلبیس اور غلط بیانی سے کام لیا اور سورۃ النور کا نزول فتح مکہ ۸ ہجری کے بعد قرار دیا اور سورۃ الحج کا نزول ۹ ہجری

میں بتایا، گزشتہ بحث میں ہم نے ان کی علمی خیانتوں اور جہالتوں کا پردہ چاک کر دیا ہے۔

(۸) اب مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی اور مولوی الطاف الرحمٰن ایبٹ آبادی کا حضرت معاویہ کو اپنی من گھڑت تاویلات کی بنا پر قرآن کے موعودہ خلفائے راشدین میں شامل کرنا تمام مفسرین اہل سنت کی مخالفت اور جمہور اہل سنت کے ایک تحقیقی مسلک کے خلاف انتہائی درجے کی جسارت ہے۔

(۹) متقدمین و متاخرین نے بھی حدیث ثلثون سنة سے استدلال کیا ہے لیکن جنتری والوں کی علمی بیباکی کی یہ حد ہے کہ اس تیس سالہ خلافت والی حدیث کو وہ موضوع قرار دیتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں۔

حدیث سفینہ روایت اور درایت کے اعتبار سے غیر صحیح بلکہ موضوع ہے، روایت کے اعتبار سے اس حدیث کے غیر صحیح ہونے پر قاضی ابوبکر بن العربی شارح ترمذی نے لکھا ہے۔ ھذا حدیث لا یصح یہ حدیث صحیح نہیں، الخ، جنتری ۱۹۸۹ء ص ۱۸)

(۱۰) حدیث کے الفاظ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ حضرت سفینہ نے حضرت معاویہ کو بُرے بادشاہوں میں شمار کیا ہے کج فہمی پر مبنی ہے۔

(۱۱) باقی رہا یہ کہنا کہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی اور حضرت علی تیس سالہ خلافت کا مصداق ہوتے تو صحابہ کرام کی ایک جماعت ان سے اختلاف کیوں کرتی، تو یہ بھی ان کی غباوت پر مبنی ہے۔

(موعودہ خلافت راشدہ ص ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۲۲، ۳۲، ۳۵، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۲ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

ضیاء الرحمٰن دیوبندی اور محمود احمد عباسی کے نظریات ملتے جلتے

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

(۱) مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب پر لازم ہے کہ وہ خلافتِ راشدہ جنتری کے ٹائیٹل پر چھ خلفاء صحابہ کے نام کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر کا نام بھی لکھ دیا کریں ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ محمود احمد عباسی کی طرح آپ بھی حضرت عبداللہ بن زبیر کے متعلق دل میں کدورت رکھتے ہیں۔

(۲) یہاں یہ بتانا ہے کہ خلافتِ راشدہ جنتری والوں کے اور عباسی صاحب کے خلافت کے بارے میں نظریات کچھ ملتے جلتے ہیں اور انہوں نے غالباً عباسی تصانیف ہی سے استفادہ کیا ہے، کیونکہ

(۱) جنتری والے بھی حدیث ثلثون کو وضعی اور من گھڑت قرار دیتے ہیں۔ (۲) جنتری والے بھی حدیث فیکثرون سے استدلال کرتے ہیں کہ خلفاء زیادہ ہوں گے، چنانچہ لکھتے ہیں، اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یکثرون کا لفظ استعمال فرما کر یہ واضح کیا کہ آپ کے بعد خلفاء ہوں گے وہ دو چار نہیں بلکہ کثرت سے ہوں گے، لہذا حدیث سفینہ روایت اور درایت کے اعتبار سے غیر صحیح بلکہ موضوع ہے، الخ، (جنتری ص ۸۱) (۳) عباسی صاحب بھی آیت اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ ○ پیش کرتے ہیں، اور جنتری والے بھی، (۴) عباسی صاحب بھی آیت استخلاف کو عموم پر محمول کر کے قیامت تک خلفائے راشدین کا سلسلہ مانتے ہیں، اور جنتری والے بھی لکھتے ہیں، جہاں تک آیت استخلاف کا تعلق ہے، اس میں بیان کردہ اوصاف سے متصف اصحابِ پیغمبر کی خلافت راشدہ اس کا اولین مصداق ہے، لیکن چونکہ قرآن مجید ھدًی للناس ہے اس لیے کوئی وجہ نہیں کہ اس عموم کو خصوص میں تبدیل کر کے یہ دعویٰ کیا جائے کہ آیت میں بیان کردہ وعدہ خلافت نبی کریم کے بعد صرف تیس سال کے لیے تھا، جنتری ص ۲۷)

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۲۵، ۳۷ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

ضیاء الرحمٰن دیوبندی فرقہ امامیہ میں سے

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

اور یہ بھی فرمایئے کہ حق چار تین مرتبہ کہہ کر تو آپ نے خدام (قاضی مظہر حسین کا ٹولہ از ناقل) کو اثنا عشریہ میں شامل کر لیا تھا، لیکن اب تو خود بارہ خلفاء کو مان کر صاف صاف امامیہ بن گئے، شیعہ امامیہ بھی بارہ خلفاء سے بارہ امام ہی مراد لیتے ہیں۔

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۳۷، ۳۸ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

ضیاء الرحمٰن دیوبندی کا شیعہ موقف کو سہارا دینا

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

آپ نے آیت استخلاف سے عموم تسلیم کر کے شیعہ موقف کو سہارا دے دیا ہے، کیونکہ وہ بھی یہی

کہتے ہیں کہ آیت استخلاف میں مومنین صالحین کوخلافت دینے کا وعدہ ہے، اور خلفائے ثلاثہ چونکہ مومنین صالحین میں سے نہیں ہیں اس لیے وہ اس آیت کا مصداق نہیں بن سکتے (العیاذ باللہ)

مزید لکھتے ہیں:

مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب اقتضاء النص کا مفہوم ہی نہیں سمجھتے، اور اقتضاء النص نہ تسلیم کرنے کی وجہ سے ہی اہل تشیع کوخلفائے ثلاثہ کی موجودہ خلافت راشدہ کے انکار کی گنجائش نہیں بن سکتی۔ (العیاذ باللہ)

مزید لکھتے ہیں:

تو سوال یہ ہے کہ اگر آیت استخلاف کا وعدہ تمام مومنین صالحین سے ہے تو یہ وعدہ کیوں پورا نہیں ہوا، کیا اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرنے کی قدرت نہیں رکھتے، کیا مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب شیعوں کے عقیدہ بد کے قائل ہو گئے ہیں، تو آیت میں وعدہ عام ہے تو منکر کے لفظ کی کیا ضرورت تھی صرف الذین آمنوا وعملوا الصلحت ہی کافی تھا۔

(موعودہ خلافت راشدہ، ص، ۳۸ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

قاضی مظہر حسین کی جسارت و گمراہی

قاضی مظہر حسین دیوبندی ضیاء الرحمٰن فاورقی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس کے جواب میں جنتری والے لکھتے ہیں۔ **قارئین کرام** کلام الٰہی کے بارے میں قاضی صاحب کی جسارت ملاحظہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تو جملہ صحابہ کرام کو راشد قرار دے رہے ہیں، لیکن قاضی صاحب مصر ہیں کہ وہ راشد لغوی معنی میں ہیں۔۔۔۔۔، قاضی صاحب کو یہ اندازہ نہیں ہے کہ اس فلسفے سے کس قدر گمراہی پھیلے گی، انہی کی تقلید میں اگر کوئی شخص یہ کہہ دے کہ قرآن میں صلوۃ۔ زکاۃ۔ صوم اور حج کا ذکر بطورِ لغوی ہوا ہے، اس کی ذمہ دار کس پر ہوگی

قاضی صاحب خود بھی اقرار فرما رہے ہیں کہ الرشدون اصحاب رسول کے بارے میں ہے اور حضرت معاویہ سے رشد سلب کرنے کے درپے ہیں، قاضی صاحب اصحابِ رسول سارے کے سارے ہی

راشد ہیں، یہ خلیفہ ہوں تب بھی راشد، یہاں چار کا یا اربعہ کا لفظ تو استعمال نہیں ہوا کہ صرف چار راشد ہیں، (ہاں شیعہ عقائد میں اس کی یہ توجیہہ ممکن ہے) اگر خلفائے راشدین کو خلافت نہ ملتی تو کیا وہ معاذ اللہ راشد نہ ہوتے، راشد تو وہ از نص قرآن تھے، خلافت ان کا منصب ہو گیا اس لیے وہ خلیفہ راشد ہو گئے، اگر وہ کسی صوبے کے عامل ہوتے تو وہ عامل راشد ہو جاتے، راشد ہونا تو نص قرآنی کے تحت پوری جماعت صحابہ کی صفت ہے ہر صحابی تو راشد ہے اور جن صحابہ کو خلافت مل جائے تو وہ خلفائے راشدین ہیں ہفت روزہ خدام الدین لاہور۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۷ء کے شمارہ میں ایک اعلانِ شائع ہوا ہے، کہ سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ انوریہ (کویت) کے زیر اہتمام کنونشن خطاب جانشین امام الہدیٰ حضرت مولانا میاں محمد احمد قادری تعجب ہے کہ دور حاضر کا یہ سلسلہ بھی راشدہ ہے اور حصرت معاویہ کی خلافت غیر راشدہ ہے، قاضی صاحب کی چار یاری اصطلاح بھی توہین صحابہ پر مبنی ہے، حالانکہ اصحاب رسول تو ایک لاکھ سے زائد ہیں۔ الخ (جنتری ۱۹۸۹ء ص ۲۷۔ ۲۸)

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۴۴، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

نوٹ! خط کشیدہ الفاظ بھی قابل دید ہیں

ضیاء الرحمٰن فاروقی دیوبندی لغوی اور اصطلاحی معنی سے جاہل

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب اس کے جواب میں لکھتے ہیں:

(۱) جنتری والے لغوی اور اصطلاحی معنی کا فرق کیونکر سمجھ سکتے ہیں جب کہ وہ قرآنی آیت اَلَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ کا معنی بھی نہیں سمجھتے، میں نے تو یہ لکھا تھا کہ اصطلاحی معنی میں خلیفہ راشد وہ ہیں جو آیت تمکین اور آیت استخلاف کا مصداق ہوں، مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب پر لازم تھا کہ وہ حضرت امیر معاویہ کو ان آیات کا مصداق ثابت کرتے، جنتری میں بیچاروں نے اس کی بھی بڑی کوشش کی ہے، لیکن وہ ثابت نہیں کر سکے، علاوہ ازیں یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ میں نے تو حضرت امام حسن کے متعلق بھی یہی لکھا ہے کہ وہ اصطلاحی معنی میں خلیفہ راشد نہیں ہیں کیونکہ وہ بھی ان آیات کا مصداق نہیں ہیں، لیکن آپ حضرت

معاویہ کے دفاع میں تو مجھ پر یہ بہتان تراشی کررہے ہیں کہ ''حضرت معاویہ سے رشد سلب کرنے کے درپے بھی ہیں۔''لیکن اس میں حضرت امام حسن کا ذکر نہیں کرتے ، یہ دال میں کالا کالا کیا ہے۔

(۲) اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ جو بھی حضرت معاویہ کو اصطلاحی معنی میں خلیفہ راشد نہیں مانتے وہ سب ان سے رشد سلب کرنے کے درپے ہیں۔ آپ مفسرین ، محدثین متکلمین اور اکابر علماء امت میں سے ایسے حضرات کے نام تو پیش کریں جنہوں نے حضرت معاویہ کو خلیفہ راشد قرار دیا ہو آپ جنتری پر چھ خلفاء صحابہ کے نام لکھتے ہیں ، تو چھ محققین اہل سنت کے نام ہی پیش کردیں لیکن یہ ملحوظ رہے کہ کہیں ان محققین میں محمود احمد عباسی وغیرہ کے نام نہ شامل کرلیں ، بہر حال اگر آپ کو دو تین نام کہیں سے دستیاب ہو بھی جائیں ، تو آپ کا فتویٰ تو یہی ہوگا کہ ان کے علاوہ چودہ سو سال کے مفسرین ومحدثین وغیرہ اکابر امت سب حضرت معاویہ سے رشد سلب کرنے کے درپے رہے ہیں جن میں تمام اکابر علمائے دیوبند بھی ہیں ، العیاذ باللہ حق تعالیٰ اس قسم کی غباوت اور بغاوت کے فتنوں سے محفوظ رکھیں ، آمین۔

(موعودہ خلافت راشدہ ، ص ۴۴ ، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

نوٹ ! اس اقتباس میں خط کشیدہ الفاظ قابل توجہ ہیں

مزید لکھتے ہیں:

بطورِ نمونہ چند محققین اہل سنت کی عبارتیں پیش کی گئی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اہل السنّت والجماعت کے عقیدہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصطلاحی معنی میں خلیفہ راشد نہیں ہیں اور خلفائے راشدین سے امتیاز کے لیے ان کو من وجہ ملوک میں شمار کیا گیا ہے گو مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب تو ان حضرات پر یہی فتویٰ لگائیں گے کہ یہ شیعیت سے متاثر ہیں اور خلافتِ راشدہ کی حقیقت سے بے خبر ہیں لیکن حق وہی ہے جس کی یہ حضرات ترجمانی کررہے ہیں

(موعودہ خلافت راشدہ ، ص ۵۳ ، ۵۴ ، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

ضیاء الرحمٰن فاروقی دیوبندی کا سوال

قاضی مظہر حسین دیوبندی ضیاء الرحمٰن کا سوال نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حیرت ہے کہ جو صحابی از نص قرآن راشد ہوا اور از روئے حدیث ہادی ومہدی ہوا سے حدیث علیکم بسنتی الخ سے کیسے خارج کیا جاسکتا ہے کیا یہ توہین رسول نہیں ہے کہ آپ نے جس صحابی کا نام لے کر ہادی ومہدی ہونے کی دعا فرمائی اور قرآن اسے راشد ہی پکار رہا ہو، لیکن اس کے باوجود قاضی صاحب اسے غیر راشد ثابت کرر ہے ہیں، قاضی صاحب کے عقائد سے تو یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ موصوف آیت الراشدون کو صورتاً منسوخ سمجھتے ہیں۔ الخ۔ (جنتری ص ۷۵)

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۵۴، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

قاضی مظہر حسین دیوبندی کا جواب

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

جنتری والے بیچارے کسی آیت کے صورتاً منسوخ ہونے کا مطلب بھی نہیں سمجھتے، صورتاً منسوخ تو وہ آیت ہوتی ہے جس کے الفاظ بذریعہ وحی نازل ہوئے تھے پھر آیت منسوخ التلاوۃ ہوگئی لیکن اس کا حکم باقی رہا، مثلاً آیت الرجم، یہاں جب آیت اولٓئک ھم الراشدون قرآن مجید میں موجود ہے اور اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو اس کو صورتاً منسوخ کیونکر کہا جاسکتا ہے، اور اگر حضرت معاویہ کو آیت استخلاف وغیرہ کا مصداق نہ قرار دینے کی وجہ سے خلفائے راشدین میں شامل نہیں کیا جاتا اور جس کی وجہ سے ان کے نزدیک اُولٰٓئِکَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ O کے حکم کا منسوخ ہونا لازم آتا ہے تو پھر اس جرم کے مرتکب تو جمہور اہل سنت اور سارے اکابر دیوبند ہیں یہ خادم اہل سنت تو ان حضرات کے مسلک کی ترجمانی کرر ہا ہے بظاہر تو میرا نام ہے اور حقیقتاً مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب وغیرہ جمہور اہل سنت اور تمام اکابر دیوبند کو حضرت معاویہ کے بارے میں قرآن وحدیث کا مخالف سمجھتے ہیں۔

مزید لکھتے ہیں:

یہی وجہ ہے کہ آیت اُولٰٓئِکَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ O کے باوجود جمہور محققین اہل سنت ان کو خلیفہ راشد نہیں قرار دیتے، کیا مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب یہاں یہی کہیں گے کہ یہ محققین حضرات اُولٰٓئِکَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ O کا معنیٰ بھی نہیں سمجھتے۔

(موعودہ خلافت راشدہ، ص،۵۵، ۵۷ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

ضیاء الرحمٰن فاورقی اپنے ہی قول کی زد میں

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

جس بنیاد پر بہتان تراشی کی تھی اب خود ہی جنتری والے اس کی زد میں آ گئے،.......

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہی ویسے سنے

میں نے تو حضرت حسن اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کو آیتِ تمکین اور آیت استخلاف کا مصداق نہ ہونے کی وجہ سے خلفائے راشدین میں شامل نہیں کیا تھا۔لیکن انہوں نے حضرت ابن زبیر اور جناب مروان کو خلفائے راشدین میں صرف اس لیے شامل نہیں کیا کہ ان کی خلافتیں متفق علیہ نہیں تھیں۔

ع......وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

(موعودہ خلافت راشدہ، ص،۴۵ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

سپاہ صحابہ کا امیر ضیاء الرحمٰن مخبوط الحواس

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

قارئین کرام! اگر غور سے جنتری کے مضمون کو پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ مضمون نگار کوئی مخبوط الحواس شخص ہے، جو اپنے استدلال اور جواب کو بھی نہیں سمجھتا اور یونہی ٹامک ٹوئیاں مار رہا ہے۔

(موعودہ خلافت راشدہ، ص،۴۵ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

ضیاء الرحمٰن دیوبندی کے نزدیک صحابی رسول حضرت حجر بن عدی شیعہ تھے (معاذ اللہ)

قاضی مظہر حسین دیوبندی اس حقیقت سے پردہ چاک کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی حضرت حجر بن عدی کے بارے میں لکھتے ہیں: ''بیان کیا جاتا ہے کہ معاویہ نے حجر بن عدی کو قتل کرایا، یہ بڑے عابد و زاہد تھے، خارجی بھی بڑے قرآن خواں اور عابد زاہد تھے لیکن حضرت علی کے خلاف آمادہ بغاوت ہوئے تو امیر المومنین علی نے جنگ نہروان میں ان کو تہ تیغ کر دیا، حجر کی طرح حجر کے لڑکے عبداللہ اور عبدالرحمٰن بھی شیعہ تھے'' (سیدنا معاویہ ص ۱۶۴)

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۴۸، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب کا یہ بہتان ہے کہ حجر بن عدی شیعہ تھے

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب کا یہ بہتان ہے کہ حجر بن عدی شیعہ تھے ۔۔۔۔۔ امام ابن اثیر حضرت حجر بن عدی کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔

نبی ﷺ کے حضور میں یہ اور ان کے بھائی ہانی حاضر ہوئے تھے۔ اور جنگ قادسیہ میں شریک تھے فضلائے صحابہ میں تھے اور جنگ جمل میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ مشاہیر صحابہ سے ہیں

مزید لکھتے ہیں:

مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب چونکہ لغوی اور اصطلاحی معنی میں فرق نہیں سمجھتے اس لیے انہوں نے شیعہ کے لفظ سے شیعہ مذہب کا اصطلاحی معنی سمجھ لیا، حالانکہ یہاں لغوی معنی مراد ہے

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۴۸، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

قاضی مظہر حسین دیوبندی کا سوال

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

یہ بھی بتائیں کہ کس محدث نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث **علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الرشدین** کا مصداق قرار دیا ہے اگر ایسا نہیں ہے اور ہرگز آپ ثابت نہیں کر سکتے تو پھر آپ کے نزدیک کیا تمام شارحین حدیث حضرت معاویہ کے مخالف تھے۔

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۵۵، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

ضیاء الرحمٰن دیوبندی کی جہالت وغباوت

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

کاش کہ مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب کھلے دل سے اہل السنّت والجماعت کا مسلک حق تسلیم کر لیتے تو یوں جہالت وغباوت کی لپیٹ میں نہ آتے، انہوں نے جو راستہ اختیار کیا ہے، وہ یقیناً ہلاکت کا راستہ ہے

(موعودہ خلافت راشدہ ص، ۵۶ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

دیوبندی ابوالکلام آزاد ضیاء الرحمٰن کے نزدیک حضرت امیر معاویہ کا گستاخ

قاضی مظہر حسین دیوبندی ضیاء الرحمٰن دیوبندی کی عبارت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

زیر بحث جنتری میں لکھتے ہیں، اس طرح کا ایک شعر ابوالکلام آزاد نے بھی نقل کیا ہے

واین الثریا واین الثری ......واین معاویة من علی

یہاں ضمناً ابوالکلام آزاد کا ذکر آ گیا، اس شخصیت سے بڑے بڑے علماء مرعوب نظر آتے ہیں، یہ شخصیت بھی اعدائے حضرت معاویہ میں سرفہرست ہے، آخر ابوالکلام جو ہوئے اس ایک شعر کے نقل کر دینے سے بھی ان کا مقام متعین ہو سکتا ہے کہ وہ اس بھاری متعصب شخصیت کا ذکر نہ کیا گیا، حضرت معاویہ کے بارے میں اس شخصیت کے نظریات ملاحظہ ہوں۔

اپنے اغراض نفسانیہ منکرہ سیاسیہ سے اہل بیت نبوت اور حضرت امیر علیہ السلام پر اعلانیہ لعنت بھیجنی شروع کی اور جمعہ کے خطبہ ثانیہ میں اس فعل شنیع ومنکر کو داخل کر دیا، اور پھر شمشیر ظلم سے لوگوں کو اس طرح لرزاں وترساں رکھتے تھے کہ کسی کو اس صریح فسق عظیم ومعصیت کبریٰ وہتک شریعت الٰہیہ کے خلاف لب کشائی کی جرأت نہیں ہوتی تھی، الخ

(الہلال بمطابق جلد دوم ۶۲ ۳ ۔ ۶۴ ۔ الہلال اکیڈمی ۔ ۳۲ ۔ اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور)

یہ عبارت صحابہ دشمنی پر انتہائی صریح ہے، بہر حال جو شخص حضرت علی وحضرت معاویہ کے تقابل میں مذکورہ مصرعہ شعر اور درج بالا عبارت اپنے قلم سے نکال دے وہ چاہے کتنا ہی بڑا عالم، ابوالکلام خادم اہل

سنت کیوں نہ ہو وہ عظمت صحابہ سے بالکل نا آشنا ہے، الخ (جنتری ص ۸۴)

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۵۹، ۶۰ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

ضیاء الرحمٰن فاروقی دیوبندی کے نظریات فاسدہ

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

اسی جنتری کے آخری ٹائیٹل پر حضرت عمر فاروق اسلامی یونیورسٹی کا تعارف شائع ہوا ہے اس کے سر پرستوں میں تین دوسرے حضرات کے ناموں کے ساتھ شیخ الاسلام حضرت مولانا اسعد مدنی صدر جمعیت علمائے ہند کا نام بھی لکھا ہے، یہ سب کاروباری ذہنیت پر مبنی ہے، ورنہ حضرتِ مولانا سید اسعد صاحب مدنی (جانشین شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہ) کو مولوی ضیاءالرحمٰن صاحب کے نظریات فاسدہ سے کیا تعلق ہے اگر حضرت مولانا موصوف کو جنتری کے اس قسم کے مضامین کا علم ہو جائے تو وہ یقیناً اس سے برأت کا اظہار فرمائیں۔

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۶۱ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

دیوبندی مولوی ضیاء الرحمٰن عربی لغت میں مجتہد

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

مولوی ضیاءالرحمٰن صاحب لغت عربی میں بھی مجتہد نظر آتے ہیں، یہ وہی ہیں جنہوں نے جنتری کے ایک سابقہ مضمون میں راشد کا معنی ہدایت دینے والا اور آیت الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ کا ترجمہ اللہ ان سے راضی ہو گیا لکھا ہے۔ اب ایک حدیث کے ترجمہ میں باغی کا معنی مطالبہ کرنے والا نکالا ہے، ہم پوچھتے ہیں کہ کیا کسی نے اس حدیث عمار میں فئة باغية کا معنی مطالبہ کرنے والا لکھا ہے، اور کیا یہ معنی یہاں بن بھی سکتا ہے، بغی کا معنی لغت میں چاہنا بھی آتا ہے لیکن جب اس کا صلہ علیٰ آ جائے تو پھر اس کا معنی، ظلم کرنا، تعدی کرنا، ستم توڑنا، ستانا آتا ہے، (المعجم الاعظم جلد اول)

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۶۱ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

دیوبندی مولوی ضیاء الرحمٰن کے غالیانہ نظریات اور ان نظریات کے بانی

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

اسی طرح ایک گروہ ایسا بھی پیدا ہوگیا ہے جو حضرت امیر معاویہ کے حق میں بھی غلو کرتے ہیں اور جو ان کے غالیانہ نظریات کو نہ تسلیم کرے اس کو حضرت معاویہ کی توہین کرنے والا، اور دشمن قرار دیتے ہیں، دورِ حاضر میں اس غالیانہ نظریہ کے بانی محمود احمد عباسی ہیں اور مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب اور خلافت راشدہ جنتری والے بھی اسی طرح کے غالی ہیں۔

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۶۲، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

دیوبندی مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی دیوبندی نہیں اور نہ ہی سنی

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

لیکن مولوی ضیاء الرحمٰن وغیرہ جمہور اہل سنت کے اس عقیدہ سے مطمئن نہیں ہیں، بلکہ وہ حبِّ معاویہ کا تقاضا یہی سمجھتے ہیں کہ ان کو آیت استخلاف کا مصداق قرار دے کر قرآن کا پانچواں موعودہ خلیفہ راشد تسلیم کیا جائے، ان کو مہاجرین اولین میں شامل کیا جائے۔ اسی غلو کی بناء پر وہ حدیث ثلثون سنۃ کو موضوع قرار دیتے ہیں، اور جو ان کے ان غالیانہ اور بے بنیاد نظریات کو تسلیم نہ کرے اس کو وہ حضرت معاویہ کی توہین کرنے والا اور ان سے بغض رکھنے والا قرار دیتے ہیں۔ جنتری کے زیرِ بحث مضمون میں انہوں نے اسی غلو کا اظہار کیا ہے۔ شیعہ تو غیر سنی ہیں ان کے عقائد بنیادی طور پر اہل السنّت والجماعت کے خلاف ہیں، لیکن مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب تو اپنے آپ کو سنی دیوبندی قرار دیتے ہیں، لیکن حال یہ ہے کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مشاجراتِ صحابہ کے بارے میں نہ سنی ہیں نہ دیوبندی۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ وہ مزید جرأت سے کام لیں، سنیت اور دیوبندیت سے وابستگی ختم ہونے کا اعلان کردیں، اور فاروقی نسبت سے بھی دست بردار ہوجائیں کیونکہ فاروقی تو وہ ہوتا ہے جو حق و باطل میں فرق پہچانے، حالانکہ وہ اپنے نظریات میں حق و باطل کا ایک مشترکہ ملغوبہ تیار

کر رہے ہیں۔

(موعودہ خلافت راشدہ، ص ۶۲، ۶۳، تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

قاضی مظہر حسین دیوبندی کے مولوی ضیاء الرحمٰن سے سوالات

قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

(۱) آپ نے خلافت راشدہ جنتری ۱۹۸۶ء میں میری طرف حسبِ ذیل عبارت منسوب کی ہے ''ہر ذمہ دار مسلمان کے دینی فرائض ہیں، صحابہ کرام اور خلفائے راشدین اور اہل بیت عظام کے افکار کے فروغ کے لیے جدو جہد شامل ہے، افسوس ہے کہ ہماری اس طرف کوئی توجہ نہیں، خلافت راشدہ جنتری کا اجراء تاریخی اور فکری گلدستوں میں اضافہ ہے'' آپ نے یہ غلط بیانی کیوں کی، حالانکہ میں نے خلافتِ راشدہ جنتری کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں لکھا تھا۔

(۲) خلافتِ جنتری ۱۹۸۷ء میں ایک سوال کے جواب میں آیت اُولٰٓئِکَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ○ کے تحت لکھا ہے کہ اس آیت میں جملہ صحابہ کرام کو ہدایت دینے والا یعنی راشد قرار دیا گیا ہے، الخ، حالانکہ راشد کا معنی ہدایت پانے والا ہے نہ کہ ہدایت دینے والا اور ہدایت دینے والے کو تو مرشد کہتے ہیں۔

(۳) آپ نے مذکور جنتری میں آیت استخلاف میں دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ کا ترجمہ لکھا ہے جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا جو بالکل غلط ہے، اس کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس دین کی طاقت دے گا جو اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے، جب آپ کی علمی استعداد یہ ہے کہ راشد اور مرشد کا معنی نہیں جانتے۔ اور ارْتَضٰی لَهُمْ اور رضی اللہ عنھم میں فرق نہیں کر سکتے تو پھر عقیدہ خلافتِ راشدہ کے موضوع پر کیوں اوراق سیاہ کرتے ہیں۔

(۴) آپ ثابت کریں کہ سورۃ النور کا نزول یقیناً فتح مکہ کے بعد ہوا ہے۔

(۵) آپ نے اپنی کتاب سیدنا معاویہ'' ص ۴۴ پر لکھا ہے کہ حضرت معاویہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ میں

عمرۃ القضاء سے پہلے ہی اسلام لے آیا تھا مگر مدینہ جانے سے ڈرتا تھا کیونکہ میری والدہ اس کے خلاف تھیں، تاہم ظاہری طور پر فتح مکہ کے موقع پر آپ نے اپنے والد کے ہمراہ اسلام لانے کا اعلان کیا۔ لیکن اس کے برعکس بطور طعن کے جنتری ۱۹۸۹ء کے زیر بحث مضمون میں لکھا ہے کہ کبھی تو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ فتح مکہ کے بعد ایمان لائے کبھی ایمان کا قبل از فتح اقرار کیا جاتا ہے لیکن کتمان ایمان کا الزام قائم کر دیا جاتا ہے، ص ۵۳) حضرت معاویہ کے اسلام لانے کے متعلق مذکورہ دونوں عبارتوں میں تضاد ہے، آپ فرمائیں کہ دونوں میں صحیح بات کونسی ہے، حضرت معاویہ نے ظاہری طور پر فتح مکہ کے موقع پر اسلام کا اعلان کیا اور قبل ازیں اسلام کا اظہار نہیں کیا تھا، یا آپ نے فتح مکہ سے پہلے ہی اسلام کا اعلان کر دیا تھا اور ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے آئے تھے۔

(۶) آپ کسی مفسر اہل سنت کا حوالہ دیں کہ حضرت امیر معاویہ مثل خلفائے اربعہ کے سورۃ النور کی آیت استخلاف کا مصداق ہیں۔

(۷) آپ کسی مفسر قرآن سے ثابت کریں کہ حضرت معاویہ سورۃ الحج کی آیت تمکین کا مصداق ہیں۔

(۸) آپ ثابت کریں کہ حضرت معاویہ مہاجرین اولین میں شامل ہیں اور صلح حدیبیہ سے پہلے مکہ شریف سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے تھے، حالانکہ آپ اپنی کتاب سیدنا معاویہ میں لکھ چکے ہیں کہ تاہم ظاہری طور پر فتح مکہ کے موقع پر آپ نے اپنے والد کے ہمراہ اسلام لانے کا اعلان کیا۔

(۹) جنتری ۱۹۸۹ء کے زیر بحث مضمون میں لکھا ہے کہ حدیث ثلثون سنة موضوع اور بے بنیاد ہے، آپ کسی محدث کا حوالہ دیں جنہوں نے اس حدیث کو موضوع اور من گھڑت قرار دیا ہے حالانکہ بعض محدثین نے اس کو صحیح اور بعض نے حسن لکھا ہے،

(۱۰) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفاء مترجم جلد چہارم ص ۵۰۸ میں حکمین کے بارے میں سنن بیہقی کے حوالے سے ایک حدیث لکھی ہے جس کے یہ الفاظ ہیں، ضلا و ضل من

اتبعھما اور حضرت شاہ ولی اللہ نے ضلالت سے خطائے اجتہادی مراد لی ہے لیکن جنتری کے زیر بحث مضمون میں اس حدیث کو بھی موضوع قرار دیا ہے آپ کسی محدث سے ثابت کریں کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

(۱۱) ۔حدیث **علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الرشدین المھدیین** کی شرح میں شارحین حدیث نے خلفائے راشدین سے مراد خلفائے اربعہ ہی لیے ہیں آپ کسی شارح حدیث کا حوالہ دیں جنہوں نے اس حدیث کے تحت خلفائے اربعہ کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی شامل کیا ہو۔

(۱۲) عقائد اہل سنت کی کسی کتاب کا حوالہ پیش کریں جس میں خلفائے رابعہ کے بعد پانچویں نمبر پر حضرت معاویہ کا نام مذکور ہو، کیونکہ آپ ان کو بھی قرآن کا پانچواں موعودہ خلیفہ راشد تسلیم کرتے ہیں۔

(۱۳) علامہ ابن تیمیہ ،علامہ علی قاری محدث حنفی ،ابن حجر مکی محدث ،حضرت مولانا شاہ اسمعیل شہید ،قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی وغیرہ اکابر امت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بجائے خلیفہ راشد ملک اور سلطان قرار دیتے ہیں اگر اس میں حضرت معاویہ کی توہین پائی جاتی ہے تو فرمایئے آپ کا ان حضرات کے بارے میں کیا فتویٰ ہے۔

(۱۴) جمہور اہل سنت اور اکابر دیوبند یزید بن حضرت معاویہ کو فاسق قرار دیتے ہیں یزید کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے وہ فاسق تھا یا صالح وراشد اگر آپ کے نزدیک صالح اور راشد تھا تو کسی ایک صحابی سے یہ ثابت کریں کہ بیعت خلافت کے بعد انہوں نے یزید کو صالح قرار دیا ہو۔

(۱۵) اگر آپ سنی دیوبندی ہیں تو پھر حضرت معاویہ اور عقیدہ خلافت راشدہ کے بارے میں جمہور اہل سنت اور اکابر دیوبند کے مسلک کو کیوں نہیں تسلیم کرتے اور اگر آپ جمہور اور اکابر دیوبند کے متفقہ مسلک کے پابند نہیں ہیں تو پھر اپنے آپ کو مذہب اہلسنت اور مسلک دیوبند کی طرف کیوں منسوب کرتے ہیں۔

(موعودہ خلافت راشدہ ،ص ۶۴ ،۶۵ تحریک خدام اہل سنت پاکستان)

ضیاء الرحمٰن فاروقی دیوبندی اور قاضی مظہر حسین دیوبندی تو مر کر مٹی میں مل گئے اب اس کی ذریت میں سے کوئی ان سوالات کے جوابات لکھ کر قاضی مظہر حسین دیوبندی کی قبر پر پڑھیں تا کہ۔۔۔اس کی روح کو تسکین ملے ورنہ بے چاری بھٹکتی پھرے گی۔

﴿حوالہ نمبر ۷﴾

گنگوہی نے دیوبندیت کو نقصان پہنچایا دیوبندی مفتی کا اقرار

جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے مفتی زاہد دیوبندی صاحب رشید احمد گنگوہی کے دیوبندیت کو نقصان پہنچانے کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا تصوف میں بڑا اونچا مقام تھا ان کے ہاں با قاعدہ خانقاہی معمولات بھی اعلیٰ پیانے پر ہوتے تھے تاہم بعض مسائل میں ان کی طرف سے حاجی امداد اللہ سے شدید (مگر ادب کے دائرے میں رہ کر) اختلاف کیا گیا یقیناً مولانا گنگوہی کے پیش نظر بعض انتظامی مصالح ہوں گے۔لیکن یہ حقیقت ہے کہ بحیثیت مجموعی اس کے نتیجے میں دیوبندی فکر میں خاص قسم کی خشکی آ گئی اور بات دوسری طرف کچھ زیادہ ہی نکل گئی جس نے دیوبندیت کو کسی قدر نقصان بھی پہنچایا۔(اور ظاہر ہے کہ کوئی بھی شخص اس بات کا التزام نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی پیش کردہ فکر کے بہت دور کے اثرات سے آگاہ ہو،اس لیے صاحب فکر پر بذات خود اعتراض نہیں بنتا تاہم درست تجزیہ بعد والوں کی ذمہ داری ہے۔)حضرت گنگوہی کے سلسلہ کی ایک اہم شخصیت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی کو اس کا احساس ہوا اور آخر میں کچھ تدارک کی طرف توجہ فرمائی ،لیکن ان کے خلفاء جب اس معاملے کو لے کر چلے تو شیخ علوی مالکی (صوفی اقبال دیوبندی،الیاس گھمن کے پیر صاحب عبد الحفیظ مکی،اور عزیز الرحمٰن ہزاروی دیوبندی کے پیرو شیخ از ناقل) جیسے حضرات کی شرکت کی وجہ سے یہ مہم متنازعہ سی ہوگئی۔میری رائے یہ ہے

کہ دیوبندیوں کو ان معاملات میں حاجی صاحب کی باتوں کو سمجھنا ضرور چاہیے، ماننا نہ ماننا بعد کی بات ہے اکثر علمائے دیوبند کو علم ہی نہیں ہوتا کہ حاجی صاحب کیا فرماتے ہیں

(تحفظ عقائد اہل سنت ص ۳۰۲، ناشر جامعہ حنفیہ فیصل آباد)

نــوٹ! دیوبندی مفتی زاہد جہاں الیاس گھمن، ابوایوب، منیر احمد اور نجیب اللہ کا معتبر ترین ہے (جس کا ثبوت موجود ہے از ناقل) وہیں دیوبندیوں کے نزدیک موصوف کے کچھ اوصاف یہ بھی ہیں چنانچہ دیوبندی عبدالرحیم چاریاری صاحب لکھتے ہیں:

مولانا موصوف متعدد افکار میں اکابر دیوبند کے طرز و اسلوب سے ہٹے ہوئے ہیں، بلکہ مشہور ملحد و زندیق جاوید احمد غامدی جیسے متجدد کے بلا فیس وکیل اور اس کی تعریف و توصیف کے گن گاتے نہیں تھکتے

(تحفظ عقائد اہل سنت ص ۳۰۲، ناشر جامعہ حنفیہ فیصل آباد)

بابِ سوم

❁❁❁❁
❁❁❁
❁❁
❁

یہ باب صرف آئینہ دکھانے کے لیے ہے کیونکہ ابوایوب نے بھی اسی طرح کا کچھ لکھا تھا کہ شیخ عبدالحق علیہ الرحمہ بریلوی فتاوی کی زد میں، مزید یہ کہ دیوبندی ان اکابرین امت کو بالعموم اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور ملاعلی قاری علیہما الرحمہ کو بالخصوص اپنا کہتے ہیں ہم نے صرف ان کی ایک کتاب جوان کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ ہے سے ثابت کیا ہے کہ دیوبندی ان بزرگوں کو کتنا اپنا مانتے ہیں اگر ان کی اور کتابوں کی تلاشی لی جائے تو اور بھی بہت کچھ ملے گا لیکن ہمارے قارئین دوسری جلد کا انتظار کریں۔

اس باب میں ہم نے دیوبندی اکابرین واصاغرین کے مستند حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ دیوبندیوں نے ہم اہل سنت و جماعت سے بغض وعناد میں جان بوجھ کر اکابرین امت وعلماء اہلسنت مثلاً شیخ عبدالحق محدث دہلوی جن کو اشرفعلی تھانوی نے حضوری لکھا ہے، شاہ ابوالمعالی جن کے بارے میں اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے کہ ان کو سرکار ﷺ کا سلام آیا تھا، شیخ علامہ عبداللہ یافعی جن کی کتاب کا اشرفعلی تھانوی کی فرمائش پر ترجمہ کیا گیا تھا، علامہ محمد بن یحیی تاذفی صاحب قلائد الجواہر جن کے بارے میں خود اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے کہ ان کی کتاب "قلائد الجواہر" بہت ہی معتبر ہے اور اس کے مصنف ولی ہیں اور ان کی نقل بھروسے کی نقل ہے، ملاعلی قاری جن کے بارے میں دیوبندی سرفراز گکھڑوی نے لکھا ہے کہ ان کی بات حرف آخر ہے اور یہ حنفیت کی آن بان شان ہیں، صاحب بہجۃ الاسرار یہ اور ان کی کتاب شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے نزدیک اتنے معتبر ہیں کہ آپ نے ان کی کتاب کی تلخیص بنام "زبدۃ الاسرار فی تلخیص بہجۃ الاسرار" لکھی، ان تمام اکابرین امت (جن کو بزعم خود دیوبندی اپنا بھی کہتے ہیں) پر طرح طرح کے فتوے مثلاً کافر، گستاخ، مرتد، بے دین، مشرک، شرک کے پجاری، بدعتی، رضاخانی، ضال مضل وغیرہ وغیرہ لگا کر اپنے حلالی دیوبندی ہونے کا حق ادا کیا ہے

نوٹ: اس باب میں ہم نے کچھ دیوبندیوں کے بھی حوالے دیئے ہیں اور بطور خاص طالب الہاشمی کے بھی، پہلے نمبر پر یہ اکابرین امت میں شامل نہیں دوسرے نمبر پر ہماری معلومات کے مطابق طالب الہاشمی کوئی ہمارا معتبر و مستند عالم نہیں بس ایسے ہی دیوبندی اکابرین نے اس کو ہمارا کہہ کر طرح طرح کی لن ترانیاں کی ہیں جن دلائل سے دیوبندی ان کو ہمارا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کریں گے اس سے قوی دلائل اور حوالا جات سے میں اس کو دیوبندیوں کا معتبر ثابت کروں گا خلاصہ کلام یہ کہ اگر کسی دیوبندی کا کوئی حوالہ آجائے تو وہ اکابرین امت اور بزرگوں میں داخل نہیں ہوگا۔

حوالہ نمبر ۱

اکابرین امت گستاخ، کافر، مرتد و بے دین

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے غوث پاک علیہ الرحمہ کی شان میں یہ شعر لکھا:

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تری وعظ کی مجلس ہے یا غوث

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کا یہ شعر بالکل درست اور بزرگوں سے ثابت اقوال کے مطابق ہے لیکن دیوبندیوں کی شریعت میں اور گنگوہی و نانوتوی کے قائم کردہ دین میں سب بزرگ غلط، سب نے معاذ اللہ کفر کیا، سب نے معاذ اللہ غوث پاک کو سرکار علیہ السلام پر فضیلت دی، سب نے معاذ اللہ سرکار علیہ السلام کی گستاخی کی وغیرہ وغیرہ آپ بزرگوں کے اقوال دیکھیں کہ دیوبندی قوم بغض سنی میں کس طرح بدمست ہو کر بزرگوں پر فتوے داغتی ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ سے اعلیٰ حضرت کی تائید

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ غوث پاک کی مجلس میں انبیاء علیہم السلام اور خود سرکار علیہ السلام کی تشریف آوری کا اقرار کرتے ہو لکھتے ہیں:

(غوث پاک نے فرمایا) اللہ نے آج تک جو پیغمبر یا ولی پیدا فرمائے ہیں میری مجلس میں زندہ مع الجسم اور رواصل مع الروح آتے ہیں۔

اور ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

شیخ قدوہ ابوسعید قیلوی کہتے ہیں کہ میں چند انبیاء اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی بار جناب غوث اعظم کی مجلس میں تشریف فرما دیکھ چکا ہوں جس طرح آقا اپنے غلام کو شرف بخشتے ہیں۔

(زبدۃ الاٰثار مترجم، ص، ۶۸، مکتبہ نبویہ لاہور)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی ایک اور کتاب میں فرماتے ہیں:

حضرت غوث الاعظم کی مجلس وعظ میں تمام اولیاء و انبیاء زندہ اپنے جسموں کے ساتھ اور مردہ اپنی روحوں کے ساتھ جنات اور فرشتے شریک ہوتے تھے اور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تربیت و تائید کے لیے تجلی فرماتے تھے۔

مزید فرماتے ہیں:

اللہ نے جتنے نبی اور ولی پیدا کیے ہیں ان میں سے ہر ایک نے بصورتِ زندگی اپنے جسم کے ساتھ اور بصورت موت اپنی روح کے ساتھ لازم طور پر میری مجلس میں حاضری دی ہے۔

(اخبار الاخیار مترجم (ترجمہ کرنے والا دیوبندی ہے از ناقل) ص، ۳۲، دار الاشاعت کراچی)

صاحب قلائد الجواہر سے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کی تائید

صاحب قلائد الجواہر غوث پاک کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تمام انبیاء و اولیاء میری مجلس میں رونق افروز ہوئے ہیں زندہ اپنے جسموں سے اور وفات شدہ اپنے روحوں سے۔

(قلائد الجواہر مترجم، ص، ۹۱، مکتبہ شبیر برادرز لاہور)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

ابوسعید قیلوی نے فرمایا کہ میں نے کئی دفعہ جناب سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء

علیہم السلام کو آپ کی مجلس میں رونق افروز ہوتے ہوئے دیکھا۔

(قلائد الجواہر مترجم ص، ۲۱۷)

نوٹ! یہ کتاب "قلائدالجواہر" اشرفعلی تھانوی صاحب کے نزدیک معتبر ہے اوراس کے مصنف ولی ہیں اوران کی نقل بھروسے کی نقل ہے

شیخ علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ سے اعلیٰ حضرت کی تائید

چنانچہ حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ غوث پاک کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"کوئی ایسا نبی اور ولی نہیں گزرا جو میری مجلس میں نہ آیا ہو زندہ جسمانی طور پر اور وصال کردہ روحانی طور پر میری مجلسوں میں آتے ہیں۔"

(خلاصۃ الفاخر مترجم ص، ۱۶۹، تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

ابوسعید قیلوی بیان کرتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کئی بار شیخ کی مجلس میں جلوہ گر ہوتے دیکھا۔

(خلاصہ المفاخر مترجم ص، ۱۰۱، ایضا)

شاہ ابوالمعالی علیہ الرحمہ سے اعلیٰ حضرت کی تائید

چنانچہ شاہ ابوالمعالی علیہ الرحمہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کوئی پیغمبر یا ولی ایسا نہیں جو میری مجلس میں حاضر نہ ہوتا ہو جو زندہ ہیں وہ اپنے بدنوں سے اور جو وصال پاگئے ہیں وہ روحوں سے۔

(تحفۃ القادریہ ص، ۶۲، مکتبہ قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

''ابوسعید قیلوی علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ میں بارہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں پیغمبرِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر پیغمبروں علیہم السلام کو ظاہر دیکھا کرتا تھا۔''

(تحفۃ القادریہ، ص، ۹۵، ایضاً)

ملا علی قاری علیہ الرحمہ سے اعلیٰ حضرت کی تائید:

ملا علی قاری حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مجلس میں محبوب علیہ السلام کا صحابہ کے ساتھ آنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

سید کبیر فرماتے ہیں، میں نے دیکھا کہ پہلا زینہ اس قدر وسیع ہوگیا کہ حدِ نگاہ تک پھیل گیا اس پر ریشمی فرش بچھ گیا، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق، حضرت عثمانِ غنی اور حضرتِ علی رضی اللہ عنہم بھی ساتھ ہی بیٹھے تھے۔

(نزہۃ الخاطر الفاطر مترجم، ۹۲، مکتبہ قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

ان تمام حوالہ جات کو دیکھیں کہ متفق علیہ بزرگ بھی وہی فرما رہے ہیں جو اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے ارشاد فرمایا کہ انبیا اور خود سرکار علیہ السلام غوث پاک کی مجلس میں تشریف لاتے تھے۔

مخالف

(۱) دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی معتبر کتاب ''رضاخانی مذہب'' میں لکھا ہے:

رضاخانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں اس قدر غلو سے کام لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی نبی اور کوئی ولی ایسا نہیں ہے جو میری اس مجلس میں حاضر نہ ہوا ہو، زندہ اپنے جسموں سمیت اور فوت شدہ اپنی روحوں کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔ (تفریح الخاطر صفحہ ۱۰۷)

عبارت مذکور میں تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی شدید توہین ہے، اہلسنت و جماعت علمائے

دیو بند کا عقیدہ ہے کہ جو کوئی انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی شان اقدس میں گستاخی کرے وہ کافر ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ انبیائے کرام، اولیائے کرام وغیرہ تمام کے تمام حضرات پیرانِ پیر کی مجلس وعظ میں تشریف لاتے ہیں وہ مرتد و بے دین گمراہ ہے، اس غلیظ عقیدے کو ذکر کرنے سے رضا خانیوں کا مقصد صرف اتنا ہے کہ لوگ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے شیخ عبدالقادر جیلانی کا مقام و مرتبہ بلند سمجھیں اس عبارت میں ایک لطیف اشارہ یہ بھی ہے کہ لوگ قرآن وسنت کی تعلیمات کو چھوڑ کر ان کے حضرت مجدد بدعات رضی اللہ عنہ کے مذہب پر چلنے لگ جائیں۔

(رضا خانی مذہب، حصہ سوم، ص،۲۲۳، راشد یہ اکیڈمی)

(۲) ایک اور مقام پر انہی اکابرین دیو بند کی پسند فرمودہ کتاب میں لکھا ہے:

''رضا خانی اہل بدعت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ پیرانِ پیر کا مرتبہ و مقام اس قدر بلند و بالا ہے کہ جب وہ مجلس وعظ قائم کرتے ہیں تو خطیب الانبیاء امام الانبیاء سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی بنفس نفیس ان کی مجلس وعظ میں تشریف لاتے ہیں، اس واقعہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شدید توہین ہے مگر کیا کریں کہ رضا خانی اہل بدعت جب ہی منہ کھولتے ہیں، غلاظت ہی منہ سے نکلتی ہے۔''

(رضا خانی مذہب، حصہ سوم، ص،۱۶۰، راشد یہ اکیڈمی)

(۳) ایک اور مقام پر انہی اکابرین دیو بند کی پسند فرمودہ کتاب میں لکھا ہے:

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس وعظ سننے کے لیے آتے تھے اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دینا بہت بڑی حماقت ہے انبیاء کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ ایک ولی کی مجلس وعظ میں حاضری دیا کریں؟ اور رضا خانی عقائد گستاخی کی تعلیم دیتے ہیں۔

(رضا خانی مذہب، حصہ دوم، ص،۲۲۰، راشد یہ اکیڈمی)

(۴) دیوبندیوں کی دس سے زائد اکابرین کی معتبر کتاب "رضا خانی مذہب" میں امام اہل سنت کا شعر لکھنے کے بعد لکھا ہیں۔:

ولی کا کیا مقام ہے یہاں تو پیغمبر بھی بلکہ خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی آئے غوث پاک کی وعظ کی مجلس میں حاضری دیتے ہیں اس شعر میں تو احمد رضا بریلوی نے حد ہی کر دی تمام دنیا کا مرکز حضرت عبدالقادر جیلانی کو قرار دے رہے ہیں۔ احمد رضا خان بریلوی دراصل نبی علیہ السلام کی ختم نبوت کا قائل نہ تھے، اس شعر میں اسی اجرائے نبوت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں بندہ خدا کو ذرا بھی شرم وحیا نہ آئی اتنی بڑی دلیری بغیر دلیل کے کیسے کی جاسکتی ہے، مسئلہ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات کا ہے کسی اور کے بارے میں کہتے تو ہم گرفت نہ کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کی محفل وعظ کو عظمت دینے کے لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمتِ شان کا ذرا برابر خیال نہ کیا۔

(رضا خانی مذہب، حصہ اول، ص ۶۲، مکتبہ راشدیہ اکیڈمی کراچی)

اس کتاب پر دس سے زائد علماء دیوبند کی تقریظیں ہیں اور دیوبندیوں کے ریڈی میٹ مفتی مجاہد کہتے ہیں تصدیق وتقریظ کرنے والے بھی متفق ہوتے ہیں، تو اب یہ تمام دیوبندی نتیجہ میں آنے والے تمام الزامات لگانے میں متفق ہیں۔

(۵) دیوبندیوں کے نام نہاد متکلم اسلام مولوی الیاس گھمن صاحب یہی شعر لکھنے کے بعد اپنی رسوائے زمانہ کتاب "فرقہ بریلویت" میں لکھتے ہیں:

"ولی کا کیا مقام ہے یہاں تو پیغمبر بھی حاضری دیتے ہیں بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی آپ کی نصیحت سننے کے لیے آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں حضور غوث پاک کی تعریف بیان کرنے کا ایسا انداز جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے ادبی اور توہین ہو جائے ہرگز لائق قبول نہیں ولی بڑے

سے بڑا ہو کسی نبی کے درجے تک نہیں پہنچتا۔" (فرقہ بریلویت ص، ۳۶۰، مکتبہ اہل السنۃ والجماعت)

(۶) دیوبندی مولوی مطیع الحق صاحب غوث پاک کی مجلس میں انبیاء کی تشریف آوری پر لن ترانی کرتے ہوئے "پانچویں گستاخی" کی ہیڈنگ دے کر لکھتے ہیں:

اب ذرا ان کے اور بزرگوں کی زبان سے بے ادبیاں اور گستاخیاں سنیئے .... حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف میں لکھتے ہیں۔

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مطلب یہ ہے کہ یا غوث اعظم آپ کا وعظ ایسا جامع اور ضروری، مفید اور اعلیٰ درجہ کا ہے کہ ولی تو ولی سارے رسول بھی سننے آتے ہیں اور خود حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی سننے آتے ہیں، لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہاں تو تمام انبیاء علیہم السلام کا درجہ غوث اعظم سے کم کر دیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو خود تمام دنیائے انسانیت کے حتی کہ انبیاء علیہم السلام کے معلم ہیں، واعظ اور استاذ ہیں اور یہ غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو معاذ اللہ تمام نبیوں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استاذ کہتا ہے استغفر اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ سننے آتے ہیں اس شعر میں تو سخت بے ادبی کی ہے اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل جانتے ہیں۔

(اہل سنت اور اہل بدعت میں ایک عجیب مکالمہ ص، ۸۵، ادارہ دعوتِ اسلام)

(۷) دیوبندیوں کے ریڈی میڈ مفتی مجاہد، "احمد رضا بریلوی کے کفریات و غلط فتوے کی" ہیڈنگ دینے کے بعد ۱۵ نمبر پر لکھتا ہے: پیر کے پاس حضور کی حاضری

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

(ہدیہ بریلویت ص، ۱۷۲، ادارہ تحقیقات اہل سنت لاہور)

نتیجہ

یہ تمام اکابرین امت رحمہم اللہ جو اس بات کے قائل ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غوث پاک کی مجلس میں آتے ہیں وہ درج ذیل دیوبندی فتاوی کی نوازشات میں ہیں:

(۱) عبارات مذکورہ میں انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی شدید توہین (۲) غلیظ عقیدہ (۳) یہ لوگ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے شیخ عبدالقادر جیلانی کا مقام ومرتبہ بلند سمجھتے ہیں (۴) ان عبارات میں دنیا کا مرکز غوث پاک کو بنایا گیا (۵) ان عبارات کا قائل ختم نبوت کا قائل نہیں (۶) اجرائے نبوت کے قائل (۷) غوث پاک کی عظمت کی وجہ سے سرکار علیہ السلام کی عظمت کا خیال نہ کیا (۸) بہت بڑی حماقت (۹) گستاخانہ عقائد کی تعلیم دیتے ہیں (۱۰) بے ادبی اور توہین کرنے والے (۱۱) سخت بے ادبی (۱۲) کفر (۱۳) گستاخ وغیرہ وغیرہ۔

ان تمام حوالوں سے معلوم ہوا کہ یہ اکابرین امت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ملا علی قاری، شاہ ابو المعالی، شیخ عبداللہ یافعی، صاحب قلائد الجواہر و صاحب بہجۃ الاسرار علیہم الرحمہ انبیاء علیہم السلام کی توہین، بے ادبی اور گستاخی کرنے والے تھے اب ایک اور فتوی بھی پڑھ لیجئے

چنانچہ دیوبندیوں کے مستند و معتبر عالم سعید احمد جلالپوری کی مصدقہ کتاب میں مولوی مطیع الحق صاحب لکھتے ہیں:

یقیناً حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم کا گستاخ اور بے ادب بالقطع الیقین کافر، اکفر، بے ایمان، دجال، مردود، ملعون، ملحد، جہنمی، ضال مضل، اخبث الخلائق، بدتر از شیطان ہے، اس زبان وقلم پر ہزار لعنت جس پر حضور ﷺ کی گستاخی کا ایک لفظ بھی آئے، خدا اس دل پر کروڑوں غضب اور بے شمار لعنت کرے جس دل میں حضور سید عالم فخر بنی آدم، سید الکائنات صفوۃ الموجودات ﷺ کی گستاخی و بے ادبی کا خیال تک بھی

گزرے، ایسامردود خنزیر اور مخلوق کی ہر ناپاک اور نجس سے نجس چیز سے زیادہ مردود ہے، اور ایسا کم نصیب خدا کے ہر مغضوب اور ملعون سے زیادہ ملعون ہے، معاذ اللہ معاذ اللہ معاذ اللہ۔ وہ حبیب جس کی صفت خدا فرمائے جس کی تعریف زمین و آسمان میں ہو اس کے گستاخ سے زیادہ لعنتی کون ہوسکتا ہے۔۔۔؟ واقعی ہر ایک مسلمان کا یہ ایمان ہے اور جو اس میں شک بھی لائے وہ بھی پکا بے ایمان ہے۔

(اہل سنت اور اہل بدعت میں ایک عجیب مکالمہ، ص ۱۲، ادارہ دعوت اسلام)

اب مزید درج ذیل فتاوی ان تمام اکابرین امت کے حصے میں آئے:

(۱) کافر (۲) اکفر (۳) بے ایمان (۴) دجال (۵) مردود (۶) ملعون (۷) ملحد (۸) جہنمی (۹) ضال مضل (۱۰) اخبث الخلائق (۱۱) بدتر از شیطان (۱۲) ہزار لعنت (۱۳) کروڑوں غضب (۱۴) بے شمار لعنت (۱۵) مردود (۱۶) خنزیر (۱۷) ہر ناپاک اور نجس سے نجس چیز سے زیادہ مردود ہے (۱۸) کم نصیب خدا کے ہر مغضوب اور ملعون سے زیادہ ملعون (۱۹) اس کے گستاخ سے زیادہ لعنتی کون ہوسکتا ہے (۲۰) جو اس میں شک بھی لائے وہ بھی پکا بے ایمان ہے۔

دوسروں کے خلاف بولنے والے اپنے علماء کے کرتوت دیکھ لیں کہ شاید کچھ شرم آئے

حوالہ نمبر ۲

اکابرین امت انبیاء علیہم السلام کے گستاخ

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتا ہے:

''ایک دفعہ شکر کا ایک سوداگر بشر قرظی چودہ اونٹوں پر شکر لاد کر بغرض تجارت کہیں جا رہا تھا۔ راستے میں ایک لق و دق صحراء میں قافلے کو قیام کرنا پڑا، آخر شب جب قافلہ چلنے کے لیے تیار ہوا تو چار لدے ہوئے اونٹ کہیں غائب ہو گئے بشر قرظی بہت پریشان ہوا۔ بہتیری ادھر ادھر تلاش کی لیکن اونٹ کہیں نہ ملے وہ سیدنا غوث اعظم کا عقیدت مند تھا عالم یاس میں آپ کو پکارا دیکھتا کیا ہے کہ ایک سفید پوش نورانی

بزرگ ایک ٹیلے پر کھڑے ہیں اور ہاتھ کے اشارے سے اپنی طرف بلا رہے ہیں جب وہ اس ٹیلے کے پاس پہنچا تو وہ بزرگ غائب ہو گئے اس نے ٹیلے پر چڑھ کر دیکھا تو دوسری طرف چاروں اونٹ سامان سمیت بیٹھے تھے۔"

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم ص،۲۱۰، مکتبہ شعاع ادب لاہور)

(۲) حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

قال: فلما حملنا الاحمال من أوائل الليل فقدت اربعة أحمال محملةسكرا وطلبتها فلم اجد ها و رحلت القافلة و انقطعت عنها اطلب الجمال فتبعنى الحمال و وقف معى فطلبنا ها فلم نجد،فلما انشق الفجر و ذكرت قول الشيخ محيى الدين عبد القادر ان وقعت فى شدة فنادنى فانها تكشف عنها ،فقلت :يا شيخ عبد القادر جمالى ثم التفت الى مطلع الفجر فرأيت فى ضوء الفجر اول ما انشق رجلا على رابيةو هو يشير الىّ بكمه :اى تعال،قال: فلما صعدنا الى الرابية لم نرا احدا ،ثم رأيت اربعة الاحمال تحت الرابية باركة فى الوادى ،فأخذنا ها ولحقنا القافلة

(ص،۱٦٦، خلاصۃ المفاخر عربی مکتبہ دار الکتب العلمیہ ص،۱۲۳، خلاصۃ المفاخر مترجم تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(۳) علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ شکر کا ایک سوداگر بشر قرظی چودہ اونٹوں پر شکر لاد کر بغرض تجارت کہیں جا رہا تھا۔ راستے میں ایک لق و دق صحراء میں قافلے کو قیام کرنا پڑا۔ آخر شب جب قافلہ چلنے کے لیے تیار ہوا تو چار لدے ہوئے اونٹ کہیں غائب ہو گئے بشر قرظی بہت پریشان ہوا، بہتیری ادھر ادھر تلاش کی لیکن اونٹ کہیں نہ ملے وہ سیدنا غوث اعظم کا عقیدت مند تھا، عالم یاس میں آپ کو پکارا دیکھتا کیا ہے کہ ایک سفید پوش نورانی بزرگ ایک ٹیلے پر کھڑے ہیں اور ہاتھ کے اشارے سے اپنی طرف بلا رہے ہیں جب وہ اس ٹیلے کے پاس پہنچا تو وہ بزرگ غائب ہو گئے اس نے ٹیلے پر چڑھ کر دیکھا تو دوسری طرف چاروں اونٹ سامان سمیت بیٹھے تھے" ملخصاً" (قلائد الجواہر مترجم ص،۲۰۲، مکتبہ شبیر برادرز لاہور)

(۴) حضرت علامہ مولانا ابوالمعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ شکر کا ایک سوداگر بشر قرظی چودہ اونٹوں پر شکر لاد کر بغرض تجارت کہیں جا رہا تھا۔ راستے میں ایک لق و دق صحراء میں قافلے کو قیام کرنا پڑا۔ آخر شب جب قافلہ چلنے کے لیے تیار ہوا تو چار لدے ہوئے اونٹ کہیں غائب ہو گئے بشر قرظی بہت پریشان ہوا۔ بہتیری ادھر ادھر تلاش کی لیکن اونٹ کہیں نہ ملے وہ سیدنا غوث اعظم کا عقیدت مند تھا۔ عالم یاس میں آپ کو پکار ادیکھتا کیا ہے کہ ایک سفید پوش نورانی بزرگ ایک ٹیلے پر کھڑے ہیں اور ہاتھ کے اشارے سے اپنی طرف بلا رہے ہیں جب وہ اس ٹیلے کے پاس پہنچا تو وہ بزرگ غائب ہو گئے اس نے ٹیلے پر چڑھ کر دیکھا تو دوسری طرف چاروں اونٹ سامان سمیت بیٹھے تھے'' ملخصا''

(تحفۃ القادریہ مترجم ص ۵۸، کتب خانہ قادری رضوی لاہور)

(۵) صاحب بہجۃ الاسرار فرماتے ہیں:

قال: فلما حملنا الاحمال من أوائل الليل فقدت اربعة أحمال محملةسكرا وطلبتها فلم اجد ها و رحلت القافلة و انقطعت عنها اطلب الجمال فتبعني الحمال و وقف معي فطلبنا ها فلم نجد،فلما انشق الفجر و ذكرت قول الشيخ محيي الدين عبد القادر ان وقعت في شدة فنادني فانها تكشف عنها ،فقلت :يا شيخ عبد القادر جمالي ثم التفت الى مطلع الفجر فرأيت في ضوء الفجر اول ما انشق رجلا على رابيةو هو يشير الىّ بكمه : اى تعال،قال:فلما صعدنا الى الرابية لم نرا احدا ،ثم رأيت اربعة الاحمال تحت الرابية باركة في الوادى ،فأخذنا ها ولحقنا القافلة

(بہجۃ الاسرار عربی ص ۱۹۶، موسسۃ الشرف لاہور)

مخالف

(۱) اس واقعہ پر دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب رضاخانی مذہب میں لکھا

ہے:

رضا خانی اہل بدعت کی عقل کا ماتم کیجئے کہ جھوٹ بولنے میں مسیلمہ کذاب کو بھی مات کر گئے ہیں، اور جھوٹ جیسے مرض کو رضا خانیوں نے اپنی غذا سمجھ رکھا ہے اور جب تک اہل بدعت قدم قدم پر جھوٹ نہ بولیں تو ان کے معدے خراب ہوجاتے ہیں، یہ اس قدر مضحکہ خیز بات ہے کہ اہل دمشق میں سے ایک شخص کے شکر سے لدے ہوئے اونٹ گم ہوگئے بہت تلاش کیا مگر ناکامی ہوئی، جب صبح ہوئی تو مجھے سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول یاد آیا کہ مصیبت اور سختی کے وقت مجھے پکارو، فوراً امداد کو پہنچوں گا، تو میں نے کہا ''یا شیخ عبدالقادر میرے اونٹ گم ہوگئے ہیں اور میرے اونٹ تلاش کردو'' تو کیا دیکھتا ہوں کہ مشرق کی طرف ایک ٹیلے پر ایک شخص یعنی کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی میرے اونٹ جو شکر سے لدے ہوئے تھے ان کو ہانک کر میری طرف لا رہے ہیں اور ساتھ ساتھ مجھے آواز دے رہے ہیں کہ اپنے اونٹ سنبھال لو وغیرہ وغیرہ۔

حضرات گرامی یاد رکھیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایسی تعلیم بالکل منقول نہیں کیونکہ حضرت شیخ جیلانی کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں، وہ فرماتے ہیں۔

دع عنک الشرک بالخلق ووحد الحق عزوجل هو خالق الاشياء جميعا يا طالب الاشياء من غيره ما انت عاقل هل شئى ليس هو فى خزائن الله عزوجل

ترجمہ ''خدا کے ساتھ خدا کی پیدا کی ہوئی شخصیتوں کو شریک کرنا چھوڑ دے اس کے اختیارات میں کسی اور کو شریک نہ جان، وہی سب کا پیدا کرنے والا ہے، نفع اور نقصان کے سب اختیارات اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں، خدا کے سوا دوسروں سے مدد مانگنے والے تو بے وقوف ہیں، کیا ایسی بھی کوئی چیز ہے جو خدا کے خزانوں میں نہ ہو''

یعنی جب سب چیزیں خدا کے پاس موجود ہیں تو پھر ان لوگوں سے مانگنے کا کیا فائدہ جنہوں نے خود خدا سے مانگ کر لی ہوں، کیوں نہ انسان خدا سے مانگے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبۡدَه (پ۲۴،سورہ زمر، آیت ۳۶)

ترجمہ ''کیا ایک اللہ ہی اپنے بندے کی تمام حاجتیں پوری کرنے کے لیے کافی نہیں۔''

کیوں نہیں، صرف بےوقوف کے لیے کافی نہیں۔ (الفتح الربانی صفحہ)

اللہ پاک جیسا کوئی دوسرا نہیں ہے وہ دور و نزدیک سے ہر انسان کی آواز زور سے پکارے یا آہستہ سے وہی سننے والا اور وہی سب کے حالات پر نظر رکھنے والا ہے، اللہ پاک کے پیارے اللہ کے سوا کسی دوسری ذات کی خوشنودی نہیں چاہتے، وہ اللہ کے سوا کسی دوسری ذات سے مدد نہیں مانگتے، کیونکہ وہ یہ بات اچھی طرح سمجھ چکے ہوتے ہیں کہ جو ذات زمین و آسمان کے اندر باہر کی تمام کائنات کی مالک و مختار ہے کیوں نہ وہ بھی اسی سے ہر حاجت اور ہر مراد مانگیں، جنھوں نے خود خدا سے مانگ کر کچھ لے رکھا ہو ان سے کچھ مانگنا ویسے بھی درست نہیں۔ (الفتح الربانی صفحہ ۲۲۹)

خافوه ولا تخافوا غيره وارجوه ولا ترجوا غيره

(الفتح الربانی صفحہ ۷۱)

ترجمہ ''اللہ پاک کے سوا کسی اور ذات سے نہ ڈرو، اور ہر مشکل میں اللہ ہی کی طرف رجوع کرو، اللہ کے سوا کسی اور ذات کی طرف مدد کے لیے رجوع نہ کرو۔''

یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ جب بھی مصیبت اور مشکل میں پکارو تو خالق لایزال کو پکارا کرو جیسا کہ آپ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمایا۔

ہم رضاخانیوں سے سوال کرتے ہیں کہ صرف اتنا ہی بتا دیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو دنیا سے رخصت ہو چکے تو اب اگر اونٹ گم ہو جائیں تو حضرت شیخ جیلانی کے بعد اولیائے کرام میں سے اونٹ تلاش کرنے پر کس کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے، یا حضرت شیخ کے ولادت سے پہلے اگر کسی کے اونٹ گم ہو جاتے تو کون تلاش کرتا تھا۔ بینوا توجروا

(رضاخانی مذہب، حصہ سوم، ص ۳۳۲، راشد یہ اکیڈمی)

(۲) ایک اور مقام پر بزرگوں پر فتوے لگاتے ہوئے لکھا ہے:

رضا خانی اہل بدعت جو حقیقت میں شانِ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیائے کرام کے گستاخ ہیں، جن کا یہ عقیدہ ہے کہ اولیائے کرام مسروقہ چیز کو برآمد کر لیتے ہیں، تو کیا پیرانِ پیر کے انتقال کے بعد مسروقہ چیز کو برآمد کرتے ہیں یا نہیں اگر برآمد کرتے ہیں تو پھر شہر بغداد میں اکثر وارداتیں ہوتی رہتی ہیں لیکن ان کا کبھی کوئی سراغ نہیں ملا اور اس کے علاوہ کئی اخلاقی جرائم بھی پیش آتے ہیں تو کیا ان تمام واقعات سے حضرت پیر صاحب باخبر ہیں یا کہ بے خبر، اگر باخبر ہیں تو اس کا سدباب کیوں نہیں کرتے، اگر بے خبر ہیں تو پھر پیر صاحب کے بارے میں باطل عقیدہ کیوں اپنایا ہوا ہے، افسوس صد افسوس رضا خانی مذہب کس قدر غلیظ مذہب ہے کہ جو پیرانِ پیر کے متعلق یہ خیال رکھتے ہیں کہ تاجر کے اونٹ گم ہو گئے اور اس نے مصیبت کے وقت پیر صاحب کو پکارا تو پیر صاحب خود بنفسِ نفیس حاضر ہوئے اور اونٹوں کو تلاش کر کے تاجر کے حوالے کئے تو کیا رضا خانی لونڈے بتا سکتے ہیں کہ آج کل اونٹ تلاش کرنے کی ڈیوٹی کس ولی کے ذمہ ہے۔ تف ہو تم پر۔

(رضا خانی مذہب، حصہ سوم، ص، ۱۵۶، راشد یہ اکیڈمی)

قارئین کرام! دوسروں کو زبان کے استعمال کا درس دینے والوں کی اپنی زبان کیسی ہے

..... نتیجہ .....

(۱) ان بزرگوں کی عقل پر ماتم کیجئے (۲) اہل بدعت (۳) یہ سب بزرگ جھوٹ بولنے میں مسیلمہ کذاب کو بھی مات دے گئے (۴) جھوٹ جیسا مرض ان کی غذا (۵) یہ بزرگ قدم قدم پر جھوٹ بولتے ہیں (۶) مضحکہ خیز خبر (۷) غوث پاک سے یہ منقول نہیں (۸) انبیاء کے گستاخ (۹) اولیاء کے گستاخ (۱۰) ان کا غلیظ مذہب (۱۱) ان سب پر تف ہے۔

﴿حوالہ نمبر ۳﴾

اکابرین امت ضال، مضل، مشرک

(۱) ملا علی قاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

سورج طلوع ہوتا ہے تو مجھے جھک کر سلام کرتا ہے سارے دن کے واقعات عالم کی خبر دیتا ہے۔ کوئی مہینہ شروع ہوتا ہے تو مجھے سلام کرتا ہے اپنے حادثات کی اطلاع دیتا ہے۔ صبح مجھے سلام کرتی ہے اور اپنے حوادث کی خبر دیتی ہے مجھے اپنے ربّ کی عزّت کی قسم نیک بخت و بد بخت میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور میری نگاہ لوح محفوظ پر ہوتی ہے میں اللہ کے علوم و مشاهدات کے سمندر کا تیراک ہوں۔

(نزہۃ الخاطر الفاظر مترجم، ص ۱۰۷، قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۲) امام عبداللہ یافعی غوث پاک کے بارے میں لکھتے ہیں:

آپ ببانگ دھل فرماتے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے مجھے سلام کرتا ہے اور سال پہلے میرے پاس آ کر سلام کرتا ہے اور اپنے اندر ہونے والے واقعات سے مجھے باخبر کرتا ہے اور ہر ہفتہ میرے پاس آ کر سلام کرتا ہے اور اپنے اندر ہونے والے واقعات سے مجھے مطلع کرتا ہے اور ہر دن میرے پاس آ کر سلام کرتا ہے اور اپنے اندر رونما ہونے والے واقعات سے مجھے مطلع کرتا ہے مجھے اپنے رب عزوجل کی عزت و جلال کی قسم نیک و بد تمام لوگ مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں اور لوحِ محفوظ ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہتی ہے میں وعلومِ الٰہی اور مشاهدہ ربانی کے بحر میں ہر وقت غوطہ زن ہوں۔

(ص ۱۷۵، خلاصۃ المفاخر عربی ص ۱۴۴، مترجم تصوف فاونڈیشن لاہور)

(۳) علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی صاحب قلائد الجواہر میں فرماتے ہیں:

آپ فرمایا کرتے تھے کہ شمس طلوع نہیں ہوتا مگر یہ کہ وہ مجھے سلام کرتا ہوا نکلتا ہے اور اسی طرح سال اور مہینے مجھے سلام کرتے ہیں اور تمام واقعات کی مجھے اطلاع دیتے ہیں نیک و بد بخت بھی میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں میری نظر لوحِ محفوظ پر ہے اور میں اس کے علوم و مشاهدات کے سمندر میں غوطہ لگا رہا

ہوں۔

(ص،۹۱،قلائدالجوہر مترجم المعروف غوث جیلانی مکتبہ شبیر برادر)

اس مقام پر یہ بھی بتا تا چلوں کہ قلائدالجوہر وہ کتاب ہے جس کے بارے میں اشرفعلی تھانوی نے تسلیم کیا ہے کہ یہ کتاب (قلائدالجوہر)معتبر ہے اور اسکے لکھنے والے اکابر اولیاء میں سے ہے چنانچہ اشرفعلی تھانوی صاحب مختلف کتابوں کے نام لکھتے ہوئے ۲۲نمبر پر لکھتے ہیں۔

''قلائدالجوہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر''مولفہ محمد بن یحییٰ تاذفی حنبلی متوفی 963ھ

کچھ آگے جاکر لکھتے ہیں:

غرض یہ چالس سے زائد کتابیں ہیں جن کی نقل بھروسے کی نقل اور پھر ان کے مولفین بھی ایسے ایسے اکابر اولیاءاور بڑے بڑے علماء ہیں کہ آفاقِ عالم میں ان کے مقبول ہونے پر اتفاق ہو چکا ہے۔

(ص،۹،۱۰اجمال الاولیاء،ادارہ اسلامیات)

(۴) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

آپ نے فرمایا جب تک آفتاب مجھے سلام نہ کرلے طلوع نہیں ہوتا ہر سال اپنے آغاز سے پہلے میرے پاس آتا ہے اور مجھے اہم واقعات سے آگاہ کرتا ہے اسی طرح ماہ و ہفتہ میرے پاس آکر سلام کہتے ہیں اور اپنے دوران جو چیزیں رونما ہونے والی ہیں مجھے آگاہ کرتے ہیں۔

مزید ایک جگہ پر فرماتے ہیں:

مجھے اللہ کی قسم ہے کہ میرے سامنے نیک و بد بخت پیش کئے جاتے ہیں مجھے قسم ہے لوحِ محفوظ میری نگاہوں کے سامنے ہوتی ہے میں دریائے علومِ الٰہی کا غواص ہوں میرا مشاھدہ ہی محبتِ الٰہی ہے

(ص،۸۱،اور ۷۷زبدۃ الاثار تلخیص بہجۃ الاسرار مترجم مکتبہ نبویہ لاہور)

(۵) صاحب بہجۃ الاسرار فرماتے ہیں:

آپ فرماتے ہیں کے آفتاب طلوع کرتا ہے تو مجھے سلام کہتا ہے ہر سال میرے پاس آتا ہے اور مجھ

کوسلام کہتا ہے اور مجھے ان باتوں کی خبر دیتا ہے جو اس میں واقع ہوں گی ہر دن مجھ کو سلام کہتا ہے اور جو اس میں واقع ہوگا اسکی خبر دیتا ہے اور مجھے خدا کی عزت کی قسم کہ نیک و بد بخت میرے سامنے لوحِ محفوظ میں پیش کئے جاتے ہیں اور میں خدا کے علم اور مشاہدہ میں غوطہ لگانے والا ہوں۔

(ص ۱۵۲،۱۵۳، بہجۃ الاسرار مترجم المعراف امام الاولیاء مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

(٦) شاہ ابو المعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

آپ نے فرمایا جب تک آفتاب مجھے سلام نہیں کرتا طلوع نہیں ہوتا اور سال جب شروع ہوتا ہے تو مجھے آ کر سلام کرتا ہے اور اس سال کے کل واقعات سے مجھے اطلاع دیتا ہے اسی طرح ہر مہینہ اور ہر ہفتہ اور دن میرے پاس آتے ہیں اور سلام کرتے ہیں اور امور سے مجھے مطلع کرتے ہیں اور مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم ہے کہ تمام سعادت مندوں اور بدبختوں کو میرے سامنے پیش کرتے ہیں اور ہمیشہ میری آنکھ لوحِ محفوظ کی طرف دیکھتی رہتی ہے اور میں خداوند تعالیٰ کے علم اور مشاہدہ کے دریا کا غواص ہوں۔

(ص ۶۴، تحفہ قادریہ مترجم مکتبہ قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

...... مخالف ......

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہوا ہے:

غوث اعظم اپنی مجلس میں حاضرین کے سروں پر ہوا میں چلتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جب سورج چڑھتا ہے تو مجھ پر سلام کرتا ہے اور ہر (نیا) سال میرے پاس آتا ہے اور مجھے سلام کہتا ہے اور مجھے وہ باتیں بتاتا ہے جو اس میں ہونی ہوتی ہیں اور (ہر) مہینہ میرے پاس آ کر سلام کہتا ہے اور ان باتوں کی خبر دیتا ہے جو اس میں ہونی ہوتی ہیں۔ اور ہفتہ میرے پاس آ کر سلام کہتا ہے اور ان باتوں کی خبر دیتا ہے جو اس میں ہونی ہوتی ہیں۔ دن میرے پاس آ کر سلام کرتا ہے اور اپنے مافیہا کی خبر دیتا ہے مجھے اپنے رب کی قسم، بیشک نیک و بد بخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ میری نظر لوحِ محفوظ میں ہے (تفریح الخاطر)

رضا خانی اہل بدعت کی جہالت و حماقت کا اندازہ کیجئے کہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے کہ پیرانِ پیر کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ روزانہ سورج، ہر نیا سال، ہر نیا مہینہ، ہر نیا ہفتہ، ہر نیا دن اپنی ڈیوٹی سر انجام دینے سے پہلے حضرتِ شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ کے دربار میں روزانہ ہر صبح و شام حاضر ہونے

کے بعد اپنی اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں اور حضرت پیران پیر کی نظر اس قدر وسیع وعریض ہے کہ ہر وقت لوحِ محفوظ کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

فرقہ ضال ومضل کے اس نجس عقیدے کو پڑھ کر ہم اہل بدعت سے یہ پوچھتے ہیں کہ حضرتِ شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کی پیدائش سے قبل جب سورج طلوع وغروب ہوتا، نیا سال، نیا مہینہ، نیا ہفتہ، نیا دن آتا تو یہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دینے سے پہلے کس ذات کی خدمت میں ہر صبح وشام حاضر ہو کر سلام عرض کرنے کے بعد اپنے اپنے کام کو پورا کرنے کی اجازت طلب کرتے تھے، اور شقی وسعید کس پر پیش کئے جاتے تھے اور کون ذات ہے جو ہر وقت لوحِ محفوظ کا مشاہدہ کرتی تھی۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ مذکورہ مخلوق کس ذات کی محکوم تھی اور اب کس ذات کی محکوم ہے اور اس ذات پر کس کا حکم چلتا تھا اور اب کس کا حکم چلتا ہے۔ پہلے کس ذات کی تابع تھی اور اب کس کے تابع ہے۔ بینوا بالکتاب وتوجروا یوم الحساب

قرآن کریم کا ارشاد ہے:

۱۔ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○	**ترجمہ**: وہ ذات بابرکت ہے جس کے ہاتھ میں حکومت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (پ۲۹)
۲۔ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ.	**ترجمہ**: وہی اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ پاک ذات سلامتی دینے والا ہے۔ (پ۲۸)
۳۔ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ ○	**ترجمہ**: آج کس کی حکومت ہے۔ اللہ ہی کی جو ایک ہے بڑا غالب۔ (پ۲۴)
۴۔ وَ لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا ○	**ترجمہ**: اور آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی سلطنت اللہ ہی کے واسطے ہے۔ (پ۶)
۵۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	**ترجمہ**: کیا تجھے معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے واسطے ہے۔ (پ۱)

۶۔وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ

ترجمہ: اور کہہ دو بس تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کی سلطنت میں شریک ہے۔(بنی اسرائیل، آیت ۱۱۱)

۷، قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○قُلْ مَنْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ۔

ترجمہ: ان سے پوچھو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا مالک کون ہے۔وہ فوراً کہیں گے اللہ ہے ۔کہدو کیا پھر تم اللہ سے نہیں ڈرتے ان سے پوچھو کی ہر چیز کی حکومت کس کے ہاتھ میں ہے۔(پ۱۸)

۸۔قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○

ترجمہ: ان سے پوچھو کہ یہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے کس کا ہے۔اگر تم جانتے ہو وہ فوراً کہیں گے اللہ کا ہے۔کہدو پھر تم کیوں نہیں سمجھتے۔(پ۱۸)

۹ .یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ

ترجمہ: وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے یہی اللہ تمہارا رب ہے۔ اُسی کی بادشاہی ہے۔(پارہ۲۲،سورہ فاطر، آیت ۱۳)

۱۰۔وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

ترجمہ: اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کے لیے ہے۔(پ۲۶)

مندرجہ بالا آیاتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ اس ذاتِ قدیم کی بادشاہت ہے۔تمام مخلوقات جس کے قبضہ و کنٹرول میں ہیں اور تمام مخلوقات اسی کے تابع ہیں ہر ایک مخلوق اس کے حکم سے اپنے اپنے کام میں لگی ہوئی ہے۔مخلوق میں سے کسی کو قدرت حاصل نہیں کہ وہ خالقِ کائنات کے نظام میں دخیل ہو سکے، وہی ذاتِ قدیم مختارِ کل ہے۔(رضا خانی مذہب، حصہ۳ ص،۲۲۰، راشدیہ اکیڈمی)

(۲) مصنف چہل مسئلہ صاحب لکھتے ہیں:

پھر ایک جگہ انہیں پیر صاحب کو تمام خدائی اختیارات دیئے ہیں مثلاً کتاب 'الامن والعلیٰ' ص 86 حاشیہ پر یہ لکھا ہے'' ۔ایک ایک گھڑی کے حال کی حضور غوث اعظم کو خبر ہونا، ہر شقی وسعید کا ان پر پیش کیا جانا ،لوحِ محفوظ کا انکے پیش نظر رہنا، اور اس سے ایک صفحہ قبل ص 85 حاشیہ پر لکھا ہے'' آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک حضور غوث اعظم پر سلام نہ کرے۔

(ص،۱۷، چہل مسئلہ مکتبہ صفدر یہ)

(۳) دیوبندی مولوی سرفراز گکھڑوی کہتا ہے:

اللہ تعالیٰ نے تمام خدائی اختیارات آنحضرت ﷺ کو عطا کر دیئے اور آنحضرت ﷺ نے کن فکن کے سارے اختیارات شیخ عبدالقادر کو عطا کر دیئے ہیں ۔اس لیے گیارہویں نہیں چھوڑتے

پھر کہتا ہے

۔۔۔۔۔۔سورج نہیں نکلتا جب تک شیخ عبدالقادر کو سلام نہ کرے۔

(ص،۲۱۰، ملفوظات امام اہلسنت سرفراز صفدر، مکتبہ اسلامی کتب خانہ)

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

اور (احمد رضا خان) الامن والعلی میں لکھتا ہے کہ: سورج نہیں چڑھتا جب تک شیخ عبدالقادر جیلانی سے اجازت نہ لے لے اور سلام نہ کرلے۔۔۔۔۔بھائی خدا خدا ہے، اس کا حصہ دار کوئی نہیں اور یہ بڑے بنیادی مسائل ہیں ان کو فروعی مسائل نہ سمجھنا۔ یہ نظریات قرآن پاک کے صریح خلاف ہیں۔

(ص،۱۱، مجلّہ صفدر شمارہ نمبر ۳۰)

(۴) دیوبندیوں کے ریڈی میڈ مفتی مجاہد احمد رضا بریلوی کے کفریات وغلط فتوے کی ہیڈنگ دینے کے بعد ۵۰ نمبر پر لکھتے ہیں:

اعلیٰ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے خود ساختہ قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں، آفتاب طلوع نہیں ہوتا یہاں تک کے مجھ پر سلام کرے۔ نیا سال جب آتا ہے مجھ پر

سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس سال میں ہونے والا ہے نیا ہفتہ جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے ہر دن نیا مجھے سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے مجھ پر نیکی و بدی پیش کی جاتی ہے میری آنکھ لوح محفوظ پر لگی ہے۔

(ص ۱۵۷، ھدیۃ بریلویت، دار النعیم)

نوٹ! یہ کتاب الیاس گھمن کی مصدقہ ہے۔

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

اعلیٰ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے خود ساختہ قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں، آفتاب طلوع نہیں ہوتا یہاں تک کے مجھ پر سلام کرے۔۔۔۔

(ص ۲۱۰، ھدیۃ بریلویت، دار النعیم)

(۵) دیوبندی مولوی عبدالرحمٰن مظاہری صاحب لکھتے ہیں:

اولیاء اللہ کے بارے میں خان بابا کا یہ مشرکانہ عقیدہ صرف ان کا اپنا خانہ ساز عقیدہ ہے جو ملت کے کسی بھی فرقے جس میں سارے گمراہ فرقے بھی آجاتے ہیں کسی کا بھی عقیدہ نہیں اس سلسلے میں خان صاحب اور ان کی ذریت تنہا و یکتا ہے پھر اس کے باوجود خان صاحب کا دعوی کہ وہی مسلمان اہل سنت و الجماعۃ ہیں کس قدر مضحکہ خیز و جاہلی دعوی ہے۔

(ص ۵۳، اعلیٰ حضرت۔۔۔حیات و کارنامے، دار المعارف)

ان بدبختوں بے حیاؤں اور بے غیرتوں کو ڈرنا چاہیے اور اس طرح کی بکواسات سے باز آجانا چاہیے۔ بزرگوں کی عبارات کا خود کو علم نہیں اور الزام دوسروں پر لگانا ان کا وطیرہ ہے۔

...... نتیجہ ......

یہ تمام اکابرین امت (۱) ملا علی قاری علیہ الرحمہ (۲) امام عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ (۳) علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی صاحب قلائد الجواہر علیہ الرحمہ (۴) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ (۵) شاہ ابوالمعالی علیہ الرحمہ (۶) صاحب بہجۃ الاسرار علیہ الرحمہ کو ہم اہلسنت کی آڑ میں درج ذیل فتاوی سے نوازا گیا ہے۔

(۱) سارے جاہل (۲) سارے احمق (۳) ان سب کی باتیں مضحکہ خیز (۴) سارے ضال مضل یعنی گمراہ اور گمراہ کرنے والے (۵) سب کا نجس عقیدہ (۶) سارے اہل بدعت (۷) ان کا عقیدہ دس قرآنی آیات کے خلاف (۸) سب پیر صاحب کو تمام خدائی اختیارات دینے والے (۹) ان کا نظریہ قرآن کے صریح خلاف (۱۰) ان کا عقیدہ کفریہ ہے (۱۱) ان کا عقیدہ غلط ہے (۱۲) ان کے خود ساختہ اقوال (۱۳) ان کا عقیدہ مشرکانہ ہے (۱۴) ان کا اتنا گندہ عقیدہ ہے جو گمراہ فرقوں میں سے بھی کسی کا نہیں (۱۵) ان کا اہلسنت کا دعویٰ کرنا مضحکہ خیز ہے۔

حوالہ نمبر ۴

اکابرین امت نبی علیہ السلام کے گستاخ

دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

آپ کے خادم خطاب کا بیان ہے کہ ایک دن آپ وعظ فرما رہے تھے کہ یکا یک آپ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی اور آپ وعظ ترک کر کے تمام اہل مجلس کے سامنے ہوا میں پرواز کرنے لگے، دورانِ پرواز آپ کی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔ ''آپ اسرائیلی ہیں اور میں محمدی کچھ دیر یہاں تشریف رکھئے اور اس محمدی کی چند باتیں سن لیجئے، چند لمحات کے بعد آپ ممبر پر تشریف لے آئے اور پھر وعظ میں مشغول ہو گئے، مجلس برخاست ہوئی لوگوں نے دورانِ پرواز آپ کے ارشادات کی وضاحت چاہی آپ نے فرمایا حسنِ اتفاق سے آج حضرت خضر علیہ السلام کا گزر اس طرف ہوا میں ان سے مجلس میں تشریف آوری کے لیے کہہ رہا تھا، چنانچہ انہوں نے میری درخواست قبول کر لی اور مجلس میں کچھ دیر میرا کلام سنتے رہے۔

(ص، ۲۰۷، تذکرہ سیدنا غوث اعظم، ناشر شعاع ادب لاہور)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک بار غوث پاک رضی اللہ عنہ مجلس وعظ میں چند قدم آگے بڑھے اور فرمانے لگے: اے اسرائیلی! ٹھہر جا، اور محمدی کا کلام سنتا جا۔ پھر آپ واپس آئے تو لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ کسے کہہ رہے تھے

۔آپ نے فرمایا! جناب خضر علیہ السلام کا میری مجلس کے پاس سے گزر رہوا تھا اور میں نے چند قدم آگے بڑھ کر انہیں وعظ سننے کا کہا۔

(ص،۷۵،زبدۃ الاثار تلخیص بہجۃ الاسرار مترجم،مکتبہ نبویہ لاہور)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دن حضرت غوث اعظم مصروف گفتگو تھے اچانک چند ہوائی اجسام کی آمد محسوس ہوئی آپ نے فرمایا اے اسرائیلی ٹھہر اور کلام محمدی سن۔

(ص،۳۲،اخبار الاخیار مترجم دیوبندی،دار الاشاعت کراچی)

حضرت علامہ مولانا ابوالمعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''اے اسرائیلی! ٹھہر جا،اور محمدی کا کلام سنتا جا'' ملخصا

(ص،۲۳،تحفۃ القادریہ مترجم،قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

علامہ محمد بن یحیی تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''اے اسرائیلی! ٹھہر جا،اور محمدی کا کلام سنتا جا'' ملخصا

(ص،۷۰،قلائد الجواہر مترجم،شبیر برادرز لاہور)

الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

قال: وکان یوما یتکلم فخطافی الهواء خطوات وقال یا اسرائیل قف واسمع کلام المحمدی ثم رجع الی لکانه فقیل له فی ذلک فقال مر ابو العباس الخضر علی مجلسنا عجلا فخطوت البسه وقلت له ما سمعتم فوقف

(ص،۱۴۵،بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار عربی،ص،۱۹۶،مترجم،مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

...... مخالف ......

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت پیرانِ پیر ایک مرتبہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے کہ یکا یک ہوا

میں پرواز کیا اور آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے کہ آپ اسرائیلی ہیں اور میں محمدی ہوں، بعد ازاں حضرت پیرانِ پیر نے حضرت خضر علیہ السلام کو گھیر کر اپنی مجلسِ وعظ میں آنے کا حکم دیا اور حضرت خضر علیہ السلام پیرانِ پیر کا وعظ و نصیحت سن کر واپس چلے گئے۔ یہ من گھڑت واقعہ بیان کرتے وقت رضا خانیوں نے عالمِ آخرت کو فراموش کر دیا اور یہ بھی نہیں سوچا کہ ایک ولی کی عظمت بیان کرتے ہوئے ایک نبی کی توہین کا ارتکاب کرر ہے ہیں، حالانکہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی انبیائے کرام کی توہین کرے اسے قتل کیا جائے واقعہ مذکور سے حضرت خضر علیہ السلام کی شان میں شدید توہین ہے۔

(ص،۲۵۰، رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشد یہ اکیڈمی)

...... نتیجہ ......

(۱) من گھڑت واقعہ (۲) انہوں نے عالم آخرت کو فراموش کر دیا ہے (۳) نبی کی توہین کرنے والے (۴) سرکار ﷺ کے فرمان کی وجہ سے ان کو قتل کیا جائے (۵) اس واقعہ میں نبی علیہ السلام کی شدید توہین ہے۔

انبیاء کی توہین کرنے والا دیوبندی اکابرین کی نظر میں

دیوبندیوں کے مستند و معتبر عالم سعید احمد جلالپوری کی مصدقہ کتاب میں مولوی مطیع الحق صاحب لکھتے ہیں:

یقیناً حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم کا گستاخ اور بے ادب بالقطع الیقین کافر، اکفر، بے ایمان، دجال، مردود، ملعون، ملحد، جہنمی، ضال مضل، اخبث الخلائق، بدتر از شیطان ہے، اس زبان و قلم پر ہزار لعنت جس پر حضور ﷺ کی گستاخی کا ایک لفظ بھی آئے، خدا اس دل پر کروڑوں غضب اور بے شمار لعنت کرے جس دل میں حضور سید عالم فخر بنی آدم، سید الکائنات صفوۃ الموجودات ﷺ کی گستاخی و بے ادبی کا خیال تک بھی گزرے، ایسا مردود خنزیر اور مخلوق کی ہر ناپاک اور نجس سے نجس چیز سے زیادہ مردود ہے، اور ایسا کم نصیب

خدا کے ہر مغضوب اور ملعون سے زیادہ ملعون ہے، معاذ اللہ معاذ اللہ معاذ اللہ۔ وہ حبیب جس کی صفت خدا فرمائے جس کی تعریف زمین و آسمان میں ہو اس کے گستاخ سے زیادہ لعنتی کون ہوسکتا ہے۔۔۔؟ واقعی ہر ایک مسلمان کا یہ ایمان ہے اور جو اس میں شک بھی لائے وہ بھی پکا بے ایمان ہے۔

(ص ۱۲، اہل سنت اور اہل بدعت میں ایک عجیب مکالمہ، ادارہ دعوت اسلام)

اب مزید درج ذیل فتاوی ان تمام اکابرین امت کے حصے میں آئے:

(۱) کافر (۲) اکفر (۳) بے ایمان (۴) دجال (۵) مردود (۶) ملعون (۷) ملحد (۸) جہنمی (۹) ضال مضل (۱۰) اخبث الخلائق (۱۱) بدتر از شیطان (۱۲) ہزار لعنت (۱۳) کروڑوں غضب (۱۴) بے شمار لعنت (۱۵) مردود (۱۶) خنزیر (۱۷) ہر ناپاک اور نجس سے نجس چیز سے زیادہ مردود ہے (۱۸) کم نصیب خدا کے ہر مغضوب اور ملعون سے زیادہ ملعون (۱۹) اس کے گستاخ سے زیادہ لعنتی کون ہوسکتا ہے (۲۰) جو اس میں شک بھی لائے وہ بھی پکا بے ایمان ہے۔

دیوبندیوں کے لئے دوہری مصیبت

دیوبندی علماء کے اپنے بنائے ہوئے اصولوں سے مذکورہ بالا اکابرین امت نبی علیہ السلام کی صرف توہین ہی نہیں بلکہ شدید توہین کرنے والے ہیں اور نبی علیہ السلام کی توہین کرنے والوں کے بارے میں دیوبندی کتاب سے "۲۰" فتوے آپ پڑھ چکے ان میں سے بیسواں فتوی ایک بار پھر پڑھ لیں کہ جو دیوبندی ان اکابرین پر ان فتاوی کے لگنے میں شک بھی کرے وہ بھی پکا بے ایمان، کافر و مرتد ہے، اب دیوبندی دوہری مصیبت میں ہیں یا تو ان اکابرین کا انکار کر دیں (اور یہ ان کے لئے آسان ہے، از ناقل) یا پھر کفر کا ایسا پھندا اپنے گلے میں ڈال لیں کہ اگر کوئی دیوبندی ان کے کفر میں شک بھی کرے تو وہ بھی کافر و بے ایمان، یہ ہم نہیں کہہ رہے بلکہ دیوبندیوں کے وہ اصول بتا رہے ہیں جس کی وہ رٹ لگاتے ہیں۔

﴿حوالہ نمبر ۵﴾

اکابرین امت رسول اللہ ﷺ کے گستاخ

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

شیخ محمد بن خضر سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ میں تیرہ سال تک شیخ عبدالقادر جیلانی کی خدمت میں رہا لیکن میں نے آپ کے جسم مبارک پر کبھی مکھی بیٹھتے نہیں دیکھی اور نہ ہی کبھی آپ کی ناک سے رینٹھ یا دہن مبارک سے بلغم نکلتے دیکھی۔

(ص،۲۰۶،تذکرہ سیدنا غوث اعظم،ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

محمد بن الخضر بن عبد الله الحسنی الموصلی قال : اخبرنی ابی قال : صحبت سیدنا الشیخ محیی الدین عبد القادر ثلاثةعشر سنة فما رأیت فیها یتمخط ولا یتنخع ولا قعدت علیه ذبابة.

(ص،۱۴۹،خلاصۃ المفاخر عربی،دارالکتب العلمیہ بیروت،ص،۸۹،مترجم،تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(۳) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''میں نے اس تیرہ سالہ عرصہ میں آپ کے بدن پر مکھی بیٹھی نہیں دیکھی تھی''

(ص،۶۳،زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار مترجم،مکتبہ نبویہ لاہور)

(۴) حضرت علامہ مولانا ابوالمعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''میں نے اس تیرہ سالہ عرصہ میں آپ کے بدن پر مکھی بیٹھی نہیں دیکھی تھی''،ملخصا

(ص،۲۳،تحفۃ القادریہ مترجم،قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۵) علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

’’میں نے اس تیرہ سالہ عرصہ میں آپ کے بدن پر مکھی بیٹھی نہیں دیکھی تھی‘‘ ملخصا

(ص ۷۰، قلائد الجواہر مترجم، شبیر برادرز لاہور)

(۶) الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

محمد بن الخضر بن عبد الله الحسنی الموصلی قال : اخبرنی ابی قال: خدمت سیدی الشیخ محیی الدین عبد القادر ثلاث عشرة سنة فما رأیته فیها یتمخط ولا یتنخم ولا قعدت علیه ذبابة

(ص ۱۶۷، بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار عربی، ص ۲۰۸، مترجم، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

مخالف

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

قارئین کرام! مکھی کا جسم پر نہ بیٹھنا امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ہے، حضرت پیرانِ پیر کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ انکے جسم پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی، یہ سراسر جہالت، حماقت اور بدبختی کی علامت ہے علاوہ ازیں شیخ محمد بن خضر سے یہ بات ہرگز منقول نہیں اور اہلسنت و جماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ اولیائے کرام کے منہ سے کوئی بات بھی خلافِ شریعت اسلامیہ ہرگز نہیں نکلتی یہ سب کچھ رضاخانیوں کی افسانہ نگاری ہے۔

(ص ۲۴۹، رضاخانی مذہب، حصہ سوم، راشد یہ اکیڈمی)

ایک اور مقام پر ’’باب دوم: انبیاء علیہم السلام کی توہین‘‘ کی ہیڈنگ دے کر آگے جا کر لکھتے ہیں۔

رضاخانی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ جس طرح امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے جسم اقدس پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی اسی طرح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے جسم پر بھی مکھی نہیں بیٹھتی تھی ------------ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی ذات کو حضور ﷺ پر قیاس کرنا پیغمبر دو عالم ﷺ سے بغض وعناد کی علامت ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو پیغمبر دو عالم ﷺ کی توہین و تنقیص کرنے سے

محفوظ فرمائے اور آپ کا پکا سچا غلام و محبّ بنائے آمین ثم آمین۔

(ص،۲۵٦،رضا خانی مذہب،حصہ دوم،مکتبہ راشد یہ اکیڈمی)

نتیجہ

(۱)سراسر جہالت (۲) حماقت (۳) بدعتی (۴) یہ واقعہ منقول نہیں (۵)ان کی افسانہ نگاری (٦)انبیاء کی توہین وتنقیص کرنے والے (۷)ان کو سرکار ﷺ سے بغض وعناد ہے

حوالہ نمبر ٦

اکابرین امت مسیلمہ کذاب کی اولاد

(۱)دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتا ہے:

''شیخ عبدالقادر ایک دفعہ وضو کر رہے تھے کہ ایک چڑیا اڑتے ہوئے آئی اور آپ پر بیٹ کر دی اور بیٹ کرتے ہی چڑیا مر کر گر پڑی تھی۔''

(ص،۱۸۵،تذکرہ سیدنا غوث اعظم،شعاع ادب لاہور)

(۲) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ایک دن سرکار غوث محی الدین جیلانی اپنے مدرسے میں وضو فرما رہے تھے کہ ایک چڑیا نے آپ پر بیٹ کر دی آپ نے ایک نگاہ بھر کر دیکھا تو وہ دو ٹکڑے ہو کر زمین پر آ گری۔

(ص،۱۰۲،زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار مترجم،مکتبہ نبویہ لاہور)

(۳) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ایک مرتبہ آپ مدرسے میں وضو کر رہے تھے ایک چڑیا نے ہوا میں اڑتے ہوئے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ کے سر اٹھا کر دیکھتے ہی وہ چڑیا زمین پر آ رہی۔

(ص،۳۷،اخبار الاخیار،دیوبندی مترجم،دارالاشاعت کراچی)

(۴)علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

کان سیدی الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی الله عنه یتوضا یوما فی المدرسة فبال علیه عصفور فرفع راسه هو طائر فسقط میتا

(ص، ۱۶۷، خلاصۃ المفاخر فی اخبار الشیخ عبدالقادر عربی، ص، ۱۲۴، خلاصۃ المفاخر مترجم)

(۵) علامہ محمد بن یحیی تاذفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''شیخ عبدالقادر ایک دفعہ وضو کر رہے تھے کہ ایک چڑیا اڑتے ہوئے آئی اور آپ پر بیٹ کر دی اور بیٹ کرتے ہی چڑیا مرکر گر پڑی تھی۔''ملخصا

(ص، ۱۲۲، قلائد الجواہر، مترجم، مکتبہ شبیر برادرز لاہور)

(۶) ملا علی قاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ایک دن سرکار غوث محی الدین جیلانی اپنے مدرسے میں وضو فرما رہے تھے کہ ایک چڑیا نے آپ پر بیٹ کر دی آپ نے ایک نگاہ بھر کر دیکھا تو وہ دو ٹکڑے ہو کر زمین پر آ گری، ملخصا

(ص، ۱۰۰، نزہۃ الخاطر الفاتر، مترجم، کتب خانہ قادری رضوی لاہور)

(۷) شاہ ابو المعالی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''شیخ عبدالقادر ایک دفعہ وضو کر رہے تھے کہ ایک چڑیا اڑتے ہوئے آئی اور آپ پر بیٹ کر دی اور بیٹ کرتے ہی چڑیا مرکر گر پڑی تھی۔''ملخصا

(ص، ۳۲، تحفۃ القادریہ، مترجم، کتب خانہ قادری رضوی لاہور)

(۸) الشیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف الشطنوفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

کان سیدی الشیخ محیی الدین عبد القادر رضی الله عنه یتوضا یوما فی المدرسة فبال علیه عصفور فرفع راسه هو طائر فسقط میتا

(ص، ۱۹۷، بهجۃ الاسرار عربی، موسسۃ الشرف لاہور، ص، ۲۴۷ مترجم، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

...... مخالف ......

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

افسوس کہ رضاخانی جھوٹ بولنے میں مسیلمہ کذاب کو بھی مات کر گئے کہ قبل از یہ ذکر کیا کہ حضرت پیرانِ پیر نے ایک چیل کو ہلاک کر دیا اور اب یہ ذکر کیا کہ حضرت پیرانِ پیر صاحب نے ایک چڑیا کو بیٹ کرنے کے جرم میں ہلاک کر دیا۔ اس قسم کی بے ہودہ ولغو باتوں کو پڑھ کر ہم تو اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ رضا خانی اہل بدعت جھوٹ بولنے میں مسیلمہ کذاب کی اولاد ہیں ورنہ اس قسم کا مکروہ دھندا ترک کر دیتے لیکن رضاخانی ازلی بدبخت ہیں، یہ اپنے کو جہنم میں ڈال سکتے ہیں لیکن جھوٹ جیسا قبیح فعل ہرگز ترک نہیں کر سکتے، جب تک رضاخانی جھوٹ نہ بولیں اس وقت تک ان کا معدہ ٹھیک نہیں رہتا۔

(ص،۲۳۸، رضاخانی مذہب، حصہ سوم، راشد یہ اکیڈمی)

ان فوارۂ لعنت میں غرق لوگوں نے جو زبان استعمال کی ہے وہ سب قارئین دیکھ لیں اگر ہم نے ایسی زبان استعمال کی تو دیوبندیوں کو خلیل احمد انبیٹھوی کی نانی کے پوتڑوں کو تلاش کر کے ان میں گھسنا پڑے گا اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہوگا

...... نتیجہ ......

(۱) یہ سب رضاخانی ہیں (۲) مسیلمہ کذاب کو مات دینے والے (۳) بیہودہ ولغو باتیں کرنے والے (۴) اہل بدعت (۵) یہ سب اکابرین جھوٹ بولنے میں مسیلمہ کذاب کی اولاد (۶) مکروہ دھندا کرنے والے (۷) ازلی بدبخت (۸) یہ سب اکابرین اپنے کو جہنم میں ڈال سکتے ہیں لیکن جھوٹ جیسا قبیح فعل ہرگز ترک نہیں کر سکتے (۹) جب تک جھوٹ نہ بولیں اس وقت تک ان کا معدہ ٹھیک نہیں رہتا۔

حوالہ نمبر ۷

اکابرین امت ضال مضل

(۱) حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

قال ابو المعالی : فاتیت الشیخ ابا الحسن الخباز رحمه الله تعالی وحدثته بهذه الحکایه قال سمعت سیدی ابا القاسم عمر البزار یقول سمعت سیدی الشیخ عبد

القادر یقول :من استغاث بی فی کربة کشفت عنه و من نادانی باسمی فی شدة فرجت عنه

(ص،١٦٦،خلاصۃ المفاخر عربی،دارالکتب العلمیہ ،ص،١٢٣،مترجم،تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(٢) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جوشخص مصیبت میں مجھے پکارتا ہے میں اس کی مصیبت کو رفع کروں گا،اور جو سختی کے وقت میرا نام لے کر مجھے پکارتا ہے میں اس کی سختی کو دور کرتا ہوں''،ملخصا

(ص،١١٥،زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار مترجم،مکتبہ نبویہ لاہور)

(٣) ملا علی قاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

یقول سمعت سیدی الشیخ عبد القادر یقول :من استغاث بی فی کربة کشفت عنه و من نادانی باسمی فی شدة فرجت عنه

(ص،٦٧،نزہۃ الخاطر الفاتر عربی،ص،٩٨،نزہۃ مترجم،قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(٤) حضرت علامہ مولانا ابوالمعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جوشخص مصیبت میں مجھے پکارتا ہے میں اس کی مصیبت کو رفع کروں گا،اور جو سختی کے وقت میرا نام لے کر مجھے پکارتا ہے میں اس کی سختی کو دور کرتا ہوں''،ملخصا

(ص،٥٨،تحفہ القادریہ مترجم،قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(٥) علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جوشخص مصیبت میں مجھے پکارتا ہے میں اس کی مصیبت کو رفع کروں گا،اور جو سختی کے وقت میرا نام لے کر مجھے پکارتا ہے میں اس کی سختی کو دور کرتا ہوں''،ملخصا

(ص،٦٣،١٢٣،قلائد الجواہر مترجم،شبیر برادرز لاہور)

(٦) الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

قال ابو المعالی : فاتیت الشیخ ابا الحسن الخباز رحمه الله تعالی وحدثته بهذه الحکایه قال سمعت سیدی ابا القاسم عمر البزار یقول سمعت سیدی الشیخ عبد القادر یقول :من استغاث بی فی کربة کشفت عنه و من نادانی باسمی فی شدة فرجت عنه

(ص،١٩٧،بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار عربی،موسسۃ الشرف لاہور)

...... مخالف ......

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

رضا خانیو تم پر خالق کائنات کا کس قدر غضب نازل ہے کہ کبھی بھی سچی بات تمہاری زبان سے نہیں نکلی ،اس ناعاقبت اندیش فرقہ کو حق گوئی جیسی نعمت کیسے حاصل ہو جب کہ یہ فرقہ ضال ومضل اولیائے کرام کی طرف کذب بیانی منسوب کرنے میں یگانہ ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا کہ جو کوئی مصیبت اور سختی میں مجھے پکارتا ہے میں اسکی مصیبت اور سختی کو دور کرتا ہوں ، یہ سراسر جھوٹ ہے کیونکہ حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے بیٹے عبدالوہاب کو وصیت کی کہ بیٹے جب مصیبت اور سختی پیش آئے حق تعالیٰ کو پکارا کرو اور جب ہی کوئی حاجت پیش آئے تو اللہ تعالیٰ سے مانگو اور توحید کو لازم پکڑو ،توحید کو لازم پکڑو ،توحید کو لازم پکڑو۔(فتوح الغیب)

اب حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی واضح تعلیمات کے ہوتے ہوئے ہم کیسے مان لیں کہ حضرت پیر صاحب نے فرمایا کہ جب مصیبت وسختی پیش آئے تو مجھے پکارا کرو ،رضا خانی اہل بدعت کا یہ عقیدہ کہ اولیائے کرام مصیبت وسختی میں حاجت روائی فرماتے ہیں یہ عقیدہ قرآن کریم کے خلاف ہے ،حق تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے۔

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسٰنَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

ترجمہ :اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے ہونے کی حالت میں ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اس سے اس تکلیف کو دور کردیتے ہیں تو اس طرح گزر جاتا ہے گویا کہ ہمیں کسی تکلیف پہنچنے پر پکارا ہی نہیں تھا، اسی طرح بیباکوں کو پسند آیا ہے جو کچھ وہ کرر ہے ہیں۔'' (پ ۱۱،سورہ یونس آیت ۱۲)

قرآن کریم کی تعلیمات سے معلوم ہوا کہ جب ہی مصیبت وسختی میں پکارو تو خالق کائنات ہی کو پکارا کرو، وہی ذاتِ لایزل اپنے بندوں کی مصیبتوں اور سختیوں کو دور کرنے والی ہے۔

(ص ،۲۳۱، رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشد یا اکیڈمی)

نتیجہ

(۱) خالق کائنات کا ان پر غضب (۲) ان بزرگوں نے سچی بات کبھی نہیں بولی (۳) نا عاقبت اندیش (۴) حق گوئی سے محروم (۵) ضال (۶) مضل (۷) کذب بیانی میں یگانہ (۸) اہل بدعت (۹) ان سب کا عقیدہ کہ اولیاء مصیبت وسختی میں حاجت روائی کرتے ہیں (یہ عقیدہ دیوبندیوں کے نزدیک کفر ہے تو یہ سب اکابرین امت کافر از ناقل)

حوالہ نمبر ۸

اکابرین امت جہنمی دیوبندی فتوی

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

ایک دفعہ ایک بوڑھا ایک جوان لڑکے کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یہ جوان

میرا فرزند ہے، اس کے لیے دعا فرمایئے، درحقیت یہ لڑکا اس بوڑھے کا فرزند نہیں تھا، اس کے دانستہ جھوٹ بولنے پر سیدنا غوث اعظم کو جلال آ گیا اور آپ نے فرمایا "کار شما بامن ایں چہ رسید" یہ فرما کر آپ تو غصہ کی حالت میں گھر تشریف لے گئے لیکن بغداد میں جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی لوگ ایک جگہ سے بجھاتے تو دوسری جگہ سے شعلے بھڑک اٹھتے، غرض ہر طرف شور محشر بپا ہوگیا اور لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا، آپ کے ایک ہمعصر ولی اللہ شیخ بقابن بطور کو اطلاع ملی تو وہ دوڑے دوڑے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رو رو کر کہنے لگے، یاسیدی، "بر خلق رحم کن که بلاک شدند" اے آقا لوگوں پر رحم کیجئے کہ ہلاک ہو رہے ہیں، اس وقت آپ کا غصہ سرد ہوگیا اور اسی کے ساتھ ہر طرف امن و سکون ہوگیا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کبھی آگ لگی ہی نہیں تھی۔

(ص،۲۱۵، تذکرہ سیدنا غوث اعظم، ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

عن شیخ بقا علیه الرحمة قال: جاء شیخ معه شاب الی الشیخ عبدالقادر وقال له: ادع الله له فانه ولدی، و لم یکن ولده بل کانا سریرة غیر صالحة فغضب الشیخ وقال بلغ امر کم الی هذا الحدودخل داره ووقع الحریق فی ارجاء بغداد من وقته وکلما طفؤوا مکان اشتعلت النار فی مکان آخر.....

(ص،۱۴۳، خلاصۃ المفاخر عربی، دار الکتب العلمیہ بیروت، ص،۷۶، مترجم، تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(۳) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ بقا فرماتے ہیں ایک شخص غوث پاک کے پاس آیا اس کے ساتھ ایک جوان لڑکا تھا اس نے کہا یہ میرا بیٹا ہے حالانکہ وہ اس کا بیٹا نہیں تھا اور دونوں کے اخلاق بھی صحیح نہیں تھے غوث پاک نے فرمایا تم لوگ اس حد تک بڑھ گئے ہو آپ ناراض ہوگئے اور بغداد میں آگ لگ گئی" مفہوما

(ص،۷۵، زبدۃ الاثار تلخیص بھجۃ الاسرار مترجم، مکتبہ نبویہ لاہور)

(۴) حضرت علامہ مولانا ابوالمعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ بقا فرماتے ہیں ایک شخص غوث پاک کے پاس آیا اس کے ساتھ ایک جوان لڑکا تھا اس نے کہا یہ میرا بیٹا ہے حالانکہ وہ اس کا بیٹا نہیں تھا اور دونوں کے اخلاق بھی صحیح نہیں تھے غوث پاک نے فرمایا تم لوگ اس حد تک بڑھ گئے ہو آپ ناراض ہو گئے اور بغداد میں آگ لگ گئی'' مفہوما

(ص ۲۳، تحفہ القادریہ مترجم، قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۵) علامہ محمد بن یحیی تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ بقا فرماتے ہیں ایک شخص غوث پاک کے پاس آیا اس کے ساتھ ایک جوان لڑکا تھا اس نے کہا یہ میرا بیٹا ہے حالانکہ وہ اس کا بیٹا نہیں تھا اور دونوں کے اخلاق بھی صحیح نہیں تھے غوث پاک نے فرمایا تم لوگ اس حد تک بڑھ گئے ہو آپ ناراض ہو گئے اور بغداد میں آگ لگ گئی'' مفہوما

(ص ۷۰، قلائد الجواہر مترجم، شبیر برادرز لاہور)

(۶) الشیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

عن شیخ بقا علیه الرحمة قال: جاء شیخ معه شاب الی الشیخ عبدالقادر وقال له: ادع الله له فانه ولدی، و لم یکن ولده بل کانا سریرة غیر صالحة فغضب الشیخ وقال بلغ امر کم معی الی هذا الحدو دخل داره ووقع الحریق فی ارجاء بغداد من وقته و کلما اطفؤوا مکانا اشتعلت النار فی مکان آخر.....

(ص ۱۴۸، بهجة الاسرار و معدن الانوار عربی، موسسة الشرف لاہور)

...... مخالف ......

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

رضا خانی اہل بدعت شیخ عبدالقادر جیلانی، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق یوں غلو سے کام لیتے ہیں کہ ایک بوڑھے آدمی نے ایک لڑکے کی طرف جھوٹی نسبت کی جس کی پاداش میں حضرت پیر صاحب اس قدر غیض و غضب میں آئے اور گھر تشریف لے گئے اور شیخ جیلانی کے گھر تشریف لے جانے کے فوراً بعد پورے بغداد میں گھر گھر آگ کے شعلے بھڑک اٹھے اور لوگ جہاں سے آگ کو بجھاتے آگ دوسری جگہ بھڑک اٹھتی تو شیخ جیلانی کے ایک ہمعصر ولی کو ایک المناک واقعہ کی خبر ملی تو وہ حضرت پیران پیر کی خدمت

میں حاضر ہوکر آہ وزاری کی کہ میرے آقا اس مخلوق خدا پر رحم کرو، بعدہ بغداد کے ہر گھر سے آگ کے شعلے بھڑکنے بند ہو گئے۔

بہر حال ولی حق تعالیٰ کا مقرب بندہ ہوتا ہے وہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا اور رضا خانی اہل بدعت کا حضرت پیرانِ پیر کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ بوڑھے آدمی کے جھوٹ بولنے کا شیخ جیلانی کو علم ہوا تو حضرت پیر صاحب کے جلال نے پورے بغداد میں تباہی مچا دی، اگر دل چاہے تو ایک پل میں پوری کائنات کے نظام کو بدل کے رکھ دیں، یہ عقیدہ مخلوق کے بارے میں قائم کرنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرامین کو پس پشت ڈالنا ہے، اور جس نے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرامین کو پس پشت ڈال دیا وہ فی النار ہوا۔

(ص، ۲۵۸، رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشد یہ اکیڈمی)

﴿...... نتیجه ......﴾

(۱) یہ سب بزرگ غلو کرنے والے (۲) نبی ﷺ کے فرامین کو پس پشت ڈالنے والے (۳) جہنمی

﴿حوالہ نمبر ۹﴾

بزرگوں کا عقیدہ کہ غوث پاک ہر آن موجود

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

ایک روز شیخ صدقہ بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خانقاہ میں آئے اور بیٹھ گئے، اور دوسرے مشائخ بھی حضرت کی آمد کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے، جب حضرت نکلے تو کرسی پر رونق افروز ہوئے اور کچھ کلام نہ فرمایا اور نہ قاری کو حکم دیا کہ کوئی آیت پڑھے مگر لوگوں میں بڑا وجد پیدا ہوا، شیخ صدقہ نے اپنے جی میں کہا کہ حضرت نے کچھ کلام نہیں کیا اور نہ قاری نے کچھ پڑھا، یہ وجد کہاں سے آیا حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ کی طرف نگاہ کی اور فرمایا میرا ایک مرید بیت المقدس سے یہاں تک ایک قدم میں آیا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے حاضرین مجلس تمام

اس کی ضیافت میں ہیں، شیخ نے دل میں کہا، جس کا ایک قدم بیت المقدس سے بغداد تک ہو وہ کس بات سے توبہ کرتا ہے، اور اسے پیر کی کیا ضرورت ہے، حضرت نے شیخ کی طرف توجہ کی اور فرمایا وہ جو ہوا میں اڑتا ہے توبہ کرتا ہے کہ پھر ایسا نہ کرے گا اور وہ محتاج ہے اس بات کا کہ میں اسے محبت الٰہی کا طریقہ سکھاؤں۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم، ناشر شعاع ادب لاہور بحوالہ رضاخانی مذہب)

(۲) دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

ایک بار حضرت غوث اعظم وعظ فرما رہے تھے کہ درمیان میں دفعۃً ساکت ہو گئے اور کچھ دیر تک ساکت رہ کر پھر بیان شروع فرمایا اور کہا کہ اس وقت میرے سکوت کی یہ وجہ ہوئی کہ ایک بزرگ ابھی شام سے بغداد ایک قدم میں بطور کرامت کے آئے تھے۔

(ص،۲۹۰، مواعظ اشرفیہ جلد ۷ مکتبہ تھانوی)

(۳) حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

فقال الشيخ صدقةفي نفسه : الشيخ لم يتكلم و القارى لم يقرأ لم هذا الوجد ؟فالتفت الشيخ الى جهتي فقال : يا هذا جاء مريد لي من بيت المقدس الى هنا في خطوة و تاب على يدى . . .

(ص،۱۷۴، خلاصۃ المفاخر عربی، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۴) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ صدقہ نے اپنے جی میں کہا کہ حضرت نے کچھ کلام نہیں کیا اور نہ قاری نے کچھ پڑھا، یہ وجد کہاں سے آیا حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ کی طرف نگاہ کی اور فرمایا میرا ایک مرید بیت المقدس سے یہاں تک ایک قدم میں آیا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے حاضرین مجلس تمام اس کی ضیافت میں ہیں۔

(ص،۷۶، زبدۃ الاثار تلخیص بھجۃ الاسرار مترجم، مکتبہ نبویہ لاہور)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ صدقہ نے اپنے جی میں کہا کہ حضرت نے کچھ کلام نہیں کیا اور نہ قاری نے کچھ پڑھا، یہ وجد کہاں سے آیا حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ کی طرف نگاہ کی اور فرمایا میرا ایک مرید بیت المقدس سے یہاں تک ایک قدم میں آیا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے حاضرین مجلس تمام اس کی ضیافت میں ہیں۔

(ص ۳۴، اخبار الاخیار مترجم دیوبندی، دار الاشاعت کراچی)

(۵) ملا علی قاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

شیخ صدقہ نے اپنے جی میں کہا کہ حضرت نے کچھ کلام نہیں کیا اور نہ قاری نے کچھ پڑھا، یہ وجد کہاں سے آیا حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ کی طرف نگاہ کی اور فرمایا میرا ایک مرید بیت المقدس سے یہاں تک ایک قدم میں آیا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے حاضرین مجلس تمام اس کی ضیافت میں ہیں۔

(ص ۱۰۶، نزھۃ الخاطر الفاتر مترجم قادر رضوی کتب خانہ)

(۶) حضرت علامہ مولانا ابو المعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ صدقہ نے اپنے جی میں کہا کہ حضرت نے کچھ کلام نہیں کیا اور نہ قاری نے کچھ پڑھا، یہ وجد کہاں سے آیا حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ کی طرف نگاہ کی اور فرمایا میرا ایک مرید بیت المقدس سے یہاں تک ایک قدم میں آیا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے حاضرین مجلس تمام اس کی ضیافت میں ہیں۔

(ص ۶۱، تحفۃ القادریہ مترجم، قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۷) علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ صدقہ نے اپنے جی میں کہا کہ حضرت نے کچھ کلام نہیں کیا اور نہ قاری نے کچھ پڑھا، یہ وجد کہاں سے آیا حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ کی طرف نگاہ کی اور فرمایا میرا ایک مرید بیت

المقدس سے یہاں تک ایک قدم میں آیا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے حاضرین مجلس تمام اس کی ضیافت میں ہیں،

(ص ۹۰، قلائد الجواہر مترجم، شبیر برادرز لاہور)

(۸) الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

فقال الشیخ صدقةفی نفسه : الشیخ لم یتکلم و القاری لم یقرأ لم هذا الوجد ؟فالتفت الشیخ الی جهتی فقال : یا هذا جاء مرید لی من بیت المقدس الی هنا فی خطوة و تاب علی یدی ....

(ص ۔۔۔، بہجۃ الاسرار و معدن الانوار عربی، موسسۃ الشرف لاہور)

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

اس واقعہ کو بیان کرنے سے رضاخانی اہل بدعت کا مقصد ہی یہی ہے کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیت المقدس سے حاضر ہونے والا ایک مرید ایک قدم میں پہنچنے کی قوت رکھتا ہے تو حضرت شیخ جیلانی جو کہ سید الاولیاء ہیں، وہ تو پلک جھپکتے ہی ہر جگہ ہر وقت پہنچنے کی قوت رکھتے ہیں بلکہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر جگہ ہر وقت ہر آن موجود ہیں اور اپنے مریدوں کی دستگیری فرماتے ہیں۔

اس عبارت سے اہل بدعت کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ ہر ایک یہی عقیدہ رکھے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اختیارات کے مالک ہیں، یہ عقیدہ قرآنی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے کیونکہ مذکورہ باتیں حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول نہیں۔

(۳۳۱، رضاخانی مذہب، حصہ سوم، راشد یہ اکیڈمی)

(۱) ان بزرگوں کا عقیدہ ہے کہ غوث پاک علیہ الرحمہ پلک جھپکتے ہی ہر جگہ ہر وقت پہنچنے کی قوت رکھتے ہیں

(۲) غوث پاک ہر جگہ ہر وقت ہر آن موجود ہیں (۳) اپنے مریدوں کی دستگیری فرماتے ہیں (۴) ان سب بزرگوں کا عقیدہ کہ غوث پاک اختیارات کے مالک ہیں (۵) ان کا عقیدہ قرآنی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے (۶) انہوں نے جو واقعہ بیان کیا ہے وہ غوث پاک سے منقول نہیں۔

حوالہ نمبر ۱۰

اکابرین امت مشرک

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

ایک دفعہ دریائے دجلہ میں خوفناک سیلاب آیا اور پانی دریا کے کنارے سے اچھل کر بغداد کی طرف بہنے لگا، اہل بغداد گھبرا اٹھے اور سیدنا غوثِ اعظم کی خدمت میں حاضر ہوکر دعا کے درخواستگار ہوئے، حضرت نے اسی وقت اپنا عصا لیا اور لوگوں کے ساتھ چل پڑے، دریا کے کنارے پر پہنچ کر اپنا عصائے مبارک کو وہاں گاڑ دیا اور فرمایا ''بس یہیں رک جاؤ'' آپ کا اتنا فرمانا تھا کہ طغیانی تھم گئی اور سیلاب کا پانی اترنا شروع ہوگیا حتی کہ دریا کناروں کے اندر اپنی اصلی حد پر بہنے لگا۔

(ص ۱۷۶، تذکرہ سیدنا غوث اعظم، ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک بار دریائے دجلہ میں طغیانی آئی تو بغداد کو بھی خطرہ لاحق ہوگیا لوگ حضرت شیخ عبدالقادر کے پاس آئے اور امداد کے طالب ہوئے آپ نے اپنا عصا پکڑا دریا کے کنارے آئے اور پانی کے کنارے پر زور سے ضرب لگائی اور فرمایا یہاں تک ہی، کہتے ہیں پانی وہیں رک گیا اور آگے نہ آسکا،

(ص ۱۰۲، زبدۃ الآثار تلخیص بھجۃ الاسرار مترجم، مکتبہ نبویہ لاہور)

(۳) علامہ محمد بن یحیی تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک بار دریائے دجلہ میں طغیانی آئی تو بغداد کو بھی خطرہ لاحق ہوگیا لوگ حضرت شیخ عبدالقادر کے پاس آئے اور امداد کے طالب ہوئے آپ نے اپنا عصا پکڑا دریا کے کنارے آئے اور پانی کے کنارے پر

زور سے ضرب لگائی اور فرمایا یہاں تک ہی، کہتے ہیں پانی وہاں ہی رک گیا اور آگے نہ آسکا

(ص، ۷۰، قلائد الجواہر مترجم، شبیر برادرز لاہور)

(۴) الشیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

قال و ازدادت الدجلة فی بعض السنین حتی اشرفت بغداد علی الغرق فاتی الناس الی الشیخ عبد القادر یستغیثون به فاخذ عکارة.........

(ص، ۱۴۷، بہجۃ الاسرار و معدن الانوار عربی، موسسۃ الشرف لاہور)

﴿......مخالف......﴾

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ پانی، ہوا غرض کہ ہر چیز پر خالق کائنات کا قبضہ و کنٹرول ہے اور رضا خانی اہل بدعت کا یہ عقیدہ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عصائے مبارک سے پانی کو روک دیا تو اس کا مطلب پھر یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ پانی کو چلانے والا ہے اور حضرت شیخ جیلانی، پانی کو روکنے والے ہیں، العیاذ باللہ حالانکہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے یہ تعلیم دی ہے کہ یہ عقیدہ رکھئے کہ سب بھلائیاں اللہ ہی کے اختیار میں ہیں، دینا نہ دینا، غریبی و امیری، عزت و ذلت سب اللہ کے ہی ہاتھ میں ہے، اس کے اختیارات میں کوئی اور شامل نہیں، عقلمند وہ ہے جو صرف اللہ ہی کے در کا ہو کر رہے یعنی اللہ کے سوا کسی اور سے اپنی کوئی حاجت اور پریشانیوں بیان کر کے مدد طلب نہ کرے۔ (الفتح الربانی صفحہ ۲۸)

اللہ پاک کی توحید کو ماننے کا مطلب یہ ہے کہ نفع اور نقصان کی خاطر اللہ پاک کے سوا کسی اور کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے۔ (الفتح الربانی صفحہ ۴۳۲)

پرہیز گار بن جاؤ یعنی ظاہری اور باطنی دونوں قسم کے شرک سے بچو، ظاہری شرک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں، رسولوں اور ولیوں کے بُت بنا کر ان بُتوں سے یا ان کی قبروں سے حاجتیں اور مرادیں نہ

مانگو اور باطنی شرک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو نفع و نقصان دینے والا نہ سمجھو خواہ وہ اللہ پاک کی کتنی ہی کوئی محبوب ذات ہو کیونکہ پیغمبروں اور ولیوں کی اعلیٰ شان کا اس بات سے کچھ تعلق ہی نہیں، یہ صفتیں تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں، پیغمبر کو پیغمبر ہی سمجھنا چاہیے اور ولی کو ولی ہی سمجھنا چاہیے، پیغمبر یا ولی کا خدائی اختیارات کا مالک نہ ہونا ان کی شان کے قطعاً خلاف نہیں، خدا کو خدا کے مقام پر رکھو اور رسول کو رسول کے مقام پر اور ولی کو ولی کے مقام پر رکھو، ایک دوسرے کو ایک دوسرے کے اختیارات کا مالک سمجھنا شرک ہے۔ (الفتح الربانی صفحہ ۲۳۱)

بربادی ہے تیرے لیے کہ تو نماز میں کھڑے ہو کر اللہ اکبر یعنی اللہ ہی سب سے بڑا ہے، کہتا ہے حالانکہ تو اپنے اس دعویٰ میں جھوٹا ہے، حقیقت میں خدا کی پیدا کی ہوئی شخصیتیں تیرے خیال میں خدا جیسے اختیارات میں خدا سے بڑھ کر ہیں، خدا سے توبہ کر اور کوئی اچھا عمل خدا کے سوا کسی اور ذات کے لیے نہ کر یعنی ہر عمل خدا کی رضا کی خاطر ہی کر، خدا کی رضا کی طلب ہی اصل توحید ہے۔ (الفتح الربانی صفحہ ۲۰۱)

نماز میں تیرے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o (اے اللہ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں، اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) (سورہ فاتحہ، آیت ۴)

کہنے کا پھر کیا مطلب ہوا (یہی ہوا) کہ تیری ہی تابعداری کرتے ہیں، اور تجھے ہی سب سے بڑا اختیارات والا سمجھا؟ اوروں سے تو کب بے نیاز ہوا؟

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی واضح تعلیمات سے معلوم ہوا کہ جو خدا تعالیٰ پانی کو چلانے والا ہے، وہی خدا اس پانی کو روکنے والا مخلوق میں سے کوئی اس صفت کا مستحق نہیں۔

ایک مرتبہ گجرات شہر میں پانی کا سیلاب آ گیا تو ضعیف الاعتقاد لوگ دوڑتے ہوئے شاہ دولہ کے پاس گئے کہ حضرت شاہ صاحب سیلاب آ گیا اور گجرات شہر غرق ہونے کو ہے،، یہ کسّی لیجئے اور پانی کی بندش کریں تو شاہ دولہ نے کسّی لی اور بندش کرنے کی بجائے پانی کا راستہ کھول دیا، اور لوگ چیخ و پکار کرنے لگے کہ شاہ صاحب ہم نے آپ کو کسی دی ہے کہ پانی کو بند کرو اور آپ نے پانی کو کھول دیا تو شاہ دولہ نے

جواب دیا کہ

جدھر راضی مولا..........اُدھر شاہ دولا

مطلب یہ ہے کہ جیسے میرا خدا راضی ہے میں بھی ویسے ہی راضی ہوں، یعنی کہ میں کچھ نہیں کرسکتا، تو معلوم ہوا کہ مخلوق کو کچھ اختیار نہیں ہوتا، سب کے سب اختیارات حق تعالیٰ ہی کو حاصل ہیں

اہل بدعت کا یہ عقیدہ کہ حضرت شیخ صاحب نے پانی کو روک دیا، یہ عقیدہ فاسد ہے کیونکہ حضرت شیخ جیلانی اس قسم کے عقائد رکھنے والے کو مشرک قرار دیتے ہیں۔

(ص، ۳۳۸، رضاخانی مذہب، حصہ سوم، راشد یہ اکیڈمی)

......نتیجه......

(۱) اہلسنت سے خارج (۲) اہل بدعت (۳) رضاخانی (۴) ان کا عقیدہ فاسد (۵) غوث پاک کے فتوے سے مشرک (٦) ان کا عقیدہ غوث پاک کے مخالف۔

حوالہ نمبر ۱۱

اکابرین امت کا عقیدہ غوث پاک غیب دان ہیں

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

آپ کے خادم شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابوالفتح السہروی کا بیان ہے کہ حضرت (شیخ عبدالقادر جیلانی) مجھے ہمیشہ محمد طویل کے نام سے پکارا کرتے تھے، حالانکہ میرا قد طویل نہیں تھا، ایک دن میں نے عرض کیا، ''سیدی میں تو لوگوں سے چھوٹا ہوں، آپ مجھے طویل فرماتے ہیں، (شیخ جیلانی نے فرمایا) تو طویل العمر ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، شیخ ابوعبداللہ محمد ایک سو سینتیس برس تک جئے اور دور دراز مقامات کی سیاحت کی،

(ص، ۱۷۷، تذکرہ سیدنا غوث اعظم، ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

آپ کی خدمت میں ایک آدمی رہتا تھا جسے حضرت محمد الطّول (یعنی لمبا) کہہ کر پکارتے تھے اس

آدمی کا کہنا ہے کہ ایک دن میں نے عرض کیا، "سیدی میں تو لوگوں سے چھوٹا ہوں، آپ مجھے طویل فرماتے ہیں، (شیخ جیلانی نے فرمایا) تو طویل العمر ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، شیخ ابوعبداللہ محمد ایک سو سینتیس برس تک جئے اور دور دراز مقامات کی سیاحت کی" ملخصا

(ص،۱۰۲، زبدۃ الاثار تلخیص بھجۃ الاسرار مترجم، مکتبہ نبویہ لاہور)

(۳) الشیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

وکان یسمینی محمدا الطویل فقلت له یوما یا سیدی انا قصیر من الرجال فقال انت طویل العمر طویل الاسفار..

(ص،۱۱۴، بھجۃ الاسرار و معدن الانوار عربی، موسسۃ الشرف لاہور)

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

واقعہ مذکور سے رضا خانی کوتاہ فہم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت پیر صاحب غیب دان ہیں اور مستقبل میں تمام پیش آنے والے واقعات سے باخبر ہیں، حتی کہ اپنے مریدین کے خطرات قلبی و اچھے برے اعمال کو بھی جانتے تھے، غرض ان سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے سیاہ و سفید کا مالک بنا دیا ہے حالانکہ یہ عقیدہ قرآن کے بھی خلاف ہے، اور پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فرمان کے بھی خلاف ہے۔

اگر رضا خانی اہل بدعت واقعہ مذکور سے حضرت پیران پیر کو غیب دان مانتے ہیں تو پھر دریافت طلب امر یہ ہے کہ ماں اپنے بچے کو پیار سے کہہ دیتی ہے کہ بیٹا اللہ تعالیٰ تمہاری عمر دراز کرے یا کوئی باپ اپنی اولاد میں سے کسی کو کہہ دے کہ بیٹا اللہ تعالیٰ تمہیں طویل العمر بنائے تا کہ تم بڑھاپے کی حالت میں میرے کام آسکو، تو والدین کے کہنے کے مطابق بیٹا طویل العمر ہو جائے تو کیا بچے کے والدین کو بھی غیب دان مان لیا جائے گا، کیونکہ انہوں نے کہا کہ بیٹا اللہ تمہیں طویل العمر کرے حالانکہ والدین کے کہنے سے عمر تو لمبی نہیں ہو سکتی، ہاں اتنا کہہ دینے سے حق تعالیٰ بچے کی عمر میں برکت فرما دیتے ہیں، والدین کی دعا کی

برکت سے بچہ جنتی زندگی گزارتا ہے، سکھ وچین وعزت ووقار سے گزارتا ہے،

بصورتِ دیگر اگر کوئی شخص بس اسٹاپ پر کھڑا ہو اور کوئی دوسرا شخص یہ کہہ دے کہ یہ آدمی ابھی بس پر بیٹھ کر چلا جائے گا تو دوسری دیر کے بعد یہ شخص بس پر بیٹھ کر چلا جاتا ہے تو کیا اس کہنے والے شخص کو غیب دان کہا جائے گا؟ یا کوئی آدمی علم کیافہ سے کہتا ہے کہ دیوار بوسیدہ لہذا گر جائے گی تو وہ دیوار گر گئی تو ایسے شخص کو غیب دان کہا جائے گا؟

رضا خانی شیاطین کی عقل کا جنازہ نکل چکا ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ واقعہ مذکور آپ کے خادم شیخ ابو عبداللہ محمد بن الفتح سے کسی معتبر کتاب میں ثابت ہی نہیں اگر بالفرض بقول اہل بدعت کے اس واقعہ کو مان ہی لیا جائے کہ حضرت شیخ جیلانی کے طویل العمر کہنے سے وہ شخص طویل العمر ہو کر ایک سو سنتیس سال عمر پا کر دنیا سے رخصت ہوا، حضرات گرامی پیر صاحب نے بطورِ شفقت فرمادیا ہوگا کہ تم طویل العمر ہوگے تو اتفاقاً اس کی عمر طویل ہوئی تو اس سے یہ مطلب اخذ کرنا کہ حضرت پیرانِ پیر نے زبان سے طویل العمر کہہ دیا، لہذا یہ خدائی حکم کی حیثیت رکھتا ہے، سراسر باطل ہے، کیونکہ بعض اوقات انسان کوئی بات ویسے ہی کہہ دیتا ہے لیکن وہ بالکل درست ثابت ہو جاتی ہے تو کیا اس پر بھی غیب دانی کا عقیدہ رکھا جائے؟

رضا خانیو ذرا ہوش میں آؤ اور آنکھوں سے شرک و بدعت کی عینک اتار کر سوچو اور سمجھو کہ اگر کوئی ولی بذریعہ کشف کوئی بات بتلا بھی دے تو دوسروں کے لیے اس پر عقیدہ رکھنا تو درکنار صاحب کشف کے لیے بھی حجت و دلیل نہیں ہوتا، بہر حال عالم الغیب فقط حق تعالیٰ کی ذات ہے۔

(ص، ۲۶۷، رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشدیہ اکیڈمی)

ایک اور مقام پر بزرگوں پر فتوے لگاتے ہوئے لکھا ہے:

مذکورہ بالا عبارت سے اہل بدعت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غیب کی باتوں کے جاننے والے ہیں جو کہ سراسر باطل اور حضرت شیخ جیلانی کی تعلیمات کے صریح خلاف ہے اور شیخ جیلانی کا اپنے خادم کو طویل العمر فرمانے سے اتفاقاً اس کی عمر لمبی ہو بھی گئی ہو تو اس سے یہ لازم ہی نہیں کہ

حضرت شیخ جیلانی کو غیب کا جاننے والا کہا جائے کیونکہ جس کسی کو اپنی عمر کے بارے میں علم نہ ہو کہ میں طویل العمر ہوں گا، یا نہیں تو اسکا قول دوسرے کسی کے بارے میں کیسے درست جان لیں۔

شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے مطابق ہر ایک یہی عقیدہ رکھے کہ خالقِ کائنات ہی عالم الغیب ہیں اور کسی کی عمر کے متعلق مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا کہ کوئی کتنی عمر پائے گا، ہر ایک انسان کی عمر کے بارے میں حق تعالیٰ ہی جاننے والے ہیں کہ فلاں طویل العمر ہوگا اور فلاں طویل العمر نہیں ہوگا۔

غیب خاصہ خدا ہے حق تعالیٰ ہی غیب کی باتوں کے جاننے والے ہیں مخلوق میں سے کوئی اس کا مستحق نہیں جس کو اپنی عمر کے متعلق معلوم نہ ہو کہ میں طویل العمر ہوں گا، یا نہیں تو دوسرے کے بارے میں اس کی بات کیسے درست مان لیں لیکن مخلوق میں سے کوئی بھی دعویٰ نہیں کرسکتا کہ میں لمبی عمر پانے والا ہوں یا نہیں، ہاں ایک بات ہے کہ حضرت شیخ جیلانی نے ویسے ہی اپنے خادم کو کہہ دیا ہو کہ تم لمبی عمر والے ہوتو اس سے یہ عقیدہ رکھنا کہ اس کی عمر طویل ہوئی لہذا حضرت شیخ نے غیب کی خبر دی یہ عقیدہ قرآن وحدیث کی واضح تعلیمات کے صریح خلاف ہے۔

ہر انسان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ جو اپنی عمر کے بارے میں اتنا بھی نہیں جانتا کہ میں کب مروں گا اور میری عمر کتنی ہے یا میں کتنی عمر گزار کر مروں گا تو وہ دوسروں کے متعلق کیسے لب کشائی کرسکتا ہے۔

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہر گز ایسا نہیں فرمایا، یہ رضاخانی اہل بدعت نے حضرت شیخ پر الزام دھر دیا ہے۔

(ص ۳۴۱، رضاخانی مذہب، حصہ سوم، راشد یہ اکیڈمی)

...... نتیجہ ......

(۱) یہ تمام اکابرین کوتاہ فہم (۲) ان کا عقیدہ ہے کہ غوث پاک غیب دان ہیں (۳) مستقبل کے حالات سے باخبر ہیں (۴) خطرات قلبی جانتے ہیں (۵) اچھے برے اعمال کو جانتے ہیں (۶) سفید وسیاہ کے مالک (۷) ان اکابرین کا عقیدہ قرآن کے خلاف (۸) سرکار ﷺ کے فرمان کے خلاف (۹) اہل

بدعت (۱۰) یہ اکابرین معاذ اللہ شیاطین (۱۱) ان کی عقل کا جنازہ نکل گیا ہے (۱۲) یہ واقعہ ثابت نہیں (۱۳) ان کا عقیدہ غوث پاک کا قول خدائی حکم رکھتا ہے (۱۴) ان کا قول سراسر باطل (۱۵) ان کا عقیدہ قرآن و حدیث کے صریح مخالف (۱۶) ان کا غوث پاک پر الزام

مولوی روح اللہ دیوبندی فتاوی کی زد میں

دیوبندی مولوی روح اللہ نقشبندی صاحب لکھتے ہیں:

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے ایک عزیز کے ہاں اولاد ہوتی تھی لیکن بچپن ہی میں انتقال کر جاتی تھی جس کی وجہ سے وہ پریشان رہتے تھے۔ ایک مرتبہ جب ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو انہوں نے اس لڑکے کو حضرت کی خدمت میں پیش کیا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہے اور بڑا ہو تو حضرت کی غلامی میں رہے گا۔ حضرت نے توجہ کرنے کے بعد فرمایا کہ اس کا نام عبدالحق رکھو انشاء اللہ زندہ رہے گا اور عمر پائے گا چنانچہ حضرت کے ارشاد کی برکت سے وہ لڑکا زندہ رہا اور معمر ہوا

(ص ۱۴۳، کشف و کرامات اولیاء نقشبند، مکتبہ غفوریہ کراچی)

قارئین کرام! یہ اسی طرح کا واقعہ ہے جس کو لکھ کر ان دیوبندی اکابرین نے یہ ساری لن ترانیاں کی ہیں اب وہ تمام فتاوی جات جو ان علم سے کوروں نے ہم اہل سنت کے بغض میں برزگوں پر لگائے تھے ان کے اپنے ہی گھر کے مولوی کے کام آ گئے یہی انجام ہوتا ہے اہل حق کے خلاف بولنے کا۔

﴿ حوالہ نمبر ۱۲ ﴾

اکابرین امت کو کروٹ کروٹ عذاب دیوبندی کی دعا

(۱) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

میرا کوئی مرید بغیر توبہ کے نہیں مرے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر میرا مرید مشرق میں کہیں بے پردہ ہو جائے اور میں مغرب میں ہوں تو بے شک میں اس کو ڈھانپ دیتا ہوں" ملخصا

(ص ۱۱۰، زبدۃ الآثار تلخیص بهجۃ الاسرار مترجم، مکتبہ نبویہ لاہور)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

غوث پاک نے فرمایا۔۔اگر میرے کسی مرید کی مشرق میں پردہ دری کی جارہی ہو اور میں مغرب میں ہوں تب بھی اس کی پردہ پوشی کروں گا۔۔۔۔۔میں قیامت تک اپنے ہر مرید کی دستگیری کروں گا۔

(ص،۳۸،۳۹،اخبار الاخیار مترجم دیوبندی،دار الاشاعت کراچی)

(۲) حضرت علامہ مولانا ابوالمعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ عبدالرزاق اور عبدالوھاب سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں قال الشیخ رضی الله عنه انا کافل المریدومرید المرید الی سبعة انا کل امور ہ و لو انکشف عورة مریدی بالمشرق وانا بالمغرب تستر بھا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر میرا مرید مشرق میں کہیں بے پردہ ہو جائے اور میں مغرب میں ہوں تو بے شک میں اس کو ڈھانپ دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو میں اس بات کی درخواست کرتا ہوں کہ میرے مرید قیامت تک بغیر توبہ کے نہ مریں اور میں ان کا ضامن ہوں گا

(ص،۴۸،۴۹،۵۰،تحفۃ القادریہ مترجم،قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۳) علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

میرا کوئی مرید بغیر توبہ کے نہیں مرے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر میرا مرید مشرق میں کہیں بے پردہ ہو جائے اور میں مغرب میں ہوں تو بے شک میں اس کو ڈھانپ دیتا ہوں" ملخصا

(ص،۶۱،قلائد الجواہر مترجم،شبیر برادرز لاہور)

(۴) الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ضمن الشیخ محیی الدین عبد القادر لمریدیه الی یوم القیامة ان لا یموت احد منھم الا علی توبة واعطی ان مریدیه و مریدی مریدیه الی سبعة یدخلون الجنة وقال :انا کافل المرید الی سبعة کل امورہ و لو انکشف عورة مریدی بالمشرق و انا بالمغرب لسترتھا

(ص،۱۹۱،بھجۃ الاسرار ومعدن الانوار عربی،موسسۃ الشرف لاہور)

مخالف

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

رضا خانی اہل بدعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید کا ستر کھل جائے یعنی وہ ننگا ہو جائے خواہ وہ مشرق و مغرب ہی میں کیوں نہ ہو، حضرت شیخ صاحب کا اتنا لمبا ہاتھ ہے کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھے بٹھائے ہاتھ لمبا کر کے اپنے مرید کے ستر کو ڈھانک دیتے ہیں اور فرمایا قیامت تک جتنے لوگ بھی ان کے مرید ہوں گے وہ ان کی دستگیری فرماتے رہیں گے اور کوئی مرید بھی بغیر توبہ کے نہیں مرے گا۔

اس کذب بیانی پر ہم رضا خانیوں کو ہدیہ اخلاص پیش کیے بغیر نہیں رہ سکتے، اللہ تعالیٰ ان شرک کے پجاریوں کو کروٹ کروٹ پر عذاب دے، تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ جس طرح ہم نے دنیا میں دینِ اسلام کا نقشہ بگاڑا تھا آج اللہ نے ہمارے چہروں کو بگاڑ دیا ہے اور قیامت کے دن اللہ اس قسم کے بد بخت لوگوں پر نظرِ شفقت ہرگز نہیں فرمائیں گے کہ جنہوں نے اپنی نفسانی خواہشات کی بنا پر دین اسلام میں اختراعات پیدا کر دیں۔

رضا خانیوں سے سوال ہے کہ کیا اولیائے کرام اسی قسم کے کام پر معمور ہوتے ہیں اور دنیا میں ان کے آنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ وہ اپنے مریدوں کے ستر ڈھانکتے رہیں، یہ وہ ضال اور مضل رضا خانی فرقہ ہے جو اپنے کو حضرت پیر صاحب کا محبِ صادق بھی کہتے ہیں اور آئے دن نئے نئے نمونے کے جھوٹ تراش کر اس ولی کامل کی طرف منسوب کر کے اپنے کو کامیاب بھی تصور کرتے ہیں کہ ہم ہی اصلی اہل سنت ہیں اور اس ولی کامل کے نام پر اہل بدعت لاکھوں روپے جو گیارہویں کی شکل میں ہضم کرتے ہیں اور پھر حنبلی المسلک ولی کامل کی شان میں شدید توہین بھی کرتے ہیں۔

(ص ۳۵۶، رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشدیہ اکیڈمی)

دیوبندی اکابرین کی زبان درازی پر ہم کچھ بھی نہیں کہتے کیونکہ ان کو ورثہ میں یہی ملا ہے۔

نتیجہ

(۱) ان اکابرین امت کی کذب بیانی (۲) یہ سب اکابرین شرک کے پجاری (۳) ان کو کروٹ

کروٹ عذاب ہو(۴)انہوں نے اسلام کا نقشہ بگاڑ دیا(۵)بدبخت(۶)ضال (۷)مضل (۸)رضاخانی(۹)جھوٹ تراشنے والے(۱۰)غوث پاک کی شدید توہین کرنے والے۔

حوالہ نمبر ۱۳

بزرگوں کا عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف

(۱)دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

۵۶۰ میں آپ کے ایک عقیدت مند خضر حسینی موصل خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے آپ پر اس وقت کشفی حالت طاری تھی ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔"اے خضر موصل چلا جاو ہاں تیرے ہاں اولاد پیدا ہوگی، پہلے بچے کا نام محمد رکھنا، اسے سات سال کی عمر میں بغداد کا ایک نابینا حافظ قرآن مجید حفظ کرائے گا، اور تیری عمر ۹۴ سال ایک ماہ اور سات دن ہوگی، اور تو اربل میں بقائمی ہوش وحواس وفات پائے گا، آپ کے حکم کے مطابق خضر حسینی موصل جا کر مقیم ہو گئے، وہاں صفر ۶۰۱ھ میں ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے محمد رکھا، وہاں ایک نابینا حافظ قرآن رہتا تھا، محمد کی عمر سات سال کی ہوئی تو اس حافظ کی شاگردی میں دے دیا گیا، اس نے سات ماہ میں محمد کو قرآن حفظ کرایا۔اس وقت خضر حسینی نے اس سے اس کا نام اور وطن پوچھا تو اس نے بتایا کہ میرا نام علی ہے اور میرا وطن بغداد ہے، معاً خضر حسینی کو سیدنا غوث اعظم کی پیشنگوئی یاد آ گئی، یہ محمد بعد میں حافظ ابوعبداللہ محمد کے نام سے مشہور ہوئے، ان کا بیان ہے کہ میرے والد خضر حسینی نے ۹ صفر ۶۲۵ھ کو اربل میں چورانوے سال ایک ماہ اور سات دن کی عمر میں وفات پائی، اس وقت ان کے ہوش وحواس بالکل صحیح تھے۔

(ص ۲۲۳، تذکرہ سیدنا غوث اعظم، ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲)حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

قال لی فی سنة ستین وخمسمائة: یا خضر اذهب الی الموصل ففی ظهرک ذریة یظهر منهاولدا ذکرا اسمه محمد، یلقنه القرآن رجل بغدادی اعمی اسمه علی

فی سبعة اشھر ویستکمل حفظه و ھو ابن سبع سنین ،وتعیش انت اربعا و تسعین سنة و شھرا و سبعة أیام و تموت بأربل صحیح السمع والبصروالقوة،قال ابو عبد الله فسکن والدی الموصل ،وولدت مستھل صفر سنة احدی و ستمائة واحضر لی والدی رجلا اعمی لقننی القرآن عند ما بلغت سنی ست سنین و خمسة اشھر ،فما استکملت سبعا حتی ختمت القرآن حفظا فساله والدی عن اسمه و بلده فقال اسمه علی ومکانه بغداد فذکر کلام الشیخ رضی الله عنه ومات والدی باربل فی تاسع صفر سنة خمس و عشرین و ستمائة ،و قد استکمل اربعا و تسعین سنة و شھرا و سبعة ایام و حفظ الله تعالی حواسه و قواه الی حین وفاته ، کما ذکر الشیخ عبد القادر رضی الله عنه

(ص،۱۴۵،خلاصۃ المفاخرعربی،دارالکتب العلمیہ بیروت،ص،۸۰،خلاصۃ المفاخرمترجم،تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(۳)علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''اے خضر موصل چلے جاؤ وہاں تیرے ہاں اولاد پیدا ہوگی، پہلے بچے کا نام محمد رکھنا، اسے سات سال کی عمر میں بغداد کا ایک نابینا حافظ قرآن مجید حفظ کرائے گا، اور تمہاری عمر ۹۴ سال ایک ماہ اور سات دن ہوگی، اور تو اربل میں بقائی ہوش و حواس وفات پائے گا، چنانچہ خضر حسینی موصل جا کر مقیم ہو گئے، وہاں صفر ۶۰۱ھ میں ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے محمد رکھا، وہاں ایک نابینا حافظ قرآن رہتا تھا، محمد کی عمر سات سال کی ہوئی تو اس حافظ کی شاگردی میں دے دیا گیا، اس نے سات ماہ میں محمد کو قرآن حفظ کرایا۔ اس وقت خضر حسینی نے اس سے اس کا نام اور وطن پوچھا تو اس نے بتایا کہ میرا نام علی ہے اور میرا وطن بغداد ہے، معاً خضر حسینی کو سیدنا غوث اعظم کی پیشنگوئی یاد آ گئی، یہ محمد بعد میں حافظ ابو عبداللہ محمد کے نام سے مشہور ہوئے، ان کا بیان ہے کہ میرے والد خضر حسینی نے ۹ صفر ۶۲۵ھ کو اربل میں

چورانوے سال ایک ماہ اور سات دن کی عمر میں وفات پائی ،اس وقت ان کے ہوش وحواس بالکل صحیح تھے مفہوماً۔

(ص،۷۰،قلائدالجواہرمترجم،شبیر برادرز لاہور)

(۴)الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

قال لی فی سنة ستین وخمسمائة:یا خضر اذهب الی الموصل ففی ظهرک ذرية يظهر منهاولدا ذكرا اسمه محمد،يلقنه القرآن رجل بغدادی اعمى اسمه علی فی سبعة اشهرويستكمل حفظه و هو ابن سبع سنين ،وتعيش انت اربعا و تسعين سنة و شهرا و سبعة أيام و تموت بأربل صحيح السمع و البصرو القوة..........

(ص،۱۵۳،بہجۃ الاسرارومعدن الانوارعربی،ص،۲۰۰،بہجۃ الاسرارمترجم،مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

......مخالف......

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

رضاخانی اہل بدعت کا عقیدہ اللہ کے قرآن اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے بھی خلاف ہے،خالقِ کائنات نے اپنے محبوب امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے اعلان کرایا،فرمایا۔

قُل لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ٥

ترجمہ''آپ کہہ دیجئے کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں موجود ہیں(ان میں سے)کوئی بھی غیب نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے اور انہیں اس کی بھی خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔''

(پ۲۰،سورۃ النمل،آیت ۶۵)

ارض وسماء زمین وآسمان کی کوئی خاکی ،نوری یا ناری مخلوق غیب نہیں جانتی ،غیب اگر جانتا ہے تو

صرف ایک اللہ تعالیٰ جانتا ہے، علمِ غیب خاصہ خدا ہے۔

کتنے ظالم ہیں وہ لوگ جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیائے کرام کے لیے علمِ غیب کا ادعائے باطل کرتے ہیں جبکہ خالق لایزال نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ اعلان کرایا کہ زمین وآسمان میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا، مگر اللہ تو عالم الغیب ہونے کی صفت کے ساتھ خاص ہے یہ صفت کسی مخلوق کیلئے ثابت نہیں۔

ارشاد فرمایا۔

وَ عِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَآ اِلَّا ھُوَ

ترجمہ ''اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، جنہیں ان کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

(سورہ انعام، آیت ۵۹)

معلوم ہوا کہ غیب کے خزانے اور غیب کی کنجیاں سب اللہ کے پاس ہیں اور کسی کو ان تک رسائی نہیں غیب صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے، اس کے سوا اور کسی کو غیب کا علم نہیں۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَکُمْ اِنِّیْ مَلَکٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ

ترجمہ ''کہہ دو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو صرف اسی وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے۔(سورہ انعام آیت ۵۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ان پانچ باتوں کو نہ تو کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ کوئی برگزیدہ نبی، اگر کسی نے دعویٰ کیا کہ ان میں سے کوئی بات جانتا ہے تو اس نے قرآن کریم کا انکار کیا اور قرآن کی مخالفت کی۔

ھذہ خمسۃ لا یعلمھا ملک مقرب وَلَا نبی مصطفی فَمَن ادَّعیٰ انہ یعلم شیئامن ھذہ فانہ کفر بالقرآن لانہ خالفہ (تفسیر خازن مطبوعہ مصر جلد ۳ص ۴۴۵)

صرف پانچ باتوں کا نہیں بلکہ کسی غیب کی بات کا بھی کسی کو علم نہیں۔ یہاں یہ مراد نہیں کہ صرف پانچ باتوں کا علم اللہ تعالیٰ سوا دوسرے کسی کو نہیں اور ان کے علاوہ دوسری غیب کی باتوں کا علم لوگوں کو ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ غیب کی کسی بات کا بھی کسی کو کوئی علم نہیں۔ اسی طرح جب کسی کو اپنی موت و حیات کا علم نہیں کہ موت کس جگہ آئے گی یا کب مرے گا یا کتنی عمر پائے گا تو وہ دوسروں کی موت و حیات وغیرہ کا کسی کو کیا علم ہوگا۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کچھ آئندہ کی بات اپنے اختیار سے نہیں جان سکتا۔

اور اہل بدعت کا شیخ عبدالقادر جیلانی کے متعلق یہ عقیدہ خضر حسینی موصل خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت جیلانی نے ان کو یہ خوشخبری دی کہ آپ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا اور جب اس کی عمر سات سال کی ہوگی تو بغداد شہر کے ایک حافظ صاحب اس لڑکے کو قران مجید حفظ کرائیں گے اور تیری عمر ۹۴ سال ایک ماہ اور سات دن ہوگی اور یہ پیشگوئی بالکل صحیح ثابت ہوئی۔

لیکن رضا خانیوں کا یہ عقیدہ مذکورہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق محض باطل ہے جو قرآن و حدیث کی تعلیمات کے صریح خلاف ہے،

چنانچہ ایک مرتبہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی آپ مجھے بتائیں کہ میری عمر کتنی باقی ہے تاکہ میں نفلی حج کر سکوں، کیونکہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے عشقِ رسالت میں اس قدر سرشار تھے کہ مدینہ منورہ سے باہر ایک قدم بھی نہیں رکھتے تھے تاکہ مجھے مدینہ منورہ میں موت آئے، بس یہی دل کی خواہش تھی جس کی بنا پر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بقیہ عمر کے متعلق سوال کیا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے امام مالک کو پنج کا اشارہ فرمایا یعنی کہ پانچ انگلی کا، تو امام مالک حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس اشارہ سے بہت زیادہ پریشان ہوگئے کہ اس سے مراد پانچ منٹ، پانچ گھنٹے، پانچ ماہ، یا پانچ سال مراد ہیں غرض کہ تعین مدت معلوم نہیں ہو سکی تو اس فکرمندی کے عالم میں امام مالک نے اپنے شاگرد کو حکم دیا کہ

حضرت علامہ ابن سیرین کی خدمت میں حاضر ہو کر اس خواب کی تعبیر پوچھو اور یہ مت بتانا کہ یہ خواب میرے استاد امام مالک کو آیا ہے، شاگرد نے اپنے استاد صاحب کے حکم کے مطابق حضرت علامہ ابن سیرین کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے استاد صاحب کا خواب پیش کیا تو فوراً حضرت علامہ ابن سیرین کہنے لگے کہ یہ خواب تو امام مالک کو آیا ہے، سائل حیران ہو گیا کہ حضرت ابن سیرین کو کیسے علم ہوا، میں نے تو اپنے استاد صاحب کا نام تک نہیں بتلایا سائل کے پوچھنے پر ابن سیرین نے جواب دیا کہ میں غیب نہیں جانتا، یہ علم قضافہ ہے کہ اس خواب کا حدیث کی طرف اشارہ ہے اور امام مالک اس وقت کے بہت بڑے محدث ہیں اور یہ خواب محدث کے سوا کسی اور کو نہیں آ سکتا، کیونکہ اس خواب میں پانچ انگلیوں کے اشارہ سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ فرمادیا کہ ان پانچ باتوں کا علم حق تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، فرمایا کہ غیب کی کنجیاں پانچ ہیں، انہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا

ا۔ قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے کہ کب آئے گی۔

۔۲۔ بارش کب ہوگی اور کتنی ہوگی اور کہاں ہوگی اور کہاں نہ ہوگی، یہ بھی اللہ جانتا ہے۔

۔۳۔ ماں کے رحم میں کیا ہے، ایک بچہ ہے یا دو بچے، لڑکا ہے یا لڑکی، سوکھا ہے یا ہرا، نامکمل ہے یا مکمل زندہ ہے یا مردہ، یہ بھی اللہ ہی جانتا ہے۔

۔۴۔ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا۔

۔۵۔ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس جگہ مرے گا اور کتنی زندگی گزارنے کے بعد مرے گا، اور اس کی کتنی عمر باقی ہے۔

یہ سب کچھ اللہ ہی جانتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ سب باتوں کا جاننے والا ہے اور وہی علیم خبیر ہے۔

شاگرد نے واپس اپنے استادِ محترم کی خدمت میں آ کر خواب کی تعبیر بتلا دی، اور حضرت علامہ ابن سیرین کی تمام باتیں من وعن بتلا دیں۔

یہ غیب نہیں بلکہ علم قضافہ ہے اس میں غیب کا کوئی دخل نہیں، تو حضرت امام مالک کے اس خواب

سے بھی معلوم ہوگیا کہ کوئی شخص کتنی عمر پائے گا اور کب مرے گا اور کتنے سال مہینے دن گھنٹے گزار کر مرے گا

یہ سب کچھ خالق کائنات ہی جانتا ہے مخلوق میں سے کوئی بھی نہیں جانتا، جو کوئی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھیں کہ انہوں نے اپنے عقیدت مند کو بتلادیا کہ تم اتنے سال اتنے

مہینے اتنے دن گزار کر مروگے تو وہ از روئے شریعت اسلامیہ پکا عزازیل ہے۔

یہ بات واضح ہے کہ جس کو اپنی زندگی کے بارے میں کچھ علم نہیں کہ میں کتنے سال، کتنے مہینے، کتنے

دن گزاروں گا تو اس کے بارے میں یہ عقیدہ قائم کرنا کہ وہ جانتا ہے تو وہ باغی ہے قرآن وحدیث کا اور جو

قرآن وحدیث سے بغاوت کرتا ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھے۔

(ص، ۳۰۰، رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشد یہ اکیڈمی)

خط کشیدہ عبارت ایک بار نہیں بلکہ بار بار پڑھیں اور بتائیں کہ ان دیوبندی اکابرین نے پکا

عزازیل کس کو کہا ہے

﴿...... نتیجہ ......﴾

(۱) ان سب بزرگوں کا عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف (۲) اہل بدعت (۳) ظالم لوگ

(۴) ان کا عقیدہ باطل (۵) ان کا عقیدہ قرآن و حدیث کے صریح خلاف (۶) قرآن کریم کے

باغی (۷) اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائیں (۸) پکے شیطان

﴿حوالہ نمبر ۱۴﴾

اکابرین امت شرک کے پجاری

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

شیخ عبدالقادر جیلانی کے صاحبزادے شیخ عبدالجبار بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ کسی تاریک کو

ٹھڑی یا مکان میں داخل ہوتیں تو وہاں شمع کی سی روشنی ہوجاتی، ایک دفعہ میرے والد ماجد نے یہ ماجرا

دیکھا، چنانچہ وہ بھی اسی جگہ تشریف لے گئے جہاں میری والدہ کھڑی تھیں، آپ کے جاتے ہی وہ روشنی

غائب ہوگئی، میری والدہ محترمہ حیران ہوئیں تو فرمایا، یہ زرد روشنی شیطانی روشنی تھی، آپ کے جاتے ہی وہ روشنی غائب ہوگئی اب میں اسے رحمانی روشنی میں تبدیل کئے دیتا ہوں، اس کے بعد وہ جب بھی کسی تاریک جگہ جاتیں، وہاں دودھیا چاندنی جیسا نور پھیل جاتا۔

(ص۲۵۴، تذکرہ سیدنا غوث اعظم، ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

..... قال كانت امي اذا دخلت مكانا مظلما أضاء ت عليها شمعةتسعى بها فيه فدخل عليها والدی مرة فرأى الشمعة فوقعت فحينئذاخمدت فقال: ان هذا النور الذى رأيته شيطانا كان يخدمک......

(ص۱۴۹، خلاصۃ المفاخر عربی، دار الکتب العلمیہ بیروت، ص۸۹، خلاصۃ المفاخر مترجم، تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(۳) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ عبدالقادر جیلانی کے صاحبزادے شیخ عبدالجبار بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ کسی تاریک کوٹھڑی یا مکان میں داخل ہوتیں تو وہاں شمع روشن ہوجاتی ایک دفعہ میرے والد گرامی اچانک تشریف لائے آپ نے وہ روشنی دیکھی جونہی آپ کی نگاہ اس پر پڑی وہ بجھ گئی آپ نے ان سے فرمایا کہ یہ روشنی جو تم دیکھتی ہو یہ شیطان ہے جو بظاہر تمہاری خدمت کرتا ہے، مفہوما

(ص۷۵، زبدۃ الاثار تلخیص بھجۃ الاسرار مترجم، مکتبہ نبویہ لاہور)

(۴) حضرت علامہ مولانا ابوالمعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ عبدالقادر جیلانی کے صاحبزادے شیخ عبدالجبار بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ کسی تاریک کوٹھڑی یا مکان میں داخل ہوتیں تو وہاں شمع روشن ہوجاتی ایک دفعہ میرے والد گرامی اچانک تشریف لائے آپ نے وہ روشنی دیکھی جونہی آپ کی نگاہ اس پر پڑی وہ بجھ گئی آپ نے ان سے فرمایا کہ یہ روشنی جو تم دیکھتی ہو یہ شیطان ہے جو بظاہر تمہاری خدمت کرتا ہے، مفہوما۔

(ص۲۳، تحفۃ القادریہ مترجم، قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۵)علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ عبدالقادر جیلانی کے صاحبزادے شیخ عبدالجبار بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ کسی تاریک کوٹھڑی یا مکان میں داخل ہوتیں تو وہاں شمع روشن ہوجاتی ایک دفعہ میرے والدگرامی اچانک تشریف لائے آپ نے وہ روشنی دیکھی جونہی آپ کی نگاہ اس پر پڑی وہ بجھ گئی آپ نے ان سے فرمایا کہ یہ روشنی جو تم دیکھتی ہو یہ شیطان ہے جو بظاہر تمہاری خدمت کرتا ہے، مفہوما

(ص،۷۰، قلائدالجواہر مترجم، شبیر برادرز لاہور)

(٦)الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

..... قال كانت امی اذا دخلت مكانا مظلما أضاء ت عليها شمعةتسعى بها فيه فدخل عليها والدی مرة فرأى الشمعة فوقعت فحينئذاخمدت فقال: ان هذا النور الذی رأيته شيطانا كان يخدمک.....

(ص،۱۴۵،بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار عربی،موسستہ الشرف لاہور)

مخالف

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

حضراتِ گرامی یہ بھی شرک و بدعت کے پجاریوں کا عقیدہ ہے کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ مکان میں داخل ہوتیں تو ان کے ساتھ ایک شیطانی شمع روشن ہوجاتی تو جب حضرت شیخ صاحب نے اس کو ملاحظہ کیا تو فرمایا کہ یہ شیطانی روشنی ہے، میں اس کو معدوم کرکے آپ کے ساتھ ایک رحمانی روشنی کو ملا دیتا ہوں حالانکہ یہ کس قدر جہالت ہے کہ ایک طرف رضاخانیوں کا یہ عقیدہ کہ ان کی زوجہ کے ساتھ شیطانی روشنی ہوتی تھی

اہل بدعت اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ ہم تضاد بیانی سے کیوں کام لے رہے ہیں اور جھوٹ جیسی لعنت کا طوق اپنے گلے میں کیوں پہن رکھا ہے۔

ان بدنصیب لوگوں کے منحوس چہروں پر حق تعالیٰ کی اس قدر پھٹکار ہے جب بھی کوئی رضا خانی بدعتی مرتا ہے تو اس کے چہرے کی حالت ابتر ہو جاتی ہے اور دیکھنے والا اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے، کہ یہ کسی مغضوب علیہ کا چہرہ ہے۔

(ص ۲۵۰، رضاخانی مذہب، حصہ سوم، راشدیہ اکیڈمی)

ایک اور مقام پر اعلیٰ حضرت امام اہلسنت پر تبرا کرتے ہوئے لکھا ہے:

بے علم مولوی احمد رضا خاں بریلوی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے ساتھ ساتھ خان صاحب بریلوی نے شیخ کی زوجہ کے بارے میں گستاخی کی انتہاء کردی اور غلط الزام لگا دیا کہ شیخ مذکور کی زوجہ کے ساتھ شیطانی شمع روشن ہوتی تھی ۔۔۔قابل دریافت بات یہ ہے کہ خان صاحب بریلوی کو کیسے پتہ چل گیا کہ شیخ کی زوجہ کے ساتھ شیطانی نور ہوتا تھا حالانکہ شیخ جیلانی ۵۶۱ھ کو فوت ہوئے اور اعلیٰ حضرت بریلوی ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ میں پیدا ہوئے اور خان صاحب کو پھر کس نے بتا دیا کہ شیخ جیلانی کی زوجہ جب اندھیرے میں جاتیں تو ایک شیطانی شمع روشن ہو جاتی تھی اور شیخ جیلانی نے شیطانی شمع کو بجھا کر زوجہ کے ساتھ ایک ربانی نور ملا دیا۔ یہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے اکاذیب میں سے ایک کذب ہے حقیقت یہ ہے کہ جتنی بھی آپ اعلیٰ حضرت بریلوی کی عبارات پڑھیں گے سب کی سب جھوٹ پر مبنی پائیں گے۔ خان صاحب کو خدا نے کہیں بھی سچ بولنے کی توفیق نہیں بخشی اور پوری زندگی جھوٹ بولنے کو ذریعہ نجات سمجھتے رہے۔ فان الصدق ینجی والکذب یهلک

(ص ۱۲۳، رضاخانی مذہب، حصہ اول، راشدیہ اکیڈمی)

کوئی دیوبندی یہ بتائے گا کہ ان اکابرین دیوبند نے جو تبرا بازی کی ہے یہ صرف ہم اہل سنت کے لئے ہے یا پھر ان سب اکابرین امت کے لئے بھی ہے جنہوں نے اس واقعہ کو نقل کیا ہے اور پھر دیوبندی ان کو اپنا بزعم خود مان کر لعنتوں کے طوق اپنے گلے میں ڈالیں گے یا نہیں

نتیجہ

(۱) یہ بزرگ شرک و بدعت کے پجاری (۲) کس قدر جہالت (۳) اہل بدعت (۴) گریبان میں منہ ڈالیں (۵) ان کے گلے میں لعنت کا طوق (۶) بد نصیب (۷) منحوس چہرے (۸) حق تعالی کی پھٹکاران پر (۹) ان کو سچ بولنے کی توفیق نہیں (۱۰) بدعتی (۱۱) مغضوب علیہ (۱۲) بے علم (۱۳) گستاخی کی انتہاء (۱۴) غلط الزام لگانے والے (۱۵) ان کا ایک جھوٹ

حوالہ نمبر ۱۵

اکابرین امت کے شرکیہ اقوال

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

ایک دفعہ ایک شخص آپ کی خدمت میں اصفہان سے حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ ''یا حضرت'' میری بیوی کو اکثر مرگی کے دورے پڑتے ہیں، بہت علاج کیے لیکن کسی سے کچھ افاقہ نہ ہوا، آپ نے فرمایا، یہ مرگی نہیں ہے بلکہ سراندیپ کا ایک شریر جن خانس تیری بیوی کو ستاتا ہے، اب تو گھر جا اور جب تیری بیوی کو دورہ پڑے تو اس کے کان میں کہنا کہ عبدالقادر جو بغداد میں رہتا ہے تجھ سے کہتا ہے کہ پھر نہ آنا مارا جائے گا، اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اس کی بیوی بالکل شفایاب ہوگئی، دس سال کے بعد وہ پھر بغداد آیا اور بیان کیا کہ جس دن سے میں نے حضرت کے ارشاد کے مطابق عمل کیا ہے میری بیوی کو کبھی دورہ نہیں پڑا۔

(ص ۱۷۸، تذکرہ سیدنا غوث اعظم، ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

واتی الشیخ رضی اللہ عنہ رجل وقال انا اصفھانی ولی زوجۃ تصرع کثیرا و قد اعیا امر ھا المعزمین، فقال الشیخ: ھذا ما رد من مردۃ وادی سراندیب، اسمہ خانس فاذا صرعت زوجتک فقل فی اذنیھا: یا خانس یقول لک عبد القادر المقیم ببغداد لا تعد و ان تعد ھلکت فذھب الرجل و غاب عشر سنین، ثم جاء فسئلناہ فقال

:فعلت ما قال الشیخ فلم تعد الیها الصرع الی الآن

(ص،۱۴۱،خلاصۃ المفاخر عربی،ص،۲۷،خلاصۃ المفاخر مترجم،تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(۳) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک شخص آپ کی خدمت میں اصفہان سے حاضر ہوا،اورعرض کیا میری بیوی کومرگی کا مرض ہے، بہت علاج کیے لیکن کسی سے کچھ افاقہ نہ ہوا،آپ نے فرمایا، یہ مرگی نہیں ہے بلکہ سراندیپ کا ایک شریر جن خانس تیری بیوی کوستاتا ہے،اب تو گھر جا اور جب تیری بیوی کو دورہ پڑے تو اس کے کان میں کہنا کہ عبدالقادر بغداد والے کا حکم ہے پھر نہ آنا ہلاک ہوجائے گا،اس شخص نے ایسا ہی کیا اوراس کی بیوی بالکل شفایاب ہوگئی،دس سال کے بعد وہ پھر بغداد آیا اور بیان کیا کہ جس دن سے میں نے حضرت کے ارشاد کے مطابق عمل کیا ہے میری بیوی کو کبھی دورہ نہیں پڑا،مفہوما

(ص،۹۴،زبدۃ الاثار تلخیص بہجۃ الاسرار مترجم،مکتبہ نبویہ لاہور)

(۳) حضرت علامہ مولانا ابوالمعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک شخص آپ کی خدمت میں اصفہان سے حاضر ہوا،اورعرض کیا میری بیوی کومرگی کا مرض ہے، بہت علاج کیے لیکن کسی سے کچھ افاقہ نہ ہوا،آپ نے فرمایا، یہ مرگی نہیں ہے بلکہ سراندیپ کا ایک شریر جن خانس تیری بیوی کوستاتا ہے،اب تو گھر جا اور جب تیری بیوی کو دورہ پڑے تو اس کے کان میں کہنا کہ عبدالقادر بغداد والے کا حکم ہے پھر نہ آنا ہلاک ہوجائے گا،اس شخص نے ایسا ہی کیا اوراس کی بیوی بالکل شفایاب ہوگئی،دس سال کے بعد وہ پھر بغداد آیا اور بیان کیا کہ جس دن سے میں نے حضرت کے ارشاد کے مطابق عمل کیا ہے میری بیوی کو پھر کبھی دورہ نہیں پڑا،مفہوما

(ص،۸۲،تحفہ القادریہ مترجم،قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۴) علامہ محمد بن یحیی تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شخص آپ کی خدمت میں اصفہان سے حاضر ہوا،اورعرض کیا میری بیوی کومرگی کا مرض ہے، بہت علاج کیے لیکن کسی سے کچھ افاقہ نہ ہوا،آپ نے فرمایا، یہ مرگی نہیں ہے بلکہ سراندیپ کا ایک شریر جن خانس

تیری بیوی کوستا تا ہے،اب تو گھر جا اور جب تیری بیوی کو دورہ پڑے تو اس کے کان میں کہنا کہ عبدالقادر بغداد والے کا حکم ہے پھر نہ آنا ہلاک ہو جائے گا،اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اس کی بیوی بالکل شفایاب ہوگئی،دس سال کے بعد وہ پھر بغداد آیا اور بیان کیا کہ جس دن سے میں نے حضرت کے ارشاد کے مطابق عمل کیا ہے میری بیوی کو پھر کبھی دورہ نہیں پڑا،مفہو ما

(ص،۱۱۱،قلائد الجواہر مترجم،شبیر برادرز لاہور)

(۵)الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

واتی الشیخ رضی اللہ عنہ رجل وقال انا اصفھانی ولی زوجة تصرع کثیرا و قد اعیا امرھا المعزمین ،فقال الشیخ : ھذا مارد من مردة وادی سرانديب،اسمه خانس فاذا صرعت زوجتک فقل فی اذنیھا :یا خانس یقول لک عبد القادر المقیم ببغداد لا تعد و ان تعد ھلکت فذھب الرجل و غاب عشر سنین ،ثم جاء فسئلناہ فقال :فعلت ما قال الشیخ فلم تعد الیھا الصرع الی الآن

(ص،۱۴۰،بھجۃ الاسرار ومعدن الانوار عربی،ص،۱۹۳،بھجۃ الاسرار مترجم،مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

...... مخالف ......

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

رضا خانی فرقہ ضالہ شرکیہ عقیدے کی یوں تعلیم دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بڑے موحد اور سید الاولیاء ہیں ان سے اس قسم کا شرکیہ عمل ہرگز ثابت نہیں ، یہ رضا خانیوں کا حضرت شیخ پر افتراء ہے کیونکہ حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تمام زندگی توحید کا پرچار کرتے رہے، یہ کیسے تصور کیا جائے کہ وہ شرکیہ اقوال وافعال کی تعلیم دیتے ہوں گے کہ ان کی تحریر کردہ کتب توحید سے بھری پڑی ہیں اور حضرت شیخ جیلانی تمام زندگی اپنے تمام حوائج میں خالق کائنات کو پکارتے تھے اور اس کے نام کا وظیفہ پڑھتے تھے، جو خود حق تعالیٰ کے

نام کا وظیفہ پڑھتا ہو وہ دوسروں کو اپنے نام کا وظیفہ پڑھنے کی کیسے تعلیم دے سکتا ہے ہرگز نہیں دے سکتا، قطعاً نہیں دے سکتا، کیونکہ جس خالق لایزال کی پیدا کردہ مخلوق ہے اسی کا نام لینے سے اس مخلوق کے شر سے نجات حاصل ہوسکتی ہے۔ حق تعالیٰ تمام مخلوقات کے مالک ہیں اور تمام مخلوقات حق تعالیٰ کی محکوم ہے۔

(ص ۲۷۴، رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشدیہ اکیڈمی)

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ قول غوث پاک کا ہے تو دیوبندیوں کو جو توحید کا ہیضہ ہوا ہے اس کی حقیقت بھی واضح ہوگئی کہ دیوبندی توحید جیسے مقدس نام کی آڑ میں اپنے آباء کا دین پھیلاتے ہیں جس کا بزرگان دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے

......نتیجه......

(۱) فرقہ ضالہ (۲) شرکیہ عقیدے والے (۳) ان کے شرکیہ اقوال (۴) غوث پاک پر افتراء

حوالہ نمبر ۱۶

بزرگوں کو شرک و بدعت سے فرصت نہیں

(۱) یوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

ایک دن سیدنا غوث اعظم اپنے مہمان خانہ میں تشریف فرما تھے تین سو کے قریب لوگ بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے یکا یک آپ اٹھ کر مہمان خانہ سے باہر تشریف لے گئے اور تمام لوگوں کو باہر آنے کے لیے پکارا، سب لوگ دوڑ کر باہر آئے، ان کا باہر آنا تھا کہ اس مکان کی چھت دھڑام سے گر پڑی آپ نے فرمایا، ابھی ابھی مجھے بتایا گیا کہ اس مکان کی چھت گرنے والی ہے، چنانچہ میں باہر آ گیا اور آپ لوگوں کو بھی اپنے پاس بلالیا کہ کوئی دب نہ جائے۔

(ص ۱۷۷، تذکرہ سیدنا غوث اعظم، ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

واجتمع یوما فی شهر محرم..........فخرج من داخل الدار عجلا فصاح

بالناس :اسرعوا الیّ فاسرعوا الیه حتی اذا لم یبق فی الدار احد سقط السقف و سلم الناس فقال انی کنت فی الدار فقیل لی انه سیقع السقف الآن فا شفقت علیکم

(ص،۱۴۹،خلاصۃ المفاخرعربی،دارالکتب العلمیہ بیروت،ص،۸۹،خلاصۃ المفاخرمترجم،تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(۳)علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دن سیدنا غوث اعظم اپنے مہمان خانہ میں تشریف فرما تھے تین سو کے قریب لوگ بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے یکا یک آپ اٹھ کر مہمان خانہ سے باہر تشریف لے گئے اور تمام لوگوں کو باہر آنے کے لیے پکارا،سب لوگ دوڑکر باہر آئے،ان کا باہر آنا تھا کہ اس مکان کی چھت دھڑام سے گر پڑی آپ نے فرمایا،ابھی ابھی مجھے بتایا گیا کہ اس مکان کی چھت گرنے والی ہے،چنانچہ میں باہر آ گیا اور آپ لوگوں کو بھی اپنے پاس بلالیا کہ کوئی دب نہ جائے۔ملخصاومفہوما۔

(ص،۷۰،قلائدالجواہرمترجم،شبیر برادرز لاہور)

(۴)الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

واجتمع یو ما فی شهر محرم............فخرج من داخل الدار عجلا فصاح بالناس :اسرعوا الیّ فاسرعوا الیه حتی اذا لم یبق فی الرواق احد سقط السقف و سلم الناس فقال انی کنت فی الدار فقیل لی انه سیقع السقف الآن فا شفقت علیکم

(ص،۱۴۲،بہجۃ الاسرارومعدن الانوارعربی،ص،۱۹۴،بہجۃ الاسرارمترجم،مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

مخالف......!

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چھت گرنے کی اطلاع دی اور اولیائے کرام غیب کی باتیں جانتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

عقیدہ مذکورہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کے صریح خلاف ہے اور نہ ہی حضرت شیخ کی کسی مستند کتاب سے یہ واقعہ ثابت ہے کیونکہ حضرت شیخ کی تصنیفات سے یہ بات اظہر من

الشّمس ہے کہ عالم الغیب حق تعالٰی کی ذات ہے حق تعالٰی کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا حتی کہ حضرت شیخ جیلانی اپنی تصنیف ''مرآۃ الحقیقۃ'' مطبوعہ مصر میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم غیب جانتے ہیں پس وہ کافر ہے، کیونکہ غیب حق تعالٰی کا خاصہ ہے، چھت گرنے کا واقعہ زیادہ سے زیادہ یہ حضرت صاحب کا کشف ہی ہوسکتا ہے اور کشف ظنی ہوتا ہے نہ کہ یقینی، جس پر عقیدے کی بنیاد رکھنا قطعاً جائز نہیں علاوہ ازیں بعض اوقات انسان علم قیافہ سے نفع و نقصان کا اندازہ لگالیتا ہے، جس پر غیب کا اطلاق ہرگز صحیح نہیں اور جو کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غیب کے جاننے والے ہیں، ازروئے شریعت وہ بہت بڑا کذاب ہے۔

(ص ۳۲۲، رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشدیہ اکیڈمی)

ایک اور مقام پر یہی واقعہ نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

اس واقعہ سے رضا خانی اہل بدعت مذہبی فضا کو متعفن کرنے کی مذموم حرکت کرتے ہیں کہ حضرت پیرانِ پیر مستقبل میں پیش آنے والی ہر مصیبت سے مطلع فرماتے ہیں اور آپ غیب دانی میں مہارت تامہ کے مالک ہیں اگر رضا خانیوں کو شرک و بدعت سے فرصت مل جائے تو قرآن کریم کا مطالعہ کرنے سے یہ بات اظہر من الشّمس واضح ہوجائے گی کہ مخلوق کے متعلق اس قسم کے عقائد رکھنا پرلے درجے کی حماقت ہے، اور قرآنی تعلیمات سے انحراف کرنا اور اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن بنانا ہے۔

علاوہ ازیں اگر رضا خانی اعلٰی حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی غضب اللہ علیہ کی تعلیمات میں اپنے آپ کو اس قدر فنا کیے ہوئے ہیں کہ ان کو قرآن کا مطالعہ کرنے کی قطعاً فرصت نہیں تو پھر مندرجہ ذیل واقعہ کا جواب دیں۔

بندہ ناچیز حقیر فقیر پر تقصیر ایک مرتبہ اپنے فاضل دوست حضرت مولانا قاری گلزار احمد طیب اور حضرت مولانا حافظ قاری سعید احمد کے ساتھ موڑ سمن آباد لاہور ایک ہوٹل میں کھانا کھانے بیٹھے تو بندہ کے منہ سے یہ بات نکل گئی کہ وہ سامنے دیوار پر دراڑیں پڑی ہوئی ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے اوپر گر جائے

اور باہر بیٹھ کر کھانا کھائیں گے ہم ابھی اٹھ کر باہر نکلے ہی تھے کہ فوراً ہوٹل کی دیوار گر گئی تو رضا خانی اہل بدعت سے سوال ہے کہ بندہ ناچیز کے متعلق غیب کا عقیدہ رکھو گے ،ماھو جو ابکم فھو جو ابنا ،اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے۔عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○

(پ ۲۸ ،سورہ الحشر، آیت ۵۹)

(ص،۲۶۹،رضا خانی مذہب،حصہ سوم،راشد یہ اکیڈمی)

نتیجہ

(۱) مذموم حرکت (۲) ان بزرگوں کو شرک و بدعت سے فرصت نہیں (۳) پرلے درجہ کی حماقت (۴) قرآنی تعلیمات سے انحراف (۵) جہنم کا ایندھن (۶) اہلسنت سے خارج (۷) اہل بدعت

حوالہ نمبر ۱۷

اکابرین امت کا عقیدہ تمام مخلوق کے دل غوث پاک کے قبضہ قدرت میں

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

شیخ عمر بزار کا بیان ہے کہ میں ۱۵ جمادی الاخر ۵۵۶ ھ کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی معیت میں نماز جمعہ کے لیے جارہا تھا، راستے میں کسی شخص نے آپ کو سلام تک نہ کیا حالانکہ پہلے آپ جس راستے سے گزرا کرتے تھے ہجوم خلائق زیارت کے لیے ٹوٹ پڑتا تھا، میں حیران تھا کہ آج کیا ماجرا ہے، ابھی یہ بات میرے دل میں تھی کہ آپ نے مسکرا کر میری جانب دیکھا اور چاروں طرف سے لوگ سلام و زیارت کے لیے امنڈ پڑے آپ نے فرمایا کیوں عمر تیری یہی خواہش تھی تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ کے فضل سے لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں، چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کرلوں۔

(ص،۲۹۸،تذکرہ سیدنا غوث اعظم،ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) ملا علی قاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

شیخ عمر بزار کا بیان ہے کہ میں ۱۵ جمادی الاخر ۵۵۶ ھ کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی معیت میں

نماز جمعہ کے لیے جا رہا تھا، راستے میں کسی شخص نے آپ کو سلام تک نہ کیا حالانکہ پہلے آپ جس راستے سے گزرا کرتے تھے ہجوم خلائق زیارت کے لیے ٹوٹ پڑتا تھا، میں حیران تھا کہ آج کیا ماجرا ہے، ابھی یہ بات میرے دل میں تھی کہ آپ نے مسکرا کر میری جانب دیکھا اور چاروں طرف سے لوگ سلام و زیارت کے لیے امنڈ پڑے آپ نے فرمایا کیوں عمر تیری یہی خواہش تھی تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ کے فضل سے لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں، چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کرلوں۔ مفہوما

(ص،۸۲،نزہۃ الخاطر الفاتر ،مترجم، قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۳) حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

الشیخ عمر البزار قال: خرجت مع الشیخ عبد القادر الی الجامع یوم الجمعة ...فلم یسلم علیه احد، فقلت فی نفسی: یا عجبا !نحن کل جمعة لا نصل الجامع الا بمشقة من ازدهام الناس علی الشیخ ،فلم یتم خاطری حتی نظر الیّ الشیخ متبسما واهرع الناس الی السلام علیه حتی حالوا بینی و بینه ،فقلت فی نفسی: ذلک الحال خیر من هذا الحال ،والتفت الیّ متابعا لخاطری وقال یا عمر فأنت الذی أردت هذا أما علمت أن قلوب الناس بیدی ان شئت صرفتها عنی و ان شئت اقبلت بها الیّ

(ص،۱۴۳،خلاصۃ المفاخر عربی، دار الکتب العلمیہ بیروت،ص،۷۷ مترجم،تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(۴) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ عمر بزار کا بیان ہے کہ میں ۱۵ جمادی الاخر ۵۵۶ھ کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی معیت میں نماز جمعہ کے لیے جا رہا تھا، راستے میں کسی شخص نے آپ کو سلام تک نہ کیا حالانکہ پہلے آپ جس راستے سے گزرا کرتے تھے ہجوم خلائق زیارت کے لیے ٹوٹ پڑتا تھا، میں حیران تھا کہ آج کیا ماجرا ہے، ابھی یہ بات میرے دل میں تھی کہ آپ نے مسکرا کر میری جانب دیکھا اور چاروں طرف سے لوگ سلام و زیارت کے لیے امنڈ پڑے آپ نے فرمایا کیوں عمر تیری یہی خواہش تھی تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ کے فضل سے

لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں، چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کرلوں۔ مفہوماً

(ص،۹۵،زبدۃ الاثار تلخیص بہجۃ الاسرار مترجم،مکتبہ نبویہ لاہور)

(۵) حضرت علامہ مولانا ابوالمعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ عمر بزار کا بیان ہے کہ میں ۱۵ جمادی الاخر ۵۵۶ھ کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی معیت میں نماز جمعہ کے لیے جارہا تھا، راستے میں کسی شخص نے آپ کو سلام تک نہ کیا حالانکہ پہلے آپ جس راستے سے گزرا کرتے تھے ہجوم خلائق زیارت کے لیے ٹوٹ پڑتا تھا، میں حیران تھا کہ آج کیا ماجرا ہے، ابھی یہ بات میرے دل میں تھی کہ آپ نے مسکرا کر میری جانب دیکھا اور چاروں طرف سے لوگ سلام و زیارت کے لیے امنڈ پڑے آپ نے فرمایا کیوں عمر تیری یہی خواہش تھی تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ کے فضل سے لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں، چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کرلوں۔ مفہوماً

(ص،۹۱،تحفۃ القادریہ مترجم،قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۶) علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ عمر بزار کا بیان ہے کہ میں ۱۵ جمادی الاخر ۵۵۶ھ کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی معیت میں نماز جمعہ کے لیے جارہا تھا، راستے میں کسی شخص نے آپ کو سلام تک نہ کیا حالانکہ پہلے آپ جس راستے سے گزرا کرتے تھے ہجوم خلائق زیارت کے لیے ٹوٹ پڑتا تھا، میں حیران تھا کہ آج کیا ماجرا ہے، ابھی یہ بات میرے دل میں تھی کہ آپ نے مسکرا کر میری جانب دیکھا اور چاروں طرف سے لوگ سلام و زیارت کے لیے امنڈ پڑے آپ نے فرمایا کیوں عمر تیری یہی خواہش تھی تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ کے فضل سے لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں، چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کرلوں۔ مفہوماً

(ص،۲۰۱،قلائد الجواہر مترجم،شبیر برادرز لاہور)

(۷) الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

الشیخ عمر البزار قال: خرجت مع الشیخ عبد القادر الی الجامع یوم الجمعة ... فلم یسلم علیه احد، فقلت فی نفسی: یا عجبا! نحن کل جمعة لا نصل الجامع الا بمشقة من ازدهام الناس علی الشیخ، فلم یتم خاطری حتی نظر الیّ الشیخ متبسما واهرع الناس الی السلام علیه حتی حالوا بینی و بینه، فقلت فی نفسی: ذلک الحال خیر من هذا الحال، والتفت الیّ متابعا لخاطری وقال یا عمر فأنت الذی أردت هذا أما علمت أن قلوب الناس بیدی ان شئت صرفتها عنی و ان شئت اقبلت بها الیّ

(ص ۱۴۹، بھجۃ الاسرار ومعدن الانوار عربی ص ۱۹۸، بھجۃ الاسرار مترجم، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

مخالف......!

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

رضا خانی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ لوگوں کے دلوں پر شیخ عبدالقادر جیلانی کا قبضہ ہے اور وہ مکمل اختیارات رکھتے ہیں، اگر وہ چاہیں تو دلوں کو پھیر دیں اور تمام مخلوق کے دل شیخ عبدالقادر جیلانی کے قبضہ قدرت میں ہیں اور شیخ جیلانی کے اختیارات کو ثابت کرنے کے لیے ایک من گھڑت کہانی کا سہارا لیا ہے۔

مزید لکھتے ہیں:

رضا خانی اہل بدعت اس واقعہ سے بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کسی کے دل میں بات کھٹکتی ہے اس سے مطلع ہو جاتے ہیں جیسا کہ شیخ عمر بزاز کا بیان ہے کہ ابھی ان کے دل میں آیا کہ حضرت پیر صاحب کو کسی نے سلام نہیں کیا تو ادھر لاتعداد لوگوں کے ہجوم نے حضرت پیر صاحب کو سلام وعقیدت کا نذرانہ پیش کیا، اور حضرت پیر صاحب نے فرمایا کہ تمام لوگوں کے قلوب میرے قبضہ میں ہیں چاہوں تو اپنی طرف پھیر لوں اور چاہوں تو متوجہ کرلوں۔

اہل سنت و جماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ یہ بات پیر صاحب سے ہرگز منقول نہیں کیونکہ

حضرت پیر صاحب کا عقیدہ ان کی تصنیف لطیف "غنیۃ الطالبین" میں مرقوم ہے کہ تمام لوگوں کے دلوں پر حق تعالیٰ کا قبضہ ہے اور وہی ذات مقلب القلوب ہے، اور اسی ذاتِ قدیم کے قبضہ میں پوری مخلوقات کے دل ہیں اور وہی ذات قدیم دلوں کی ظاہری اور پوشیدہ باتوں سے واقف ہے اور یہ حق تعالیٰ کی صفت ہے کہ ان اللہ علیم بذات الصدور مخلوق میں سے کوئی بھی اس صفت کا حامل نہیں۔

مذکورہ بات زیادہ سے زیادہ ولی کامل کا کشف والہام ہے جو دوسروں کے لیے تو حجت ہونا تو درکنار رہا خود صاحبِ کشف والہام کے لیے بھی حجت اور دلیل نہیں۔

(ص،۳۱۵، رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشد یہ اکیڈمی)

نتیجہ

(۱) ان اکابرین کا عقیدہ دلوں پر شیخ عبدالقادر جیلانی کا قبضہ (۲) وہ مکمل اختیارات رکھتے ہیں (۳) تمام مخلوق کے دل شیخ عبدالقادر جیلانی کے قبضہ قدرت میں ہیں (۴) شیخ جیلانی کے اختیارات کو ثابت کرنے کے لیے ایک من گھڑت کہانی کا سہارا لینے والے (۵) اہل بدعت

حوالہ نمبر ۱۸

اکابرین امت اولیاء کو مختار کل مانتے ہیں

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

ایک دن (شیخ عبدالقادر) آپ اپنی مجلس میں وعظ فرما رہے تھے اس وقت سخت تیز ہوا چل رہی تھی اتنے میں ایک چیل شور مچاتی ہوئی مجلس پر سے گزری جس سے اہل مجلس کے خیالات پراگندہ ہو گئے، آپ نے اوپر نظر اٹھائی اور فرمایا "اے ہوا اس چیل کا سر اڑا دے" یہ الفاظ ابھی زبانِ مبارک پر ہی تھے کہ چیل کا سر ایک طرف اور دھڑ دوسری طرف جا گرا

(ص،۱۸۵، تذکرہ سیدنا غوث اعظم، ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دن (شیخ عبدالقادر) آپ اپنی مجلس میں وعظ فرما رہے تھے اس وقت سخت تیز ہوا چل رہی تھی اتنے میں ایک چیل شور مچاتی ہوئی مجلس پر سے گزری جس سے اہل مجلس کے خیالات پراگندہ ہو گئے، آپ نے اوپر نظر اٹھائی اور فرمایا "اے ہوا اس چیل کا سر اڑا دے" یہ الفاظ ابھی زبانِ مبارک پر ہی تھے کہ چیل کا سر ایک طرف اور دھڑ دوسری طرف جا گرا ملخصاً

(ص ۸۹، زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار مترجم، مکتبہ نبویہ لاہور)

(۳) حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

مرت على مجلسه حداة طائرة في يوم شديد الريح فصاحت فشوشت على الحاضرين فقال: يا ريح خذى رأس هذه الحداة، فوقعت في الوقت في ناحية و رأسها في ناحية

(ص ۱۳۸، خلاصۃ المفاخر عربی، دار الکتب العلمیہ، ص ۶۷، مترجم، تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(۴) حضرت علامہ مولانا ابوالمعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دن (شیخ عبدالقادر) آپ اپنی مجلس میں وعظ فرما رہے تھے اس وقت سخت تیز ہوا چل رہی تھی اتنے میں ایک چیل شور مچاتی ہوئی مجلس پر سے گزری جس سے اہل مجلس کے خیالات پراگندہ ہو گئے، آپ نے اوپر نظر اٹھائی اور فرمایا "اے ہوا اس چیل کا سر اڑا دے" یہ الفاظ ابھی زبانِ مبارک پر ہی تھے کہ چیل کا سر ایک طرف اور دھڑ دوسری طرف جا گرا ملخصا

(ص ۳۳، تحفہ القادریہ مترجم، قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۵) علامہ محمد بن یحیی تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دن (شیخ عبدالقادر) آپ اپنی مجلس میں وعظ فرما رہے تھے اس وقت سخت تیز ہوا چل رہی تھی اتنے میں ایک چیل شور مچاتی ہوئی مجلس پر سے گزری جس سے اہل مجلس کے خیالات پراگندہ ہو گئے، آپ نے اوپر نظر اٹھائی اور فرمایا "اے ہوا اس چیل کا سر اڑا دے" یہ الفاظ ابھی زبانِ مبارک پر ہی تھے کہ چیل کا سر ایک طرف اور دھڑ دوسری طرف جا گرا ملخصا

(ص ۲۰۳، قلائد الجواہر مترجم، شبیر برادرز لاہور)

(٦) الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

مرت علی مجلسه حداة طائرة فی یوم شدید الریح فصاحت فشوشت علی الحاضرین فقال: یا ریح خذی رأس هذه الحداة، فوقعت لوقتها بناحیة و رأسها فی ناحیة

(ص، ١٢٧، بہجۃ الاسرار عربی، موسسۃ الشرف لاہور، ص ٨٩، مترجم، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

مخالف......!

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

عبارت مذکورہ سے رضا خانی اہل بدعت سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دینے میں کامیاب ہوجاتے ہیں کہ پیرانِ پیر صاحب تصرف میں مختار کل ہیں حتیٰ کہ ہوا پر بھی حضرت پیرانِ پیر کا قبضہ ہے، حالانکہ یہ بات حضرت پیرانِ پیر سے ہرگز ثابت نہیں، کیونکہ کسی جاندار کو بلاوجہ ہلاک کرنا شرعاً جائز نہیں اور اولیائے کرام کسی جاندار پر ظلم نہیں کرتے، یہ سب کچھ اہل بدعت کا جھوٹ ہے تاکہ لوگ پیرانِ پیر کو صاحبِ تصرف اور مختارِ کل سمجھیں جو کہ سراسر جہالت اور دین اسلام سے بعد کی علامت ہے۔

(ص، ٢٣٧، رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشد یہ اکیڈمی)

......نتیجہ......

(١) اکابرین امت مسلمانوں کو دھوکہ دینے والے (٢) سب کا عقیدہ پیرانِ پیر صاحب تصرف میں مختار کل ہیں (٣) ہوا پر بھی حضرت پیرانِ پیر کا قبضہ ہے (٤) یہ سب کچھ اہل بدعت کا جھوٹ (٥) یہ ان اکابرین کی سراسر جہالت (٦) دین اسلام سے بعد (دوری) کی علامت ہے (٧) غوث پاک صاحب تصرف (٨) مختار کل

حوالہ نمبر ١٩

اکابرین امت کا دیوبندیوں کے نزدیک غلیظ عقیدہ

(١) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

ایک دفعہ سیدنا غوثِ اعظم سے کسی نے پوچھا کہ آپ محی الدین کے لقب سے کیسے مشہور ہوئے، آپ نے جواب میں اپنا ایک عجیب مکاشفہ بیان کیا، فرمایا ایک دن بغداد سے باہر گیا ہوا تھا۔ واپس آیا تو راستے میں ایک بیمار اور خستہ حال شخص کو دیکھا جو ضعیف و لاغری کے سبب چلنے سے عاجز تھا، جب میں اسکے پاس پہنچا تو کہنے لگا، اے شیخ مجھ پر اپنی توجہ کر اور اپنے دم مسیحا نفس سے مجھے قوت عطا کر، میں نے بارگاہِ رب العزت میں اس کی صحت یابی کے لیے دعا مانگی اور پھر اس پر دم کیا میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس شخص کی لاغری اور نقاہت یک لخت دور ہوگئی اور وہ تندرست و توانا ہو کر اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا عبدالقادر مجھے پہچانا؟ میں نے کہا نہیں، وہ بولا میں تمہارے نانا کا دین ہوں، ضعف کی وجہ سے میری یہ حالت ہوگئی ہے، اب اللہ تعالیٰ نے تیرے ذریعے سے مجھے حیات تازہ عطا کی ہے، تو محی الدین ہے اور اسلام کا مصلح اعظم ہے، میں اس شخص کو چھوڑ کر بغداد کی جامع مسجد کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں ایک شخص ننگے پاؤں بھاگتا ہوا میرے پاس سے گزرا اور بلند آواز سے پکارا، سیدی محی الدین میں حیران رہ گیا پھر میں نے مسجد میں جا کر دوگانہ ادا کیا، جونہی میں نے سلام پھیرا میرے چاروں طرف لوگ انبوہ در انبوہ جمع ہو گئے اور محی الدین محی الدین کے فلک شگاف نعرے لگانے لگے، اس سے پہلے کبھی کسی نے مجھے اس لقب سے نہیں پکارا تھا۔ (ص،۱۸۶، تذکرہ سیدنا غوث اعظم، ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

قیل لشیخنا محیی الدین عبد القادر قدس الله روحه ....ما سبب تلقیبک بمحیی الدین ؟قال ...فمررت بشخص مریض ،متغیر اللون نجیف البدن ،فقال لی السلام علیک یا عبد القادر قلت رددت علیه فقال لی ادن منی فدنوت منه فقال : اجلسنی فاجلسته فنما جسده وحسنت صورته ،وصفا لونه فخفت منه فقال أتعرفنی ؟قلت لا ،قال أنا الدین کنت قد دثرت کما رأیتنی ،وقد أحیانی الله بک ،انت محیی الدین ،فلما قضیت الصلوة هرع الناس الیّ یقبلون یدی و یقولون :یا محیی الدین ،وما

دعیت بھا من قبل

(ص،۱۳۰،خلاصۃ المفاخر عربی، دارالکتب العلمیہ بیروت،ص،۵۱،خلاصۃ المفاخر مترجم،تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(۳) ملا علی قاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

فمررت بشخص مریض ،متغیر اللون نجیف البدن ،فقال لی السلام علیک یا عبد القادر قلت رددت علیه فقال لی ادن منی فدنوت منه فقال :اجلسنی فاجلسته فنما جسده وحسنت صورته ،وصفا لونه فخفت منه فقال أتعرفنی ؟قلت لا ،قال أنا الدین کنت قد دثرت کما رأیتنی ،وقد أحیانی الله بک،انت محیی الدین وما دعیت بها من قبل

(ص ۴۷،نزھۃ الخاطر الفاتر عربی،موسسۃ الشرف لاہور،ص،۶۷،مترجم)

(۴) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''میں تمہارا دین ہوں جو اس قدر نحیف ونزار ہو گیا تھا چنانچہ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ آپ کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ نے از سر نو زندگی بخشی ہے آج سے تمہارا نام محی الدین ہوگا۔''

(ص،۵۵،زبدۃ الآثار تلخیص بھجۃ الاسرار مترجم،مکتبہ نبویہ لاہور)

(۵) حضرت علامہ مولانا ابوالمعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''میں تمہارا دین ہوں جو اس قدر نحیف ونزار ہو گیا تھا چنانچہ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ آپ کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ نے از سر نو زندگی بخشی ہے آج سے تمہارا نام محی الدین ہوگا ملخصا

(ص،۳۸،تحفہ القادریہ مترجم،قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۶) علامہ محمد بن یحیی تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''میں تمہارا دین ہوں جو اس قدر نحیف ونزار ہو گیا تھا چنانچہ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ آپ کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ نے از سر نو زندگی بخشی ہے آج سے تمہارا نام محی الدین ہوگا'' ملخصا

(ص،۱۷۰،قلائد الجواہر مترجم،شبیر برادرز لاہور)

(۷) الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

قیل لشیخنا محیی الدین عبد القادر قدس الله روحه ....ما سبب تلقیبک بمحیی الدین ؟قال ...فمررت بشخص مریض ،متغیر اللون نجیف البدن ،فقال لی السلام علیک یا عبد القادر قلت رددت علیه فقال لی ادن منی فدنوت منه فقال :اجلسنی فاجلسته فنما جسده وحسنت صورته ،وصفا لونه فخفت منه فقال أتعرفنی ؟قلت لا ،قال أنا الدین کنت قد دثرت کما رأیتنی ،وقد أحیانی الله بک،انت محیی الدین،فلما قضیت الصلوة هرع الناس الیّ یقبلون یدی و یقولون :یا محیی الدین ،وما دعیت بها من قبل

(ص،۱۴۵،بھجۃ الاسرار ومعدن الانوار عربی،ص،۱۹۶،بھجۃ الاسرار مترجم،مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

مخالف......!

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

واقعہ مذکور میں مکاشفہ کا ذکر ہے، یہ مکاشفہ حضرت پیرانِ پیر کی کسی معتبر کتاب سے قطعاً ثابت نہیں، بقول رضا خانیوں کے کہ ایک مرتبہ حضرت پیرانِ پیر نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا، جو لاغر و ضعیف تھا، حضرت شیخ کے سوال کرنے پر اس کمزور شخص نے جواب دیا کہ میں دین اسلام ہوں اور میں نہایت لاغرو کمزور ہو چکا ہوں، آپ اپنے دم مسیحا نفس سے مجھے قوت عطا فرمائیں جس کی وجہ سے شیخ محی الدین آپ کا لقب مشہور ہوا وغیرہ وغیرہ حالانکہ یہ محض جھوٹ و بے اصل ہے۔

رضا خانی اہل بدعت سے سوال ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ سے پہلے کثیر التعداد اولیائے کرام تشریف لائے، کیا کسی نے دینِ اسلام کو قوت نہیں بخشی، اور کیا بقیہ اولیائے کرام نے دین اسلام کو پھیلانے کا فریضہ سرانجام نہیں دیا، اور رضا خانی امت کا یہ کہنا کہ حضرت پیرانِ پیر سے پہلے دین و اسلام مردہ ہو چکا تھا اور کسی نے دین اسلام کو زندہ نہیں کیا، معلوم ہوا کہ حضرت پیرانِ پیر سے قبل جتنے نیک انسان

گزرے ہیں یعنی صحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین اولیائے کرام سب نے دین اسلام کو قوت نہیں بخشی اور کسی نے محی الدین کا فریضہ سرانجام نہیں دیا، اس قسم کے غلیظ عقیدہ سے ہرایک کو حق تعالیٰ محفوظ فرمائے، امین۔

(ص ۲۵۲، رضاخانی مذہب، حصہ سوم، راشد یہ اکیڈمی)

...... نتیجہ ......

(۱) یہ واقعہ کاذبہ (۲) یہ واقعہ بے اصل ہے (۳) ان لوگوں کا عقیدہ کہ دین مردہ تھا (۴) ان کا غلیظ عقیدہ۔

حوالہ نمبر ۲۰

اکابرین امت کا عقیدہ کہ غوث پاک موت کو تبدیل کرنے کا اختیار رکھتے ہیں

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

ایک سوداگر نے مالِ تجارت خرید کر اپنے شیخ حضرت حماد الدباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سفر کی اجازت چاہی، آپ نے مراقبہ کیا اور لوحِ محفوظ کو دیکھ کر فرمایا، اس سفر میں تمہارے جان و مال کا اندیشہ ہے، میں اجازت نہیں دیتا، اس کے بعد وہ سوداگر بارگاہِ غوثیت میں حاضر ہوتا ہے اور سفر کا ارادہ ظاہر کرتا ہے، حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تمہارے شیخ حضرت حماد الدباس نے سچ فرمایا، مگر میں اجازت دیتا ہوں، مختصر یہ کہ وہ سوداگر مال لے کر روانہ ہوجاتا ہے اور وہاں اسے کثیر نفع ہوتا ہے، واپسی میں ایک جگہ قافلہ قیام کرتا ہے، شب میں یہ سوداگر خواب دیکھتا ہے کہ رہزنوں نے تمام قافلہ کو لوٹ لیا اور اسے ذبح کر ڈالا، معاً اس کی آنکھ کھل جاتی ہے اور تمام مال واسباب پاس رکھا ہے، گلے پر ہاتھ پھیرتا ہے تو صحیح وسالم پاتا ہے مگر ہاتھ خون میں بھر جاتا ہے، غرض شہر کے قریب پہنچ کر خیال کرتا ہے کہ پہلے میں اپنے شیخ حضرت حماد الدباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں، یا حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ سامنے سے اس کے شیخ تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تو حضور غوثِ پاک ہی کی خدمت میں حاضر ہو کہ انہوں نے ستر بار بارگاہِ الٰہی میں تیرے لیے دعا کر کے قضاء کو خواب میں بدل

دیا، بارگاہِ غوثیت میں یہ شخص حاضر ہوتا ہے اور قبل اس کے کہ وہ کچھ عرض کرے، خود ہی حضور فرماتے ہیں کہ تمہارے شیخ نے سچ فرمایا، بے شک ہم نے ستر بار بارگاہِ الٰہی میں دعا کرکے تمہاری موت کو خواب سے بدلا ہے۔

(ص،۲۲۱، تذکرہ سیدنا غوث اعظم ،ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) حضرت علامہ مولانا ابوالمعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ ابوالمظفر الحسن تاجر، حماد الدباس کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے قافلہ تیار کیا ہے اور ملک شام کو جانا چاہتا ہوں تو انہوں نے فرمایا کہ اگر اس سال سفر کرے گا تو مارا جائے گا اور تیرا مال ومتاع ضائع ہو جائے گا وہاں سے محروم ہوکر حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور سارا حال عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا جا سفر کر وہ سلامتی سے چلا گیا اور مال عمدہ نفع پر فروخت کیا ایک دن حلب میں اترا اور جو کچھ اس کے پاس مال تھا اس کو ایک جگہ رکھ دیا اور قضائے حاجت سے فارغ ہوا تو مال کو اسی جگہ بھول گیا۔ جب اپنی خواب گاہ میں گیا اور سو گیا اور خواب میں دیکھا کہ عرب کے ایک طائفہ نے اس قافلے پر حملہ کیا اور لوٹا اور آدمیوں کو تہِ تیغ کیا اور ایک شخص نے آکر اس کی گردن کو چھری سے کاٹا۔ اس خواب سے بیدار ہوا اور خون کا نشان اپنی گردن میں دیکھا اور درد محسوس کیا اور اپنے مال کو یاد کیا فوراً اس جگہ گیا اور اپنے مال کو موجود پایا۔ وہاں سے بغداد واپس آیا اسی سوچ میں تھا کہ پہلے کس صاحب کی خدمت میں حاضر ہوں کہ شیخ حماد نے جو کہ سلطان بازار میں چلے جا رہے تھے کہا کہ اے ابوالمظفر! پہلے شیخ عبدالقادر کے پاس جاؤ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے محبوب ہیں اور انہوں نے ستر دفعہ خداوند تعالیٰ سے التجاء کر کے اس واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل کرایا ہے اور مال کے تلف ہونے کو نسیان سے .... مجھے اپنے معبود کی عزت کی قسم ہے کہ میں نے ستر بار درخواست کی تب تیرے قتل بیداری کو نیند اور تلف مال کو نسیان سے بدلا گیا۔

(ص،۵٦، ۵۷، تحفۃ القادریہ مترجم، قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۳) حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جاء ابو المظفر الحسن ... التاجر الی الشیخ حماد الدباس .....یا سیدی قد جھزت لی قافلة ......فقال له ان سافرت فی ھذہ السنة قتلت و اخذ مالک فخرج من عندہ مغموما فوجد الشیخ عبد القادر و ھو شاب یومئذ فقال له ما قال الشیخ حماد ،فقال له : سافر تذھب سالما و ترجع غانما و الضمان ذلک علیّ....فرأی فی منامه کانه فی قافلة و قد خرجت علیه العرب و انتھبوا وقتلوا من فیھا و اتاہ احد ھم فضربه بحربة فقتله فاستیقظ فزعا ووجد اثر الدم فی عنقه واحس بالم الضربة....و عزة المعبود لقد سالت الله فیک سبع عشرة مرة و سبع عشرة مرة مثنی الی تمام سبعین مرة حتی جعل ما قدرہ علیک من القتل یقظة مناما ،و ما قدرہ من ذھاب مالک نسیانا .

(ص،۱۸۲،خلاصۃ المفاخر عربی، دارالکتب العلمیہ بیروت،ص،۱۵۱،مترجم،تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(۴) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ ابوالمظفر الحسن تاجر ،حماد الدباس کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے قافلہ تیار کیا ہے اور ملک شام کو جانا چاہتا ہوں تو انہوں نے فرمایا کہ اگر اس سال سفر کرے گا تو مارا جائے گا اور تیرا مال ومتاع ضائع ہوجائے گا وہاں سے محروم ہوکر حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور سارا حال عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا جا سفر کر وہ سلامتی سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔شیخ حماد نے جو کہ سلطان بازار میں چلے جارہے تھے کہا کہ اے ابوالمظفر ! پہلے شیخ عبدالقادر کے پاس جاؤ کیونکہ وہ خدا تعالی کے محبوب ہیں اور انہوں نے ستر دفعہ خداوند تعالی سے التجاء کر کے اس واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل کرایا ہے اور مال کے تلف ہونے کو نسیان سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے اپنے معبود کی عزت کی قسم ہے کہ میں

نے ستر بار درخواست کی تب تیرے قتل بیداری کو نیند اور تلف مال کو نسیان سے بدلا گیا'' مفہو ما

(ص،۵۷، زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار مترجم، مکتبہ نبویہ لاہور)

(۵) علامہ محمد بن یحیی تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ ابوالمظفر الحسن تاجر، حماد الدباس کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے قافلہ تیار کیا ہے اور ملک شام کو جانا چاہتا ہوں تو انہوں نے فرمایا کہ اگر اس سال سفر کرے گا تو مارا جائے گا اور تیرا مال ومتاع ضائع ہو جائے گا وہاں سے محروم ہو کر حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور سارا حال عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا جا سفر کر وہ سلامتی سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔شیخ حماد نے جو کہ سلطان بازار میں چلے جا رہے تھے کہا کہ اے ابوالمظفر! پہلے شیخ عبدالقادر کے پاس جاؤ کیونکہ وہ خدا تعالی کے محبوب ہیں اور انہوں نے ستر دفعہ خداوند تعالی سے التجاء کر کے اس واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل کرایا ہے اور مال کے تلف ہونے کو نسیان سے۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے اپنے معبود کی عزت کی قسم ہے کہ میں نے ستر بار درخواست کی تب تیرے قتل بیداری کو نیند اور تلف مال کو نسیان سے بدلا گیا'' مفہو ما

(ص،۱۹۶، قلائد الجواہر مترجم، شبیر برادرز لاہور)

(۶) الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

جاء ابو المظفر الحسن ...التاجر الی الشیخ حماد الدباس .....یا سیدی قد جهزت لی قافلة ......فقال له ان سافرت فی هذه السنة قتلت و اخذ مالک فخرج من عنده مغموما فوجد الشیخ عبد القادر و هو شاب یومئذ فقال له ما قال الشیخ حماد ،فقال له : سافر تذهب سالما و ترجع غانما و الضمان ذلک علیّ....فرأی فی منامه کانه فی قافلة و قد خرجت علیه العرب و انتهبوا وقتلوا من فیها و اتاه احد هم فضربه بحربة فقتله فاستیقظ فزعا ووجد اثر الدم فی عنقه واحس بالم الضربة....و عزة المعبود لقد سالت الله فیک سبع عشرة مرة و سبع عشرة مرة مثنی الی تمام

سبعین مرة حتی جعل ما قدره علیک من القتل یقظة مناما ،و ما قدره من ذهاب مالک نسیانا

(ص۶۴، بھجۃ الاسرار ومعدن الانوار عربی، موسستہ الشرف لاہور، ص۱۶۲، بھجۃ الاسرار مترجم، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

مخالف......!

دیو بندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موت کے حکم کو منسوخ کر دیتے ہیں اور جسے خدا تعالیٰ مارنا چاہے تو شیخ جیلانی اس کو کبھی نہیں مرنے دیتے اور یہاں تک کہ کوشش کریں گے کہ اپنے مرید کی موت کو خواب میں بدل دیں گے اس من گھڑت واقعہ کو ذکر کرنے سے رضا خانی اہل بدعت کا مطلب یہ ہے کہ لوحِ محفوظ ہر وقت اولیائے کرام کے پیش نظر ہوتی ہے، اور اولیائے کرام تحت الثریٰ سے لے کر فوق العرش تک دیکھتے ہیں، خصوصاً حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ کے متعلق اہل بدعت کا یہ عقیدہ کہ وہ موت کو خواب میں بدل دینے کا اختیار رکھتے ہیں جیسا کہ ذکر ہے۔

حضراتِ گرامی ہر ایک نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور کوئی بھی موت سے بھاگ نہیں سکتا، موت اٹل ہے ہر حال میں آنی ہے مخلوق میں سے کوئی بھی کسی کی موت کا وقت تبدیل نہیں کر سکتا، موت مقررہ وقت پر آنی ہے صرف۔

وَّ یَبۡقٰی وَجۡہُ رَبِّکَ ذُوالۡجَلٰلِ وَ الۡاِکۡرَامِ ○ ترجمہ:"اور آپ کے پروردگار کی ذات باقی رہے گی، جو بڑی شان وعظمت والا ہے۔

(سورہ رحمٰن آیت ۲۷)

جو کوئی حضرت شیخ جیلانی کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ وہ صاحب اختیار ہیں، حتیٰ کہ موت کو بھی خواب میں بدل دینے کا اختیار رکھتے ہیں وہ بہت بڑا لعین ہے، جب انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام جیسے

برگزیدہ گروہ کو یہ اختیار نہیں رہا کہ وہ کسی کی موت کو خواب میں بدل دیتے تو اولیائے کرام خصوصاً حضرت شیخ صاحب کو یہ اختیار کہاں سے مل گیا کہ وہ موت کو خواب میں بدل دیں، اس قسم کی بے بنیاد باتوں سے حضرت پیر صاحب کا مختارِ کل ہونا قطعاً ثابت نہیں ہوتا یہ رضا خانی اس قدر بے غیرت ہو چکے ہیں کہ جنھوں نے دین اسلام کو موم کی ناک سمجھا ہوا ہے کہ جیسے چاہا موڑ لیا ورنہ ہر ایک ذی شعور پر واضح ہے ہر مسئلہ میں اختلاف ہوسکتا ہے لیکن موت ایک ایسی اٹل ہے کہ جس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں اور خالق کائنات کے سوا مخلوق میں سے کسی کو قدرت نہیں کہ وہ کسی کی موت کو خواب میں بدل دے جو خود سو جائیں اور یہ بھی معلوم نہیں کہ ہم سونے کے بعد اٹھیں گے یا نہیں وہ دوسروں کی موت کو خواب میں بدلنے میں کیسے قوت رکھتے ہیں، نیز جن کو آج بھی معلوم نہ ہو کہ ایک قدم اٹھا ہے اور دوسرا قدم اٹھے گا یا نہیں، یا ایک سانس لیا ہے اور دوسرا سانس آئے گا یا نہیں تو اس کے متعلق یہ باطل عقیدہ قائم کیا جائے کہ وہ صاحبِ اختیار ہیں اور موت کو خواب میں بدل دینے کا اختیار رکھتے ہیں وہ مولوی احمد رضا خان بریلوی غضب اللہ علیہ کا امتی تو ہوسکتا ہے، وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی کہلانے کا قطعاً مستحق نہیں۔

رضا خانی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ جو عقیدہ ہم نے اپنایا ہوا ہے کیا ایسا عقیدہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات سے ملتا ہے ہرگز نہیں ملتا، رضا خانیو! نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے فرامین پر عمل کرو اور احمد رضا بریلوی کی پیروی چھوڑ دو نجات پاؤ گے۔

(ص ۳۵۴، رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشد یہ اکیڈمی)

(۱) ان اکابرین امت کا عقیدہ کہ غوث پاک موت کو تبدیل کر سکتے ہیں (۲) جس کو خدا مارنا چاہے غوث پاک اس کو مرنے نہیں دیتے (۳) من گھڑت واقعہ بیان کرنے والے (۴) ان کا عقیدہ لوح محفوظ اولیاء کے پیش نظر (۵) موت کو خواب میں بدلنے کا اختیار ماننے والے (۶) بہت بڑے لعین معاذ اللہ (۷) بے

بنیاد باتیں کرنے والے (۸) یہ سرکار ﷺ کے امتی نہیں۔

حوالہ نمبر ۲۱

اکابرین امت کا عقیدہ کہ غوث پاک مشکل کشا

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

شیخ ابوسعید عبداللہ بن احمد بغدادی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میری کنواری جوان بیٹی کسی ضرورت سے مکان کی چھت پر گئی وہاں سے اسے کوئی جن اٹھا کر لے گیا، میں نے بہتری جستجو کی لیکن اس کا کچھ پتا نہ چلا ہمیں اس کی جدائی سے کسی پل چین نہیں پڑتا تھا، بالآخر میں سیدنا غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اپنی بپتی سنائی، آپ نے فرمایا آج رات تم بغداد سے باہر ویرانہ کرخ کے فلاں ٹیلے پر چلے جانا اور وہاں بسم اللہ علی نیۃ عبدالقادر پڑھ کر زمین پر دائرہ کھینچ کر اس کے اندر بیٹھ جانا اور یہی پڑھتے رہنا، نصف شب کے بعد جنات کے گروہ مختلف صورتوں میں تمہارے پاس سے گزریں گے ان سے خوف مت کرنا، صبح کے وقت جنات کا بادشاہ اپنے لاؤلشکر سمیت گزرے گا اور تم سے تمہاری حاجت پوچھے گا، تم کہنا کہ مجھے شیخ عبدالقادر جیلانی نے بھیجا ہے، پھر تم اپنی بیٹی کا واقعہ اس سے بیان کرنا، شیخ ابوسعید عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت کے حسبِ ارشاد عمل کیا صبح کے وقت شاہِ جنات مع لشکر آیا اور اس نے مجھ سے میری حاجت پوچھی جب میں نے سیدنا شیخ عبدالقادر کا اسم گرامی لیا تو وہ اپنی سواری سے اتر کر دست بستہ میرے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہا کہ کیا حکم ہے، میں نے اپنی بیٹی کے غائب ہونے کا سارا ماجرا بیان کیا، بادشاہ نے اسی وقت اپنے لشکر کو حکم دیا کہ جس شریر نے یہ حرکت کی ہے اسے ابھی میرے سامنے حاضر کرو، چند لمحوں میں بادشاہ کے لشکری ایک جن کو پکڑ کر لے آئے اس کے ہمراہ میری بیٹی بھی تھی لشکریوں نے بادشاہ کو بتایا کہ یہ ملک چین کے سرکش جنوں میں سے ہے، بادشاہ نے اس سے پوچھا تو نے یہ حرکت کیوں کی؟ اس نے کہا "میں عشق کے ہاتھوں مجبور ہو گیا تھا" بادشاہ نے اس کی گردن اڑانے کا حکم دیا اور لڑکی میرے حوالے کر دی، رخصت ہوتے وقت میں نے بادشاہ سے پوچھا "اے بادشاہ کیا وجہ

ہے کہ تو نے شیخ عبدالقادر جیلانی کا اتنا ادب کیا ہے؟'' بادشاہ نے کہا ''میری کیا مجال ہے کہ میں حضرت کے ادب میں کچھ کوتاہی کروں، جب وہ نظر اٹھاتے ہیں تو ان کی ہیبت وجلال سے جن و بشر کانپ اٹھتے ہیں۔

(ص،۱۹۹،تذکرہ سیدنا غوث اعظم،ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) ملا علی قاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

شیخ ابوسعید عبداللہ بن احمد بغدادی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میری بیٹی فاطمہ کسی ضرورت سے مکان کی چھت پر گئی وہاں سے اسے کوئی جن اٹھا کر لے گیا میں نے بہتری جستجو کی لیکن اس کا کچھ پتا نہ چلا میں سیدنا غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اپنی کہانی سنائی، آپ نے فرمایا آج رات تم بغداد سے باہر ویرانہ کرخ کے فلاں ٹیلے پر چلے جانا اور وہاں بسم اللہ علی نیة عبدالقادر پڑھ کر زمین پر دائرہ کھینچ کر اس کے اندر بیٹھ جانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس شریر نے یہ حرکت کی ہے اسے ابھی میرے سامنے حاضر کرو، چند لمحوں میں بادشاہ کے لشکری ایک جن کو پکڑ کر لے آئے اس کے ہمراہ میری بیٹی بھی تھی لشکریوں نے بادشاہ کو بتایا کہ یہ ملک چین کے سرکش جنوں میں سے ہے، بادشاہ نے اس سے پوچھا تو نے یہ حرکت کیوں کی؟ اس نے کہا ''میں عشق کے ہاتھوں مجبور ہو گیا تھا بادشاہ نے اس کی گردن اڑانے کا حکم دیا اور لڑکی میرے حوالے کر دی، رخصت ہوتے وقت میں نے بادشاہ سے پوچھا ''اے بادشاہ کیا وجہ ہے کہ تو نے شیخ عبدالقادر جیلانی کا اتنا ادب کیا ہے؟ بادشاہ نے کہا ''میری کیا مجال ہے کہ میں حضرت کے ادب میں کچھ کوتاہی کروں، جب وہ نظر اٹھاتے ہیں تو ان کی ہیبت وجلال سے جن و بشر کانپ اٹھتے ہیں'' ملخصا

(ص،۸۰،نزھۃ الخاطر الفاتر مترجم،قادری رضوی کتب خانہ)

(۳) حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

عن ابی سعید عبد اللہ بن احمد البغدادی صعدت لی ابنة اسمها فاطمة الی سطح دارنا ....فاتیت الشیخ محیی الدین عبد القادر فذکرت له ذلک ،فقال اذهب اللیلة الی خراب الکرخ......وانت تخطها : بسم اللہ علی نیة عبد

القادر....فقال لمن معه : من فعل هذا ؟فلم يعلموا من فعل فاتى بمارد هى معه و قيل له هـذا مـن مـردة الصين فقال له: ما حملك على ان اختطفت من تحت ركاب القطب ؟فقال انها وقعت نفسى ،فامر به فضربت عنقه......

(ص،۱۴۱،خلاصۃ المفاخر عربی،دارالکتب العلمیہ بیروت،ص،۷۱،مترجم،تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(۴) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ ابوسعید عبداللہ بن احمد بغدادی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میری بیٹی فاطمہ کسی ضرورت سے مکان کی چھت پر گئی وہاں سے اسے کوئی جن اٹھا کر لے گیا، میں نے بہتری جستجو کی لیکن اس کا کچھ پتانہ چلا میں سیدنا غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اپنی کہانی سنائی، آپ نے فرمایا آج رات تم بغداد سے باہر ویرانہ کرخ کے فلاں ٹیلے پر چلے جانا اور وہاں **بسم الله على نية عبدالقادر** پڑھ کر زمین پر دائرہ کھینچ کر اس کے اندر بیٹھ جانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس شریر نے یہ حرکت کی ہے اسے ابھی میرے سامنے حاضر کرو، چند لمحوں میں بادشاہ کے لشکری ایک جن کو پکڑ کر لے آئے اس کے ہمراہ میری بیٹی بھی تھی لشکریوں نے بادشاہ کو بتایا کہ یہ ملک چین کے سرکش جنوں میں سے ہے، بادشاہ نے اس سے پوچھا تو نے یہ حرکت کیوں کی؟ اس نے کہا ''میں عشق کے ہاتھوں مجبور ہو گیا'' ملخصا

(ص،۱۰۰،زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار مترجم،مکتبہ نبویہ لاہور)

(۵) حضرت علامہ مولانا ابوالمعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ ابوسعید عبداللہ بن احمد بغدادی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میری بیٹی فاطمہ کسی ضرورت سے مکان کی چھت پر گئی وہاں سے اسے کوئی جن اٹھا کر لے گیا، میں ے بہتری جستجو کی لیکن اس کا کچھ پتانہ چلا میں سیدنا غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اپنی کہانی سنائی، آپ نے فرمایا آج رات تم بغداد سے باہر ویرانہ کرخ کے فلاں ٹیلے پر چلے جانا اور وہاں **بسم الله على نية عبدالقادر** پڑھ کر زمین پر دائرہ کھینچ کر اس کے اندر بیٹھ جانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس شریر نے یہ حرکت کی ہے اسے ابھی میرے سامنے حاضر کرو، چند لمحوں میں بادشاہ کے لشکری ایک جن کو پکڑ کر لے آئے اس کے ہمراہ میری بیٹی بھی تھی لشکریوں

نے بادشاہ کو بتایا کہ یہ ملک چین کے سرکش جنوں میں سے ہے، بادشاہ نے اس سے پوچھا تو نے یہ حرکت کیوں کی؟ اس نے کہا" میں عشق کے ہاتھوں مجبور ہو گیا تھا، بادشاہ نے اس کی گردن اڑانے کا حکم دیا اور لڑکی میرے حوالے کردی" ملخصا (ص،۸۱،تحفہ القادر یہ مترجم،قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۶) علامہ محمد بن یحیی تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ ابوسعید عبداللہ بن احمد بغدادی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میری بیٹی فاطمہ کسی ضرورت سے مکان کی چھت پر گئی وہاں سے اسے کوئی جن اٹھا کر لے گیا، میں نے بہتری جستجو کی لیکن اس کا کچھ پتا نہ چلا میں سیدنا غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اپنی کہانی سنائی، آپ نے فرمایا آج رات تم بغداد سے باہر ویرانہ کرخ کے فلاں ٹیلے پر چلے جانا اور وہاں بسم اللہ علی نیۃ عبدالقادر پڑھ کر زمین پر دائرہ کھینچ کر اس کے اندر بیٹھ جانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس شریر نے یہ حرکت کی ہے اسے ابھی میرے سامنے حاضر کرو، چند لمحوں میں بادشاہ کے لشکری ایک جن کو پکڑ کر لے آئے اس کے ہمراہ میری بیٹی بھی تھی لشکریوں نے بادشاہ کو بتایا کہ یہ ملک چین کے سرکش جنوں میں سے ہے، بادشاہ نے اس سے پوچھا تو نے یہ حرکت کیوں کی؟ اس نے کہا" میں عشق کے ہاتھوں مجبور ہو گیا تھا۔" بادشاہ نے اس کی گردن اڑانے کا حکم دیا اور لڑکی میرے حوالے کردی"ملخصا۔ (ص،۱۰۹،قلائد الجواہر مترجم،شبیر برادرز لاہور)

(۷) الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

عن ابی سعید عبد الله بن احمد البغدادی صعدت لی ابنة اسمها فاطمة الی سطح دارنا ....فاتیت الشیخ محیی الدین عبد القادر فذکرت له ذلک ،فقال اذهب اللیلة الی خراب الکرخ......وانت تخطها : بسم الله علی نیة عبد القادر....فقال لمن معه : من فعل هذا ؟فلم یعلموا من فعل فاتی بمارد هی معه و قیل له هذا من مردة الصین فقال له: ما حملک علی ان اختطفت من تحت رکاب القطب ؟فقال انها وقعت نفسی ،فامر به فضربت عنقه......

(ص،۱۴۰،بہجۃ الاسرار و معدن الانوار عربی،ص،۱۹۲،بہجۃ الاسرار مترجم،مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

مخالف......!

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

رضا خانی اہل بدعت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت میں اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ حضرت پیر صاحب کی مدح میں ایک من گھڑت قصے کا سہارا لینا پڑا کہ شیخ ابوسعید عبداللہ بن احمد بغدادی کی طرف منسوب کر کے یوں واقعہ پیش کیا کہ ایک مرتبہ شیخ ابوسعید عبداللہ بن احمد بغدادی کی کنواری لڑکی کو جنات نے اٹھالیا اور میں اپنی لڑکی کو تلاش کرنے میں بہت بری طرح ناکام ہوا، بالآخر حضرت شیخ جیلانی کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے ایک وظیفہ بتلایا کہ آج رات تم شہر سے باہر جنگل میں ایک ٹیلے پر بیٹھ جاؤ اور اپنے اردگرد ایک دائرہ لگا کر یہ پڑھتے رہو بسم اللہ علی نیۃ عبدالقادر بس کثرت سے پڑھتے رہنا، بعدہ جنات کے بادشاہ حاضر ہوں گے ان کو اپنی حاجت پیش کرنا، ایسے ہی ہوا کہ جب یہ وظیفہ پڑھا تو بادشاہ جنات اپنے لشکر کے ساتھ حاضر ہوا تو پوچھا آپ کی کیا حاجت ہے تو میں نے عرض کیا کہ میری لڑکی لاپتہ ہو چکی ہے تو اس نے اپنے لشکر والوں کو حکم دیا کہ جس شریر جن نے یہ حرکت کی ہے اس کو جلد از جلد پیش کیا جائے، بعدازاں ایک شریر جن کو مع لڑکی کے پکڑ لایا گیا، اور بادشاہِ جنات نے لڑکی کو باپ کے حوالے کر دیا اور بادشاہِ جنات نے کہا کہ میری کیا طاقت ہے کہ تم حضرت شیخ جیلانی کا نام لو اور میں آپ کی حاجت کیوں نہ پوری کروں، جب کہ حضرت پیر صاحب کی جلالت کا یہ عالم ہے کہ جب نظر اٹھاتے ہیں تو ثقلین کانپ اٹھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

رضا خانی اہل بدعت نے واقعہ مذکور میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی منقبت بیان کرنے میں خالص جھوٹ کا سہارا لیا ہے تاکہ لوگ یہ عقیدہ رکھیں کہ حضرت پیر صاحب کا نام لینے سے بادشاہ جنات نے مغویہ کو برآمد کرا دیا اور حضرت جیلانی کا نام لینے سے مشکلیں حل ہو جاتی ہیں، بس اتنی سی بات کو ثابت کرنے کے لیے یہ سب کچھ کرنا پڑا۔ حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر ایک کو جھوٹ جیسی اخبث لعنت سے بچائے۔

(ص ۳۱۱، رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشد یہ اکیڈمی)

نتیجہ

(۱)اہل بدعت (۲)غوث پاک کی محبت میں اندھے (۳)من گھڑت قصے کا سہارا (۴)خالص جھوٹ کا سہارالیا (۵)اللہ ان کوجھوٹ جیسی انجث لعنت سے بچائے۔

حوالہ نمبر ۲۲

اکابرین امت بدقسمت واہل بدعت

(۱)دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

''حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ایک رات آپ کچھ لکھ رہے تھے کہ ایک چوہے نے چھت میں سے کئی بار مٹی گرائی،آپ نے ہر بار مٹی صاف کی لیکن چوہا باز نہ آیا،آخر آپ نے اوپر نظر اٹھائی اور فرمایا'' تیرا سر اُڑ جائے،اسی وقت وہ چوہا مر کر گر پڑا''

(ص،۱۹۳،تذکرہ سیدنا غوث اعظم،ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دن آپ خلوت میں کچھ لکھ رہے تھے کمرہ کی چھت سے دو تین مرتبہ آپ کے کپڑوں اور عمامہ پر مٹی گری آپ اس کو جھٹکتے رہے چوتھی مرتبہ مٹی گرنے پر نظر اٹھا کر دیکھا کہ ایک چوہا چھت کاٹ رہا ہے آپ کے ایک نظر دیکھتے ہی اس کا سر کٹ کر ایک طرف گرا اور دھڑ دوسری طرف۔

(ص،۳۷،اخبار الاخیار مترجم دیوبندی،دارالاشاعت کراچی)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دن آپ خلوت میں کچھ لکھ رہے تھے کمرہ کی چھت سے دو تین مرتبہ آپ کے کپڑوں اور عمامہ پر مٹی گری آپ اس کو جھٹکتے رہے چوتھی مرتبہ مٹی گرنے پر نظر اٹھا کر دیکھا کہ ایک چوہا چھت کاٹ رہا ہے آپ کے ایک نظر دیکھتے ہی اس کا سر کٹ کر ایک طرف گرا اور دھڑ دوسری طرف''ملخصا

(ص،۱۰۳،زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار مترجم،مکتبہ نبویہ لاہور)

(۳) ملا علی قاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ایک دن آپ خلوت میں کچھ لکھ رہے تھے کمرہ کی چھت سے دو تین مرتبہ آپ کے کپڑوں اور عمامہ پر مٹی گری آپ اس کو جھٹکتے رہے چوتھی مرتبہ مٹی گرنے پر نظر اٹھا کر دیکھا کہ ایک چوہا چھت کاٹ رہا ہے آپ کے ایک نظر دیکھتے ہی اس کا سر کٹ کر ایک طرف گرا اور دھڑ دوسری طرف''ملخصا

(ص،۹۹،نزھۃ الخاطر الفاتر مترجم،قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۴) حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ولقد كنت عنده يوما فى داره وهو جالس ينسخ فسقط عليه من السقف تراب فنفضه ثلاث مرات وسقط وهو ينفضه ثم رفع رأسه فى الرابعة الى السقف فرأى فارة تبعثر التراب فقال طار رأسك فسقطت جثتها ناحية و رأسها ناحية

(ص،۱۶۷،خلاصۃ المفاخر عربی،دار الکتب العلمیہ ص،۱۲۴،مترجم،تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(۵) حضرت علامہ مولانا ابو المعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دن آپ خلوت میں کچھ لکھ رہے تھے کمرہ کی چھت سے دو تین مرتبہ آپ کے کپڑوں اور عمامہ پر مٹی گری آپ اس کو جھٹکتے رہے چوتھی مرتبہ مٹی گرنے پر نظر اٹھا کر دیکھا کہ ایک چوہا چھت کاٹ رہا ہے آپ کے ایک نظر دیکھتے ہی اس کا سر کٹ کر ایک طرف گرا اور دھڑ دوسری طرف''ملخصا

(ص،۳۱،تحفۃ القادریہ مترجم،قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۶) علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دن آپ خلوت میں کچھ لکھ رہے تھے کمرہ کی چھت سے دو تین مرتبہ آپ کے کپڑوں اور عمامہ پر مٹی گری آپ اس کو جھٹکتے رہے چوتھی مرتبہ مٹی گرنے پر نظر اٹھا کر دیکھا کہ ایک چوہا چھت کاٹ رہا ہے آپ کے ایک نظر دیکھتے ہی اس کا سر کٹ کر ایک طرف گرا اور دھڑ دوسری طرف''ملخصا

(ص،۱۲۱،قلائد الجواہر مترجم،شبیر برادرز لاہور)

(۷) الشیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ولقد کنت عنده یوما فی داره وهو جالس ینسخ فسقط علیه من السقف تراب فنفضه ثلاث مرات وسقط وهو ینفضه ثم رفع رأسه فی الرابعة الی السقف فرأی فارة تبعثر التراب فقال طار رأسک فسقطت جثتها ناحیة و رأسها ناحیة

(ص،۱۹۷،بہجۃ الاسرار عربی،موسستہ الشرف لاہور،ص،۲۴۱،مترجم،مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

مخالف......!

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

واقعہ مذکور سے قبل بھی آپ رضا خانیوں کی لغویات پڑھ چکے ہیں جو ان بدقسمت لوگوں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کی ہیں، اہل بدعت سے سوال ہے کہ کیا مقامِ ولایت اس چیز کا نام ہے کہ کبھی چیل کو ہلاک کر دینا، کبھی چڑیا کو ہلاک کر دینا اور کبھی چوہے کو ہلاک کر دینا۔ ہم یہ بات نہیں سمجھ سکے کہ اہلِ بدعت اس قسم کی فضولیات کو حضرت پیر صاحب کی طرف منسوب کر کے پیرانِ پیر حضرت شیخ صاحب کو کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

(ص،۲۴۲،رضا خانی مذہب،حصہ سوم،راشدیہ اکیڈمی)

نتیجہ

(۱) اکابرین امت کی لغویات (۲) بدقسمت (۳) اہل بدعت (۴) یہ اکابرین امت اس قسم کی فضولیات کو حضرت پیر صاحب کی طرف منسوب کر کے پیرانِ پیر حضرت شیخ صاحب کو کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۲۳

اکابرین امت شیطان کی طرح وسوسے دیتے ہیں

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

ایک دفعہ آپ شیخ ابوالحسن علی بن احمد الازجی کی عیادت کے لیے ان کے مکان پر تشریف لے گئے

انہوں نے ایک کبوتری اور ایک قمری پال رکھی تھی شیخ ابوالحسن نے حضرت (شیخ عبدالقادر جیلانی) سے عرض کیا کہ حضور اس قمری نے نو ماہ سے بولنا ترک کر دیا اور یہ کبوتری چھ ماہ سے انڈے نہیں دیتی، آپ نے قمری سے مخاطب ہو کر فرمایا ''اے قمری اپنے رب کی تسبیح کر'' آپ کا ارشاد سنتے ہی قمری نہایت خوش الحانی سے بولنے لگی، پھر آپ نے کبوتری سے فرمایا ''اے کبوتری! اپنے مالک کو فائدہ پہنچا۔'' چند دن اس کبوتری نے انڈے دیئے اور بچے نکالے اور پھر کبھی بیمار نہ ہوئی، قمری اس کے بعد کبھی خاموش نہ ہوئی، بغداد کے لوگ اکثر شیخ ابوالحسن کے گھر اس کی آواز سننے آتے تھے۔

(ص ۱۹۷، تذکرہ سیدنا غوث اعظم، ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) ملا علی قاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ایک دفعہ آپ شیخ ابوالحسن علی بن احمد الازجی کی عیادت کے لیے ان کے مکان پر تشریف لے گئے انہوں نے ایک کبوتری اور ایک قمری پال رکھی تھی شیخ ابوالحسن نے حضرت (شیخ عبدالقادر جیلانی) سے عرض کیا کہ حضور اس قمری نے نو ماہ سے بولنا ترک کر دیا اور یہ کبوتری چھ ماہ سے انڈے نہیں دیتی، آپ نے قمری سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ ''اے قمری! اپنے رب کی تسبیح کر'' آپ کا ارشاد سنتے ہی قمری نہایت خوش الحانی سے بولنے لگی، پھر آپ نے کبوتری سے فرمایا ''اے کبوتری! اپنے مالک کو فائدہ پہنچا۔'' چند دن اس کبوتری نے انڈے دیئے اور بچے نکالے اور پھر کبھی بیمار نہ ہوئی، قمری اس کے بعد کبھی خاموش نہ ہوئی، بغداد کے لوگ اکثر شیخ ابوالحسن کے گھر اس کی آواز سننے آتے تھے۔ ملخصا

(ص ۸۴، نزھۃ الخاطر الفاتر مترجم، قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۳) حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ومرض الشیخ ابو الحسن علی بن احمد بن وھب الازجی فعادہ ورأی فی بیتہ راعبیا و قمریا فقال لہ: یا سیدی ھذا الرعبي ما یبیض منذ ستة اشھر وھذا القمری ما یصیح منذ تسعة اشھر فوقف الشیخ علی الرعبي و قال لہ: متع مالکک ووقف علی القمری وقال لہ: سبح خالقک قال فصاح من وقتہ حتی کان اھل بغداد یجتمعون

لیسمعون و فرخ الرعبي ما قطع الی ان مات

(ص ۱۴۵، خلاصۃ المفاخر عربی، دار الکتب العلمیہ، ص ۹۷، مترجم، تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(۴) حضرت علامہ مولانا ابو المعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ آپ شیخ ابوالحسن علی بن احمد الازجی کی عیادت کے لیے ان کے مکان پر تشریف لے گئے انہوں نے ایک کبوتری اور ایک قمری پال رکھی تھی شیخ ابوالحسن نے حضرت (شیخ عبدالقادر جیلانی) سے عرض کیا کہ حضور اس قمری نے نو ماہ سے بولنا ترک کر دیا اور یہ کبوتری چھ ماہ سے انڈے نہیں دیتی۔۔۔۔۔۔۔

(ص ۸۳، تحفہ القادریہ مترجم، قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۵) علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ آپ شیخ ابوالحسن علی بن احمد الازجی کی عیادت کے لیے ان کے مکان پر تشریف لے گئے انہوں نے ایک کبوتری اور ایک قمری پال رکھی تھی شیخ ابوالحسن نے حضرت (شیخ عبدالقادر جیلانی) سے عرض کیا کہ حضور اس قمری نے نو ماہ سے بولنا ترک کر دیا اور یہ کبوتری چھ ماہ سے انڈے نہیں دیتی۔۔۔۔۔۔۔

(ص ۱۱۹، قلائد الجواہر مترجم، شبیر برادرز لاہور)

(۶) الشیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ومرض الشيخ ابو الحسن علی بن احمد بن وهب الازجی فعاده ورأى في بيته راعبيا و قمريا فقال له: يا سيدى هذا الرعبي ما يبيض منذ ستة اشهر وهذا القمرى ما يصيح منذ تسعة اشهر.......

(ص ۱۵۳، بہجۃ الاسرار و عربی، موسسۃ الشرف لاہور، ص ۲۰۰، مترجم، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

مخالف......!

واقعہ مذکور سے رضا خانی اہل بدعت لوگوں کے ذہنوں میں شیطان کی طرح وسوسہ ڈالتے ہیں کہ حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پرندوں پر بھی قبضہ تھا، جب قمری کو حضرت پیر صاحب نے مخاطب فرما کر کہا کہ بولنا شروع کر دے تو قمری اس زور سے بولنے لگی کہ بغداد کے تمام لوگ اس قمری کی آواز سنتے

اور جب شیخ صاحب نے کبوتری کو مخاطب فرمایا کہ اپنے مالک کو فائدہ پہنچا تو اس نے اپنے گھر میں انڈے دینے شروع کر دیئے اس قسم کی بے بنیاد باتوں سے رضا خانی یہ عقیدہ قائم کیے ہوئے ہیں کہ حضرت پیرانِ پیر کا پوری کائنات پر قبضہ ہے جو کہ سراسر باطل اور بے بنیاد ہے۔

(ص ۲۴۳، رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشد یہ اکیڈمی)

نتیجہ

(۱) یہ اکابرین امت شیطان کی طرح وسوسہ ڈالتے ہیں (۲) ان کی بے بنیاد باتیں (۳) ان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت پیرانِ پیر کا پوری کائنات پر قبضہ ہے جو کہ سراسر باطل اور بے بنیاد ہے

حوالہ نمبر ۲۴

دیوبندیوں کے نزدیک اکابرین کا ابلیسی آئین

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

شیخ ابوالمظفر منصور بن المبارک کا بیان ہے کہ اوائل شباب میں مجھے علم فلسفہ میں بہت دلچسپی تھی اور اس علم کی کتابیں پڑھ پڑھ کر میرے خیالات بھی فلسفیانہ ہو گئے تھے، ایک دن میں فلسفہ کی ایک کتاب ہاتھ میں لیے سیدنا غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا منصور یہ کتاب تیرا برا ساتھی ہے اسے چھوڑ دو، مجھے اس کتاب اور اس کے مندرجات سے بڑی دلچسپی تھی، میں نے حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں تامل کیا، آپ نے فرمایا اسے کھولو جب میں نے کتاب کھولی تو دیکھا کہ تمام حروف غائب ہیں اور وہ کتاب محض سفید اوراق کا مجموعہ ہے آپ نے کتاب میرے ہاتھ سے لے لی اور اس کی ورق گردانی کرتے ہوئے فرمایا، یہ فضائل قرآنی کی کتاب ہے اور ابن الضریس کی تصنیف ہے، میں نے اب جو اس کتاب کو دیکھا تو فی الواقع وہ فضائل قرآنی کی کتاب تھی اور نہایت خوش خط لکھی ہوئی تھی، میں حیران رہ گیا، آپ نے فرمایا منصور توبہ کرو، جو بات دل میں نہ ہو وہ زبان سے کبھی نہ کہو، میں نے عرض کیا میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں اس کے بعد جب میں وہاں سے اٹھا تو فلسفہ کے تمام علوم میرے دل سے محو

ہو چکے تھے۔

(ص،۲۲۸،تذکرہ سیدنا غوث اعظم ،ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲)حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

عن الشیخ ابی المظفر منصور المبارک ...قال دخلت وانا شاب علی الشیخ عبد القادر و معی کتاب یشتمل علی شیء من فلسفة و علوم الروحانیات ......فقال لی ناولنی کتابک ففتحته فاذا هو کاغذ ابیض لا حرف مکتوب فیه فاعطیته ایاه فتصفح اوراقه و قال : هذا کتاب فضائل القرآن لمحمد بن الضریس......

(ص،۱۳۵،خلاصۃ المفاخر عربی،دارالکتب العلمیہ بیروت،ص،۶۰،خلاصۃ المفاخر مترجم،تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(۳)شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ ابوالمظفر منصور بن المبارک کا بیان ہے کہ اوائل شباب میں مجھے علم فلسفہ میں بہت دلچسپی تھی اور اس علم کی کتابیں پڑھ پڑھ کر میرے خیالات بھی فلسفیانہ ہو گئے تھے،ایک دن میں فلسفہ کی ایک کتاب ہاتھ میں لیے سیدنا غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا۔۔۔۔۔۔آپ نے فرمایا اسے کھولو جب میں نے کتاب کھولی تو دیکھا کہ تمام حروف غائب ہیں اور وہ کتاب محض سفید اوراق کا مجموعہ ہے آپ نے کتاب میرے ہاتھ سے لے لی اور اس کی ورق گردانی کرتے ہوئے فرمایا،یہ فضائل قرآنی کی کتاب ہے اور ابن الضریس کی تصنیف ہے، میں نے اب جو اس کتاب کو دیکھا تو فی الواقع وہ فضائل قرآنی کی کتاب تھی اور نہایت خوش خط لکھی ہوئی تھی ، میں حیران رہ گیا،آپ نے فرمایا۔منصور توبہ کرو، جو بات دل میں نہ ہو وہ زبان سے کبھی نہ کہو، میں نے عرض کیا میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں اس کے بعد جب میں وہاں سے اٹھا تو فلسفہ کے تمام علوم میرے دل سے محو ہو چکے تھے"ملخصا،

(ص،۸۷،زبدۃ الآثار تلخیص بھجۃ الاسرار مترجم،مکتبہ نبویہ لاہور)

(۴)حضرت علامہ مولانا ابوالمعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ ابوالمظفر منصور بن المبارک کا بیان ہے کہ اوائل شباب میں مجھے علم فلسفہ میں بہت دلچسپی تھی اور

اس علم کی کتابیں پڑھ پڑھ کر میرے خیالات بھی فلسفیانہ ہو گئے تھے، ایک دن میں فلسفہ کی ایک کتاب ہاتھ میں لیے سیدنا غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا۔۔۔۔۔۔آپ نے فرمایا اسے کھولو جب میں نے کتاب کھولی تو دیکھا کہ تمام حروف غائب ہیں اور وہ کتاب محض سفید اوراق کا مجموعہ ہے آپ نے کتاب میرے ہاتھ سے لے لی اور اس کی ورق گردانی کرتے ہوئے فرمایا، یہ فضائل قرآنی کی کتاب ہے اور ابن الضریس کی تصنیف ہے، میں نے اب جو اس کتاب کو دیکھا تو فی الواقع وہ فضائل قرآنی کی کتاب تھی اور نہایت خوش خط لکھی ہوئی تھی، میں حیران رہ گیا، آپ نے فرمایا۔ منصور توبہ کرو، جو بات دل میں نہ ہو وہ زبان سے کبھی نہ کہو، میں نے عرض کیا میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں اس کے بعد جب میں وہاں سے اٹھا تو فلسفہ کے تمام علوم میرے دل سے محو ہو چکے تھے" ملخصا۔

(ص،۸۹، تحفۃ القادریہ مترجم، قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۵) علامہ محمد بن یحیی تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ ابو المظفر منصور بن المبارک کا بیان ہے کہ اوائل شباب میں مجھے علم فلسفہ میں بہت دلچسپی تھی اور اس علم کی کتابیں پڑھ پڑھ کر میرے خیالات بھی فلسفیانہ ہو گئے تھے، ایک دن میں فلسفہ کی ایک کتاب ہاتھ میں لیے سیدنا غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا۔۔۔۔۔۔آپ نے فرمایا اسے کھولو جب میں نے کتاب کھولی تو دیکھا کہ تمام حروف غائب ہیں اور وہ کتاب محض سفید اوراق کا مجموعہ ہے آپ نے کتاب میرے ہاتھ سے لے لی اور اس کی ورق گردانی کرتے ہوئے فرمایا، یہ فضائل قرآنی کی کتاب ہے اور ابن الضریس کی تصنیف ہے، میں نے اب جو اس کتاب کو دیکھا تو فی الواقع وہ فضائل قرآنی کی کتاب تھی اور نہایت خوش خط لکھی ہوئی تھی، میں حیران رہ گیا، آپ نے فرمایا۔ منصور توبہ کرو، جو بات دل میں نہ ہو وہ زبان سے کبھی نہ کہو، میں نے عرض کیا میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں اس کے بعد جب میں وہاں سے اٹھا تو فلسفہ کے تمام علوم میرے دل سے محو ہو چکے تھے" ملخصا۔

(ص،۷۴، قلائد الجواہر مترجم، شبیر برادرز لاہور)

(۶) الشیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

عن الشیخ ابی المظفر منصور المبارک ...قال دخلت وانا شاب علی الشیخ عبد القادر و معی کتاب یشتمل علی شیء من فلسفة و علوم الروحانیات ......فقال لی ناولنی کتابک ففتحته فاذا هو کاغذ ابیض لا حرف مکتوب فیه فاعطیته ایاه فتصفح اوراقه و قال : هذا کتاب فضائل القرآن لمحمد بن الضریس......

(ص،۔۔، بھجۃ الاسرار ومعدن الانوار عربی، موسسۃ الشرف لاہور، ص،۱۷۳، بھجۃ الاسرار مترجم، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

مخالف......!

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے۔

واقعہ مذکور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت ہے اور اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند اولیائے کرام کی کرامات کے قائل ہیں، ولی کے ہاتھ پر کرامت کے ظہور سے یہ قطعاً لازم نہیں آتا کہ ولی اختیار رکھتا ہے، حالانکہ جو خود پیدا ہوا ہو وہ مختار کیسے ہوسکتا ہے، رضا خانیوں نے مخلوق کو مختار کل کا سرٹیفکیٹ جاری کرنے کو مداری کا کھیل سمجھ رکھا ہے ان بدقسمت لوگوں کو شریعت اسلامیہ کا کوئی پاس نہیں یہ اپنی من مانی کرتے ہیں، اور اپنی عقل کے مطابق دین اسلام کو ڈھالنے کے چکر میں رہتے ہیں، جوکہ ابلیسی آئین ہے۔

(ص،۲۶۶، رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشد یہ اکیڈمی)

...... نتیجه ......

(۱) یہ اکابرین رضا خانی ہیں (۲) ان کے نزدیک مخلوق مختار کل ہے (۳) بدقسمت (۴) ان کو شریعت کا کوئی پاس نہیں (۵) اپنی عقل کے مطابق دین ڈھالنے کے چکر میں (۶) ان کا ابلیسی آئین۔

حوالہ نمبر ۲۵

اکابرین امت کا فاسد اور قرآن وحدیث کے خلاف عقیدہ

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

ایک دن سیدنا غوث اعظم اپنے مدرسہ میں وعظ فرما رہے تھے سامعین ہزاروں کی تعداد میں جمع تھے یکا یک سیاہ بادل گھر آئے اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی، لوگ بارش سے بچنے کے لئے منتشر ہونے لگے آپ نے آسمان کی طرف نظر کی اور کہا، مولائے کریم میں تیرے بندوں کو جمع کرتا ہوں اور تو ان کو منتشر کرتا ہے، معاً بارش تھم گئی اور لوگ جم کر بیٹھ گئے، شیخ عدی بن مسافر اور حضرت کیمانی جو اس موقع پر موجود تھے، بیان کرتے ہیں کہ مدرسہ کے اندر جہاں تک سامعین موجود تھے بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں گرتا تھا لیکن مدرسہ کے باہر بارش بدستور جاری رہی

(ص ۱۷۶، تذکرہ سیدنا غوث اعظم، ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) حضرت علامہ مولانا ابوالمعالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دن سیدنا غوث اعظم اپنے مدرسہ میں وعظ فرما رہے تھے سامعین ہزاروں کی تعداد میں جمع تھے یکا یک سیاہ بادل گھر آئے اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی، لوگ بارش سے بچنے کے لئے منتشر ہونے لگے آپ نے آسمان کی طرف نظر کی اور کہا، مولائے کریم میں تیرے بندوں کو جمع کرتا ہوں اور تو ان کو منتشر کرتا ہے، معاً بارش تھم گئی اور لوگ جم کر بیٹھ گئے" ملخصاً

(ص ۱۰۰، تحفۃ القادریہ مترجم، قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۳) علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دن سیدنا غوث اعظم اپنے مدرسہ میں وعظ فرما رہے تھے سامعین ہزاروں کی تعداد میں جمع تھے یکا یک سیاہ بادل گھر آئے اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی، لوگ بارش سے بچنے کے لئے منتشر ہونے لگے آپ نے آسمان کی طرف نظر کی اور کہا، مولائے کریم میں تیرے بندوں کو جمع کرتا ہوں اور تو ان کو منتشر کرتا ہے، معاً بارش تھم گئی اور لوگ جم کر بیٹھ گئے" ملخصاً

(ص ۱۰۰، قلائد الجواہر مترجم، شبیر برادرز لاہور)

(۴) الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ان الشیخ عبد القادر کان یعظ تحت السماء فجاء المطر فرفع رأسه وقال انا اجمع و انت تفرق قال فسکن المطر عن المجلس باذن الله تعالی

(ص ۱۴۷، بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار عربی، ص ۱۹۶، مترجم، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

مخالف......!

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

رضا خانی اہل بدعت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شان میں یوں غلو کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔واقعہ مذکور کسی معتبر کتاب سے ہرگز ثابت نہیں اور اس قسم کے بے بنیاد اور من گھڑت واقعات کو پیش کرنے سے حضرت پیرانِ پیر کا صاحب تصرف اور مختار کل ہونا قطعاً ثابت نہیں ہوتا، زیادہ سے زیادہ کھینچ تان کر واقعہ مذکور ثابت بھی ہو جائے تو یہ حضرت شیخ جیلانی کی کرامت ہوگی اور کرامت خرق عادت ہوتی ہے اس میں ولی کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا حق تعالیٰ اپنے نیک بندوں میں سے جس کے ہاتھ پر چاہیں تو ظاہر فرما دیں اور حق تعالیٰ کی مرضی اور چاہنے کے بغیر ہرگز صادر نہیں ہو سکتی، معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی کرامت کو ظاہر کرنے والے ہیں ولی کو کچھ اختیار نہیں، اور اس بات کو ہوا دینا کہ جس جگہ حضرت پیرانِ پیر وعظ فرماتے تھے اس جگہ پر بارش کی ایک بوند تک نہ گرتی تھی اور بقیہ جگہ پر بارش بدستور ہوتی رہتی تھی اور جب حضرت شیخ اپنے خاص موڈ میں آ کر کہنے لگے کہ اے اللہ میں اپنے بندوں کو وعظ کے لیے جمع کرتا ہوں اور تو ان کو منتشر کرتا ہے تو حضرت پیرانِ پیر کے ابھی جملے ختم ہی ہوئے تھے کہ بارش تھم گئی۔

رضا خانی اہل بدعت ایسی بیہودہ اور لغویات کو ذکر کر کے سادہ لوح مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ جو بات حضرت پیرانِ پیر فرما دیں بس وہی ہوتی ہے گویا کہ اہل بدعت کے بقول ساری کائنات پر حضرت پیرانِ پیر کا قبضہ ہے اور ہر چیز پر حضرت شیخ جیلانی کا حکم چلتا ہے اور بغیر حضرت پیرانِ پیر کی مرضی کے ایک پتہ نہیں گرتا اور تمام کائنات کا نظام حضرت پیر صاحب خود چلا رہے ہیں۔

(ص ۲۷۱، رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشد یہ اکیڈمی)

ایک اور مقام پر لکھا ہے:

واقعہ مذکورہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات کے خلاف ہے، کیونکہ حضرت شیخ جیلانی کا عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ ہی بارش کے برسانے والے ہیں اور وہی جاننے والے ہیں کہ بارش کہاں ہوگی اور کہاں نہ ہوگی اور جہاں حق تعالیٰ چاہیں، وہاں بارش ہوگی جہاں حق تعالیٰ نہ چاہیں وہاں پر بارش نہیں ہوگی، یہ تمام اختیارات حق تعالیٰ ہی کو حاصل ہیں، اور حق تعالیٰ ہی بارش کے برسانے والے ہیں جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے۔

وَيُنَزِّلُ الغَيثَ (ترجمہ) اور وہی بارش برساتا ہے۔

(پ ۲۱، سورۃ لقمان، آیت ۳۴)

تو یہ بات ظاہر ہے جو خالق کائنات بارش برساتا ہے، وہی جہاں چاہے گا برسائے گا اور جہاں نہ چاہے گا، وہاں نہ برسائے گا اور اسی کے حکم سے بارش برستی ہے اور اسی کے حکم سے بارش رکتی ہے مخلوق میں سے کسی کا بارش کے برسانے اور روکنے پر ذرہ بھر اختیار نہیں، رضاخانی اہل بدعت کا یہ فاسد عقیدہ کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے جب آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو فوراً بارش مدرسہ کے اندر برسنا بند ہوگئی اور مدرسہ کے باہر موسلا دھار بارش برستی رہی، یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے، چنانچہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

ای منع انت مشرک بالخلق متوکل علیهم یجب علیک ان تعلم ان احدا منهم ینفعک ولا یضرک (الفتح الربانی صفحہ ۳۲۱)

اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ تو کب تک خدا کے پیدا کیے ہوؤں کو خدا کے اختیارات میں شریک سمجھتا رہے گا، تجھ پر یہ لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے اختیار میں نہ نفع دینا ہے نہ نقصان، خواہ وہ خدا کا کتنا ہی محبوب ہو خدا کی خدائی میں یعنی خدائی اختیارات میں کوئی شامل نہیں۔

اب قرآن کریم کا بھی ارشاد ملاحظہ فرمائیں:

قُل اِنّی لَا اَملک لکم ضرًّا وَّلَا رَشدًا **ترجمہ** ''کہہ دو میں نہ تمہارے کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہوں، اور نہ کسی بھلائی کا۔''

((سورہ جن، آیت ۲۱))

قرآن کریم کے ارشاد سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ خالقِ کائنات ہی تمام کے تمام اختیارات کے مالک ہیں اور مخلوق کو کچھ اختیار نہیں، اور جو خود پیدا کیے گئے ہوں وہ اختیارات کے مالک کیسے بن سکتے ہیں۔

(ص۳۴۳، رضاخانی مذہب، حصہ سوم، راشدیہ اکیڈمی)

...... نتیجہ ......

(۱) غوث پاک کی شان میں غلو کرنے والے (۲) یہ واقعہ ثابت نہیں (۳) بے بنیاد واقعہ (۴) من گھڑت (۵) رضاخانی (۶) اہل بدعت (۷) بیہودہ اور لغویات کرنے والے (۸) ساری کائنات پر غوث پاک کا قبضہ (۹) ان اکابرین کا عقیدہ کہ غوث پاک کی مرضی کے بغیر پتہ بھی نہیں گرتا (۱۰) ان بزرگوں کا عقیدہ کائنات کا نظام غوث پاک چلا رہے ہیں (۱۱) ان کا عقیدہ غوث پاک کی تعلیمات کے خلاف (۱۲) ان کا فاسد عقیدہ (۱۳) ان کا عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف

حوالہ نمبر ۲۶

اکابرین امت شریعت اسلامیہ کے باغی

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

شیخ ابوعبدالمالک ذیال کا بیان ہے کہ ایک رات میں مدرسہ عالی میں کھڑا تھا اتنے میں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی وہاں تشریف لائے آپ کے دستِ مبارک میں عصا تھا آپ کو دیکھ کر میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اس وقت آپ کی کوئی کرامت دیکھوں معاً آپ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور اپنا عصائے مبارک زمین میں گاڑ دیا، وہ روشن ہوکر چمکنے لگا اور مدرسہ میں ہر طرف روشنی پھیل گئی، ایک گھنٹہ

تک عصائے مبارک اسی طرح چمکتا رہا، پھر آپ نے اسے زمین سے اٹھالیا تو جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔

(ص،۱۶۹، تذکرہ سیدنا غوث اعظم، ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ ابوعبدالمالک ذیال کا بیان ہے کہ ایک رات میں مدرسہ عالی میں کھڑا تھا اتنے میں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی وہاں تشریف لائے آپ کے دستِ مبارک میں عصا تھا آپ کو دیکھ کر میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپ مجھے اپنے اس عصا سے کوئی کرامت دیکھائیں معا آپ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور اپنا عصائے مبارک زمین میں گاڑ دیا، وہ روشن ہو کر چمکنے لگا اور مدرسہ میں ہر طرف روشنی پھیل گئی، ایک گھنٹہ تک عصائے مبارک اسی طرح چمکتا رہا، پھر آپ نے اسے زمین سے اٹھالیا تو جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔

((ص،۸۹، قلائد الجواہر مترجم، شبیر برادرز لاہور)

الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

قال كنت قائما بمدرسة الشيخ عبد القادر رضى الله عنه .... فخرج من داره و بيده عكازة فخطر لى لو ارانى الشيخ ما فى هذه العكازة كرامة فنظر الىّ متبسما و ركزها فى الارض فاذا هى نور يتلالا متصاعدا نحو السماء واشرق به الجو

(ص،۱۵۰، بھجۃ الاسرار ومعدن الانوار عربی، موسسۃ الشرف لاہور، ص،۱۹۸، بھجۃ الاسرار مترجم، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

مخالف......!

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے۔

رضاخانی فرقہ شریعت اسلامیہ کا اس قدر باغی ہو چکا ہے کہ معمولی سی بات کو یوں بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں کہ گویا کہ پر کا پرندہ بنا دیتے ہیں تا کہ لوگ یہ سمجھیں کہ جب حضرت پیران پیر اپنے عصا سے روشنی پیش کر سکتے ہیں، تو کیا وہ مشکل کشائی و حاجت روائی نہیں فرما سکتے، جب ہی رضا خانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی کوئی کرامت بھی بیان کریں تو ان کا مدعی یہ ہوتا ہے کہ لوگ حضرت شیخ صاحب کو

صاحبِ تصرف اور مختارِ کل سمجھیں اور یہ عقیدہ رکھیں کہ جب ہی مصیبت وصعوبت کے وقت پکارو تو یا شیخ عبدالقادر اغثنی کہو، حالانکہ یہ کھلا شرک ہے۔

(ص،۲۵۰،رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشدیہ اکیڈمی)

نتیجہ

(۱) یہ بزرگ شریعت اسلامیہ کے باغی (۲) غوث پاک مشکل کشائی کر سکتے ہیں (۳) غوث پاک صاحب تصرف اور مختار کل

حوالہ نمبر ۲۷

بزرگوں کا عقیدہ کہ شفاء کا ڈپو غوث پاک کے پاس

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

ایک دن شیخ ابو حفص عمر بن صالح حدادی اپنی اونٹنی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا حج پر جانے کا ارادہ ہے لیکن میری یہ اونٹنی نہایت لاغر ہے اور طویل سفر کرنے سے معذور ہے اور کوئی سواری میرے پاس نہیں ہے۔ آپ نے یہ سن کر اپنا ہاتھ اس اونٹنی کی پیشانی پر رکھا اور اپنے قدم مبارک سے اسے ایک ٹھوکر لگائی شیخ ابو حفص کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ اونٹنی نہایت توانا ہو گئی اور براق رفتاری میں سب اونٹنیوں پر بازی لے گئے۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم، ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ابو حفص عمر بن صالح الحدادی یقود ناقة و قال له: انی ارید الحج وهذه ناقتی قد وهنت ولیس لی غیرها فوکزها برجله ووضع یده علی ناصیتهاقال فکانت تسبق الرواحل بعد ان کانت فی اخریاتهن

(ص،۱۴۴، خلاصۃ المفاخر عربی، دار الکتب العلمیہ بیروت، ص،۹۷، خلاصۃ المفاخر مترجم، تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(۳) حضرت علامہ علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

ایک دن شیخ ابو حفص عمر بن صالح حدادی اپنی اونٹنی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا حج پر جانے کا ارادہ ہے لیکن میری یہ اونٹنی نہایت لاغر ہے اور کوئی سواری میرے پاس نہیں ہے۔ آپ نے یہ سن کر اپنا ہاتھ اس اونٹنی کی پیشانی پر رکھا اور اپنے قدم مبارک سے اسے ایک ٹھوکر لگائی اس کے بعد وہ اونٹنی بیت اللہ تک کسی کے پیچھے نہیں رہی۔

(ص،۸۴،نزھۃ الخاطر الفاتر مترجم،قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

(۴) الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ابو حفص عمر بن صالح الحدادی یقود ناقة و قال له: انی ارید الحج وھذہ ناقتی قد وھنت ولیس لی غیرھا فوکز ھا برجله ووضع یدہ علی ناصیتھاقال فکانت تسبق الرواحل بعد ان کانت فی اخریاتھن

(ص،۱۴۵،بھجۃ الاسرار ومعدن الانوار عربی،موسسۃ الشرف لاہور،ص،۱۹۶،بھجۃ الاسرار مترجم،مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

مخالف......!

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

واقعہ مذکور بیان کرنے سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ شفاء کا ڈپو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ہے، ہر مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ شفاء کا ڈپو خالقِ کائنات کے پاس ہے، وہ ذات جس کو چاہے شفاء دے دے اور جس کو چاہے شفاء سے محروم رکھے، شفاء اور بیماری اس ذاتِ قدیم کے اختیار میں ہے، رضا خانیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت پیر صاحب کے پاؤں کی ٹھوکر سے شفاء حاصل ہوئی، یہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے خلاف ہے، اس قسم کے واقعات کو ذکر کرنے سے اہل بدعت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حضرت پیرانِ پیر مریضوں کو شفاء دینے پر بھی قدرت رکھتے ہیں، حالانکہ یہ اہلِ بدعت کا زعم فاسد ہے۔

(ص،۲۵۰،رضاخانی مذہب،حصہ سوم،راشدیہ اکیڈمی)

نتیجہ

(۱)ان اکابر کا عقیدہ کہ شفاء کاڈپوغوث پاک کے پاس (۲) رضاخانی (۳) سرکار ﷺ کی تعلیمات کے خلاف (۴) شفاء دینے پر قادر (۵) ان کا زعم فاسد

حوالہ نمبر ۲۸

اکابرین امت پکے ابلیس ہیں

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

ایک دفعہ بغداد پر ایک عجمی بادشاہ نے چڑھائی کی اور اس کی زبردست افواج نے شہر کا محاصرہ کرلیا، خلافتِ عباسیہ اس وقت زوال پذیر تھی اور عباسی خلیفہ میں دشمن کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں تھی، چنانچہ وہ آپ سے دعا کا طالب ہوا، آپ نے شیخ علی بن ابی نصر الہیتی سے فرمایا، دشمن افواج کو پیغام بھیجو کہ وہ یہاں سے چلی جائیں انہوں نے اپنے خادم کو بلا کر کہا کہ حملہ آور لشکر میں جاؤ، اس کے پرلے سرے پر چادر کا ایک خیمہ ہوگا، اس میں تین اشخاص بیٹھے ہوں گے ان سے کہنا تم بغداد سے چلے جاؤ، اگر وہ کہیں کہ ہم کسی دوسرے کے حکم سے آئے ہیں تو تم کہنا کہ میں بھی دوسرے کے حکم سے آیا ہوں، خادم نے اسی طرح عمل کیا جب اس نے ان تینوں آدمیوں کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام دیا تو کہنے لگے۔ ہم خود نہیں آئے کسی دوسرے کے حکم سے آئے ہیں،" خادم نے کہا" میں بھی کسی دوسرے کے حکم سے آیا ہوں" اتنا سنتے ہی ان لوگوں نے خیمہ لپیٹ لیا اور چلتے بنے ان کے ساتھ ہی سارا حملہ آور لشکر محاصرہ اٹھا کر چل دیا۔

(ص،۲۱۷،تذکرہ سیدنا غوث اعظم،ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) علامہ محمد بن یحیی تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ بغداد پر ایک عجمی بادشاہ نے چڑھائی کی اور اس کی زبردست افواج نے شہر کا محاصرہ کرلیا،

خلافتِ عباسیہ اس وقت زوال پذیر تھی اور عباسی خلیفہ میں دشمن کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں تھی، چنانچہ وہ آپ سے دعا کا طالب ہوا، آپ نے شیخ علی بن ابی نصر الھیتی سے فرمایا، دشمن افواج کو پیغام بھیجو کہ وہ یہاں سے چلی جائیں انہوں نے اپنے خادم کو بلا کر کہا کہ حملہ آور لشکر میں جاؤ، اس کے پرلے سرے پر چادر کا ایک خیمہ ہوگا، اس میں تین اشخاص بیٹھے ہوں گے ان سے کہنا تم بغداد سے چلے جاؤ، اگر وہ کہیں کہ ہم کسی دوسرے کے حکم سے آئے ہیں، تو تم کہنا کہ میں بھی دوسرے کے حکم سے آیا ہوں، خادم نے اسی طرح عمل کیا جب اس نے ان تینوں آدمیوں کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام دیا تو کہنے لگے۔ ہم خود نہیں آئے کسی دوسرے کے حکم سے آئے ہیں، خادم نے کہا: میں بھی کسی دوسرے کے حکم سے آیا ہوں، اتنا سنتے ہی ان لوگوں نے خیمہ لپیٹ لیا اور چلتے بنے ان کے ساتھ ہی سارا حملہ آور لشکر محاصرہ اٹھا کر چل دیا" ملخصا

(ص، ۲۱۷، قلائد الجواہر مترجم، شبیر برادرز لاہور)

مخالف

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

اس واقعہ سے اہل بدعت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تمام مخلوقات پر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا قبضہ ہے اور حضرت پیرانِ پیر ہی دلوں کے پھیرنے والے ہیں جیسا کہ عباسی خلیفہ نے اپنی کمزوری و بے کسی کی پیرانِ پیر کے ہاں شکایت کی تو حضرت پیرانِ پیر کا پیغام عجمی بادشاہ نے سنتے ہی اپنا فیصلہ بدل دیا، حالانکہ یہ عقیدہ رکھنا قرآن کریم کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

قرآن کریم کا ارشاد ہوتا ہے کہ تمام کائنات پر حق تعالٰی کا قبضہ ہے اور اسی کی بادشاہت ہے، اور تمام مخلوقات کے دلوں پر حق تعالٰی کی حکومت ہے، وہی خالق کائنات دلوں کو پھیرنے والا ہے، وہ ذاتِ لایزال جس کو چاہے عزت سے نواز دے اور جس کو چاہے ذلیل کردے، تمام کی تمام قوتیں خالقِ لایزال کو حاصل ہیں جو کوئی مخلوق کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھے وہ پکا ابلیس ہے۔

(ص، ۲۸۶، رضاخانی مذہب، حصہ سوم، راشد یہ اکیڈمی)

نتیجہ

(۱)ان اکابر کا عقیدہ قرآنی تعلیمات کے خلاف (۲) یہ اکابر پکے ابلیس (معاذ اللہ)

حوالہ نمبر ۲۹

بزرگان دین آیات قرآنی کے منکر

(۱) دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

شیخ ابوبکر التمیمی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں حج کی نیت سے مکہ معظمہ جارہا تھا، راستے میں ایک جیلانی مسافر کے ساتھ ہوگیا اثنائے سفر وہ شخص سخت بیمار ہوگیا حتی کہ اسے اپنے مرنے کا پورا یقین ہوگیا، چنانچہ اس نے مجھے دس دینار، ایک چادر دی اور ایک کپڑا اور وصیت کی کہ جب بغداد واپس جاؤ تو یہ چیزیں شیخ عبدالقادر جیلانی کی خدمت میں پیش کردینا اور ان سے درخواست کرنا کہ میرے لیے دعائے مغفرت کریں، اس کے بعد وہ فوت ہوگیا، حج کے بعد میں بغداد واپس آیا تو میری نیت بدل گئی، اور میں نے اس مرحوم شخص کی امانت اپنے پاس رکھ لی ایک دن کہیں جارہا تھا کہ سرِ راہ شیخ عبدالقادر جیلانی سے ملاقات ہوگئی میں نے آپ سے مصافحہ کیا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر زور سے دبایا اور فرمایا ابوبکر تم دس دینار کی خاطر خوفِ خدا سے عاری ہوگئے۔ ان کا یہ ارشاد سن کر مجھ پر لرزہ طاری ہوگیا اور میں بے ہوش ہوکر گر پڑا جب ہوش آیا تو دوڑتا ہوا گھر گیا اور اس جیلانی کی امانت لاکر سیدنا غوث اعظم کی خدمت میں پیش کردی،

(ص، ۲۱۶، تذکرہ سیدنا غوث اعظم، ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲) علامہ محمد بن یحیی تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ ابوبکر التمیمی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں حج کی نیت سے مکہ معظمہ جارہا تھا، راستے میں ایک جیلانی مسافر کے ساتھ ہوگیا اثنائے سفر وہ شخص سخت بیمار ہوگیا حتی کہ اسے اپنے مرنے کا پورا یقین ہوگیا، چنانچہ اس نے مجھے دس دینار، ایک چادر اور ایک کپڑا دیا اور وصیت کی کہ جب بغداد واپس جاؤ تو یہ چیزیں

شیخ عبدالقادر جیلانی کی خدمت میں پیش کر دینا اور ان سے درخواست کرنا کہ میرے لیے دعائے مغفرت کریں، اس کے بعد وہ فوت ہو گیا، حج کے بعد میں بغداد واپس آیا تو میری نیت بدل گئی، اور میں نے اس مرحوم شخص کی امانت اپنے پاس رکھ لی ایک دن کہیں جا رہا تھا کہ سرِ راہ شیخ عبدالقادر جیلانی سے ملاقات ہو گئی میں نے آپ سے مصافحہ کیا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر زور سے دبایا اور فرمایا ابوبکر تم دس دینار کی خاطر خوفِ خدا سے عاری ہو گئے۔ ان کا یہ ارشاد سن کر مجھ پر لرزہ طاری ہو گیا اور میں بے ہوش ہو کر گر پڑا جب ہوش آیا تو دوڑتا ہوا گھر گیا اور اس جیلانی کی امانت لا کر سیدنا غوث اعظم کی خدمت میں پیش کر دی،

(ص ۱۷۴، قلائد الجواہر مترجم، شبیر برادرز لاہور)

مخالف......!

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

قصہ مذکور سے رضا خانی اہل بدعت یہ بات پھیلانے کی بے جا سعی کرتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی پوشیدہ باتوں کے جاننے والے ہیں حالانکہ یہ محض باطل ہے، ہاں اگر ولی کو بذریعہ کشف کسی بات کا علم ہو جائے تو اس پر عقیدے کا دارومدار ہرگز نہیں ہوتا، کیونکہ عقیدہ کا دارومدار نص قطعی پر ہونا چاہیے اور شریعت اسلامیہ کا فیصلہ ہے کہ ولی کا کشف دوسروں کے لیے حجت ہونا تو درکنار خود صاحبِ کشف کے لیے بھی حجت اور دلیل نہیں ہوتا ہر مسلمان کو اس آیت کریمہ کے مطابق عقیدہ رکھنا ضروری ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ **ترجمہ** ۔ ’’بے شک اللہ تعالیٰ ہی سینے کے بھیدوں کو جاننے والا ہے۔‘‘ (سورہ لقمان آیت ۲۳)

جو شخص آیتِ بالا کے مفہوم پر پختہ یقین رکھتا ہے تو وہ شخص غیر اللہ کے متعلق ایسا عقیدہ قطعاً قائم نہیں رکھ سکتا کہ غیر اللہ پوشیدہ باتوں کے جاننے والے ہیں جو کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت پیرانِ پیر پوشیدہ باتوں کے جاننے والے ہیں، وہ آیت بالا کا کھلا منکر ہے اور منکر کے لیے عذاب شدید ہے۔

(ص ۲۸۷، رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشدیہ اکیڈمی)

نتیجہ

(۱)ان بزرگوں کا عقیدہ کہ غوث پاک پوشیدہ باتیں جانتے ہیں(۲)ان کا عقیدہ محض باطل(۳) آیت کے منکر(۴)عذاب شدید کے مستحق۔

حوالہ نمبر ۳۰

اکابرین امت کا عقیدہ قرآن کے سراسر خلاف

(۱)دیوبندی مولوی طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

شیخ زین الدین ابوالحسن مصری کا بیان ہے کہ میں اپنے دوست کے ہمراہ حج کرکے بغداد آیا، ہمارے پاس سوائے ایک چھری کے کچھ نہ تھا، اسے فروخت کرکے چاول خریدے اور پکا کر کھائے لیکن شکم سیر نہ ہوئے، اس کے بعد شیخ عبدالقادر جیلانی کی مجلس میں حاضر ہوئے، آپ نے ہمیں دیکھ کر خادم سے فرمایا کہ چند فقراء حجاز سے آئے ہیں، ان کے پاس ایک چھری کے سوا کچھ نہ تھا، غریبوں نے اسے فروخت کرکے چاول کھائے لیکن ان کا پیٹ نہیں بھرا ان کے لیے کھانا لاؤ، ہم حضرت کی گفتگو سن کر سخت حیران ہوئے خادم کھانا لینے گیا تو میرے دل میں شہد کھانے کی خواہش پیدا ہوئی، اور میرے رفیق کو کھیر کی اشتہاء پیدا ہوئی اتنے میں خادم دو طباق لایا ایک میں کھیر تھی اور دوسرے میں شہد، خادم نے کھیر والا طباق میرے سامنے رکھ دیا اور شہد والا میرے دوست کے سامنے آپ نے فرمایا نہیں نہیں شہد کا طباق زین الدین کے سامنے رکھو اور کھیر کا اس کے ہمراہی کے سامنے، میں اب بے اختیار ہو گیا اور آپ کے قدموں پر گر پڑا، آپ نے فرمایا۔ ''مرحبا واعظ مصر'' (ص۰،۔۔تذکرہ سیدنا غوث اعظم، ناشر شعاع ادب لاہور)

(۲)حضرت علامہ عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

عن الشیخ ابی طاھر ...قال: حججت مرۃ واتیت بغداد انا و رفیقی وما کنا دخلنا قبل و لا نعرف فیھا احدا و لم یکن معنا الا مدیۃ فبعنا ھا بطسوج ...و اشترینا

بـه ارزاواكـلـنا ه فلم يطب لنا و لم نشبع و اتينا مجلس الشيخ محيى الدين عبد القادر فقطع كلامه وقال: مساكين الغرباء جاء وامن الحجاز ولم يكن معهم الا مدية فباعوها بطسـوج و اشتروا به ارزاو اكلوا و لم يشبعوا،فاعجبت من كلامه اعجابا شديدافلما انـقـضـى كـلامـه امر بمد السماط فقلت لرفيقي سرا ما تشتهي ؟فقال : كشكا بدراج وقـلت في نفسي شهدا فقال الشيخ على الفور للخادم :احضر كشكا بدراج و شهدا، فـاحـضـرهماوقال ضعهمابين يدى ذلك الرجلين واشار الينا ووضع الكشك قدامي و الشهـد قـدام رفيـقـي فقال له الشيخ:اقلب تصب فلم اتمالك ان صرخت و سعت اليه اتخطى رقاب الناس فقال لي:اهلا و سهلا بواعظ الديار المصريه

(ص ۱۴۲،خلاصۃ المفاخر عربی، دار الکتب العلمیہ بیروت ،ص ۱۴۷،خلاصۃ المفاخر مترجم،تصوف فاؤنڈیشن لاہور)

(۳) علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ زین الدین ابوالحسن مصری کا بیان ہے کہ میں،،اپنے دوست کے ہمراہ حج کر کے بغداد آیا، ہمارے پاس سوائے ایک قبضہ کے کچھ نہ تھا،اسے فروخت کر کے چاول خریدے اور پکا کر کھائے لیکن شکم سیر نہ ہوئے،اس کے بعد شیخ عبدالقادر جیلانی کی مجلس میں حاضر ہوئے،آپ نے ہمیں دیکھ کر خادم سے فرمایا کہ چند فقراء حجاز سے آئے ہیں،ان کے پاس ایک قبضہ کے سوا کچھ نہ تھا غریبوں نے اسے فروخت کر کے چاول کھائے لیکن ان کا پیٹ نہیں بھرا ان کے لیے کھانا لاؤ،ہم حضرت کی گفتگو سن کر سخت حیران ہوئے۔۔۔۔تو میرے دل میں شہد کھانے کی خواہش پیدا ہوئی،اور میرے رفیق کو کشک دراجی کی اشتہاء پیدا ہوئی اتنے میں خادم دو طباق لایا ایک میں کشک تھی اور دوسرے میں شہد خادم نے کشک والا طباق میرے سامنے رکھ دیا اور شہد والا میرے دوست کے سامنے آپ نے فرمایا نہیں نہیں شہد کا طباق زین الدین کے سامنے رکھو اور کشک کا اس کے ہمراہی کے سامنے،میں اب بے اختیار ہو گیا اور آپ کے قدموں پر گر پڑا،آپ نے فرمایا۔"مرحبا مرحبا واعظِ مصر"

(ص ۱۱۶،قلائد الجواہر مترجم،شبیر برادرز لاہور)

(۴) الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

عن الشیخ ابی طاھر ...قال: حججت مرۃ و اتیت بغداد انا و رفیقی وما کنا دخلنا قبل و لا نعرف فیھا احدا و لم یکن معنا الا مدیۃ فبعنا ھا بطسوج ...و اشترینا بہ ارزاواکلنا ہ فلم یطب لنا و لم نشبع و اتینا مجلس الشیخ محیی الدین عبد القادر فقطع کلامہ وقال: مساکین الغرباء جاء وامن الحجاز ولم یکن معھم الا مدیۃ فباعوھا بطسوج و اشتروا بہ ارزاو اکلوا و لم یشبعوا،فاعجبت من کلامہ اعجابا شدیدافلما انقضی کلامہ امر بمد السماط فقلت لرفیقی سرا ما تشتھی ؟فقال : کشکا بدراج وقلت فی نفسی شھدا فقال الشیخ علی الفور للخادم :احضر کشکا بدراج و شھدا، فاحضرھماوقال ضعھمابین یدی ذلک الرجلین واشار الینا ووضع الکشک قدامی و الشھد قدام رفیقی فقال لہ الشیخ:اقلب تصب فلم اتمالک ان صرخت و سعت الیہ اتخطی رقاب الناس فقال لی:اھلا و سھلا بواعظ الدیار المصریہ

(ص،۱۴۵،بھجۃ الاسرارومعدن الانوارعربی،موسسۃ الشرف لاہور،ص،۱۹۶،بھجۃ الاسرارمترجم،مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

مخالف......!

دیوبندیوں کے دس سے زائد اکابرین کی مصدقہ کتاب میں لکھا ہے:

رضاخانی جہلاء مذکورہ عبارت سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لوگوں کے مخفی حالات سے بھی باخبر رہتے ہیں یعنی کہ غیب کی باتوں کے جاننے والے ہیں،چنانچہ بعض باتوں سے اولیائے کرام بذریعہ کشف مطلع ہوجاتے ہیں،لیکن ولی کا کشف ظنی ہوتا ہے نہ کہ یقینی،اس پر عقیدے کا دارومدار ہرگز نہیں ہوتا۔

وَ اللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَکْتُمُوْنَ **ترجمہ** ۔''اور اللہ کو معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے اور جو چھپ کر کرتے ہو۔(پ۷)

یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّکَ اَنْتَ عَلّٰمُ الْغُیُوْبِ O

ترجمہ ''جس دن اللہ سب پیغمبروں کو جمع کرے گا پھر کہے گا تمہیں کیا جواب دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ خبر نہیں تو ہی چھپی باتوں کو جاننے والا ہے۔'' (سورہ المائدہ آیت ۱۰۹)

حضرات گرامی مندرجہ بالا آیاتِ کریمہ سے ثابت ہوا کہ رضا خانی اہل بدعت کا عقیدہ قرآنی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ (ص ۲۸۹، رضا خانی مذہب، حصہ سوم، راشدیہ اکیڈمی)

عنقریب شائع ہونے والی چند اہم کتابیں
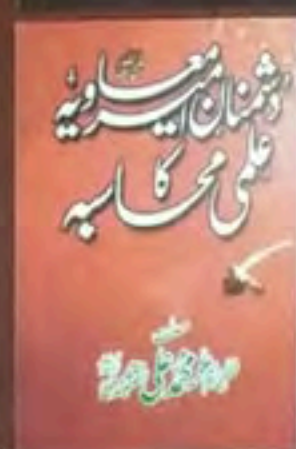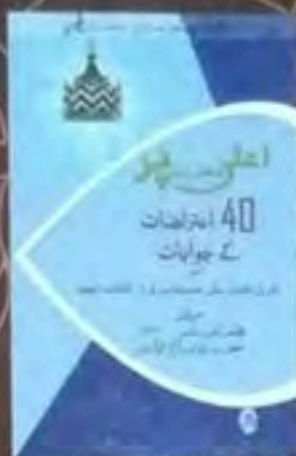
Published by:
ANJUMAN TAHAFFUZ-E-
AQAID AHLESUNNAT (India)
8485880123,7977473409,9272606631